بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد سوم

حصہ اول

نوٹ: کتاب کے سائز کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر جلد کے تین حصے کیے گئے ہیں اور مکمل کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے

الجامع المسند الصحيح المختصر

من امور رسول الله ﷺ وسنتة وايامه

المعروف

صحیح البخاری

للامام

ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمۃ اللہ علیہ

مترجم (اردو)

فاضل شہیر مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد سوم — حصہ اول

نوٹ: کتاب کے سائز کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر جلد کے تین حصے کیے گئے ہیں اور مکمل کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے

فہرس بخاری شریف مترجم جلد سوم

پارہ ۔۔ ۲۱

کتاب الاحکام

صحیح بخاری شریف جلد سوم

پارہ ۲۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بَابُ فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّيْ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ كُنْتُ أُصَلِّيْ قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَخَذَ بِيَدِيْ فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ قُلْتَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ أُوْتِيْتُهُ۔

سورۃ الفاتحہ کی فضیلت

حضرت ابو سعید بن المعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا لیکن میں نے جواب نہ دیا۔ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ فرمایا۔ کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا۔ "اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو جاؤ جب تمہیں بلائیں؟" پھر فرمایا کیا میں تمہیں قرآن کریم کی سب سے عظمت والی سورت نہ سکھاؤں اس سے پہلے کہ تم مسجد سے نکلو۔ پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ جب ہم نے نکلنے کا ارادہ کیا تو میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تھا کہ میں ضرور تجھے قرآن مجید کی بہت ہی عظمت والی سورت سکھاؤں گا۔ فرمایا وہ سورت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ہے۔ یہی سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا فرمائی گئی۔

ف: حضرت ابو سعید بن المعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھ رہے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا۔ وہ فوراً نہیں بلکہ نماز پوری پڑھ لینے کے بعد حاضر خدمت ہوئے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سمجھانے کی غرض سے فرمایا کہ کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ۔ (۸: ۲۴)

اے ایمان والو! اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو جایا کرو جب رسول تمہیں اس چیز کی طرف بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی۔

اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بلانا جان بخشی ہوتا ہے۔ لہٰذا ان کے بلانے پر فوراً حاضر ہونے سے نماز نہیں ٹوٹتی

بلکہ وہ نماز میں ہی رہتا ہے اور جتنی دیر میں تعمیل ارشاد کرے وہ سب بھی نماز میں ہی شمار ہوگا خواہ کتنا ہی کلام کرنا یا چلنا پڑے۔ جب تعمیل سے فارغ ہو تو اسی جگہ سے نماز شروع کرے جہاں سے چھوڑی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عین نماز میں یہ خدمت گزاری ناقض نماز نہیں بلکہ حیات بخش ہے۔ خدا کے حکم کی تعمیل ہے۔ اس زندہ حقیقت کے باوجود صراط المستقیم کتاب مطبوعہ مجتبائی دہلی کے صفحہ ۹۵ پر جو تصریح کی ہے کہ حضور کی طرف توجہ کرنا زنا کے خیال سے بدتر، اپنے گدھے بیل کے خیال میں سراپا ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر اور شرک ہے ——— یہ اسلامی تعلیم نہیں بلکہ برٹش گورنمنٹ نے اپنی اسلام دشمنی کے تحت اپنے آلۂ کار سے لکھوائی تھی تاکہ اسے درست ماننے والے ایمان کی دولت سے محروم ہو جائیں اور ایسی ایمان سوز عبارتوں کے باعث اہل اسلام آپس میں دست و گریباں ہو جائیں، ان کا اتحاد ٹوٹ جائے اور انگریز اس مجاہد قوم کی جانب سے بے خوف ہو کر عزت سے متحدہ ہندوستان پر مدتوں حکومت کرتا رہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حدیث میں سورۃ فاتحہ کو قرآن مجید کی سب سے عظمت والی سورت، سبع مثانی اور قرآن عظیم فرمایا ہے۔ اس کو ایک دفعہ پڑھنے پر پورے قرآن مجید کو پڑھنے کے برابر اللہ تعالیٰ اجر مرحمت فرماتا ہے۔ یہ سورت گویا قرآن کریم کا دیباچہ اور اس کے مجلد مضامین کا اجمال ہے۔ باقی سارا قرآن مجید اسی سورت کے مضامین کی تفصیل ہے۔ اس سورت کا تعارف کراتے ہوئے متحدہ ہندوستان کی مایہ ناز علمی شخصیت حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۶۸ھ / ۱۹۴۸ء) نے اردو کی نہایت قابل اعتماد اور مختصر ترین و جامع تفسیر قرآن یعنی خزائن العرفان میں لکھا ہے:-

اس سورت کے متعدد نام ہیں (۱) فاتحہ (۲) فاتحۃ الکتاب (۳) ام القرآن (۴) سورۃ الکنز (۵) کافیہ (۶) وافیہ (۷) شافیہ (۸) شفاء (۹) سبع مثانی (۱۰) نور (۱۱) رقیہ (۱۲) سورۃ الحمد (۱۳) سورۃ الدعاء (۱۴) تعلیم المسئلہ (۱۵) سورۃ المناجات (۱۶)

اس سورت میں سات آیتیں، ستائیں کلمے، ایک سو چالیس حرف ہیں۔ کوئی آیت ناسخ یا منسوخ نہیں ..... نماز میں اس سورت کا پڑھنا واجب ہے۔ امام و منفرد کے لیے تو حقیقتاً اپنی زبان سے اور مقتدی کے لیے بقرأت حکمیہ یعنی امام کی زبان سے۔ صحیح حدیث میں ہے قِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ - امام کا پڑھنا ہی مقتدی کا پڑھنا ہے۔ قرآن پاک میں مقتدی کو خاموش رہنے اور امام کی قرأت سننے کا حکم دیا ہے یعنی إِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا۔ جب امام قرأت کرے تو خاموش رہو اور بہت احادیث میں یہی مضمون ہے۔

احادیث میں اس سورت کی بہت سی فضیلتیں وارد ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا توریت و انجیل و زبور میں اس کی مثل سورۃ نہ نازل ہوئی (ترمذی)، ایک فرشتے نے آسمان سے نازل ہو کر حضور پر سلام عرض کیا اور دو ایسے نوروں کی بشارت دی جو حضور سے پہلے کسی نبی کو عطا نہ ہوئے۔ لیکن ایک سورۃ فاتحہ اور دوسرے سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں (مسلم شریف)۔ سورۂ فاتحہ ہر مرض کے لیے شفا ہے (دارمی)۔ سورۃ فاتحہ سو مرتبہ پڑھ کر جو دعا مانگے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے (دارمی)

۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا فِي مَسِيرٍ لَنَا فَنَزَلْنَا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ فَقَالَتْ إِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيمٌ وَإِنَّ نَفَرَنَا غَيَبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ رَاقٍ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مَا كُنَّا نَأْبُنُهُ بِرُقْيَةٍ فَرَقَاهُ فَبَرَأَ فَأَمَرَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سفر کے دوران ہم ایک جگہ ٹھہرے ہوئے تھے کہ ہمارے پاس ایک لونڈی آئی اور کہنے لگی کہ اس قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے اور قبیلے والے موجود نہیں ہیں تو کیا آپ حضرات میں کوئی دم کرنے والا ہے؟ پس ہم میں سے ایک آدمی اس کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا

لَهُ بِثَلَاثِينَ شَاةً وَسَقَانَا لَبَنًا فَلَمَّا رَجَعَ قُلْنَا لَهُ أَكُنْتَ
تُحْسِنُ رُقْيَةً أَوْ كُنْتَ تَرْقِي قَالَ لَا مَا رَقَيْتُ إِلَّا
بِأُمِّ الْكِتَابِ قُلْنَا لَا تُحْدِثُوا شَيْئًا حَتَّى نَأْتِيَ أَوْ نَسْأَلَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَكَرْنَاهُ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَا كَانَ يُدْرِيهِ أَنَّهَا
رُقْيَةٌ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ وَقَالَ مَعْمَرٌ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ
حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ بِهٰذَا۔

حالانکہ ہم نے نہیں سنا تھا کہ اسے دم کرنا آتا ہے جب اس نے
دم کیا اور وہ (سردار) اچھا ہوگیا۔ سردار نے اس کو تیس بکریاں
دینے کا حکم دیا اور ہمیں دودھ پلایا۔ جب وہ واپس لوٹا تو ہم نے اس سے
کہا کیا آپ اچھی طرح دم کرنا جانتے ہیں یا کیا آپ دم کیا کرتے ہیں؟ اس نے
کہا نہیں میں نے دم تو نہیں کیا سوائے اس کے کہ سورۃ فاتحہ پڑھ دی تھی۔
ہم نے طے کیا کہ اس بارے میں ہمیں کچھ نہیں کہنا چاہیے جب تک ہم نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت نہ کرلیں۔ پس جب ہم
مدینہ منورہ میں پہنچے تو ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اس کا ذکر
کیا تو آپ نے فرمایا اسے کیسے معلوم ہوا کہ اسے پڑھ کر دم کیا جاسکتا ہے؟ بہرحال
بکریاں بانٹ لو اور ایک حصہ میرا بھی۔ معمر، عبد الوارث، ہشام، محمد بن سیرین
نے معبد سے حضرت ابو سعید خدری سے روایت کی ہے۔

ف: قرآن مجید کی سب سے بڑی سورت البقرہ ہے۔ اس کے اندر چالیس رکوع، دو سو چھیاسی آیتیں، چھ ہزار ایک سو اکیس الفاظ
اور پچیس ہزار پانچ سو حروف ہیں (خازن، خزائن العرفان)۔
اس سورت کی آیت کا نام آیۃ الکرسی ہے جو بڑی فضیلت والی آیت ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ جو ہر فرض نماز کے بعد بلا فصل
آیۃ الکرسی پڑھنا اپنا معمول بنالے تو اس کی موت اور جنت میں داخلے کے درمیان کوئی فاصلہ اور وقفہ نہیں رہے گا۔ جو رات کو گھر میں اس آیت کو
پڑھ لے تو وہ رات بھر اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ رات بھر اسے اور اس کے اہل خانہ کو شیطان، جنات، چور اور موذی جانوروں
وغیرہ کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ فَضْلِ الْبَقَرَةِ

۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ حَدَّثَنَا أَبُو
نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ
الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا
عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ
وَكَّلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ
رَمَضَانَ فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ

سورۃ البقرہ کی فضیلت

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دو آیتیں پڑھیں — حضرت ابو مسعود رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے سورۃ
البقرہ کی آخری دو آیتیں رات میں پڑھیں تو وہ اس کو کفایت کریں گی —
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے مجھے رمضان المبارک کے اندر مال زکوٰۃ کی حفاظت پر متعین
فرمایا۔ ایک شخص آیا اور خوراک میں سے لپ بھر کر لے جانے لگا تو
میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں ضرور پیش کروں گا۔ پس اس نے حدیث بیان کرتے
ہوئے کہا کہ جب تم سونے لگو تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو تو صبح تک اللہ

فَقُلْتُ لَا، فَعَلَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَّ الْحَدِيثَ فَقَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ لَنْ يَزَالَ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ ذَاكَ شَيْطَانٌ۔

بَابُ فَضْلِ سُورَةِ الْكَهْفِ۔

۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَإِلَى جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَدْنُو وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَالِكَ لَهُ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ۔

بَابُ فَضْلِ سُورَةِ الْفَتْحِ

۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ عُمَرُ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ نَزَرْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَالِكَ لَا يُجِيبُكَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَّكْتُ بَعِيرِي حَتّٰى كُنْتُ أَمَامَ النَّاسِ وَخَشِيتُ أَنْ يَنْزِلَ فِيَّ قُرْآنٌ فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ قَالَ فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا۔

بَابُ فَضْلِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فِيهِ

[illegible]

[illegible]

تعالیٰ کی حفاظت تمہارے ساتھ رہے گی اور شیطان تمہارے قریب نہیں پھٹکے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت ابوھریرہ سے) فرمایا:۔ تم سچ کہتے ہو لیکن وہ جھوٹا ہے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

سورۃ الکہف کی فضیلت۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی سورۃ الکہف پڑھ رہا تھا اور اس کے پاس ہی دو رسیوں کے ساتھ ایک گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ پس اس کے اوپر بادل چھا گیا اور وہ اس کی طرف نزدیک سے نزدیک تر ہوتا گیا، یہاں تک کہ اس کا گھوڑا بدکنے لگا۔ جب صبح کے وقت وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ کے حضور اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا یہ وہ سکینہ ہے جو کہ تلاوت قرآن کے

سورۃ الفتح کی فضیلت

زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ (آپ) ایک سفر کے دوران رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چلتے جا رہے تھے اور حضرت عمر بن خطاب آپ کے ساتھ چل رہے تھے پس حضرت عمر نے کوئی بات پوچھی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کوئی جواب نہ دیا۔ پھر دوبارہ پوچھا لیکن آپ نے انہیں جواب نہ دیا۔ پھر سہ بارہ پوچھا لیکن آپ نے انہیں جواب نہ دیا۔ حضرت عمر نے اپنے دل میں کہا:۔ تجھے تیری ماں روئے، تین دفعہ تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا لیکن تینوں مرتبہ تجھے جواب مرحمت نہیں فرمایا گیا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اونٹ کو بھگایا یہاں تک کہ لوگوں سے آگے جا پہنچا اور میں ڈر رہا تھا کہ میرے بارے میں قرآن کریم کی کوئی آیت نازل ہو جائے گی۔ ابھی زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ ایک پکارنے والے نے مجھے آواز دی۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا، پھر آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ آج رات مجھ پر ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے ان تمام چیزوں سے پیاری ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ پھر آپ نے سورۃ

سورۃ اخلاص کی فضیلت۔

عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ وَزَادَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَالِكِ ابْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَخِي قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ أَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ مِنَ السَّحَرِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا فَلَمَّا أَصْبَحْنَا أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

٧۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ وَالضَّحَّاكُ الْمَشْرِقِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فِي لَيْلَةٍ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوا أَيُّنَا يُطِيقُ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ قَالَ الْفَرَبْرِيُّ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي حَاتِمٍ وَرَّاقَ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ مُرْسَلٌ وَعَنِ الضَّحَّاكِ الْمَشْرِقِيِّ مُسْنَدٌ۔

بَابُ فَضْلِ الْمُعَوِّذَاتِ۔

٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ

اس باب سے عمرہ نے حضرت عائشہ سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے شخص کو (رات کے وقت) بار بار سورۂ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا۔ جب صبح ہوئی تو وہ (سننے والا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بات کا آپ سے ذکر کیا اور اس کا خیال تھا کہ یہ تو چھوٹی سی سورت ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ دوسری روایت میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے بھائی حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک شخص رات کو قیام کرتا اور اس میں صبح تک سورۂ اخلاص پڑھتا اور اس پر کسی سورت کا اضافہ نہ کرتا۔ جب صبح ہوئی تو وہ آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آگے حدیث مثل سابق۔

* * *

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا۔ کیا تم میں سے کوئی ہر رات کے اندر تہائی قرآن کریم پڑھنے سے عاجز ہے؟ یہ بات ان حضرات کو بہت مشکل نظر آئی اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم میں سے کون اتنی طاقت رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ سورۂ اخلاص کا پڑھنا تہائی قرآن مجید کے برابر ہے۔ اس حدیث کو فربری، ابو جعفر محمد بن ابو حاتم کاتب ابو عبداللہ نے ابراہیم سے مرسلاً اور ضحاک مشرقی سے مسنداً روایت کیا ہے۔

آخری دو سورتوں کی فضیلت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو آپ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کرتے۔ جب آپ کا مرض شدت اختیار کر گیا تو میں انہیں آپ پر پڑھتی اور ان کی برکت کی امید رکھتے ہوئے

عليه ليمسح بيده رجاء بركتها۔

۹۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا المفضل عن عقيل عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا اوى الى فراشه كل ليلة جمع كفيه ثم نفث فيهما فقرأ فيهما قل هو الله احد وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس ثم يمسح بهما ما استطاع من جسده يبدأ بهما على رأسه ووجهه وما اقبل من جسده يفعل ذلك ثلث مرات۔

باب نزول السكينة والملئكة عند قراءة القران وقال الليث۔

۱۰۔ حدثني يزيد بن الهاد عن محمد بن ابراهيم عن اسيد بن حضير قال بينما هو يقرأ من الليل سورة البقرة وفرسه مربوط عنده اذ جالت الفرس فسكت فسكنت فقرأ فجالت الفرس فسكت وسكنت الفرس ثم قرأ فجالت الفرس فانصرف وكان ابنه يحيى قريبا منها فاشفق ان تصيبه فلما اجتره رفع رأسه الى السماء حتى ما يراها فلما اصبح حدث النبي صلى الله عليه وسلم فقال اقرأ يا ابن حضير اقرأ يا ابن حضير قال فاشفقت يا رسول الله ان تطأ يحيى وكان منها قريبا فرفعت رأسي فانصرفت اليه فرفعت رأسي الى السماء فاذا مثل الظلة فيها امثال المصابيح فخرجت حتى لا اراها قال وتدري ما ذاك قال لا قال تلك الملئكة دنت لصوتك ولو قرأت لاصبحت ينظر الناس اليها لا تتوارى منهم قال ابن الهاد وحدثني هذا الحديث عبد الله بن خباب عن ابي سعيد الخدري عن اسيد بن حضير۔

باب من قال لم يترك النبي صلى

اپنا ہاتھ پھیرا کرتی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ رات کو جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر آرام فرما ہوتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو جمع کر کے ان پر سورۂ اخلاص، سورۂ الفلق اور سورۂ الناس پڑھ کر دم کرتے۔ پھر انہیں اپنے سارے جسم اطہر پر پھیرتے جہاں تک ہو سکتا۔ آپ اپنے سر اقدس اور چہرۂ مبارک سے ابتدا فرماتے اور جسم انور کے سامنے کے حصے پر۔ تین مرتبہ ایسا ہی کرتے۔

تلاوتِ قرآن کے وقت سکینہ اور فرشتوں کا نزول

اور لیث بن سعد نے کہا۔

محمد بن ابراہیم نے حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ رات کے وقت سورۂ البقرہ پڑھ رہے تھے اور نزدیک ہی ان کا گھوڑا بندھا ہوا تھا کہ گھوڑا بدکنے لگا۔ یہ خاموش ہو گئے تو وہ بھی رک گیا۔ یہ دوبارہ پڑھنے لگے تو گھوڑا پھر بدکنے لگا۔ پس یہ خاموش ہو گئے تو گھوڑا بھی ٹھہر گیا۔ پھر سہ بارہ پڑھنے لگے تو گھوڑا بھی بدکنے لگا۔ پھر تو یہ رک گئے کیونکہ ان کا صاحبزادہ یحییٰ گھوڑے کے قریب سویا ہوا تھا۔ لہٰذا انہیں ڈر ہوا کہ گھوڑا کہیں اسے کچل نہ دے۔ جب وہ لڑکے کو ہٹا چکے تو آسمان کی جانب دیکھا لیکن وہ نظر نہ آیا۔ صبح کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ واقعہ عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے ابن حضیر! پڑھو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! مجھے خدشہ لاحق ہوا کہ کہیں وہ یحییٰ کو نہ کچل دے جو قریب ہی سویا ہوا تھا۔ لہٰذا میں نے سر اٹھا کر دیکھا اور اس کے پاس جا کر اسے ہٹایا۔ پھر میں نے آسمان کی جانب نگاہ اٹھائی تو ایک چھتری جیسی چیز دیکھی جس میں چراغ جیسی چیزیں نور والی تھیں۔ جب میں باہر نکلا تو کوئی چیز نظر نہیں آ رہی تھی۔ فرمایا۔ تم جانتے ہو وہ کیا چیز تھی؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ فرمایا، وہ فرشتے تھے جو تمہاری آواز کے نزدیک آتے تھے۔ اگر تم پڑھتے رہتے تو وہ بھی صبح تک اسی طرح رہتے اور لوگ بھی واضح طور پر ان کا مشاہدہ کرتے۔ اس حدیث کو ابن الہاد نے عبد اللہ بن خباب سے، انہوں نے حضرت ابو سعید خدری سے اور انہوں نے

الله عليه وسلم إلا ما بين الدفتين۔

١١- حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا سفيان عن عبد العزيز بن رفيع قال دخلت أنا وشداد بن معقل على ابن عباس فقال له شداد بن معقل أترك النبي صلى الله عليه وسلم من شيء قال ما ترك إلا ما بين الدفتين قال ودخلنا على محمد بن الحنفية فسألناه فقال ما ترك إلا ما بين الدفتين۔

باب فضل القرآن على سائر الكلام۔

١٢- حدثنا هدبة بن خالد أبو خالد حدثنا همام حدثنا قتادة حدثنا أنس عن أبي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال مثل الذي يقرأ القرآن كالأترجة طعمها طيب وريحها طيب والذي لا يقرأ القرآن كالتمرة طعمها طيب ولا ريح لها ومثل الفاجر الذي يقرأ القرآن كمثل الريحانة ريحها طيب وطعمها مر ومثل الفاجر الذي لا يقرأ القرآن كمثل الحنظلة طعمها مر ولا ريح لها۔

١٣- حدثنا مسدد عن يحيى عن سفيان حدثني عبد الله بن دينار قال سمعت ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إنما أجلكم في أجل من خلا من الأمم كما بين صلاة العصر ومغرب الشمس ومثلكم ومثل اليهود والنصارى كمثل رجل استعمل عمالا فقال من يعمل لي إلى نصف النهار على قيراط فعملت اليهود فقال من يعمل لي من نصف النهار إلى العصر فعملت النصارى ثم أنتم تعملون من العصر إلى المغرب بقيراطين قيراطين قالوا نحن أكثر عملا وأقل عطاء قال هل ظلمتكم

جس نے یہ کہا کہ حضور نے قرآن کے سوا اور کچھ نہیں چھوڑا۔

عبد العزیز بن رفیع کا بیان ہے کہ میں اور شداد بن معقل ہم دونوں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے پس شداد بن معقل نے ان سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی چیز چھوڑی؟ انھوں نے فرمایا کہ جو کچھ قرآن کریم کی صورت میں ہے اس کے سوا حضور نے اور کچھ نہیں چھوڑا۔ وہ فرماتے ہیں کہ پھر ہم امام محمد بن حنفیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے سوال کیا تو انھوں نے فرمایا کہ قرآن مجید کے سوا حضور نے اور کچھ نہیں چھوڑا۔

قرآن کی ہر کلام پر فضیلت۔

حضرت انس نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس (مومن) کی مثال جو قرآن کریم پڑھتا ہے سنگترے جیسی ہے کہ ذائقہ اچھا اور خوشبو بھی اچھی۔ اور جو مومن (قرآن مجید نہ پڑھے) وہ کھجور کے مانند ہے کہ اس کا ذائقہ اچھا لیکن خوشبو نہیں ہوتی اور جو بدعمل قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے وہ ریحانہ کی طرح ہے کہ خوشبو اچھی ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہے اور اس بدعمل کی مثال جو قرآن مجید نہ پڑھے اندرائن (تمہ) جیسی ہے کہ ذائقہ کڑوا اور خوشبو بھی اس میں نہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گزشتہ امتوں کے مقابلے میں تمہارا زمانہ ایسا ہے جیسے نماز عصر اور غروب آفتاب کا درمیانی وقت اور تمہاری یہود و نصاریٰ کے مقابلے میں مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے مزدوروں کو کام پر لگایا اور کہا کہ تم میں سے کون ہے جو ایک قیراط کے بدلے دوپہر تک میرے لیے کام کرے؟ پس اس وقت یہودیوں نے کام کیا۔ پھر اس نے کہا۔ کون ہے جو تم سے ایک قیراط کے بدلے دوپہر سے عصر تک میرا کام کرے؟ پس اس وقت نصاریٰ نے کام کیا۔ ان کے بعد عصر سے مغرب تک دو دو قیراط پر تم کام کر رہے ہو۔ انھوں (یہود و نصاریٰ) نے کہا۔ ہم نے کام زیادہ کیا اور مزدوری ان کی نسبت بہت کم ملی ہے۔ مالک نے فرمایا۔

مِّنْ حَقِّكُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَذَاكَ فَضْلِيْ أُوْتِيْهِ مَنْ شِئْتُ۔

کیا جو تمہارا حق تھا میں نے تمہیں اس سے کچھ کم دیا ہے؟ عرض گزار ہوئے نہیں، فرمایا تو یہ میرا فضل ہے جسے چاہوں عطا فرماؤں۔

بَابُ الْوَصَاةِ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

قرآن کے مطابق وصیت کرنا۔

۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِيْ أَوْفٰى أَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أُمِرُوْا بِهَا وَلَمْ يُوْصِ قَالَ أَوْصٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ۔

حضرت طلحہ بن مصرف نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی؟ انھوں نے جواب دیا، نہیں۔ انھوں نے پوچھا کہ پھر جو لوگوں کو وصیت کا حکم دیا گیا ہے یہ کس طرح فرض ہوا جبکہ آپ نے وصیت ہی نہ فرمائی۔ انھوں نے جواب دیا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پر

بَابُ مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ۔

جو قرآن پر اکتفا نہ کرے۔

ارشادِ ربانی ہے: کیا یہ ان کے لیے کافی نہیں کہ ہم نے تمہارے اوپر وہ کتاب نازل فرمائی جو ان پر تلاوت کی جاتی ہے۔

۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْذَنِ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَّا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ وَقَالَ صَاحِبٌ لَّهٗ يُرِيْدُ يَجْهَرُ بِهٖ۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ اتنی توجہ کے ساتھ اور کسی چیز کی سماعت نہیں فرماتا جتنا اپنے نبی (سیدنا محمد مصطفیٰ) کی جانب توجہ فرماتا ہے جبکہ وہ خوش الحانی کے ساتھ قرآن کریم پڑھتے ہیں۔ ان (حضرت ابوہریرہ) کے ایک دوست نے کہا کہ اس سے ان کی مراد بلند آواز سے پڑھنا ہے۔

۱۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَّا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ أَنْ يَّتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ قَالَ سُفْيٰنُ تَفْسِيْرُهٗ يَسْتَغْنِيْ بِهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اتنی توجہ کے ساتھ کسی چیز کی سماعت نہیں فرماتا جتنی توجہ کے ساتھ تمہارے نبی کے قرآن پڑھنے کی سماعت فرماتا ہے۔ سفیان بن عیینہ راوی نے یتغنّٰی کی تفسیر میں کہا ہے کہ جس کے باعث آدمی دوسری چیزوں سے بے پروا ہو جائے۔

بَابُ اغْتِبَاطِ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ۔

قاری پر غبطہ (رشک) کرنا۔

۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْكِتَابَ وَقَامَ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَرَجُلٌ أَعْطَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يَتَصَدَّقُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو آدمیوں کے سوا اور کسی پر حسد کرنا جائز نہیں۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم دیا اور اس کے ساتھ وہ راتوں کو قیام کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہے اور وہ اس میں سے رات دن راہِ خدا میں خرچ کرتا رہتا ہے۔

۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ فَقَالَ لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُهْلِكُهُ فِي الْحَقِّ فَقَالَ رَجُلٌ لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو آدمیوں کے سوا اور کسی پر حسد (رشک) کرنا جائز نہیں۔ ایک اس شخص پر جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم سکھایا پس وہ رات کے وقت اور دن میں بھی اس کی تلاوت کرتا ہے۔ پس اس کا ہمسایہ سن کر کہتا ہے کہ کاش! جو فلاں کو عطا فرمایا گیا ہے وہ مجھے بھی ملا ہوتا تو میں بھی اسی طرح کرتا جیسے یہ کرتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا تو وہ اسے نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے۔ پس کوئی آدمی (اسے دیکھ کر) کہتا ہے کہ کاش! مجھے بھی اسی طرح مال دیا جاتا جیسے فلاں کو عطا فرمایا گیا ہے۔

باب ۱۰: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ۔

بہتر مسلمان وہ جو قرآن پڑھے اور پڑھائے۔

۱۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ قَالَ وَأَقْرَأَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي إِمْرَةِ عُثْمَانَ حَتَّى كَانَ الْحَجَّاجُ قَالَ وَذَاكَ الَّذِي أَقْعَدَنِي مَقْعَدِي هَذَا

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کریم سیکھے اور سکھائے۔ سعد بن عبیدہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمی نے حضرت عثمان کے دورِ خلافت سے حجاج کے عہد تک قرآن مجید پڑھایا۔ انہوں (ابو عبدالرحمٰن) نے فرمایا یہی حدیث ہے جس نے مجھے اس جگہ (قرآن مجید پڑھانے کے لیے) بٹھا رکھا ہے۔

۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَفْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے افضل وہ شخص ہے جو قرآن کریم خود سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔

ف: قرآن مجید تمام کتابوں کا سردار ہے جس کے اندر تمام دینی اور دنیاوی علوم موجود ہیں۔ یہ انسانوں کے لیے مکمل ضابطۂ حیات ہے اور زندگی کے ہر قدم اور ہر موڑ پر رشد و ہدایت کا سامان فراہم کرتا ہے اور اپنے دامن میں انسانوں کی ترقی و کامرانی کے راز لیے ہوئے ہے۔ ہمارے اسلاف نے اس ہدایت پر پوری طرح عمل کیا تو پوری دنیا پر چھا گئے۔ اس وقت کی عظیم سلطنتیں کسریٰ و قیصر کی تھیں، لیکن صحابہ کرام نے قیصر و کسریٰ کی طاقت کا طلسم توڑ دیا، ان کے مقابر کو خاک میں ملا دیا اور ان کے علاقوں، شہروں اور قلعوں کو یکے بعد دیگرے فتح کر کے پوری دنیا میں کلمۂ حق کو سر بلند کر دیا۔ کفر کو مغلوب اور سرنگوں کر دیا۔ یہاں تک کہ کافروں اور غیر مسلموں کی ہر بڑی سے بڑی طاقت پناہ گاہ ڈھونڈتی اور سر چھپانے کے لیے جگہ تلاش کرتی پھرتی تھی۔

مسلمانوں کے پاس اس وقت دنیاوی ساز و سامان کی بہت ہی قلت تھی۔ دولت ان کے پاس بالکل نہیں تھی جبکہ غیر مسلموں کے پاس بنیادی

سازوسامان اور دولت کی فراوانی تھی۔ اس کے باوجود نتیجہ برعکس برآمد ہوا۔ باتعداد وافر ساز و سامان والوں پر وہ مسلمان غالب ہوتے چلے گئے جن کے پاس برائے نام ساز و سامان تھا۔ اس کامیابی کی وجہ مسلمانوں کے ایمان کی قوت تھی جس کا مقابلہ کسی دوسری طاقت و قوت کے بس کی بات نہیں ہے۔ مسلمانوں کی کامیابی کا راز ان کے ایمان کی قوت کے اندر پنہاں ہے۔ قرآن کریم نے بتایا ہے :۔

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ (۳ : ۱۳۹)

اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ کیونکہ تمہیں غالب آؤ گے، اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

غیر مسلموں نے بھی یہ پوری طرح جان لیا تھا کہ مسلمان جب تک ایمان کی دولت سے مالا مال رہیں گے ان پر کوئی دوسری طاقت غالب نہیں آسکے گی۔ اسی لیے برٹش گورنمنٹ نے اپنے دورِ اقتدار میں مسلمانوں کے اندر سے بعض ایسے علماء خریدے جو چند ایسی باتوں کی تشہیر کریں جن کے ماننے والے اپنے ایمان کی دولت سے محروم ہو جائیں۔ چنانچہ انھیں بعض ایسے لوگ مل گئے جنھوں نے اللہ جل شانہٗ اور اس کے سب سے برگزیدہ رسول سیدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں بعض ایسے کلمات اپنی کتابوں میں لکھے ہیں جن کو زبان یا نوکِ قلم پر لانے کی غیر مسلم بھی کبھی جرأت نہیں کر سکتے۔ غضب تو یہ ہے کہ ان کی ایمان سوز کلمات اور عبارتوں کو ان کتابوں سے خارج کرنے کی جگہ انھیں بالکل درست قطعاً بے غبار اور عین اسلامی منوانے پر اسی وقت سے پورا زور لگایا جا رہا ہے اور ان سراسر ناروا عبارتوں کے مصنفین کو پوری شدت سے بڑے اونچے پائے کے بزرگ منوانے پر زبان و قلم کی طاقتیں لگی ہوئی ہیں۔ پاکستان میں یہ ستم ظریفی اور ایمان کے خلاف محاذ آرائی پورے شباب کو پہنچی ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا پاکستان اسی فتنے کو پروان چڑھانے کے لیے بنایا گیا تھا کیونکہ نصابی کتب کے ذریعے بھی ان دشمنانِ دین و ایمان کو اسلام کے محافظ مسلمانوں کے خیرخواہ اور بہت بڑے بزرگ بتایا جا رہا ہے۔

جائے غور ہے کہ جب خود مسلمان کہلانے والے ایمان کے گلے پر چھری پھیر رہے ہوں۔ اسلام کا کلمہ پڑھنے والوں کو ایمان کی دولت سے محروم کر رہے ہوں تو ایمان کی برکتیں کہاں سے حاصل ہوں گی؟ تقریباً ایسا ہی کچھ ہر اسلامی ملک میں ہو رہا ہے۔ مسلمانوں کے ہر ملک میں غیر مسلموں نے ایسے ہی ایمان سوز فتنے کھڑے کیے۔ کیا ملتِ اسلامیہ کے بہی خواہوں کو یہ نقصان نظر نہیں آتا؟ ——— کیا یہ نقصان آپ کی نظر میں نقصان ہی نہیں؟ کیا یہ فرقہ وارانہ جھگڑا ہے؟ جی نہیں! یہ غیر مسلموں کی وہ سازش ہے جس کے ذریعے انھوں نے مسلمانوں کو ایمان کی دولت سے محروم کرنے کا پروگرام بنایا تھا تاکہ یہ مسلمان بے شک کہلاتے رہیں لیکن ایمان کی دولت سے ان کے سینے محروم ہو جائیں۔ غیر مسلم مسلمانوں سے نہیں بلکہ ایمان کی طاقت سے خائف ہیں اور خائف رہیں گے۔ جب یہ ایمان کی دولت سے مالا مال تھے تو کافروں اور غیر مسلموں کو انھوں نے اپنے پیروں کے نیچے دبایا ہوا تھا۔ غیر مسلموں کے فیصلے ان کی نوکِ شمشیر سے ہوا کرتے تھے۔ آج جبکہ کتنے ہی مسلمان کہلانے والے قرآنی تعلیمات سے انحراف کر بیٹھے۔ خود ایمان کو برباد کرنے پر ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں، عظمتِ خداوندی اور شانِ مصطفوی پر حملہ آور ہیں تو غیر مسلموں نے مسلمان کہلانے والوں کو اپنے شکنجوں میں جکڑا ہوا ہے۔ شاعرِ مشرق نے بھی تو یہی بتایا تھا :۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلمان ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

قرآن کریم نے ہدایت فرمائی ہے کہ نجات کے لیے ایمان اور اعمالِ صالحہ کی ضرورت ہے۔ غیر مسلموں نے جہاں مسلمانوں میں سے ایمان کے دشمن ہو گئے وہاں برقسمتی یا بدبختی سے ان کے اعمال کو ایسا بدل کر رکھ دیا کہ قرآن مجید کی تعلیمات سے مسلمانوں کو عملاً بڑی حد تک منحرف کر دیا۔ [illegible] مسلمان سامانِ تضحیک ہو کر رہ گئے ہیں۔ آج بداعمالی اور بداخلاقی میں مسلمان کہلانے والے تمام قوموں سے آگے ہیں۔ خرابیاں ان میں جڑ پکڑ چکی ہیں اور قوم کے

بہی خواہ کہلانے والوں میں سے کسی اسلامی ملک میں بھی کوئی ایسا خوش نصیب نہیں اٹھتا جو کسی بھی ملک میں مسلمانوں کی اصلاح کر دکھائے تاکہ وہ دوسرے اسلامی ملکوں کے لیے بھی مثال کا کام دے۔ حکیمانہ انداز سے مسلمانوں کو قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل کرنے کے خوگر بنائے۔ گیند تو میدان میں ہے۔ لیکن کلام الٰہی پر ایمان رکھنے والوں میں سے کوئی ایسا مرد میدان نہیں اٹھتا جو آج کے مسلمان کہلانے والوں کو سکھائے کہ اللہ کے کلام معجز نظام پر ایمان کس طرح لایا جاتا ہے۔ سمجھائے کہ قرآن مجید کا پڑھنا اور پڑھانا کیا چیز ہے۔ وہ منوائے کہ:۔

خرد نے کہہ بھی دیا لا الٰہ تو کیا حاصل؟
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

۴۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِي فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيهَا قَالَ أَعْطِهَا ثَوْبًا قَالَ لَا أَجِدُ قَالَ أَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَاعْتَلَّ لَهُ فَقَالَ مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

بَابُ ۱۴ الْقِرَاءَةِ عَنْ ظَهْرِ الْقَلْبِ۔

۴۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ایک عورت حاضر ہو کر کہنے لگی کہ بے شک میں اپنی جان کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیش کر رہی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے تو عورتوں کی حاجت نہیں۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔ فرمایا اس کو کپڑا دے دو۔ عرض گزار ہوا کہ مجھے تو کپڑا میسر نہیں۔ فرمایا اسے کچھ تو دو، خواہ وہ لوہے کا چھلا ہی کیوں نہ ہو۔ اس نے مفلسی کے باعث اس سے بھی اپنی معذوری ظاہر کی۔ پس آپ نے دریافت فرمایا کہ تجھے کچھ قرآن کریم آتا ہے؟ وہ عرض گزار ہوا کہ مجھے فلاں

قرآن کریم زبانی یاد کرنا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی بارگاہ اقدس میں اس لیے حاضر ہوئی ہوں کہ اپنی جان آپ کے لیے پیش کر دوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب توجہ فرمائی اور اوپر سے نیچے تک اسے دیکھ کر سر مبارک جھکا لیا۔ جب اس عورت نے دیکھا کہ اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں سنایا گیا تو وہ بیٹھ گئی۔ پھر آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو اس کا میرے ساتھ نکاح فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، کچھ بھی نہیں ہے۔ فرمایا۔ اپنے گھر والوں کے

مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ وَّلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِيْ قَالَ سَهْلٌ مَّا لَهٗ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَّبِسْتَهٗ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَّإِنْ لَّبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتّٰى طَالَ مَجْلِسُهٗ ثُمَّ قَامَ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهٖ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ مَعِيْ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا عَدَّدَهَا قَالَ أَتَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

بَابُ اسْتِذْكَارِ الْقُرْاٰنِ وَتَعَاهُدِهٖ۔

۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ۔

۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَّقُوْلَ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَإِنَّهٗ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ۔

۲۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ مِّثْلَهٗ تَابَعَهٗ بِشْرٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ شَقِيْقٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَاهَدُوا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ

پاس جاکر دیکھو کیا تمہیں کوئی چیز ملتی ہے؟ پس وہ گئے اور جب لوٹے تو عرض گزار ہوئے۔ خدا کی قسم یا رسول اللہ! مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی۔ فرمایا۔ پھر دیکھو، خواہ تمہیں لوہے کی انگوٹھی ہی ملے۔ وہ گئے اور جب واپس لوٹے تو عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں، ہاں یہ تہ بند ہے۔ حضرت سہل بن سعد فرماتے ہیں کہ اس شخص کے پاس چادر بھی نہ تھی۔ اس شخص نے کہا، نصف تہ بند اس عورت کے لیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہارے تہ بند کا کیا بنے گی؟ اگر تم اسے باندھو گے تو عورت کے لیے ذرا بھی نہیں بچے گا اور اگر یہ عورت اسے باندھے تو اس میں سے تمہارے لیے ذرا بھی نہیں رہے گا۔ پس وہ شخص بیٹھ گیا اور کافی دیر آپ کی مقدس محفل میں بیٹھا رہا، پھر وہ کھڑا ہو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پیٹھ پھیر کر جاتے ہوئے دیکھا تو آپ نے حکم فرمایا اور اسے بلایا گیا۔ جب وہ شخص حاضر خدمت ہوا۔ تو آپ نے

قرآن کریم کی تلاوت ہمیشہ کرتا رہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن مجید پڑھے ہوئے آدمی کی مثال اونٹوں کے مالک جیسی ہے جو بندھے ہوئے ہوں۔ اگر ان کی نگرانی کرے گا تو ٹھہرے رہیں گے اور اگر انہیں کھول دے گا تو چلے جائیں گے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کوئی یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں تو ایسا کہنا بُرا ہے بلکہ یوں کہے کہ میں بھلا دیا گیا ہوں اور قرآن کریم کو خوب پڑھا کرو کیونکہ یہ لوگوں کے سینوں سے نکل کر بھاگنے میں جانوروں سے بھی زیادہ تیز ہے۔

عثمان نے جریر سے انہوں نے منصور سے مذکورہ حدیث کے مطابق روایت کی ہے۔ نیز بشر نے ابن المبارک سے اور انہوں نے شعبہ سے اسی طرح روایت کی۔ نیز اس کو ابن جریج، عبدہ، شقیق نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے سنا اور انہوں نے نبی کریم سے سنا۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن مجید کو ہمیشہ پڑھتے رہو۔ کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ نکل

[illegible]

جلد سوم ہو فرمایا جاؤ میں نے تمہارے قرآن والا ہونے کے باعث

بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الْإِبِلِ فِي عُقُلِهَا۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ عَلَى الدَّابَّةِ۔

۲۷۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِيَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَى رَاحِلَتِهِ سُورَةَ الْفَتْحِ۔

بَابُ تَعْلِيمِ الصِّبْيَانِ الْقُرْآنَ۔

۲۸۔ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ إِنَّ الَّذِي تَدْعُونَهُ الْمُفَصَّلَ هُوَ الْمُحْكَمُ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ وَقَدْ قَرَأْتُ الْمُحْكَمَ۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ جَمَعْتُ الْمُحْكَمَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ وَمَا الْمُحْكَمُ قَالَ الْمُفَصَّلُ۔

بَابُ نِسْيَانِ الْقُرْآنِ وَهَلْ يَقُولُ نَسِيتُ آيَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ۔

۳۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً مِنْ سُورَةِ كَذَا۔

۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيسٰى عَنْ هِشَامٍ وَقَالَ أَسْقَطْتُهُنَّ مِنْ سُورَةِ كَذَا تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ۔

۳۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

کہ بھاگ جانے میں اونٹ سے بھی زیادہ تیز ہے۔

سواری پر تلاوت کرنا۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ فتح مکہ کے روز اپنی سواری پر سورۃ الفتح کی تلاوت فرما رہے تھے۔

بچوں کو قرآن مجید سکھانا۔

ابو بشر نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ قرآن کریم کے، جس حصے کو تم مفصل کہتے ہو وہ محکم ہے۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت میری عمر دس سال تھی اور میں محکم سورتیں پڑھ چکا تھا۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ کے اندر محکم سورتوں کو میں یاد کر چکا تھا۔ پس ان سے کہا گیا کہ محکم سورتیں کون سی ہیں تو انہوں نے کہا کہ جن کو مفصل کہا جاتا ہے۔

قرآن پڑھ کر بھول جانا۔

کیا یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیتیں بھول گیا ہوں۔ ارشاد ربانی ہے۔

عنقریب ہم تمہیں پڑھائیں گے کہ تم نہیں بھولو گے مگر جو اللہ چاہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مسجد میں قرآن کریم پڑھتے ہوئے سن کر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے کہ اس نے مجھے فلاں سورت کی فلاں فلاں آیتیں یاد کروا دیں۔

محمد بن عبید بن میمون، عیسیٰ، ہشام فرماتے ہیں کہ فلاں سورت سے جو بھلا دی گئی تھیں — اسی طرح علی بن مسہر، عبدہ نے ہشام سے روایت کی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو رات کے وقت

قَالَتْ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ
فِيْ سُوْرَةٍ بِاللَّيْلِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَقَدْ اَذْكَرَنِيْ كَذَا وَ
كَذَا اٰيَةً كُنْتُ اُنْسِيْتُهَا مِنْ سُوْرَةِ كَذَا وَكَذَا۔

۳۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ
عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا لِاَحَدِهِمْ يَقُوْلُ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ
هُوَ نُسِّيَ۔

بَابٌ مَنْ لَّمْ يَرَ بَاْسًا اَنْ يَّقُوْلَ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَسُوْرَةُ كَذَا وَكَذَا۔

۳۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا
الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَلْقَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رض قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰيَتَانِ مِنْ اٰخِرِ
سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَاَهُمَا فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ۔

۳۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ رح عَنِ
الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ حَدِيْثِ الْمِسْوَرِ
بْنِ مَخْرَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ اَنَّهُمَا سَمِعَا
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ بْنِ
حِزَامٍ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَاِذَا هُوَ يَقْرَؤُهَا
عَلٰى حُرُوْفٍ كَثِيْرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ اُسَاوِرُهُ فِي الصَّلٰوةِ فَانْتَظَرْتُهُ
حَتّٰى سَلَّمَ فَلَبَّبْتُهُ فَقُلْتُ مَنْ اَقْرَاَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ
الَّتِيْ سَمِعْتُكَ تَقْرَاُ قَالَ اَقْرَاَنِيْهَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ كَذَبْتَ
فَوَاللّٰهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُوَ
اَقْرَاَنِيْ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُكَ فَانْطَلَقْتُ
بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقُوْدُهٗ
فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَاُ سُوْرَةَ

قرآن کریم پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ بے شک اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں جو فلاں فلاں سورتوں کی ہیں یاد کروا دی ہیں جو مجھے بھلا دی گئی تھیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیتیں بھول گیا ہوں بلکہ یوں کہے کہ میں بھلا دیا گیا ہوں۔

سورۃ البقرہ وغیرہ کہنا اور یوں کہنا، فلاں سورت

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص رات میں سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھے تو وہ اس کے لیے کفایت کریں گی (یعنی رات بھر اس کی حفاظت کے لیے کافی ہیں)۔

مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمٰن بن عبد القاری دونوں کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ہشام بن حکیم بن حزام کو سورۃ الفرقان پڑھتے ہوئے سنا۔ پس میں نے ان کی قراءت کو غور سے سنا تو وہ اس کے اکثر حروف اس طرح پڑھ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس طرح نہیں پڑھائے تھے۔ قریب تھا کہ میں نماز پڑھتے ہوئے ہی انہیں پکڑ لیتا لیکن میں نے سلام پھیرنے تک انتظار کیا اور پھر ان کی گردن میں چادر ڈال کر کہا۔ میں نے کہ جو تم سے سنی یہ سورت اس طرح تمہیں کس نے پڑھائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے۔ پس میں نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو کیونکہ خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت تو مجھے بھی پڑھائی ہے۔ لہٰذا میں انہیں کھینچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں نے انہیں سورۃ الفرقان اور ہی طریقے

الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا وَأَنْتَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ يَا هِشَامُ اقْرَأْهَا فَقَرَأَهَا الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُهَا الَّتِي أَقْرَأَنِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔

٣٦ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِئًا يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً أَسْقَطْتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا۔

بَابٌ ٣٠ التَّرْتِيلِ فِي الْقِرَاءَةِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا وَقَوْلِهِ وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْثٍ وَمَا يُكْرَهُ أَنْ يُهَذَّ كَهَذِّ الشِّعْرِ يُفْرَقُ يُفَصَّلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَرَقْنَاهُ فَصَّلْنَاهُ۔

٣٧ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ غَدَوْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ رَجُلٌ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ الْبَارِحَةَ فَقَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ إِنَّا قَدْ سَمِعْنَا الْقِرَاءَةَ وَإِنِّي لَأَحْفَظُ الْقُرَنَاءَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهِنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ وَسُورَتَيْنِ مِنْ آلِ حم۔

٣٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رض عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ جِبْرِيلُ بِالْوَحْيِ وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ

[illegible]

سے پڑھتے ہوئے سنا ہے حالانکہ سورۂ الفرقان آپ نے مجھے بھی پڑھائی ہے۔ آپ نے فرمایا: اے ہشام! اسے سورۂ الفرقان کو پڑھو۔ پس انہوں نے اسی طرح پڑھی جیسے میں نے ان سے سنی تھی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا: اے عمر! تم پڑھو۔ تو جس طرح آپ نے پڑھائی تھی میں نے اسی طرح پڑھ دی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک قرآن مجید سات قرأتوں میں نازل ہوا ہے لہٰذا جو

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت ایک شخص کو مسجد میں قرآن کریم پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے کہ فلاں فلاں سورتوں کی فلاں فلاں آیتیں جو میرے ذہن سے نکل گئی تھیں اس نے مجھے یاد کروا دیں۔

قرآن کریم ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا۔ ارشاد ربانی ہے: "اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔" نیز فرمایا ہے: "اور قرآن ہم نے جدا جدا کر کے اتارا کہ تم اسے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھو" اور شعر کی طرح اسے جلدی جلدی پڑھنا مکروہ ہے۔ یُفرق: جدا جدا کرنا۔ ابن عباس کا قول ہے۔ فرقناہ: ہم نے اسے جدا جدا کیا۔

ابووائل کا بیان ہے کہ ایک روز صبح کے وقت ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ایک شخص نے کہا کہ آج رات میں نے تمام مفصل سورتیں پڑھی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ تو شعر کی طرح جلدی جلدی پڑھنا ہوا۔ ہم نے مقتدیوں کا قرآن مجید پڑھنا سنا ہے اور مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کون کون سی سورتوں کو پڑھا کرتے تھے چنانچہ اٹھارہ سورتیں مفصل کی اور دو حٰم کی ہیں۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد باری تعالیٰ: "لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ" کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب حضرت جبریل وحی نازل کرتے تو آپ اپنی زبان مبارک اور دونوں لبوں کو حرکت دیا کرتے تھے جس کی وجہ سے ایسا کرنے سے آپ کو تنگی ہوتی تھی جو ظاہر

وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ وَكَانَ يُعْرَفُ مِنْهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ الْآيَةَ الَّتِي فِي لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ قَالَ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ قَالَ وَكَانَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللّٰهُ۔

کرمیں نظر آتی تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ القیامہ کی یہ آیت نازل فرمائی: تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے تو جب ہم اسے پڑھ چکیں تو اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو (آیت ۱۶ تا ۱۸) یعنی جب ہم اس کو نازل کریں تو غور سے سنو۔ پھر اس کا بیان کروانا ہمارے ذمہ۔ ابن عباس کا بیان ہے کہ اللہ نے فرمایا بے شک یہ ہمارا ذمہ ہے کہ اسے تمہاری زبان سے بیان کروا دیں۔ وہ فرماتے ہوتی کہ جب حضرت جبرئیل (وحی لے کر) آتے تو حضور سر جھکا لیتے اور جب وہ چلے جاتے تو آپ اسی طرح پڑھ دیتے جیسا کہ اللہ نے آپ سے وعدہ فرمایا تھا۔

بَابٌ ۲۱ مَدِّ الْقِرَاءَةِ۔

۳۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَمُدُّ مَدًّا۔

تلاوت کے وقت مد کا ادا کرنا

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ خوب کھینچ کر پڑھا کرتے تھے۔

۴۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ يَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيمِ۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضور کھینچ کر پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی تو بسم اللہ کو لمبا کیا، الرحمن کو لمبا کیا اور الرحیم کو لمبا کیا

بَابٌ ۲۲ التَّرْجِيعِ۔

۴۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِيَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ أَوْ جَمَلِهِ وَهِيَ تَسِيرُ بِهٖ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ أَوْ مِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ قِرَاءَةً لَيِّنَةً يَقْرَأُ وَهُوَ يُرَجِّعُ۔

نرم آواز سے تلاوت کرنا۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے (فتح مکہ کے روز) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی اونٹنی یا اونٹ پر سوار تھے۔ وہ چل رہی تھی اور آپ سورۃ الفتح کی یا سورۃ الفتح سے تلاوت کر رہے تھے۔ آپ کا پڑھنا نرم آواز میں تھا اور ترجیع کے ساتھ پڑھ رہے تھے۔

بَابٌ ۲۳ حُسْنِ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ۔

۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا أَبَا مُوسٰى لَقَدْ

خوش الحانی سے تلاوت کرنا۔

ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ اے ابوموسیٰ! بے شک تمہیں آل داؤد کی خوش الحانی (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) مرحمت فرمائی گئی

أَوْتِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ۔

باب ۲۴ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْمَعَ الْقُرْآنَ مِنْ غَيْرِهِ

۴۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي۔

باب ۲۵ قَوْلِ الْمُقْرِئِ لِلْقَارِئِ حَسْبُكَ۔

۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ نَعَمْ فَقَرَأْتُ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتَّى أَتَيْتُ إِلَى هٰذِهِ الْآيَةِ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا قَالَ حَسْبُكَ الْآنَ فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔

باب ۲۶ فِي كَمْ يُقْرَأُ الْقُرْآنُ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔

۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ لِي ابْنُ شُبْرُمَةَ نَظَرْتُ كَمْ يَكْفِي الرَّجُلَ مِنَ الْقُرْآنِ فَلَمْ أَجِدْ سُورَةً أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِ آيَاتٍ فَقُلْتُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقْرَأَ أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِ آيَاتٍ قَالَ سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ عَلْقَمَةُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ وَلَقِيتُهُ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ۔

۴۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ

دوسرے کی زبانی قرآن سننے کو پسند کرنا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مجھے قرآن کریم پڑھ کر سناؤ۔" میں عرض گزار ہوا کہ حضور! میں پڑھوں جبکہ قرآن مجید تو آپ پر نازل فرمایا گیا ہے۔ ارشاد ہوا کہ بے شک مجھے یہ پسند ہے کہ دوسرے کی زبانی اسے سنوں۔

قاری سے کہنا کہ بس کافی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔ میں عرض گزار ہوا:۔ یا رسول اللہ! میں آپ کو پڑھ کر سناؤں، حالانکہ یہ تو آپ پر نازل فرمایا گیا ہے۔ ارشاد ہوا۔ ہاں تم پڑھو۔ اس میں نے سورۃ النساء پڑھی حتی کہ جب میں اس آیت پر پہنچا۔ "تو کیسی بات ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب! تمہیں ان سب پر گواہ و نگہبان بنا کر لائیں" (آیت ۴۱) تو ارشاد فرمایا:۔ بس کرو، اب تمہارے لیے یہی کافی ہے۔ میں حضور کی جانب متوجہ ہوا

قرآن کریم کتنے دنوں میں ختم کرے

ارشاد ربانی ہے:۔ پڑھو جتنا اس میں سے آسان ہو۔

سفیان کا بیان ہے کہ مجھ سے ابن شبرمہ نے فرمایا کہ جب میں نے اس بات میں غور کیا کہ ایک آدمی کو کم از کم کتنا قرآن مجید کفایت کرتا ہے تو مجھے تین آیتوں سے کم کوئی سورت نہ ملی تو میں نے کہا کہ کوئی آدمی تین آیتوں سے کم نہ پڑھے ــــ علقمہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس وقت ملا جبکہ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ پس انہوں نے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے رات کے وقت، سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لیں تو یہ اس کے لیے کفایت کریں گی۔

حضرت عبداللہ بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے

مُغِيرَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
وَأَنْكَحَنِي أَبِي امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ فَكَانَ يَتَعَاهَدُ
كَنَّتَهُ فَيَسْأَلُهَا عَنْ بَعْلِهَا فَتَقُولُ نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ
رَجُلٍ لَمْ يَطَأْ لَنَا فِرَاشًا وَلَمْ يُفَتِّشْ لَنَا كَنَفًا مُنْذُ
أَتَيْنَاهُ فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْقَنِي بِهِ فَلَقِيتُهُ بَعْدُ
فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ وَكَيْفَ تَخْتِمُ
قَالَ كُلَّ لَيْلَةٍ قَالَ صُمْ فِي كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةً وَاقْرَإِ
الْقُرْاٰنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ
قَالَ صُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ فِي الْجُمُعَةِ قُلْتُ أُطِيقُ أَكْثَرَ
مِنْ ذٰلِكَ قَالَ أَفْطِرْ يَوْمَيْنِ وَصُمْ يَوْمًا قَالَ قُلْتُ
أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ أَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ
دَاوُدَ صِيَامَ يَوْمٍ وَإِفْطَارَ يَوْمٍ وَاقْرَأْ فِي كُلِّ سَبْعِ
لَيَالٍ مَرَّةً فَلَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَاكَ أَنِّي كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ فَكَانَ
يَقْرَأُ عَلٰى بَعْضِ أَهْلِهِ السُّبُعَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِالنَّهَارِ
وَالَّذِي يَقْرَؤُهُ يَعْرِضُهُ مِنَ النَّهَارِ لِيَكُونَ أَخَفَّ
عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَقَوّٰى أَفْطَرَ أَيَّامًا وَأَحْصٰى
وَصَامَ مِثْلَهُنَّ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتْرُكَ شَيْئًا فَارَقَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ
وَقَالَ بَعْضُهُمْ فِي ثَلٰثٍ وَفِي خَمْسٍ وَأَكْثَرُهُمْ عَلٰى سَبْعٍ۔

۴۷۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ
يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي كَمْ تَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ
اللّٰهِ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
مَوْلٰى بَنِي زُهْرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ وَأَحْسِبُنِي قَالَ
سَمِعْتُ أَنَا مِنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَإِ الْقُرْاٰنَ

والد نے ایک حسب و نسب والی عورت کے ساتھ میرا نکاح کر دیا تو وہ اپنی بہو سے حال چال دریافت کرتے رہا کرتے تھے۔ ایک دفعہ اس سے اس کے خاوند یعنی میرے متعلق پوچھا تو اس نے کہا۔ وہ آدمی تو بہت اچھے ہیں مگر جب سے آئی ہوں آج تک میرے بستر پر اپنے قدم نہیں رکھے اور میرے نزدیک بھی نہیں پھٹکے۔ کافی دنوں کے بعد انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا۔ حضور نے فرمایا اسے میرے پاس بھیجو۔ پس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا آپ نے دریافت فرمایا کہ تم روزے کس طرح رکھتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ روزانہ۔ فرمایا۔ قرآن کریم کیسے ختم کرتے ہو؟ میں نے عرض کی، ہر رات میں ختم کرتا ہوں۔ ارشاد فرمایا، ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرو اور مہینے میں ایک مرتبہ قرآن کریم ختم کیا کرو۔ عرض گزار ہوا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا، ہر جمعہ یعنی ہفتے کے دوران تین روزے رکھ لیا کرو۔ عرض پرداز ہوا کہ اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ ارشاد ہوا کہ داؤد کے روزے رکھا کرو جو سب سے افضل ہیں کہ ایک دن روزہ رکھو اور دوسرے دن افطار کیا کرو اور سات راتوں کے اندر قرآن کریم ایک دفعہ ختم کیا کرو۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو کا بیان ہے کہ کاش! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے فائدہ اٹھاتا کیونکہ اب تو میں بوڑھا اور ضعیف ہو گیا چنانچہ وہ اپنے کسی گھر والے کو قرآن کریم کا ساتواں حصہ دن میں سنا دیتے تاکہ دن میں دہرا لینے کے باعث رات کے وقت پڑھنا آسان ہو جائے اور جب طاقت حاصل کرنا چاہتے تو متواتر کئی روز افطار کرتے اور بعد میں حساب کر کے روزوں کی گنتی پوری کر دیتے کیونکہ انہیں یہ ناپسند تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو عہد کیا تھا اس میں سے کوئی چیز رہ جائے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ بعض حضرات نے تین دن میں، بعض نے پانچ دن میں اور اکثر نے سات دن میں ختم کرنے کے متعلق فرمایا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ

مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ "تم کتنے عرصے میں قرآن کریم پڑھتے ہو؟"! — دوسری روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: — ایک مہینے میں قرآن مجید ختم کیا کرو۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں اپنے اندر اس سے زیادہ طاقت دیکھتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات دن میں قرآن کریم پڑھ لیا کرو

فِي شَهْرٍ قُلْتُ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً حَتَّى قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلَى ذَالِكَ۔

بَابُ الْبُكَاءِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ۔

۴۸۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ يَحْيَى بَعْضُ الْحَدِيثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ الْأَعْمَشُ وَبَعْضُ الْحَدِيثِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ قَالَ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي قَالَ فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا قَالَ لِي كُفَّ أَوْ أَمْسِكْ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَذْرِفَانِ۔

۴۹۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي۔

بَابُ (۳۱) مَنْ رَايَا بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ أَوْ تَأَكَّلَ بِهِ أَوْ فَخَرَ بِهِ۔

۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ عَلِيٌّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ

لیکن اس سے زیادہ نہ پڑھا کرو۔

تلاوت کرتے وقت رونا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور یحییٰ راوی کا بیان ہے کہ اس حدیث کا کچھ حصہ عمرو بن مرہ کے واسطے سے ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسدد، یحییٰ، سفیان، اعمش، ابراہیم، عبیدہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اعمش راوی کا بیان ہے کہ اس حدیث کا کچھ حصہ مجھ سے عمرو بن مرہ نے ابراہیم، ان کے والد، ابوالضحیٰ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے قرآن کریم پڑھ کر سناؤ۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا کہ میں حضور کو پڑھ کر سناؤں جبکہ قرآن مجید تو آپ پر نازل ہوا ہے۔ فرمایا کہ میری یہ خواہش ہے کہ دوسرے کی زبانی سنوں۔ وہ فرماتے ہیں کہ حسب حکم میں نے سورۂ النساء پڑھی، یہاں تک کہ جب اس آیت پر پہنچا۔ تو کیسی بات ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب! تمہیں ان سب پر گواہ و نگہبان بنا کر لائیں (آیت ۴۱) ارشاد فرمایا۔ اب بس کرلو۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ مجھے قرآن کریم پڑھ کر سناؤ۔ میں عرض گزار ہوا کہ حضور! میں آپ کو پڑھ کر سناؤں حالانکہ نازل آپ پر ہوا ہے۔ ارشاد ہوا۔ میں چاہتا ہوں کہ دوسرے کی زبانی سنوں۔

دکھانے کے لیے تلاوت کرنا یا کمانے کے لیے یا فخریہ پڑھنا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آخری زمانہ میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو عمر کے چھوٹے اور عقل کے کھوٹے ہوں گے، ان کی زبانوں پر سرور کون و مکاں کی حدیثیں ہوں گی لیکن اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ ان کے ایمان ان کے حلق سے آگے نہیں جائیں گے، تم انہیں جہاں بھی پاؤ تو قتل کر دینا کیونکہ

إِنَّمَا هُمْ خَنَاجِرُهُمْ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

ان کو قتل کرنے والا قیامت کے روز ثواب پائے گا۔

۵۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ فِيكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ وَعَمَلَكُمْ مَعَ عَمَلِهِمْ وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِي الْقِدْحِ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِي الرِّيشِ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَتَمَارَى فِي الْفُوقِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ایک ایسی قوم نکلے گی کہ اپنی نمازوں کو تم ان کی نمازوں کے مقابلے میں، اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے مقابلے میں اور اپنے اعمال کو ان کے اعمال کے مقابلے میں حقیر جانو گے۔ وہ قرآن کریم پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے شکار سے تیر نکل جاتا ہے۔ وہ پیکان میں دیکھے تو کچھ نظر نہ آئے، لکڑی کو دیکھے تو کچھ نظر نہ آئے، پر کو دیکھے تو کچھ نظر نہ آئے البتہ سوفار کو دیکھ کر شک گزرتا ہو۔

ف: حدیث ۵۰ اور ۵۱ کے اندر جن لوگوں کا بیان ہے یہ ذوالخویصرہ کی ملت ہے جس کا نام حرقوص بن زہیر تھا اور وہ نجد کا رہنے والا تھا۔ ان لوگوں کا ذکر الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ اسی جلد کی حدیث ۱۹۵، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۲۲۸۳، ۲۲۸۴ اور ۲۴۰۷ میں بھی وارد ہوا ہے۔ حدیث ۱۸۲۴ کے اندر ہے کہ آیت :۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ ۔

اور ان میں کوئی وہ ہے جو صدقہ بانٹنے میں تم پر طعن کرتا ہے۔ (۵۸۱۹)

اسی ذوالخویصرہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی جس نے حضور سے حدیث ۱۹۵ کے مطابق یا رسول اللہ اعدل کہا تھا۔ حدیث ۱۸۴۲ کے مطابق کہا تھا :- اِعْدِلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔ اور حدیث ۲۲۸۴ کے مطابق اس نے حضور سے کہا تھا :- يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللّٰهَ ۔ یعنی اے محمد! اللہ سے ڈرو ــــــ کتنی بھیانک سوچ تھی اس کی! ــــــ کیسا ایمان سوز نادیدہ نظر تھا اس کا! ــــــ کتنی بے باکانہ گفتگو تھی اس کی! ــــــ تعظیم شان رسالت سے وہ کس درجہ محروم تھا! ــــــ ادب و احترام کے تقاضوں سے وہ کتنا ناآشنا تھا! ــــــ جائے غور ہے کہ کلمہ گو ہو کر مسلمان کہلا کر وہ ایمان کے تقاضے پورے کر رہا تھا یا کفر کے، غلامانِ رسول کے کلیجے ٹھنڈے کر رہا تھا یا دشمنانِ رسول کے؟ اس کا سینہ اللہ کے محبوب کی محبت سے لبریز تھا یا گستاخی سے، وہ بارگاہِ رسالت کے ادب و احترام کا پیکر تھا یا توہین و تنقیص کا مجسمہ؟ صحابہ کرام اس کی اس گفتگو سے خوش ہوئے یا مارے غیظ و غضب کے اُن کے سینے پھٹنے لگے تھے؟

جو کچھ اُس روز ہوا وہی آج بھی ہو رہا ہے ــــــ جس طرح سینے اس روز ذوالخویصرہ کی جسارت اور گستاخی شانِ رسالت پر پھٹے اسی طرح آج بھی پھٹ رہے ہیں ــــــ فرق صرف یہ ہے کہ اُس وقت گستاخانِ رسول چند تھے اور آج بے شمار ــــــ اُس وقت چھپے رہتے تھے اور آج دندناتے ہیں ــــــ اُس وقت منہ چھپاتے تھے آج آنکھیں دکھاتے ہیں ــــــ اُس وقت اُن کا پہلا خفیہ مرکز مسجد ضرار تھی جس کی بربادی کے بعد حروراء میں مرکز قائم ہوا لیکن آج ان کے مراکز کا کوئی شمار ہی نہیں ہے ــــــ بے خبر

آدمی سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ ہر مسلمان اپنے نبی کا ادب کرتا ہے خواہ وہ عالم ہو یا نہ ہو۔ یہ لوگ اپنے نبی کے نہ صرف بے ادب بلکہ غیر مسلموں سے بھی بڑھ کر گستاخ ہیں لیکن اس کے باوجود اتنی ترقی کیوں کر گئے ہیں؟ —— ہر ملک میں کیوں اتنے پھلے پھولے ہیں؟ —— ہر خطے اور علاقے میں اہلِ حق سے کیوں یہ آگے آگے نظر آتے ہیں؟ —— سوچنے والے سوچتے ہی رہ جاتے ہیں۔

بات دراصل یہ ہے کہ اہلِ اسلام کا یہ طبقہ غیر مسلموں کے لیے بڑے کام کی جنس ہے۔ غیر مسلم طاقتیں اپنی اسلام دشمنی کے باعث انھیں سر آنکھوں پر جگہ دیتی ہیں کیونکہ ان کے ذریعے وہ مسلمانوں کو ایمان کی دولت سے محروم کرنے کا کام لیتے ہیں۔ غیر مسلم مسلمانوں سے خائف نہیں بلکہ اُن کی ایمانی قوت سے خائف ہیں کیونکہ ان کی قوتِ ایمانی کے مقابلے پر اُن کی پیش نہیں جاتی۔ اُن کی عددی کثرت اور ساز و سامان کی فراوانی بھی انھیں تباہی اور ذلت سے نہیں بچاتی۔ اس کے برعکس اگر مسلمانوں کے پاس ایمان کی قوت نہ ہو تو انھیں کوئی طاقت اور کوئی ساز و سامان معزز نہیں کر سکتا۔ ایمان تو اللہ اور رسول کی محبت ہی کا تو نام ہے۔ جب رسول پر زبانِ اعتراض کھولی، رسول کی شان کے منکر ہوئے، خدا نے رسول کو جو مقام دیا اُس کا انکار کر بیٹھے اور رسول کو اپنی مرضی کا مقام تفویض کرنے لگے تو خدا پر ایمان رہا اور رسول پہ اللہ اور رسول سے محبت تو اس سے منزلوں پیچھے رہ گئی۔ محبت کی زبان تو اعتراض کے لیے کھلتی ہی نہیں۔ اعتراض کے لیے تو نفرت اور عداوت کی زبان کھلتی ہے جب اللہ اور رسول سے عداوت ہوئی تو ایمان کہاں رہتا ہے۔

اگرچہ ایسے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھنے کا دعویٰ ہوتا ہے وہ رسول کے خلاف اپنی زبان درازی کو توحید کا تقاضا سمجھتے ہیں اسی نظریے نے ابلیس کا بیڑہ غرق کیا اور اسی کے باعث اس کے گلے میں لعنت کا طوق پڑا تھا۔ عبادت گزار تو وہ بھی بڑے پائے کا تھا لیکن نبی کی توہین کرنے پر کیا عبادتوں نے اُسے کوئی فائدہ دیا؟ نبی کی تو ایک دفعہ گستاخی کرنے پر ساری عبادتیں گستاخ کے منہ پر پھینک کر ماری جاتی ہیں۔ جو عمر بھر نبی کی گستاخی کو اپنے دین و مذہب کی عمارت کا جزوِ اعظم بنائے رکھتے ہیں۔ اُن کی عبادتیں انھیں کیا فائدہ پہنچا سکیں گی؟ کیا وہ بارگاہِ خداوندی میں قبولیت کا شرف حاصل کر پائیں گی؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی امتیازی عبادت گزاری کا ذکر کرتے ہوئے اُس وقت کے اہلِ اسلام یعنی حضرات صحابۂ کرام سے فرمایا تھا: —— "تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے مقابلے پر اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے مقابلے پر حقیر جانو گے۔ یہ قرآن مجید پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ یہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے اور پھر واپس نہیں آتا" —— یہ مضمون متعدد حدیثوں میں وارد ہوا ہے۔ اس میں تین باتیں خاص طور پر قابلِ توجہ ہیں

یعنی: —

۱۔ وہ اسلام کے دائرے سے باہر نکلے ہوئے ہوں گے۔

۲۔ اصل اسلام کی طرف کبھی واپس نہیں آئیں گے بلکہ اپنے جعلی اسلام ہی کو اصل اسلام منوانے پر اپنی توانائیاں صرف کرتے رہیں گے۔

۳۔ وہ اصل مسلمانوں کی نسبت زیادہ عبادت گزار ہوں گے۔

معلوم ہوا کہ ان لوگوں کے پھلنے پھولنے کی ایک وجہ تو یہ ہو گی کہ یہ اصل مسلمانوں کی نسبت زیادہ عبادت گزار ہوں گے جس کے باعث بے خبر مسلمان انھیں دین کے اصل خیر خواہ جان کر ان کے ساتھ ہوتے چلے جائیں گے۔ ان کی ترقی اور قوت کی دوسری وجہ غیر مسلموں کی حمایت و اعانت ہو گی جس کے باعث انھیں ہر ملک میں پیر جمانے اور روز پھلنے پھولنے کے مواقع ملتے رہیں گے۔ متحدہ ہندوستان پر جب انگریزوں کی حکومت تھی تو برٹش گورنمنٹ نے اس فتنہ کی دہلی میں تخم ریزی کی ورنہ یہاں صرف سُنّی حنفی بستے تھے جن کو جملہ بدمذہب

بریلوی کہتے ہیں اور ان کے علاوہ ملک کے برابر شیعہ حضرات رہتے۔ باقی جتنے فرقے نظر آرہے ہیں یہ برٹش گورنمنٹ کی اسلام دشمنی کے ناپاک ثمرات ہیں جنھیں آج کل پاک و ہند میں بعض رنگ جنت کے میوے شمار کرنے لگے ہیں حالانکہ قیام پاکستان سے پہلے ان کے کرتا دھرتا حضرات برٹش گورنمنٹ کو پروردگار مان کر اس کے حضور میں سربسجود رہتے تھے اور جب ہندوؤں میں ہر لحاظ سے جان پڑ گئی تو ان کے اکثر بزرگ برلا اور ٹاٹا کی تجوریوں سے بھیک لینے کی خاطر اپنے مہاتما گاندھی کے پجاری بن گئے اور تحریک پاکستان کی مخالفت میں ان حضرات نے ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگا دیا بلکہ اپنے گاندھی جی مہاراج کی لنگوٹی تک کا زور لگا دیا مسلمانوں کو چھوڑ کر اپنا سارا وزن ہندوؤں کے پلڑے میں ڈال دیا۔ ان کے صرف دو تین مولوی قیام پاکستان کے حامی ہو سکے ورنہ باقی سارے کے سارے کانگرس میں شامل ہو کر گاندھی کی آندھی میں اڑتے پھر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو سچی ہدایت نصیب فرمائے آمین۔

۵۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالْأُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ أَوْ خَبِيثٌ وَرِيحُهَا مُرٌّ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو صاحب ایمان قرآن کریم پڑھے اور اس کے مطابق عمل کرے تو اس کی مثال سنگترے جیسی ہے جس کا ذائقہ اچھا اور خوشبو بھی اچھی ہے۔ جو مومن قرآن مجید کی تلاوت نہ کرے لیکن اس کے مطابق عمل کرے تو وہ کھجور کی طرح ہے جس کا ذائقہ اچھا ہے لیکن خوشبو نہیں ہوتی۔ منافق جو قرآن کریم پڑھتا ہے اس کی مثال گل ریحان جیسی ہے کہ اس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے۔ لیکن ذائقہ کڑوا ہے اور منافق جو قرآن مجید نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن (تمہ) جیسی ہے جس کا ذائقہ کڑوا یا خراب ہوتا ہے اور اس کی بو بھی کڑوی ہوتی ہے

بَابُ ۲۹ اقْرَؤُا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ

دلی رغبت سے تلاوت کرنا۔

۵۳ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَؤُا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ۔

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کریم اس وقت تک پڑھا کرو جب تک تمہارا دل لگا رہے اور جب تمہارا دل نہ چاہے تو پڑھنا چھوڑ دیا کرو۔

۵۴ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَؤُا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ۔ تَابَعَهُ الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَأَبَانُ وَقَالَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا قَوْلَهُ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قرآن مجید کی تلاوت اس وقت تک کیا کرو جب تک تمہارا دل چاہے اور جب دل اچاٹ ہو جائے تو پڑھنا بند کر کے کھڑے ہو جایا کرو۔ اسی طرح حارث بن عبید، سعید بن زید نے ابوعمران سے روایت کی ہے لیکن یہ مرفوعاً نہیں ہے۔ حماد بن سلمہ، ابان، غندر، شعبہ، ابوعمران نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول روایت کیا ہے۔ ابن عون، ابوعمران، عبداللہ بن صامت سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ

الصامت عن عمر قوله وجندب أصح وأكثر۔

٥٥ - حدثنا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن عبد الملك بن ميسرة عن النزال بن سبرة عن عبد الله أنه سمع رجلا يقرأ آية سمع النبي صلى الله عليه وسلم خلافها فأخذت بيده فانطلقت به إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال كلاكما محسن فاقرآ أكبر علمي قال فإن من كان قبلكم اختلفوا فأهلكهم۔

عمر کا قول مرسل ہے لیکن حضرت جندب کی روایت زیادہ صحیح اور زیادہ مشہور ہے۔

نزال بن سبرہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کسی شخص کو ایک آیت اس طرح پڑھتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف سنا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گیا۔ ارشاد ہوا کہ تم دونوں ہی درست پڑھتے ہو اور دونوں کا پڑھنا میرے مطابق ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں نے اختلاف کیا تو انہیں ہلاک کر دیا گیا تھا۔

كتاب النكاح

بسم الله الرحمن الرحيم

باب الترغيب في النكاح لقوله تعالى فانكحوا ما طاب لكم من النساء۔

٥٦ - حدثنا سعيد بن أبي مريم أخبرنا محمد بن جعفر أخبرنا حميد بن أبي حميد الطويل أنه سمع أنس بن مالك رضي الله عنه يقول جاء ثلاثة رهط إلى بيوت أزواج النبي صلى الله عليه وسلم يسألون عن عبادة النبي صلى الله عليه وسلم فلما أخبروا كأنهم تقالوها فقالوا وأين نحن من النبي صلى الله عليه وسلم قد غفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر قال أحدهم أما أنا فإني أصلي الليل أبدا وقال آخر أنا أصوم الدهر ولا أفطر وقال آخر أنا أعتزل النساء فلا أتزوج أبدا فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أنتم الذين قلتم كذا وكذا أما والله إني لأخشاكم لله وأتقاكم له لكني أصوم وأفطر وأصلي وأرقد وأتزوج النساء فمن رغب عن سنتي فليس مني۔

٥٧ - حدثنا علي سمع حسان بن إبراهيم عن يونس بن يزيد عن الزهري قال أخبرني عروة أنه

کتاب النکاح

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

نکاح کی ترغیب۔

ارشادِ ربانی ہے: نکاح کرو جو تمہیں عورتوں سے پسند آئے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے حجروں کے نزدیک آئے تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں دریافت کریں۔ جب انہیں مطلع کیا گیا تو گویا اسے کم سمجھتے ہوئے کہنے لگے کہ ہم بھلا کس کھیت کی مولی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت دیکھنے لگیں جبکہ ان کے تو اگلے پچھلے لغزش (اگر اس کا کوئی وجود ہو تو) معاف فرما دی گئی ہے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ میں اب ہمیشہ ساری رات نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا کہ میں عمر بھر روزے رکھتا رہوں گا اور کسی ایک روز کا روزہ بھی نہیں چھوڑوں گا۔ تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے ہمیشہ دور رہوں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا۔ اسی دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ پس آپ نے فرمایا کہ تم ہی وہ لوگ ہو جنہوں نے ایسا کہا ہے، حالانکہ خدا کی قسم میں تمہاری نسبت خدا سے [illegible] ڈرتا ہوں اور اس سے زیادہ بچنے والا ہوں، اس کے باوجود میں روزہ رکھتا ہوں اور چھوڑتا بھی ہوں، نماز (راتوں کو) پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں

عروہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ارشادِ باری تعالیٰ: "اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے

سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ أَدْنَى أَلَّا تَعُولُوا قَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا يُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى مِنْ سُنَّةِ صَدَاقِهَا فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فَيُكْمِلُوا الصَّدَاقَ وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ۔

باب ۳۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ لِأَنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَهَلْ يَتَزَوَّجُ مَنْ لَا أَرَبَ لَهُ فِي النِّكَاحِ۔

۵۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ بِمِنًى فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَخَلَوَا فَقَالَ عُثْمَانُ هَلْ لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي أَنْ نُزَوِّجَكَ بِكْرًا تُذَكِّرُكَ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللهِ أَنْ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى هَذَا أَشَارَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا عَلْقَمَةُ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ أَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذَلِكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔

باب ۳۲ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعِ الْبَاءَةَ فَلْيَصُمْ۔

۵۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَابًا لَا نَجِدُ شَيْئًا فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں پسند آئیں دو دو اور تین تین اور چار چار۔ پھر اگر ڈر ہو کہ دو بیویوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو یا کنیزیں جن کے تم مالک ہو۔ یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم سے ظلم نہ ہو۔ (سورۃ النساء آیت ۳) کے بارے میں دریافت کیا۔ انھوں نے فرمایا۔ اے بھانجے! جو یتیم لڑکی اپنے ولی کی تحویل میں ہو اور وہ اس کے مال و جمال کے باعث اس کی رغبت رکھتا ہو، پھر وہ چاہے کہ تھوڑے سے مہر کے بدلے اس سے نکاح کر لوں، تو اس آیت میں ان کے ساتھ اس طرح نکاح کرنے سے منع فرمایا گیا ہے مگر یہ کہ انھیں انصاف کے ساتھ پورا مہر دیا جائے ورنہ ان کے سوا!

نکاح کس کے لیے ضروری ہے ۔ حضور کا ارشاد ہے کہ جو عورت کے حقوق ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے وہ ضرور نکاح کرے کیونکہ یہ نگاہ کو جھکاتا اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے۔ کیا وہ بھی نکاح کرے جس کو عورت کی حاجت نہ ہو!

علقمہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا کہ منیٰ کے مقام پر ان کی ملاقات حضرت عثمان سے ہوئی اور انھوں نے کہا۔ اے ابو عبدالرحمان! مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ چنانچہ دونوں حضرات علیحدگی میں چلے گئے تو حضرت عثمان نے کہا۔ اے ابو عبدالرحمٰن! کیا آپ کی شادی میں ایک کنواری لڑکی سے نہ کر دوں کہ گزشتہ زندگی پھر تازہ ہو جائے۔ جب حضرت عبداللہ بن مسعود نے دیکھا کہ انھیں اس بات کے سوا مجھ سے کوئی اور کام نہیں تو میری جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ اے علقمہ! پس میں ان کی خدمت میں حاضر ہو گیا، تو وہ کہہ رہے تھے جو کچھ آپ نے کہا اس سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے متعلق فرمایا ہے کہ اے جوانو! جو تم میں سے عورت کے حقوق ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو اسے ضرور نکاح کرنا چاہیے اور جو طاقت نہ رکھے تو اس پر روزہ ہے کیونکہ یہ شہوت کو کچلتا ہے۔

نکاح کی طاقت نہ رکھنے والا روزے رکھے۔

عبدالرحمٰن بن یزید کا بیان ہے کہ میں علقمہ اور اسود کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انھوں نے فرمایا کہ ہم چند تہی دست نوجوان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا۔ اے نوجوانو! جو تم میں سے عورتوں کے حقوق ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو وہ ضرور نکاح کرے

يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔

بَابُ كَثْرَةِ النِّسَاءِ۔

٦٠ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ بِسَرِفَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهِ زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوهَا وَلَا تُزَلْزِلُوهَا وَارْفُقُوا فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعٌ كَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ۔

٦١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَلَهُ تِسْعُ نِسْوَةٍ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

٦٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ رَقَبَةَ عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ لَا قَالَ فَتَزَوَّجْ فَإِنَّ خَيْرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَكْثَرُهَا نِسَاءً۔

بَابُ مَنْ هَاجَرَ أَوْ عَمِلَ خَيْرًا لِتَزْوِيجِ امْرَأَةٍ فَلَهُ مَا نَوَى۔

٦٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَمَلُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ

کیونکہ یہ نگاہ کو جھکاتا اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جو اس کی طاقت نہ رکھے تو اس کے لیے روزے ہیں کیونکہ یہ جنسی خواہش کو کم کرتے ہیں۔

کئی بیویاں رکھنا۔

عطاء کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہمراہ سرف کے مقام پر حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جنازے پر حاضر ہوئے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ جب آپ حضرات ان کے جنازے کو اٹھائیں تو انہیں ہلنے جلانے سے پرہیز کرنا اور جنازہ لے کر آہستہ آہستہ چلنا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نو ازواج مطہرات بحیات تھیں، جن میں سے آٹھ کی باریاں مقرر تھیں اور ایک (حضرت سودہ) کی باری نہ تھی (کیونکہ انہوں نے خوشی سے اپنی باری حضرت عائشہ کو دے دی تھی)۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس ہر رات میں تشریف لے جایا کرتے تھے اور وہ تعداد میں نو تھیں ــــ خلیفہ، یزید بن زریع، سعید، قتادہ، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا تو فرمایا کہ شادی کر لو کیونکہ اس امت کا بہتر آدمی وہ ہے جس کی زیادہ بیویاں ہوں۔

شادی کے لیے ہجرت کی یا کوئی نیک کام کیا تو ویسا ہی اجر ملے گا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ عمل کا دار و مدار نیت پر ہے اور آدمی کا اجر نیت کے مطابق ہے تو جس نے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی تو وہ ہجرت، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب شمار ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے

إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔

نکاح کرنے کے لیے ہے تو اس کی ہجرت وہی شمار ہو گی جس کام کے لیے ہجرت کی ہے۔

ف: یہ مضمون اس جلد کی حدیث ۱۵۹۳ اور ۱۸۴۲ کے اندر بھی ہے اور بخاری شریف کی سب سے پہلی حدیث بھی یہی ہے۔ یہ حدیث اصول کا درجہ رکھتی ہے۔ اس سے صاف واضح ہے کہ جو کام جس غرض کے تحت کیا جائے گا اُسی کے مطابق وہ شمار ہوگا جیسا کہ اس حدیث میں ہجرت کی مثال بیان فرما کر واضح کر دیا گیا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو صاحب علم امامت و خطابت یا درس و تدریس یا تقریر و تصنیف گزر اوقات یا دولت کمانے کے لیے کر رہا ہے تو یہ دینی کام اُس کا کاروبار ہی شمار ہوں گے یا شہرت اور ناموری کے لیے کر رہا ہو تو اسی لیے شمار ہوں گے اور اگر کلمۂ حق کی سربلندی اور اپنے خالق و مالک کو خوش کرنے کے لیے کر رہا ہے تو ان کاموں کی حیثیت پھر کچھ اور ہی ہوگی۔ مذکورہ تینوں صورتوں میں اجر ایک جیسا نہیں ہے بلکہ شہرت یا دکھاوے کے لیے کیا ہوا نیک کام نہ صرف ضائع ہو جاتا ہے بلکہ الٹا مواخذے کا باعث بنتا ہے۔ نیک کام پوری طرح وہی ثمر آور ہوتے ہیں جو خلوص نیت سے کیے جائیں یعنی جن سے شہرت یا دکھاوا مقصود نہ ہو اور نہ مال کمانے کی غرض سے کیا جائے بلکہ مقصود صرف رضائے الٰہی ہو۔ رضائے الٰہی کے لیے کلمۂ حق کی سربلندی میں بساط بھر کوشاں رہنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلوص نیت کے ساتھ نیک کاموں کی توفیق دے اور بُرے کاموں سے بچائے، آمین۔

بَابٌ ۳۵ تَزْوِيجُ الْمُعْسِرِ الَّذِي مَعَهُ الْقُرْآنُ وَالْإِسْلَامُ فِيهِ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مفلس قاری کا نکاح

اس بارے میں حضرت سہل بن سعد نے حضور سے روایت کی ہے۔

۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا نَسْتَخْصِي فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں جہاد کر رہے تھے اور ہمارے پاس عورتیں نہ تھیں تو ہم عرض گزار ہوئے:۔ یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے آپ کو خصی کر لیں؟ تو آپ نے ہمیں ایسا کرنے سے منع فرما دیا۔

بَابٌ ۳۶ قَوْلِ الرَّجُلِ لِأَخِيهِ انْظُرْ أَيَّ زَوْجَتَيَّ شِئْتَ حَتَّى أَنْزِلَ لَكَ عَنْهَا رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ۔

اپنی بیوی کا دوسرے مسلمان بھائی سے نکاح کرنا۔

حضرت عبدالرحمان بن عوف نے اس کو روایت کیا ہے۔

۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ وَعِنْدَ الْأَنْصَارِيِّ امْرَأَتَانِ فَعَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يُنَاصِفَهُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ فَقَالَ بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ

حمید طویل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ہجرت کر کے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع انصاری کے درمیان اخوت قائم فرما دی۔ حضرت سعد انصاری کی دو بیویاں تھیں، انہوں نے ان سے کہا کہ ایک بیوی اور آدھا مال لے لیجئے انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اہل و عیال اور مال میں برکت دے مجھے

دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ فَأَتَى السُّوقَ فَرَبِحَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَشَيْئًا مِنْ سَمْنٍ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَيَّامٍ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ تَزَوَّجْتُ أَنْصَارِيَّةً قَالَ فَمَا سُقْتَ قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّبَتُّلِ وَالْخِصَاءِ۔

۶۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ رَدَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ لَقَدْ رَدَّ ذٰلِكَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ وَلَوْ أَجَازَ لَهُ التَّبَتُّلَ لَاخْتَصَيْنَا۔

۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ لَنَا شَيْءٌ فَقُلْنَا أَلَا نَسْتَخْصِي فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ أَحَلَّ اللهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ وَقَالَ أَصْبَغُ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ وَأَنَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي الْعَنَتَ وَلَا أَجِدُ مَا أَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ

[illegible]

تو صرف بازار کا راستہ بتا دیجئے۔ چنانچہ انھوں نے بازار جا کر خرید و فروخت کے ذریعے کچھ پنیر اور گھی کما لیا۔ یہ اسی طرح کرتے رہے چنانچہ کچھ دنوں کے بعد انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ان کے کپڑوں پر زردی کے نشانات تھے۔ ارشاد فرمایا۔ اے عبدالرحمٰن یہ کیا بات ہے؟ عرض گزار ہوئے، میں نے ایک انصاری عورت سے شادی

مجرد رہنا اور خصی ہو جانا مکروہ ہے۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون کو مجرد رہنے سے منع فرما دیا تھا۔ اگر آپ انھیں مجرد رہنے کی اجازت مرحمت فرما دیتے تو ہم اپنے آپ کو خصی کر لیتے۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ بیشک انھوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون کو اس کام سے منع فرمایا تھا۔ اگر انھیں آپ مجرد رہنے کی اجازت عطا فرما دیتے تو ہم اپنے آپ کو خصی کر لیتے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کرتے تھے چونکہ اس وقت ہمارے پاس کچھ نہیں ہوتا تھا لہٰذا عرض گزار ہوئے کہ کیا ہم اپنے آپ کو خصی نہ کر لیں؟ آپ نے ہمیں ایسا کرنے سے منع فرما دیا۔ پھر اس بات کی اجازت مرحمت فرمائی کہ عورت سے نکاح کر لو خواہ ایک کپڑے کے بدلے ہو سکے۔ اس کے بعد آپ نے ہمیں یہ آیت سنائی "اے ایمان والو! حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کیں اور حد سے نہ بڑھو، بیشک حد سے بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں" (سورۃ المائدہ آیت ۸۷)۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عرض [illegible] ہوا یا رسول اللہ! میں نوجوان آدمی ہوں لیکن بدکاری سے ڈرتا ہوں مگر میرے پاس کچھ نہیں کہ کسی عورت سے نکاح کر سکوں۔ (کیا میں اپنے آپ کو خصی کر لوں؟) لیکن حضور نے مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ میں دوسری دفعہ اسی طرح عرض گزار ہوا لیکن آپ نے مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ میں تیسری دفعہ اسی طرح عرض گزار ہوا لیکن آپ نے مجھے کوئی جواب مرحمت نہ فرمایا۔ جب میں چوتھی دفعہ اسی طرح عرض گزار ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوہریرہ! جو کچھ تمہیں پیش آنے

علی ذالک ازود۔

باب نکاح الابکار وقال ابن ابی ملیکة قال ابن عباس لعائشة لم ینکح النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکرا غیرک۔

٦٨ - حدثنا اسمٰعیل بن عبد اللہ قال حدثنی اخی عن سلیمان عن ہشام بن عروة عن ابیہ عن عائشة رض قالت قلت یا رسول اللہ ارأیت لو نزلت وادیا وفیہ شجرة قد اکل منہا ووجدت شجرا لم یؤکل منہا فی ایہا کنت ترتع بعیرک قال فی الذی لم یرتع منہا تعنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یتزوج بکرا غیرہا۔

٦٩ - حدثنا عبید بن اسمٰعیل حدثنا ابو اسامة عن ہشام عن ابیہ عن عائشة رض قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اریتک فی المنام مرتین اذا رجل یحملک فی سرقة حریر فیقول ہذہ امرأتک فاکشفہا فاذا ہی انت فاقول ان یکن ہذا من عند اللہ یمضہ۔

باب الثیبات وقالت ام حبیبة قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تعرضن علی بناتکن ولا اخواتکن۔

٧٠ - حدثنا ابو النعمان حدثنا ہشیم حدثنا سیار عن الشعبی عن جابر بن عبد اللہ قال قفلنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غزوة فتعجلت علی بعیر لی قطوف فلحقنی راکب من خلفی فنخس بعیری بعنزة کانت معہ فانطلق بعیری کاجود ما انت راء من الابل فاذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما یعجلک قلت کنت حدیث عہد بعرس قال بکرا ام ثیبا قلت ثیب قال فہلا جاریة تلاعبہا وتلاعبک قال فلما ذہبنا لندخل قال امہلوا حتی

سے ملے کر تم خشک ہو گیا۔ اب تمہاری مرضی ہے کہ اپنے آپ کو خصی کرو یا نہ کرو۔

کنواری لڑکی سے نکاح کرنا۔

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس نے حضرت عائشہ صدیقہ سے کہا کہ حضور نے آپ کے سوا کسی کنواری لڑکی سے نکاح نہیں کیا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ وہ عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! اگر آپ ایسی وادی میں اتریں جہاں بہت سے درخت ہوں لیکن ان کے پتے چرا لیے گئے ہوں اور ایک درخت آپ ایسا بھی پائیں جس کے پتے چرائے نہ گئے ہوں تو آپ اپنے اونٹ کو کس درخت سے چرائیں گے؟ فرمایا اس درخت سے جس کے پتے چرائے نہیں گئے۔ حضرت صدیقہ کی مراد یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سوا کسی کنواری لڑکی سے نکاح نہیں کیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے دو مرتبہ تمہیں خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص تمہیں ریشمی کپڑے میں اٹھائے ہوئے کہہ رہا ہے کہ یہ آپ کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ جب میں نے کپڑا اٹھا کر دیکھا تو تم ہی تھیں۔ میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالٰی کی طرف سے ہے تو وہ ایسا ہی کر دے گا۔

شوہر دیدہ سے نکاح کرنا۔

حضرت ام حبیبہ کا بیان ہے کہ حضور نے فرمایا۔ اپنی بیٹیاں اور بہنیں میرے نکاح میں دینے کے لیے پیش نہ کرو۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوہ سے واپس آ رہے تھے اور میں اپنے سست اونٹ کو تیزی سے چلانے کی کوشش کر رہا تھا کہ ایک سوار نے میرے پیچھے سے آ کر میرے اونٹ کو تیر چبھویا جس کے باعث میرا اونٹ ایسا تیز چلنے لگا جیسا آپ نے کسی تیز رفتار اونٹ کو دیکھا ہو۔ دیکھا تو وہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ ارشاد فرمایا۔ تم کس لیے جلدی کر رہے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ میری ابھی ابھی شادی ہوئی ہے۔ فرمایا۔ کنواری یا شوہر دیدہ سے؟ میں نے عرض کی کہ شوہر دیدہ سے۔ ارشاد فرمایا۔ نوعمر لڑکی سے شادی کیوں نہ کی کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ

تَدْخُلُوْا لَيْلًا اَيْ عِشَآءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ -

۱۷- حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَارِبٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ تَزَوَّجْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَزَوَّجْتَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا فَقَالَ مَا لَكَ وَلِلْعَذَارٰى وَلِعَابِهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ فَقَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ -

بَابُ ۳۰ تَزْوِيْجِ الصِّغَارِ مِنَ الْكِبَارِ -

۲۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَائِشَةَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّمَا اَنَا اَخُوْكَ فَقَالَ اَنْتَ اَخِيْ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَكِتَابِهِ وَهِيَ لِيْ حَلَالٌ -

بَابُ ۳۱ اِلٰى مَنْ يَّنْكِحُ وَاَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ وَمَا يُسْتَحَبُّ اَنْ يَّتَخَيَّرَ لِنُطَفِهِ مِنْ غَيْرِ اِيْجَابٍ -

۲۳- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ -

بَابُ ۳۲ اِتِّخَاذِ السَّرَارِيِّ وَمَنْ اَعْتَقَ جَارِيَتَهٗ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا -

۲۴- حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ صَالِحٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ عِنْدَهٗ وَلِيْدَةٌ فَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا وَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَادِيْبَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ

کھیلتی رہاں کا بیان ہے کہ جب ہم جاکر مدینہ منورہ میں داخل ہونے والے تھے تو آپ نے فرمایا تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ اور عشاء سے پہلے گھروں میں نہ جاؤ تاکہ جن

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے شادی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم نے کیسی عورت سے شادی کی ہے ؟ میں عرض گزار ہوا کہ شوہر دیدہ سے۔ فرمایا۔ کیا تمہیں کنواری لڑکیوں یا ان کے کھیل کود سے واسطہ نہیں ؟ جب میں (شعب راوی) نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے بیان کی تو انہوں نے بتایا کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے نوعمر لڑکی سے نکاح کیوں نہ کیا کہ تم اس سے کھیلتے۔

نوعمر لڑکی کا عمر رسیدہ مرد سے نکاح

عروہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق کو حضرت عائشہ صدیقہ سے نکاح کرنے کا پیغام دیا۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ میں تو آپ کا بھائی ہوں۔ فرمایا۔ تم اللہ کے دین اور اس کی کتاب میں میرا بھائی ہو اور وہ میرے لیے حلال ہے۔

کیسی عورت سے نکاح کرنا بہتر ہے۔

اور مستحب ہے کہ اپنی نسل کے لیے بہتر عورت چنے گو یہ واجب نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں سے قریش کی عفیفہ عورتیں بہتر ہیں کروہ بچوں پر ان کی کم سنی میں بہت مہربان اور خاوند کے مال کی خوب نگران ہوتی ہیں۔

لونڈی کو آزاد کر کے نکاح میں لانا۔

ابوبردہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس لونڈی ہو پس وہ اسے علم سکھائے پھر ادب آداب بتائے، پھر اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ نکاح کرے تو اس کے لیے دو اجر ہیں اور اہل کتاب سے جو شخص اپنے نبی پر ایمان لایا اور مجھ پر بھی ایمان لایا تو اس کے لیے دو اجر ہیں اور جو غلام اپنے مالک کا حق ادا کرے اور اپنے رب کا حق بھی ادا کرے تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔ شعبی نے

بنته وآمن بي فله أجران وأيما مملوك أدى حق مواليه وحق ربه فله أجران قال الشعبي خذها بغير شيء وقد كان الرجل يرحل فيما دونها إلى المدينة وقال أبو بكر عن أبي حصين عن أبي بردة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم أعتقها ثم أصدقها۔

کہا کہ یہ حدیث تم سے بغیر کسی تکلیف کے سیکھ لو حالانکہ لوگ اس سے کم درجہ کی مضمون کی احادیث کو حاصل کرنے کی خاطر مدینہ طیبہ تک کا سفر کرتے تھے۔ ابوبکر، ابوحصین، ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اسے آزاد کر دیا پھر اس کا پورا مہر ادا کر دیا۔

٧٥۔ حدثنا سعيد بن تليد قال أخبرني ابن وهب قال أخبرني جرير بن حازم عن أيوب عن محمد عن أبي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا سليمان عن حماد بن زيد عن أيوب عن محمد عن أبي هريرة لم يكذب إبراهيم إلا ثلاث كذبات بينما إبراهيم مر بجبار ومعه سارة فذكر الحديث فأعطاها هاجر قالت كف الله يد الكافر وأخدمني آجر قال أبو هريرة فتلك أمكم يا بني ماء السماء۔

سعید بن تلید، ابن وہب، جریر بن حازم، ایوب، محمد، حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے — دوسری روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ظاہر کے خلاف کبھی بات نہیں کی مگر تین مواقع پر۔ ایک جب وہ ظالم بادشاہ کے پاس سے گزرے اور ان کے ہمراہ حضرت سارہ بھی تھیں۔ پس اس نے حضرت سارہ کی خدمت کے لیے حضرت ہاجرہ کو پیش کیا جبکہ اللہ تعالیٰ نے کافر کا ہاتھ روک دیا اور اس سے خدمت گار دلوائی۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے کہ اے آسمانی پانی کی اولاد (یعنی اہل عرب) تمہاری والدہ محترمہ

٧٦۔ حدثنا قتيبة حدثنا إسمعيل بن جعفر عن حميد عن أنس قال أقام النبي صلى الله عليه وسلم بين خيبر والمدينة ثلاثا يبنى عليه بصفية بنت حيي فدعوت المسلمين إلى وليمته فما كان فيها من خبز ولا لحم أمر بالأنطاع فألقى فيها من التمر والأقط والسمن فكانت وليمته فقال المسلمون إحدى أمهات المؤمنين أو مما ملكت يمينه فقالوا إن حجبها فهي من أمهات المؤمنين وإن لم يحجبها فهي مما ملكت يمينه فلما ارتحل وطى لها خلفه ومد الحجاب بينها وبين الناس۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر سے لوٹتے وقت خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان تین روز قیام فرمایا اور حضرت صفیہ بنت حیی سے خلوت کی۔ پس ان کے ولیمہ کے لیے مسلمانوں کو میں بلا کر لایا۔ دعوت ولیمہ میں روٹی اور گوشت کا بندوبست نہ تھا بلکہ آپ نے دسترخوان بچھانے کا حکم دیا تو اس پر کھجوریں، پنیر اور گھی کو چن دیا گیا۔ بس یہی ان کا ولیمہ تھا۔ پس بعض مسلمانوں نے کہا کہ معلوم نہیں یہ اب امہات المومنین میں شامل ہیں یا لونڈیوں میں؟ بعض حضرات نے کہا کہ اگر پردہ کروایا گیا تو امہات المومنین سے ہیں اور پردہ نہ کروایا گیا تو لونڈیوں میں شمار ہوں گی۔ جب کوچ کیا تو حضور نے انہیں اپنے پیچھے جگہ دی اور لوگوں کے درمیان پردہ تان دیا گیا۔

باب ٤٣ من جعل عتق الأمة صداقها۔

لونڈی کی آزادی کو اس کا مہر قرار دینا

٧٧۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا حماد عن ثابت وشعيب بن الحبحاب عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أعتق صفية وجعل عتقها صداقها۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آزاد کر دیا اور یہی آزادی ان کا مہر قرار دیا گیا۔

باب ۲۴ تَزْوِيجِ الْمُعْسِرِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ۔

۷۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ أَهَبُ لَكَ نَفْسِي قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا فَقَالَ وَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عَدَّدَهَا فَقَالَ تَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

باب ۲۵ الْأَكْفَاءِ فِي الدِّينِ وَقَوْلِهِ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا۔

مفلس سے شادی۔

ارشادِ ربانی ہے:۔ اگر وہ غریب ہوں تو اللہ اپنے فضل سے انہیں مالدار کردیگا۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی۔ یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوئی ہوں کہ اپنے آپ کو حضور کے لیے پیش کر دوں۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا، اوپر سے نیچے تک نظر ڈالی اور پھر آپ نے اپنا سر مبارک جھکا لیا۔ جب اس عورت نے دیکھا کہ میرے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تو وہ بیٹھ گئی۔ چنانچہ آپ کے اصحاب میں سے ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: "یا رسول اللہ! اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجیے"۔ ارشاد فرمایا: "کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟" وہ عرض گزار ہوا: "یا رسول اللہ! خدا کی قسم، میرے پاس تو کچھ بھی نہیں"۔ فرمایا: "اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ اور دیکھو شاید تمہیں کوئی چیز مل جائے"۔ پس وہ گیا اور واپس آکر عرض گزار ہوا: "خدا کی قسم، مجھے تو کوئی چیز بھی نہیں ملی"۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دیکھو تو سہی خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو"۔ وہ گیا اور واپس آکر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے، ہاں یہ تہبند تو ہے۔ حضرت سہل کا بیان ہے کہ اس کے پاس چادر بھی نہ تھی۔ اس نے کہا کہ آدھا تہبند اس عورت کے لیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے تہبند کا کیا بنائے گی؟ اگر تم اسے استعمال کرو گے تو اس عورت کے اوپر تہبند نہ رہے گا اور اگر یہ استعمال کرے گی تو تمہارے اوپر نہ رہے گا۔ پس وہ بیٹھ گیا اور کافی دیر مجلس میں بیٹھا رہا، پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پیٹھ پھیر کر جاتے ہوئے دیکھا تو اسے بلانے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ اسے بلایا گیا۔ جب وہ خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا: تمہیں قرآن کریم کتنا آتا ہے؟ وہ عرض گزار ہوا کہ مجھے فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں اور گن کر بتائیں۔ فرمایا: کیا تمہیں یہ زبانی یاد ہیں؟ عرض گزار ہوا۔ ہاں۔ ارشاد فرمایا: میں نے تمہارے قرآن مجید جاننے کے باعث اس عورت کو

برابری دینداری میں ہے۔

ارشادِ ربانی ہے:۔ اور وہی ہے جس نے پانی سے آدمی بنایا پھر اس کے رشتے اور سسرال مقرر کیے اور تمہارا رب قدرت والا ہے (الفرقان: ۵۴)

۷۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ
قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ اَبَا
حُذَیْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَکَانَ مِمَّنْ شَهِدَ
بَدْرًا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَبَنّٰی سَالِمًا وَ
اَنْکَحَهٗ بِنْتَ اَخِیْهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِیْدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِیْعَةَ
وَهُوَ مَوْلًی لِامْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ کَمَا تَبَنَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَیْدًا وَکَانَ مَنْ تَبَنّٰی رَجُلًا فِی الْجَاهِلِیَّةِ
دَعَاهُ النَّاسُ اِلَیْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِیْرَاثِهٖ حَتّٰی اَنْزَلَ اللّٰهُ
اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ اِلٰی قَوْلِهٖ وَمَوَالِیْکُمْ فَرُدُّوْا اِلٰی
اٰبَآئِهِمْ فَمَنْ لَّمْ یُعْلَمْ لَهٗ اَبٌ کَانَ مَوْلًی وَّاَخًا فِی
الدِّیْنِ فَجَآءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَیْلِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِیِّ
ثُمَّ الْعَامِرِیِّ وَهِیَ امْرَاَةُ اَبِیْ حُذَیْفَةَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا کُنَّا نَرٰی سَالِمًا
وَلَدًا وَّقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِیْهِ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ۔

۸۰۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَیْرِ فَقَالَ
لَهَا لَعَلَّکِ اَرَدْتِ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَا اَجِدُنِیْ اِلَّا
وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّیْ وَاشْتَرِطِیْ قُوْلِیْ اَللّٰهُمَّ مَحِلِّیْ
حَیْثُ حَبَسْتَنِیْ وَکَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ بْنِ
الْاَسْوَدِ۔

۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ
قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ
هُرَیْرَةَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْکَحُ
الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِیْنِهَا
فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاکَ۔

۸۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ
حَازِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰی رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِیْ هٰذَا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت
کی ہے کہ حضرت ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس وہ شخص تھے
جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے
اور انہوں نے سالم کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا رکھا تھا اور اس کے ساتھ
اپنی بھتیجی ہند بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ کا نکاح کر دیا تھا۔ یہ سالم
ایک انصاری عورت کے آزاد کردہ غلام تھے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
زید کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا۔ زمانۂ جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ جو کسی کو اپنا بیٹا بنا لیتا
تو لوگ اسے اسی کا بیٹا کہا کرتے اور وہ اس کی میراث پاتا تھا، یہاں تک کہ اللہ نے یہ حکم نازل فرمایا
انہیں ان کے حقیقی باپ ہی کا کہہ کر پکارو تا "مَوَالِیْکُمْ" (سورۃ الاحزاب، آیت ۵) تو لوگ ان کے
حقیقی باپ کی طرف نسبت کرنے لگے اور اگر کسی کے باپ کا نام معلوم نہ ہوتا تو اسے فلاں
کا آزاد کردہ غلام اور دینی بھائی کہتے۔ اس کے بعد سہلہ بنت سہیل بن عمرو قرشی عامریہ
جو حضرت ابو حذیفہ کی بیوی تھیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار
ہوئیں: ہم سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے تھے لیکن اللہ نے اس بارے میں حکم نازل فرما دیا
جیسا کہ بخوبی آپ کے علم میں ہے۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم (ایک روز) حضرت ضباعہ بنت زبیر کے پاس تشریف لے گئے
اور فرمایا: شاید تم حج کا ارادہ کر رہی ہو! وہ عرض گزار ہوئیں کہ مجھے تو بیماری
نے گھیر رکھا ہے۔ فرمایا: تم حج کرو اور شرط باندھ کر یوں کہو کہ اے اللہ!
میرے احرام کھولنے کی جگہ وہ ہے جہاں تو مجھ کو
روک دے گا اور یہ حضرت مقداد بن اسود کے نکاح
میں تھیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت سے چار چیزوں کے باعث نکاح کیا جاتا
ہے۔ اس کے مال، اس کے حسب و نسب، اس کے حسن و
جمال اور اس کے دین کی وجہ سے۔ تیرے ہاتھ گرد آلودہ
ہوں، تو دیندار کو حاصل کر۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک شخص گزرا تو آپ نے لوگوں سے
فرمایا: تم اس کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ لوگ عرض گزار ہوئے،

فَقَالُوا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ يُسْتَمَعَ قَالَ ثُمَّ سَكَتَ فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا قَالُوا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْتَمَعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا۔

بَابُ الْأَكْفَاءِ فِي الْمَالِ وَتَزْوِيجِ الْمُقِلِّ الْمُثْرِيَةَ

٨٣ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ "وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى" قَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هَذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ أَنْ يَنْتَقِصَ صَدَاقَهَا فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ قَالَتْ وَاسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ "وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ" إِلَى "وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ" فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَهُمْ أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ وَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبَةً عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَأَخَذُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا الْأَوْفَى فِي الصَّدَاقِ۔

بَابُ مَا يُتَّقَى مِنْ شُؤْمِ الْمَرْأَةِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ

٨٤ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

یہ ایسا آدمی ہے کہ اگر کسی کو نکاح کا پیغام دے تو اس کا نکاح کر دیا جائے، اگر سفارش کرے تو منظور ہو اور اگر بات کرے تو غور سے سنی جائے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد قریب سے مسلمانوں میں سے ایک آدمی گزرا تو آپ نے فرمایا۔ تم اس کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ لوگوں نے کہا اگر یہ کسی کو نکاح کا پیغام بھیجے تو کوئی نکاح نہ کرے، اگر سفارش کرے تو قبول نہ کی جائے اور بات کرے تو کوئی دھیان سے نہ سنے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ

مال میں برابری اور مفلس کا مالدار عورت سے نکاح۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ”اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے“ (سورۃ النساء آیت ۳) کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا۔ اے بھانجے! یہ ان یتیم لڑکیوں کے متعلق ہے جو اپنے ولی کے پاس زیر تربیت ہوں۔ پس وہ اس کے حسن و جمال اور مال کے باعث اس سے تھوڑے سے مہر کے بدلے نکاح کرنا چاہے۔ پس ان کے ساتھ نکاح کرنے سے منع فرما دیا گیا مگر یہ کہ انہیں انصاف کے ساتھ پورا مہر دیا جائے اور ان کے سوا دوسری عورتوں سے نکاح کا حکم فرمایا۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ ”اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں“ (سورۃ النساء، آیت ۱۲۷) یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ یتیم لڑکی اگر جمال اور مال والی ہوتی ہے تو اس کے نکاح اور نسب کی جانب راغب ہوتے اور اس کا پورا مہر ادا کرتے ہیں لیکن اگر وہاں مال اور جمال کی قلت ہو تو اس کا خیال چھوڑ کر دوسری عورت سے نکاح کر لیتے ہیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب ناپسندیدہ ٹھہرا کر اس سے نکاح کا خیال چھوڑتے ہیں تو پسندیدہ یتیم لڑکی کا نکاح کیوں کرتے ہیں؟ اور اگر کرنا ہے تو ان کے ساتھ انصاف برتیں اور ان کا

عورت کی نحوست سے بچنا۔

ارشاد ربانی ہے۔ بے شک تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں تمہارے دشمن ہیں۔

حمزہ اور سالم دونوں نے اپنے والد ماجد حضرت

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِي الْمَرْأَةِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نحوست بیوی، گھر اور گھوڑا (تین چیزوں میں ہو سکتی) ہے۔

۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَسْقَلَانِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرُوا الشُّؤْمَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور لوگوں نے نحوست کا ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نحوست کسی چیز میں ہے تو وہ گھر، عورت اور گھوڑا ہے (یعنی ان میں سے کوئی چیز منحوس ہو سکتی ہے)۔

۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالْمَسْكَنِ۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر نحوست کسی چیز میں ہے تو گھوڑا، گھر اور مکان میں ہو سکتی ہے۔

۸۷۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد کوئی فتنہ ایسا باقی نہیں رہا جو لوگوں پر عورت کے فتنے سے زیادہ نقصان دہ ہو۔

بَابُ الْحُرَّةِ تَحْتَ الْعَبْدِ۔

آزاد عورت غلام کے نکاح میں۔

ف: اللہ تعالیٰ اپنے محبوب سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے ہم سب کو جملہ فتنوں سے محفوظ و مامون فرمائے، آمین۔ ــــ فتنے بے شمار ہیں جو انفرادی اور اجتماعی زندگیوں کو تباہی اور ہلاکت تک پہنچا دیتے ہیں۔ اب جن فتنوں نے تمام مسلمانوں کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے اور تباہی کے گڑھے تک پہنچا دیا ہے ان میں سب سے بڑے دو فتنے ہیں۔ ایک عورت کا فتنہ اور دوسرا دولت کا فتنہ ــــ ادھر تمنا ہے کہ ہر ایک کے پاس قارون کی دولت ہو اور ادھر خواہش ہے کہ راجہ اندر کا اکھاڑا میسر آئے اور نگاہوں کے سامنے پریاں ناچیں۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے بموجب عورت کا فتنہ اپنے نقطۂ عروج کو چھو رہا ہے۔ عورت اس درجہ مردوں کے اعصاب پر سوار ہو چکی ہے کہ ہر میدان میں اور ہر مقام پر عورت نظر آ رہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں آکر ہمارے مفکروں اور دانش مندوں کی گاڑیاں یا تو پنکچر ہو گئی ہیں یا پھر نقار خانے میں شور ہی اتنا زیادہ ہے کہ ان طوطیوں کی آوازیں دوسروں کے کانوں تک پہنچنے سے قاصر رہ جاتی ہیں۔ عورتوں کا عورت مردوں کو جس طرح ننگی کا ناچ نچا رہا ہے اسے ہر چشم بینا دیکھ رہی ہے اور خون کے آنسو بہا رہی ہے ــــ دیدۂ حیراں سوال کرتی ہے کہ کیا اخلاق و کردار کا خرمن اسی طرح دھڑ دھڑ جلتا رہے گا؟

کیا ہم دنیا سے پاک دامنی کو مٹا کر دم لیں گے؟ —— آخر یہ ہمارا معاشرہ کدھر جا رہا ہے —— جو کچھ ہو رہا ہے ہمیں اس پر ندامت کیوں محسوس نہیں ہوتی؟ —— کیا کل ہم عفت کے محافظ نہیں تھے؟ —— کیا ہم غیرت کے امین نہیں تھے؟ —— ہم تو دوسروں کی عزت پر بھی ہاتھ نہیں ڈالتے تھے لیکن آج ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ آج ہم اپنی عفت و غیرت کے خود دشمن ہوتے چلے ہیں۔ —— ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ آج ہم خود اپنے ہاتھوں اپنی شرافت کے دامن کو تار تار کر رہے ہیں۔ ہائے افسوس!

متاعِ دین و دانش لٹ گئی اللہ والوں کی
یہ کس کافر ادا کا غمزۂ خونریز ہے ساقی

اس صورتِ حال کا کچھ نقشہ ایک نظم کے اندر کراچی کے ایک کالج کی پرنسپل محترمہ حمیدہ نسیم صاحبہ نے کھینچا تھا۔ اُن کی وہ نظم ۱۹۶۱ء کے آخر اور ۱۹۶۲ء کے شروع میں بھارت اور پاکستان کے کئی اخبارات و رسائل میں چھپی تھی۔ ہم یہاں ماہنامہ ماہِ طیبہ کراچی و ملتان بابت ماہ جنوری ۱۹۶۱ء صفحہ ۴۶ سے وہ نظم نقل کر رہے ہیں:-

لوگو صدائے عام ہے — غیرت کا یہ نیلام ہے — تہذیب کا پیغام ہے — ہر مرد اب گلفام ہے
نکلیں گھروں سے بیبیاں — تہذیبِ حاضر الاماں

ایسا بدن سے جنگ ہے — سب اپنا جامہ تنگ ہے — مغرب کی جو ترنگ ہے — مغرب بھی اس پہ دنگ ہے
چھپ میں زمین و آسماں — تہذیبِ حاضر الاماں

کپڑوں میں بھی عریاں بدن — اسکن کلر کے پیرہن!! — ہیں عورتوں کے زیبِ تن — باپ اور بھائی سب مگن
ان میں حمیت اب کہاں!! — تہذیبِ حاضر الاماں

بیٹی کے تھے برائے فرینڈ — امی کے بھی آئے فرینڈ — انٹی نے بنوائے فرینڈ — گھر پر ہیں سب چھائے فرینڈ
پیاری سہیلی تو کہاں — تہذیبِ حاضر الاماں

نظروں سے دیں پیغام جو — باہر رہیں ہر شام جو — غیروں کے آئیں کام جو — ہنس ہنس پلائیں جام جو
یہ ہیں بہو اور بیٹیاں — تہذیبِ حاضر الاماں

ڈیڈی پڑے ہیں بار میں — امی کھڑی بازار میں — دل کس کا ہے گھر بار میں — بچے چلے بیگار میں
بے منزلوں کے کارواں — تہذیبِ حاضر الاماں

یہ عورتیں کٹھ پتلیاں — ہیں مردوں کی ڈوریاں — خود باپ بھائی یا میاں — کہہ دیں جہاں ناچیں وہاں
دیکھے تماشا اک جہاں — تہذیبِ حاضر الاماں

کہنے کو بھی ایماں نہیں — طاقوں میں بھی قرآں نہیں — سب کچھ تو ہے انساں نہیں — اس درد کا درماں نہیں
یہ ناؤ ہے بے بادباں — تہذیبِ حاضر الاماں

۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلٰثُ سُنَنٍ عَتَقَتْ فَخُيِّرَتْ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ بریرہ (کی آزادی) کے معاملے میں تین سنتیں ہیں۔ جب وہ آزاد کی گئی تو اسے (اپنے خاوند کے نکاح میں رہنے کا) اختیار دیا گیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میراث اسی کا حق ہے جو آزاد کرے

الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبُرْمَةٌ عَلَى النَّارِ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ لَمْ أَرَ الْبُرْمَةَ فَقِيلَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

بَابُ ٤٩ لَا يَتَزَوَّجُ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعٍ لِقَوْلِهِ تَعَالَى مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَعْنِي مَثْنَى أَوْ ثُلَاثَ أَوْ رُبَاعَ وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ أُولِي أَجْنِحَةٍ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ يَعْنِي مَثْنَى أَوْ ثُلَاثَ أَوْ رُبَاعَ۔

٨٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى قَالَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ وَهُوَ وَلِيُّهَا فَيَتَزَوَّجُهَا عَلَى مَالِهَا وَيُسِيءُ صُحْبَتَهَا وَلَا يَعْدِلُ فِي مَالِهَا فَلْيَتَزَوَّجْ مَا طَابَ لَهُ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهَا مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ۔

بَابُ ٥٠ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَيَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ۔

٩٠۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ نَعَمْ الرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ۔

٩١۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ

اور گوشت کی ہانڈی چولہے پر رکھی ہوئی تھی لیکن حضور کے سامنے روٹی اور گھر کا سالن پیش کیا گیا۔ پس آپ نے فرمایا کہ ہانڈی کا گوشت نظر نہیں آتا۔ عرض کی گئی کہ وہ ایسا گوشت ہے جو بریرہ کو صدقہ دیا گیا تھا۔ جبکہ آپ صدقے کا گوشت تناول نہیں فرماتے۔ ارشاد فرمایا کہ وہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

چار سے زیادہ بیویاں نہ رکھنا۔

علی بن حسین کا بیان ہے کہ دو دو، تین تین اور چار چار مراد ہیں، ان کا مجموعہ مراد نہیں۔ ارشاد ربانی ہے کہ فرشتے دو دو، تین تین اور چار چار پروں والے ہیں یعنی دو پروں یا تین پروں یا چار پروں والے۔

٨٩ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد ربانی وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ تو فرمایا کہ یہ اس یتیم لڑکی کے بارے میں ہے جو اپنے ولی کے پاس ہو پھر وہ اس کے مال کے باعث اس سے نکاح کرے لیکن اس سے صحبت کرنا برا جانے اور اس کے مال میں انصاف نہ کرے تو اس کو چاہیے کہ اس کے سوا دوسری عورتوں میں سے دو دو یا تین تین یا چار چار سے نکاح کرے۔

جو عورتیں نسب نے حرام کیں وہی رضاعت نے حرام کی ہیں۔

عمرہ بنت عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس جلوہ افروز تھے کہ انہوں نے ایک آدمی کی آواز سنی جو حضرت حفصہ کے گھر میں آنے کی اجازت طلب کر رہا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! کوئی آدمی آپ کے گھر میں آنے کی اجازت طلب کر رہا ہے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے خیال میں یہ فلاں شخص ہے جو حفصہ کا رضاعی چچا ہے۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ اگر فلاں شخص زندہ ہوتا جو میرا رضاعی چچا تھا تو وہ میرے پاس آیا کرتا؟ فرمایا۔ ہاں، رضاعت سے بھی وہی رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو ولادت سے حرام ہوتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَزَوَّجُ ابْنَةَ حَمْزَةَ قَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ وَقَالَ بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ مِثْلَهُ۔

۹۲ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ انْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ أَوَتُحِبِّينَ ذَلِكِ فَقُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذَلِكِ لَا يَحِلُّ لِي قُلْتُ فَإِنَّا نُحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ قَالَ عُرْوَةُ وَثُوَيْبَةُ مَوْلَاةٌ لِأَبِي لَهَبٍ كَانَ أَبُو لَهَبٍ أَعْتَقَهَا فَأَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو لَهَبٍ أُرِيَهُ بَعْضُ أَهْلِهِ بِشَرِّ حِيبَةٍ قَالَ لَهُ مَاذَا لَقِيتَ قَالَ أَبُو لَهَبٍ لَمْ أَلْقَ بَعْدَكُمْ غَيْرَ أَنِّي سُقِيتُ فِي هَذِهِ بِعَتَاقَتِي ثُوَيْبَةَ۔

بَابُ ۵۱ مَنْ قَالَ لَا رَضَاعَ بَعْدَ حَوْلَيْنِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَمَا يُحَرِّمُ مِنْ قَلِيلِ الرَّضَاعِ وَكَثِيرِهِ۔

۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رضـ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَأَنَّهُ

اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ آپ حضرت حمزہ کی صاحبزادی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے؟ ارشاد فرمایا۔ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے ـــ اسی طرح بشر بن عمر، شعبہ، قتادہ نے جابر بن زید سے روایت کی ہے۔

حضرت زینب بنت ابو سلمہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابو سفیان نے بتایا کہ وہ عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! آپ میری بہن سے نکاح کر لیجئے جو حضرت ابو سفیان کی صاحبزادی ہے۔ فرمایا کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو؟ میں نے عرض کی۔ ہاں۔ اب بھی میں آپ کے پاس اکیلی تو نہیں ہوں اور میں چاہتی ہوں کہ اپنی نیک بہن کو اپنے ساتھ شریک کر لوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ـــ یہ کام تو میرے لیے حلال نہیں ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ ہم نے سنا ہے کہ آپ حضرت ابو سلمہ کی صاحبزادی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ فرمایا، ابو سلمہ کی بیٹی سے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا، اگر وہ میری بیوی کے پہلے خاوند کی بیٹی نہ ہوتی تب بھی میرے لیے حلال نہیں ہے۔ وہ میری رضاعی بھتیجی ہے کیونکہ مجھے اور ابو سلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا لہٰذا میرے لیے ان کی بیٹیاں اور بہنیں پیش نہ کیا کرو۔ عروہ کا بیان ہے کہ ثویبہ پہلے ابو لہب کی لونڈی تھی۔ جب ابو لہب نے اسے آزاد کر دیا تو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا۔ جب ابو لہب مر گیا تو اس کے گھر والوں میں سے کسی نے اسے برے حال میں دیکھا۔ اس نے پوچھا کہ تمہارے ساتھ کیا گزری؟ ابو لہب نے جواب دیا کہ تم سے جدا ہوتے ہی سخت عذاب

[illegible]

دو سال کی عمر کے بعد دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

یعنی جو رضاعت پوری کروائے تو پورے دو سال ہیں اور دودھ تھوڑا پیا ہو یا زیادہ رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے اور اس وقت ان کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ یہ دیکھ کر حضور کے مبارک

تَغَيَّرَ وَجْهُهُ كَأَنَّهُ كَرِهَ ذَالِكَ فَقَالَتْ إِنَّهُ أَخِي فَقَالَ انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ۔

باب ۵۲ لَبَنِ الْفَحْلِ۔

۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ بَعْدَ أَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ آذَنَ لَهُ۔

باب ۵۳ شَهَادَةِ الْمُرْضِعَةِ۔

۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ لَكِنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ لِي إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا وَهِيَ كَاذِبَةٌ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَأَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ قُلْتُ إِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ كَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا دَعْهَا عَنْكَ وَأَشَارَ إِسْمٰعِيلُ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى يَحْكِي أَيُّوبَ۔

باب ۵۴ مَا يَحِلُّ مِنَ النِّسَاءِ وَمَا يَحْرُمُ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ إِلَى آخِرِ الْآيَتَيْنِ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا وَقَالَ أَنَسٌ وَالْمُحْصَنَاتُ

چہرے کا رنگ بدل گیا گویا یہ بات آپ کو ناگوار گزری۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ یہ تو میرا رضاعی بھائی ہے۔ فرمایا، دیکھو تو سہی بھلا تمہارے بھائی کون ہیں۔ کیونکہ رضاعت تو اس وقت ثابت ہوتی ہے جب بچے کا گزارا صرف دودھ پر ہو۔

جس مرد کا دودھ ہو وہ شیر خوار کا رضاعی باپ ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد ابوالقعیس کے بھائی افلح نے اندر آنے کی اجازت مانگی جو ان کے رضاعی چچا لگتے تھے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جو میں نے کیا تھا وہ عرض گزار کیا تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ انہیں اجازت دے دینا۔

[illegible]

دودھ پلانے والی کی شہادت

ایوب نے عبداللہ بن ابو ملیکہ سے روایت کی۔ ان کا بیان ہے کہ یہ حدیث مجھ سے عبید بن ابو مریم نے اور ان سے حضرت عقبہ بن حارث نے بھی بیان کی۔ عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث عقبہ سے خود بھی سنی ہے۔ لیکن مجھے عبید کی حدیث زیادہ اچھی طرح یاد ہے کہ حضرت عقبہ نے ایک عورت کے ساتھ نکاح کیا۔ پھر ایک حبشی عورت آکر کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ پس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں نے ایک عورت فلاں بنت فلاں سے نکاح کیا ہے۔ لیکن ایک حبشی ہمارے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے حالانکہ وہ جھوٹ بول رہی ہے۔ حضور نے میری طرف سے منہ پھیر لیا۔ میں پھر سامنے پہنچا اور عرض کی کہ وہ غلط بیانی کر رہی ہے۔ فرمایا، یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ وہ اس بات کا دعویٰ کر رہی ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔

حلال اور حرام عورتیں۔

ارشاد ربانی ہے: حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں تا علیما حکیما (سورۃ النساء آیت ۲۳، ۲۴)۔ حضرت انس کا قول ہے کہ عورتوں میں سے آزاد اور خاوندوں والی عورتیں حرام ہیں، سوائے لونڈیوں کے۔ اس میں کوئی

مِنَ النِّسَاءِ ذَوَاتُ الْأَزْوَاجِ الْحَرَائِرُ حَرَامٌ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يَنْزِعَ الرَّجُلُ جَارِيَتَهُ مِنْ عَبْدِهِ وَقَالَ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّى يُؤْمِنَّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا زَادَ عَلَى أَرْبَعٍ فَهُوَ حَرَامٌ كَأُمِّهِ وَابْنَتِهِ وَأُخْتِهِ وَقَالَ لَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي حَبِيبٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَرُمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ ثُمَّ قَرَأَ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمُ الْآيَةَ وَجَمَعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ بَيْنَ ابْنَةِ عَلِيٍّ وَامْرَأَةِ عَلِيٍّ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَا بَأْسَ بِهِ وَكَرِهَهُ الْحَسَنُ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ وَجَمَعَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَيْنَ ابْنَتَيْ عَمٍّ فِي لَيْلَةٍ وَكَرِهَهُ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ لِلْقَطِيعَةِ وَلَيْسَ فِيهِ تَحْرِيمٌ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَلِكُمْ وَقَالَ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا زَنَى بِأُخْتِ امْرَأَتِهِ لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ وَيُرْوَى عَنْ يَحْيَى الْكِنْدِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَأَبِي جَعْفَرٍ فِيمَنْ يَلْعَبُ بِالصَّبِيِّ إِنْ أَدْخَلَهُ فِيهِ فَلَا يَتَزَوَّجَنَّ أُمَّهُ وَيَحْيَى هَذَا غَيْرُ مَعْرُوفٍ لَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ وَقَالَ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا زَنَى بِهَا لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي نَصْرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَرَّمَهُ وَأَبُو نَصْرٍ هَذَا لَمْ يُعْرَفْ بِسَمَاعِهِ مِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيُرْوَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَالْحَسَنِ وَبَعْضِ أَهْلِ الْعِرَاقِ تَحْرُمُ عَلَيْهِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَحْرُمُ حَتَّى يُلْزِقَ بِالْأَرْضِ يَعْنِي يُجَامِعَ وَجَوَّزَهُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ وَالزُّهْرِيُّ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ عَلِيٌّ لَا تَحْرُمُ وَهَذَا مُرْسَلٌ

بَابُ ۵۵ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ

حرج نہیں کہ کوئی شخص اپنی لونڈی کو اس کے غلام خاوند سے علیحدہ کر دے۔ حکم خداوندی ہے کہ مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک ایمان نہ لے آئیں۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ چار سے زیادہ بیویاں اسی طرح حرام ہیں جیسے آدمی کی بیٹی اور بہن۔ حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ سات رشتے نسب سے اور سات سسرال سے حرام ہیں، پھر انہوں نے حرمت علیکم امہاتکم والی سورۃ النساء کی آیت ۲۳ پڑھی۔ حضرت عبداللہ بن جعفر نے حضرت علی کی بیٹی اور بیوی کو اپنے نکاح میں جمع کیا۔ ابن سیرین کا قول ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ حسن بصری نے ایک دفعہ اسے مکروہ قرار دیا، پھر کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ حسن بن حسن بن علی نے ایک رات میں دو چچازاد بہنوں کو جمع کیا اور اسے جابر بن زید نے قطع رحمی کے باعث مکروہ قرار دیا لیکن یہ حرام نہیں ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

اور ان کے سوا جو ہیں تم پر حلال ہیں (سورۃ النساء آیت ۲۴)۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس کا قول نقل کیا کہ جب کوئی اپنی سالی سے زنا کرے تو بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی۔ یحییٰ کندی نے شعبی اور ابوجعفر سے روایت کی ہے کہ اگر کوئی شخص نابالغ لڑکے سے لواطت کرے اور دخول ہو جائے تو اس کی ماں سے نکاح نہیں کر سکتا۔ یحییٰ ویسے غیر معروف شخص ہے اور کسی دوسرے نے اس کی متابعت نہیں کی۔ عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ اگر کوئی سالی سے زنا کرے تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی۔ اور کہا جاتا ہے کہ ابونصر نے ابن عباس کے حوالے سے کہا ہے کہ حرام ہو جائے گی جبکہ ابونصر کا حضرت ابن عباس سے سماع ثابت نہیں ہے۔ عمران بن حصین، جابر بن زید، حسن بصری اور بعض اہل عراق سے مروی ہے کہ حرام ہو جائے گی اور حضرت ابوہریرہ کا قول ہے کہ حرام نہیں ہوگی جب تک اس کے ساتھ مجامعت نہ کرے۔ سعید بن مسیب، عروہ اور زہری نے اس کو جائز رکھا ہے۔

زہری نے حضرت علی کا قول بیان کیا کہ حرام نہیں ہوگی جبکہ یہ قول مرسل ہے۔

بیوی کی بیٹیاں حرام ہیں۔

نِسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الدُّخُولُ وَالْمَسِيسُ وَاللِّمَاسُ هُوَ الْجِمَاعُ وَقَالَ بَنَاتُ وَلَدِهَا مِنْ بَنَاتِهِ فِي التَّحْرِيمِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ حَبِيبَةَ لَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَكَذٰلِكَ حَلَائِلُ وَلَدِ الْأَبْنَاءِ هُنَّ حَلَائِلُ الْأَبْنَاءِ وَهَلْ تُسَمَّى الرَّبِيبَةُ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ فِي حِجْرِهِ وَدَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبِيبَةً لَهُ إِلَى مَنْ يَكْفُلُهَا وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ ابْنَتِهِ ابْنًا۔

۹۶۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِي بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ فَأَفْعَلُ مَاذَا قُلْتُ تَنْكِحُ قَالَ أَتُحِبِّينَ قُلْتُ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِيكَ أُخْتِي قَالَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي قُلْتُ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَخْطُبُ قَالَ ابْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي مَا حَلَّتْ لِي أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ دُرَّةُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ۔

بَابٌ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ۔

۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ انْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ وَتُحِبِّينَ قُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذٰلِكِ لَا يَحِلُّ لِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ إِنَّا لَنَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ

ارشادِ ربانی ہے: "اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں، ان بیویوں سے جن سے تم صحبت کر چکے ہو۔" (سورۃ النساء، آیت ۲۳) حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ الدخول، المسیس اور اللماس سے مراد جماع ہے اور فرمایا کہ بیٹے کی بیٹی حرام ہونے میں اپنی بیٹی کی طرح ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام حبیبہ سے فرمایا کہ مجھ پر اپنی بیٹیاں پیش نہ کرو اور بہنوں اور پوتے کی بیوی بھی بیٹے کی بیوی کی طرح ہے۔ ربیبہ خواہ اپنی پرورش میں ہو یا نہ ہو حرام ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ربیبہ دوسرے کو پرورش کے لیے دی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسے امام حسن کو اپنا بیٹا کہا تھا۔

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! کیا آپ کو دوسری بنت ابوسفیان میں کوئی دلچسپی ہے؟ فرمایا: پھر میں کیا کروں؟ میں نے عرض کی: نکاح کر لیجئے۔ فرمایا کیا تم یہ چاہتی ہو؟ میں عرض گزار ہوئی کہ میں آپ کے پاس اکیلی تو نہیں ہوں، لہٰذا میں چاہتی ہوں کہ میری بہن بھی میرے ساتھ شریک ہو جائے۔ ارشاد فرمایا: وہ میرے لیے حلال نہیں ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ میں نے یہ سنا ہے کہ آپ نے ام سلمہ کی لڑکی کے لیے پیغام دیا ہے؟ فرمایا: ام سلمہ کی لڑکی سے؟ میں نے عرض کی: ہاں۔ فرمایا: اگر وہ میری ربیبہ نہ ہوتی تب بھی میرے لیے حلال نہیں ہے کیونکہ مجھے اور اس کے والد کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا۔ لہٰذا میرے لیے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو پیش نہ کیا کرو۔

دو سگی بہنوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔

حضرت زینب ابوسلمہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! میری بہن سے نکاح کر لیجئے جو حضرت ابوسفیان کی دوسری صاحبزادی ہے۔ فرمایا: کیا تم یہ پسند کرتی ہو؟ میں عرض گزار ہوئی: ہاں، میں آپ کے پاس اکیلی تو نہیں ہوں اور مجھے اور کی شرکت سے اپنی نیک بہن کی شرکت زیادہ پسند ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا کرنا میرے لیے حلال نہیں ہے۔ میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! خدا کی قسم، ہم نے تو یہ چرچا سنا ہے کہ آپ درّہ بنت ابوسلمہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں؟ فرمایا: ام سلمہ کی بیٹی سے؟ میں نے عرض کی: ہاں۔ فرمایا: خدا کی قسم، اگر یہ میری گود میں نہ ہوتی تب بھی وہ میرے لیے حلال

لو انها لو لم تكن في حجري ما حلت لي انها لابنة اخي من الرضاعة ارضعتني وابا سلمة ثويبة فلا تعرضن علي بناتكن ولا اخواتكن۔

نہیں ہے کیونکہ وہ میری رضاعی بھتیجی ہے۔ مجھے اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا۔ پس مجھ پر اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو پیش نہ کیا کرو۔

باب لا تنكح المرأة على عمتها۔

بیوی کی بھتیجی یا بھانجی سے نکاح نہ کرے۔

۹۸۔ حدثنا عبدان اخبرنا عبد الله اخبرنا عاصم عن الشعبي سمع جابرا قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تنكح المرأة على عمتها او خالتها وقال داود وابن عون عن الشعبي عن ابي هريرة رضي الله عنه۔

شعبی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوی کی بھتیجی اور بھانجی کے ساتھ نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح داؤد بن عون نے شعبی سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔

۹۹۔ حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يجمع بين المرأة وعمتها ولا بين المرأة وخالتها۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ اس کی بھتیجی یا اس کی بھانجی کو جمع نہ کرے۔

۱۰۰۔ حدثنا عبدان اخبرنا عبد الله قال اخبرني يونس عن الزهري قال حدثني قبيصة ابن ذويب انه سمع ابا هريرة يقول نهى النبي صلى الله عليه وسلم ان تنكح المرأة على عمتها والمرأة وخالتها فنرى خالة ابيها بتلك المنزلة لان عروة حدثني عن عائشة قالت حرموا من الرضاعة ما يحرم من النسب۔

قبیصہ بن ذویب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنی بیوی کی موجودگی میں اس کی بھتیجی سے نکاح کرے یا اس کی بھانجی سے۔ پس ہم (زہری) اس کی خالہ کا بھی یہی حکم سمجھتے ہیں کیونکہ عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رضاعت بھی ان رشتوں کو حرام کر دیتی ہے جو نسب کی وجہ سے حرام ہیں۔

باب الشغار۔

بدلے کا نکاح۔

۱۰۱۔ حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الشغار والشغار ان يزوج الرجل ابنته على ان يزوجه الآخر ابنته ليس بينهما صداق۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلے کے نکاح سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کا اس شرط پر نکاح کرے کہ وہ اپنی بیٹی کا اس سے نکاح کر دے اور درمیان میں مہر نہ رکھا جائے۔

باب هل للمرأة ان تهب نفسها لاحد۔

عورت کا اپنی جان شوہر کے سپرد کرنا۔

۱۰۲۔ حدثنا محمد بن سلام حدثنا ابن فضيل حدثنا هشام عن ابيه قال كانت خولة بنت حكيم

عروہ کا بیان ہے کہ خولہ بنت حکیم ان عورتوں میں سے ہیں جنھوں نے اپنی ذات کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیش کیا تھا۔ اس پر

مِنَ اللَّاتِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَمَا تَسْتَحِي الْمَرْأَةُ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِلرَّجُلِ فَلَمَّا نَزَلَتْ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ۔

باب نِكَاحِ الْمُحْرِمِ۔

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

باب نَهْيِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ آخِرًا۔

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَأَخُوهُ عَبْدُ اللهِ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ۔

۱۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَرَخَّصَ فَقَالَ لَهُ مَوْلًى لَهُ إِنَّمَا ذٰلِكَ فِي الْحَالِ الشَّدِيدِ وَفِي النِّسَاءِ قِلَّةٌ أَوْ نَحْوَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ۔

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ عَمْرٌو عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كُنَّا فِي جَيْشٍ فَأَتَانَا رَسُولُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا فَاسْتَمْتِعُوا وَقَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ تَوَافَقَا فَعِشْرَةُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ کیا عورت کو اپنا نفس مرد کے لیے ہبہ کرتے ہوئے شرم محسوس نہیں ہوتی؟ جب آیت تُرْجِيْ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ نازل ہوئی تو میں عرض گزار ہوئی: یا رسول! میں تو یہی دیکھتی ہوں کہ آپ کا رب آپ کی مرضی پوری کرنے میں جلدی فرماتا ہے۔ اس کی ابو سعید، مؤدب، محمد بن بشر، عبدہ، ہشام، عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی اور ایک دوسرے سے کم و بیش بیان کیا ہے۔

احرام کی حالت میں نکاح کرنا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے دنوں میں متعہ کرنے (تھوڑی مدت کے لیے نکاح کرنے) اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تھا۔

حضور نے آخر میں نکاحِ متعہ سے منع فرما دیا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے دنوں میں متعہ کرنے (تھوڑی مدت کے لیے نکاح کرنے) اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا۔

ابو جمرہ کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے کے بارے میں پوچھا گیا، تو انہوں نے اجازت بتائی۔ پس ان کے آزاد کردہ غلام نے کہا کہ یہ اجازت تنگی کے حالات میں تھی جبکہ عورتوں کی قلت وغیرہ کے مسائل درپیش تھے۔ ابن عباس نے فرمایا۔ ہاں۔

حسن بن محمد نے حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ہم ایک لشکر میں تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: مجھے اجازت مل گئی ہے کہ تم متعہ کر سکتے ہو۔ پس تم متعہ کر لیا کرو۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اگر کوئی آدمی اور عورت آپس میں تین یوم عشرت کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں، اگر وہ اس مدت کے

مَا بَيْنَهُمَا ثَلَاثُ لَيَالٍ فَإِنْ أَحَبَّا أَنْ يَتَزَايَدَا أَوْ يَتَتَارَكَا تَتَارَكَا فَمَا أَدْرِي أَشَيْءٌ كَانَ لَنَا خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَبَيَّنَهُ عَلِيٌّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ۔

باب ۳۲ عَرْضِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا عَلَى الرَّجُلِ الصَّالِحِ۔

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَنَسٍ رض وَعِنْدَهُ ابْنَةٌ لَهُ قَالَ أَنَسٌ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَكَ بِي حَاجَةٌ فَقَالَتْ بِنْتُ أَنَسٍ مَا أَقَلَّ حَيَاءَهَا وَاسَوْأَتَاهْ وَاسَوْأَتَاهْ قَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ رَغِبَتْ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا۔

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّ امْرَأَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيهَا فَقَالَ مَا عِنْدَكَ قَالَ مَا عِنْدِي مِنْ شَيْءٍ قَالَ اذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي وَلَهَا نِصْفُهُ قَالَ سَهْلٌ وَمَا لَهُ رِدَاءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ أَوْ دُعِيَ لَهُ فَقَالَ لَهُ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ يُعَدِّدُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَكْنَاكَهَا

اندر کوئی کمی یا بیشی کرنا چاہیں تو ایسا بھی کر سکتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ معلوم نہیں یہ اجازت ہمارے ساتھ خاص تھی یا عام لوگوں کو بھی اس کی اجازت ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ اس کے منسوخ ہونے کو حضرت علی نے نبی کریم سے مرفوع روایت پیش کر کے واضح کر دیا۔

عورت کا نیک مرد سے نکاح کی درخواست کرنا۔

ثابت بنانی کا بیان ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں موجود تھا اور اس وقت ان کی صاحبزادی بھی ان کے پاس تھی۔ حضرت انس نے فرمایا کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے کہنے لگی۔ یا رسول اللہ! کیا آپ کو میری حاجت ہے؟ حضرت انس کی صاحبزادی نے کہا۔ اس کے پاس حیا کس درجہ قلیل ہے۔ ہائے بے حیائی، ہائے بے حیائی۔ حضرت انس نے فرمایا کہ یہ عورت تم سے بہتر ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف راغب ہے، اسی لیے تو اس نے اپنے آپ کو حضور کیلئے پیش کیا۔

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنے آپ کو پیش کیا۔ ایک شخص عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ تمہارے پاس کیا ہے؟ عرض کیا۔ میرے پاس تو کوئی چیز نہیں ہے۔ فرمایا، جاؤ اور تلاش کرو خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی ملے۔ پس وہ گیا اور جب واپس لوٹا تو عرض گزار ہوا۔ خدا کی قسم مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی اور لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے۔ ہاں یہ تہبند ہے جو آدھا میں اسے دے سکتا ہوں۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ اس کے پاس چادر بھی نہیں تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے تہبند کا کیا کرے گی؟ اگر تم اسے استعمال کرو گے تو اس کے اوپر نہ رہے گا اور وہ استعمال کرے گی تو تمہارے اوپر نہ رہا۔ پس وہ آدمی بیٹھ گیا اور کافی دیر مجلس میں بیٹھا رہا۔ پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ تو بلایا یا وہ بلایا گیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ تمہیں قرآن مجید کتنا آتا ہے؟ اس نے عرض کی۔ حضور! مجھے فلاں فلاں سورتیں آتی ہیں جو اس نے گن کر بتا دیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں

بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

بَابُ ۶۳ عَرْضِ الْإِنْسَانِ ابْنَتَهُ أَوْ أُخْتَهُ عَلَى أَهْلِ الْخَيْرِ۔

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رض يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِي فَقَالَ قَدْ بَدَا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ زَوَّجْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا وَكُنْتُ أَوْجَدَ عَلَيْهِ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ عُمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِلْتُهَا۔

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّكَ نَاكِحٌ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے قرآن کریم جاننے کے باعث تجھے اس کا مالک بنا دیا۔

نیک آدمی سے بیٹی یا بہن کے نکاح کی درخواست کرنا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب حضرت حفصہ بنت عمر بیوہ ہو گئیں یعنی ان کے خاوند حضرت خنیس بن حذافہ سہمی کا مدینہ منورہ میں انتقال ہو گیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے۔ پس حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن عفان کے پاس گیا اور ان سے حفصہ کے لیے کہا۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں اپنے معاملے میں غور کروں گا۔ میں چند روز انتظار کرتا رہا۔ پھر ایک روز ان سے میری ملاقات ہوئی تو کہنے لگے کہ مجھ پر اب یہی واضح ہوا ہے کہ فی الحال نکاح نہ کروں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ پھر میری ملاقات حضرت ابوبکر صدیق سے ہوئی۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ کا آپ کے ساتھ نکاح کر دوں؟ حضرت ابوبکر خاموش رہے اور انہوں نے مجھے کسی قسم کا کوئی جواب نہ دیا۔ مجھے اس طرز عمل کے باعث ان پر حضرت عثمان سے بھی زیادہ غصہ آیا۔ پس چند روز ہی گزرے ہوں گے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام بھیجا۔ پس میں نے اسے آپ کے نکاح میں دے دیا۔ پھر میری ملاقات حضرت ابوبکر سے ہوئی تو وہ کہنے لگے کہ شاید آپ کو مجھ پر غصہ آیا ہو جب آپ نے مجھ سے حفصہ کی بات کی اور میں نے آپ کو کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ چنانچہ حقیقت یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود چاہتے تھے اور اس امر کا آپ نے ذکر فرمایا تھا لیکن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو افشاء کرنا نہیں چاہتا تھا۔ اگر بالفرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ خیال ترک فرما دیتے تو میں قبول کر لیتا۔

زینب بنت ابوسلمہ کو حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی۔ سنا ہے کہ آپ درہ بنت ابوسلمہ سے نکاح کرنے والے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا ام سلمہ کے ہوتے ہوئے؟ اگر میں نے ام سلمہ سے نکاح نہ بھی کیا ہوتا تب بھی وہ میرے لیے حلال نہیں

أُخْتَ أُمِّ سَلَمَةَ لَوْ لَمْ أَنْكِحْ أُمَّ سَلَمَةَ مَا حَلَّتْ لِي إِنَّ أَبَاهَا أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ۔

کیونکہ اس کا باپ میرا رضاعی بھائی ہے۔

بَابٌ قَوْلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَزَّ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ عَلِمَ اللّٰهُ الْآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ حَلِيمٌ أَكْنَنْتُمْ أَضْمَرْتُمْ وَكُلُّ شَيْءٍ صُنْتَهُ وَأَضْمَرْتَهُ فَهُوَ مَكْنُونٌ وَقَالَ لِي طَلْقٌ۔

نکاح کا پیغام دینا۔

ارشادِ ربانی ہے:۔ اور تم پر گناہ نہیں اس بات میں جو پردہ رکھ کر تم عورتوں کے نکاح کا پیغام دو یا اپنے دل میں چھپا رکھو تا غفورٌ رحیم (سورہ البقرہ آیت ۲۳۵) اکننتم تم نے چھپایا اور ہر وہ چیز جس کو چھپایا جائے۔ اسے مکنون کہتے ہیں۔ ہم سے طلق بن غنام نے کہا۔

۱۱۱ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيمَا عَرَّضْتُمْ يَقُولُ إِنِّي أُرِيدُ التَّزْوِيجَ وَلَوَدِدْتُ أَنَّهُ تَيَسَّرَ لِي امْرَأَةٌ صَالِحَةٌ وَقَالَ الْقَاسِمُ يَقُولُ إِنَّكِ عَلَيَّ كَرِيمَةٌ وَإِنِّي فِيكِ لَرَاغِبٌ وَإِنَّ اللّٰهَ لَسَائِقٌ إِلَيْكِ خَيْرًا أَوْ نَحْوَ هٰذَا وَقَالَ عَطَاءٌ يُعَرِّضُ وَلَا يَبُوحُ يَقُولُ إِنَّ لِي حَاجَةً وَأَبْشِرِي وَأَنْتِ بِحَمْدِ اللّٰهِ نَافِقَةٌ وَتَقُولُ هِيَ قَدْ أَسْمَعُ مَا تَقُولُ وَلَا تَعِدُ شَيْئًا وَلَا يُوَاعِدُ وَلِيُّهَا بِغَيْرِ عِلْمِهَا وَإِنْ وَاعَدَتْ رَجُلًا فِي عِدَّتِهَا ثُمَّ نَكَحَهَا بَعْدُ لَمْ يُفَرَّقْ بَيْنَهُمَا وَقَالَ الْحَسَنُ لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا الزِّنَا وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْكِتَابُ أَجَلَهُ تَنْقَضِي الْعِدَّةُ۔ عدہ کیا ہو نکاح کیا ہو تو اس

مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فیما عرضتم کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ آدمی یوں کہے کہ میں بھی نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ مجھے کوئی نیک عورت مل جائے۔ قاسم بن محمد کا قول ہے کہ کہے:۔ تم تو مجھ پر مہربان ہو اور مجھے تو تم پسند ہو اور بے شک اللہ تمہارے لیے بہتر کرنے والا ہے اور ایسے ہی الفاظ۔ عطاء کا قول ہے کہ تعریض یعنی اشارے کے طور پر بات کرے اور کھول کر نہ کہے مثلاً کہے کہ مجھے عورت کی ضرورت ہے یا تمہیں بشارت ہو کہ تمہارے چاہنے والے بہت ہیں اور اسی طرح عورت ایسے الفاظ کہے کہ میں نے آپ کی بات سن لی ہے لیکن صاف لفظوں میں وعدہ نہ کرے اور اسی طرح عورت کا ولی بغیر اسے بتائے کسی سے نکاح کا وعدہ نہ کرے۔ اگر کسی نے عدت کے اندر کیا اور بعد میں نکاح کر لیا تو دونوں کے درمیان تفریق نہیں کرائی جائے گی۔ حسن بصری کا قول ہے لا تواعدوھن سرًّا

[illegible]

بَابُ النَّظَرِ إِلَى الْمَرْأَةِ قَبْلَ التَّزْوِيجِ۔

نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنا۔

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُكِ فِي الْمَنَامِ يَجِيءُ بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقَالَ لِي هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ إِنْ يَكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ریشمی کپڑے میں لپیٹے کر ایک فرشتہ تمہیں لے کر میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ یہ آپ کی بیوی ہیں۔ میں نے تمہارے چہرے سے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو تم تھیں۔ پس میں نے کہا اگر یہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو ایسا ہو کر رہے گا۔

ف: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۸۹۸ اور ۱۸۹۹ میں بھی ہے حضرت صدیقہ کی بڑی شان ہے کہ خود بھی بڑی عالمہ و فاضلہ تھیں اور پھر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یارِ غار سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی تھیں۔ پروردگارِ عالم نے ان کا اپنے حبیب کے لیے انتخاب فرمایا تھا جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے۔ ازواجِ مطہرات میں سے صرف ایک یہی کنواری تھیں جو سرورِ دوعالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں۔ ورنہ باقی سب شوہر دیدہ تھیں ۔۔۔۔۔ ازواجِ مطہرات میں سے حضرت

ایک یہی تھیں کہ جن کے بستر میں حضور ہوتے تو وحی آجاتی تھی ـــــ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد ازواج مطہرات میں سے صرف یہی تھیں جن کے متعلق حضرت جبریل علیہ السلام بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ انہیں میرا سلام کہہ دیجئے۔ جب ان پر تہمت لگائی گئی تو پروردگار عالم نے قرآن مجید میں ان کی پاکدامنی کی گواہی دی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی ہیں جن کی گود میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ وہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی کا حجرہ ہے جو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قیامت تک قیام گاہ بنا اور جس گنبد خضرا پر ہر وقت ستر ہزار فرشتے صلوٰۃ وسلام کے پھول نچھاور کرتے رہتے ہیں اور ہر مسلمان سرور کون ومکان صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں میں پہنچنے اور روضۂ انور کی زیارت کرنے کے لیے تڑپا رہتا ہے۔ خدا کرے ذوالمنن اپنے اس عصیاں شعار بندے کو بھی اپنے محبوب رحمت دو عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقدس قدموں میں پہنچائے اور وہاں صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کی سعادت مرحمت فرمائے، آمین ـــــ کیونکہ عاشقانِ رسول کی جانب سے کانوں میں یہ آواز گونجتی رہتی ہے :۔

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

۱۱۳ — حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جِئْتُ لِأَهَبَ
لَكَ نَفْسِي فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا
رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ
رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ لَمْ تَكُنْ
لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ
مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اذْهَبْ
إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ
فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ
انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ
فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ
وَلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا
نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ
وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ
مَجْلِسُهُ ثُمَّ قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا
فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی :۔ یا رسول اللہ! میں اس لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں کہ اپنا نفس آپ کے لیے ہبہ کر دوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف نظر فرمائی، اوپر سے نیچے تک اسے بغور ملاحظہ فرمایا پھر اپنا سر مبارک جھکا لیا۔ جب اس عورت نے دیکھا کہ اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا گیا تو وہ بیٹھ گئی۔ پھر آپ کے اصحاب سے ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو اس کا میرے ساتھ نکاح کر دیجئے۔ پس آپ نے فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، نہیں ہے۔ فرمایا، اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ اور دیکھو کیا کوئی چیز تمہیں ملتی ہے۔ وہ چلا گیا اور جب واپس لوٹا تو عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی۔ فرمایا دیکھو تو سہی خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ پس وہ پھر گیا اور واپس آکر عرض کی کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں، ہاں یہ تہبند تو ہے۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ اس کے پاس چادر بھی نہ تھی۔

چنانچہ اس نے کہا کہ آدھا اس عورت کے لیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تہبند کا کیا بنائے گی؟ اگر یہ تم باندھو گے تو اس کے اوپر نہ ہے گا اور اگر وہ استعمال کرے گی تو تمہارے اوپر ذرا بھی نہ رہے گا۔ پس وہ آدمی

مَعِیَ سُوْرَۃُ کَذَا وَسُوْرَۃُ کَذَا وَسُوْرَۃُ کَذَا عَدَّدَهَا قَالَ أَتَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

بیٹھ گیا اور کافی دیر بیٹھا رہا پھر اٹھ کھڑا ہوا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پیٹھ پھیر کر جاتے ہوئے دیکھا تو اس کا حکم دیا چنانچہ اسے بلا لیا گیا۔ جب وہ حاضر بارگاہ ہوا تو آپ نے فرمایا۔ تمہیں قرآن مجید کتنا آتا ہے۔ عرض گزار ہوا کہ فلاں فلاں سورتیں ...

بَابُ ۹۶ مَنْ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ فَدَخَلَ فِيهِ الثَّيِّبُ وَكَذٰلِكَ الْبِكْرُ وَقَالَ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتّٰى يُؤْمِنُوا وَقَالَ وَأَنْكِحُوا الْأَيَامٰى مِنْكُمْ۔

ولی کی بغیر اجازت نکاح درست نہیں ۔

ارشاد باری تعالے ہے :- انھیں نہ روکو ۔ پس اس میں خاوند دیدہ اور کنواری دونوں داخل ہیں اور فرمایا کہ مشرکوں کے ساتھ نکاح نہ کرواؤ جب تک ایمان نہ لائے اور فرمایا کہ اپنی بیواؤں کا نکاح کر دیا کرو ۔

۱۱۴۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ رض أَنَّ عَائِشَةَ رض زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النِّكَاحَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ عَلَى أَرْبَعَةِ أَنْحَاءٍ فَنِكَاحٌ مِنْهَا نِكَاحُ النَّاسِ الْيَوْمَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ وَلِيَّتَهُ أَوِ ابْنَتَهُ فَيُصْدِقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا وَنِكَاحٌ آخَرُ كَانَ الرَّجُلُ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ إِذَا طَهُرَتْ مِنْ طَمْثِهَا أَرْسِلِي إِلَى فُلَانٍ فَاسْتَبْضِعِي مِنْهُ وَيَعْتَزِلُهَا زَوْجُهَا وَلَا يَمَسُّهَا أَبَدًا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ حَمْلُهَا مِنْ ذٰلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ فَإِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا أَصَابَهَا زَوْجُهَا إِذَا أَحَبَّ وَإِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ رَغْبَةً فِي نَجَابَةِ الْوَلَدِ فَكَانَ هٰذَا النِّكَاحُ نِكَاحَ الِاسْتِبْضَاعِ وَنِكَاحٌ آخَرُ يَجْتَمِعُ الرَّهْطُ مَا دُوْنَ الْعَشَرَةِ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ كُلُّهُمْ يُصِيبُهَا فَإِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ وَمَرَّ عَلَيْهَا لَيَالِي بَعْدَ أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا أَرْسَلَتْ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ يَمْتَنِعَ حَتّٰى يَجْتَمِعُوا عِنْدَهَا تَقُولُ لَهُمْ قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِكُمْ وَقَدْ وَلَدْتُ فَهُوَ ابْنُكَ يَا فُلَانُ تُسَمِّي مَنْ أَحَبَّتْ بِاسْمِهِ فَيَلْحَقُ بِهِ وَلَدُهَا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَمْتَنِعَ بِهِ الرَّجُلُ وَنِكَاحُ الرَّابِعِ يَجْتَمِعُ النَّاسُ الْكَثِيرُ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ لَا تَمْتَنِعُ مِمَّنْ جَاءَهَا وَهُنَّ الْبَغَايَا كُنَّ يَنْصِبْنَ عَلَى

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ انھیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ زمانہ جاہلیت میں نکاح کرنے کے چار طریقے تھے۔ ایک نکاح تو اسی طرح کا تھا جیسے لوگ آج بھی نکاح کرتے ہیں کہ ایک آدمی دوسرے کے پاس اس کی دلیہ یا بیٹی کے لیے پیغام بھیجتا۔ پھر مہر ادا کرتا اور اس کے ساتھ نکاح کر لیتا تھا۔ دوسرا طریقہ نکاح یہ تھا کہ جب کوئی عورت ایام سے پاک ہوتی تو خاوند اس سے کہتا کہ تم فلاں کے پاس چلی جاؤ اور اس سے فائدہ حاصل کرو چنانچہ خاوند اپنی بیوی سے کنارہ کش ہو جاتا اور پھر اسے کبھی ہاتھ نہ لگاتا یہاں تک کہ جس آدمی سے فائدہ اٹھایا جاتا اس کا حمل ظاہر نہ ہو جائے۔ جب اس کا حمل ظاہر ہو جاتا تو خاوند اپنی بیوی کے پاس آجاتا ۔ جب وہ چاہتا اور ایسا اچھا بچہ حاصل کرنے کی آرزو میں کیا جاتا تھا ۔ اس کو وہ لوگ نکاح استبضاع کہتے تھے ۔ نکاح کی تیسری قسم یہ تھی کہ دس سے کم افراد اکٹھے ہو کر کسی عورت کے پاس جاتے اور سارے اس کے ساتھ صحبت کرتے ۔ جب وہ حاملہ ہو کر بچہ جنتی اور بچے کو پیدا ہوئے چند روز گزر جاتے تو وہ ان سب کو پیغام بھیجتی ۔ پس ان میں سے کوئی شخص آنے سے انکار نہیں کر سکتا تھا ۔ یہاں تک کہ وہ اس کے پاس جمع ہو جاتے تو وہ ان سے کہتی :- آپ اپنا معاملہ جانتے ہیں اور میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے ۔ پس اے فلاں یہ آپ کا بیٹا ہے ۔ پس جو آپ کو پسند ہو اس کا نام رکھ دیجیے ۔ پس وہ بچہ اسی کا شمار ہوتا اور وہ آدمی اس بات سے انکار نہیں کر سکتا تھا ۔ نکاح کی چوتھی قسم یہ تھی کہ بہت سے آدمی ایک عورت کے پاس جاتے رہتے اور وہ کسی کو اپنے پاس آنے سے منع نہیں کرتی تھی ۔ دراصل ایسی عورتیں طوائف ہوتی تھیں اور نشانی کے لیے اپنے دروازوں پر جھنڈا نصب کر دیا کرتی تھیں ۔ پس جو چاہتا وہ ان کے پاس

أَبْوَابِهِنَّ رَايَاتٍ تَكُونُ عَلَمًا فَمَنْ أَرَادَهُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ فَإِذَا حَمَلَتْ إِحْدَاهُنَّ وَوَضَعَتْ حَمْلَهَا جُمِعُوا لَهَا وَدَعَوْا لَهُمُ الْقَافَةَ ثُمَّ أَلْحَقُوا وَلَدَهَا بِالَّذِي يَرَوْنَ فَالْتَاطَ بِهِ وَدُعِيَ ابْنَهُ لَا يَمْتَنِعُ مِنْ ذَلِكَ فَلَمَّا بُعِثَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ هَدَمَ نِكَاحَ الْجَاهِلِيَّةِ كُلَّهُ إِلَّا نِكَاحَ النَّاسِ الْيَوْمَ۔

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ هَذَا فِي الْيَتِيمَةِ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا أَنْ تَكُونَ شَرِيكَتَهُ فِي مَالِهِ وَهُوَ أَوْلَى بِهَا فَيَرْغَبُ أَنْ يَنْكِحَهَا فَيَعْضُلَهَا لِمَالِهَا وَلَا يُنْكِحَهَا غَيْرَهُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَشْرَكَهُ أَحَدٌ فِي مَالِهَا۔

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنِ ابْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ تُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ عُمَرُ لَقِيتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ فَقَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِي فَقَالَ بَدَا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ۔

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِ قَالَ زَوَّجْتُ أُخْتًا لِي مِنْ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا حَتَّى إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا جَاءَ يَخْطُبُهَا فَقُلْتُ لَهُ زَوَّجْتُكَ وَفَرَشْتُكَ وَأَكْرَمْتُكَ فَطَلَّقْتَهَا ثُمَّ جِئْتَ تَخْطُبُهَا لَا

جاتا۔ پس جب ان میں سے کسی کا حمل ٹھہر جاتا اور وہ اس بچے کو جن لیتی تو وہ سب اس کے پاس جمع ہو کر قیافہ شناس کو بلاتے اور وہ بچے کو جس کے مشابہ دیکھتا اس سے کہہ دیا جاتا کہ یہ آپ کا بیٹا ہے۔ چنانچہ وہ اسی کا بیٹا کہہ کر پکارا جاتا اور وہ اس سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن جب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حق کے ساتھ مبعوث ہو گئے تو زمانۂ جاہلیت کے سارے نکاح ختم ہو گئے اور وہی ایک طریقۂ نکاح

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آیت۔ "اور وہ جو تم پر قرآن میں پڑھا جاتا ہے ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں کہ تم انھیں نہیں دیتے جو ان کا مقرر ہے اور انھیں نکاح میں بھی لانے سے منہ پھیرتے ہو" (سورۃ النساء، آیت ۱۲۷) کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا۔ یہ اس یتیم لڑکی کے بارے میں ہے جو ایسے شخص کی تحویل میں ہو جو اس کے مال میں شریک اور سب سے قریبی ولی ہو۔ پھر وہ اس سے نکاح نہ کرنا چاہے اور کسی دوسرے کے ساتھ بھی اسے نکاح نہ کرنے دے کہ مال میں اس کا شریک ہو جائے گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت حفصہ بنت عمر بیوہ ہو گئیں یعنی ان کے خاوند حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی کا مدینہ منورہ میں انتقال ہو گیا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے بدری صحابی تھے تو حضرت عمر نے فرمایا کہ میں حضرت عثمان بن عفان سے ملا اور ان سے پیشکش کرتے ہوئے میں نے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ کا نکاح آپ سے کر دوں؟ انھوں نے جواب دیا کہ میں اپنے بارے میں غور کروں گا۔ میں کئی روز تک جواب کا انتظار کرتا رہا اور جب ان سے میری ملاقات ہوئی تو معلوم ہوا کہ ان کا ابھی نکاح کرنے کا ارادہ نہیں ہے پھر میں حضرت ابوبکر سے ملا اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ کا نکاح آپ کے ساتھ کر دوں؟

امام حسن بصری کا بیان ہے کہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بتایا کہ لَا تَعْضُلُوهُنَّ والی آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ ہوا یوں کہ میں نے اپنی بہن کا ایک آدمی سے نکاح کر دیا تھا۔ کچھ عرصے بعد اس نے طلاق دے دی۔ جب اس کی عدت گزر گئی تو وہ پھر نکاح کا پیغام دینے کے لئے آ گیا۔ میں نے اس سے کہا کہ میں نے آپ کی زوجیت میں دیا اور آپ کی بیوی بنا کر آپ کی عزت افزائی کی۔

واللہ لا نعیدھا الیک ابدا وکان رجلا لا باس بہ وکانت المراۃ تریدان ترجع الیہ فانزل اللہ ھذہ الآیۃ فلا تعضلوھن فقلت الآن افعل یا رسول اللہ قال فزوجھا ایاہ۔

باب اذا کان الولی ھو الخاطب وخطب المغیرۃ بن شعبۃ امراۃ ھو اولی الناس بھا فامر رجلا فزوجہ وقال عبد الرحمن بن عوف لام حکیم بنت قارظ اتجعلین امرک الی قالت نعم فقال قد تزوجتک وقال عطاء لیشھد انی قد نکحتک او لیامر رجلا من عشیرتھا وقال سھل قالت امراۃ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اھب لک نفسی فقال رجل یا رسول اللہ ان لم تکن لک بھا حاجۃ فزوجنیھا۔

118 - حدثنا ابن سلام اخبرنا ابو معاویۃ حدثنا ھشام عن ابیہ عن عائشۃ فی قولہ ویستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم فیھن الی آخر الآیۃ قالت ھی الیتیمۃ تکون فی حجر الرجل قد شرکتہ فی مالہ فیرغب عنھا ان یتزوجھا ویکرہ ان یزوجھا غیرہ فیدخل علیہ فی مالہ فیحبسھا فنھاھم اللہ عن ذلک۔

119 - حدثنا احمد بن المقدام حدثنا فضیل بن سلیمان حدثنا ابو حازم حدثنا سھل بن سعد کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلوسا فجاءتہ امراۃ تعرض نفسھا علیہ فخفض فیھا النظر ورفعہ فلم یردھا فقال رجل من اصحابہ زوجنیھا یا رسول اللہ قال اعندک من شیء قال ما عندی من شیء قال ولا خاتما من حدید قال ولا خاتما من حدید ولکن اشق بردتی ھذہ فاعطیھا النصف واخذ النصف قال لا ھل معک من القرآن شیء قال نعم قال اذھب فقد زوجتکھا بما معک من القرآن۔

اس کے بعد آپ نے اسے طلاق دے دی اور پھر پیغام دینے آ پہنچے ہیں تو خدا کی قسم اب میں اس کا دوبارہ آپ کے ساتھ کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ اس ... میں کوئی برائی نہ تھی اور عورت بھی ان کے نکاح میں جانا چاہتی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس وقت فلا تعضلوھن والی آیت ...

جب ولی خود اس عورت سے نکاح کرنا چاہے

حضرت مغیرہ بن شعبہ نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا اور اس کے یہ سب سے قریبی ولی تھے۔ تو انہوں نے ایک آدمی کو حکم دیا جس نے ان کا نکاح پڑھا دیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ام حکیم بنت قارظ سے کہا، کیا تم مجھے اپنا اختیار دیتی ہو؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں خود تمہیں اپنی زوجیت میں لے لیتا ہوں۔ عطاء کا قول ہے کہ گواہوں کے سامنے کہہ دے کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا یا کسی ایسے کو کہے جو اس کے ولی یا رشتہ دار ہوں۔ حضرت سہل بن سعد کا بیان ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئی کہ میں اپنا نفس آپ کو ...

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آیت "اے محبوب! تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں ان کے متعلق فتویٰ دیتا ہے ..." (سورۃ النساء، آیت) کی تفسیر میں فرمایا کہ اس یتیم لڑکی کے متعلق ہے جو ایسے شخص کی تحویل میں ہو کہ اس کے مال میں اس کا حصہ دار ہو لیکن نہ خود اس سے نکاح کرنا چاہے اور نہ دوسرے کے ساتھ نکاح کرنے دے کہ دوسرا مال میں حصہ دار بن جائے گا، اسی لیے روکے رکھے تو اللہ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک عورت نے اپنے آپ کو حضور کے لیے پیش کیا۔ آپ نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر کوئی جواب مرحمت نہ فرمایا۔ چنانچہ آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔ فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عرض گزار ہوا میرے پاس تو کوئی چیز بھی نہیں۔ فرمایا: کیا لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں؟ عرض کی: لوہے کی انگوٹھی تک نہیں، ہاں میری یہ چادر ہے، اس میں سے آدھی اسے مرحمت فرما دیجئے اور آدھی میں رکھ لوں گا۔ فرمایا: نہیں۔ اچھا یہ بتاؤ تمہیں قرآن مجید کچھ آتا ہے؟ عرض کی: ہاں۔ فرمایا: جاؤ میں نے تمہارے قرآن کریم جاننے کے باعث اسے تمہارے نکاح میں دے دیا ہے۔

باب ۶۸ اِنْكَاحِ الرَّجُلِ وَلَدَهُ الصِّغَارَ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَاللَّائِیْ لَمْ يَحِضْنَ فَجَعَلَ عِدَّتَهَا ثَلٰثَةَ اَشْهُرٍ قَبْلَ الْبُلُوْغِ۔

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِیَ بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ وَاُدْخِلَتْ عَلَيْهِ وَهِیَ بِنْتُ تِسْعٍ وَمَكَثَتْ عِنْدَهٗ تِسْعًا۔

اپنے چھوٹے بچے کا نکاح کر دینا

ارشادِ ربانی: "اور وہ عورتیں جن کو ابھی حیض نہیں آیا" پس بالغ ہونے سے پہلے مدت تین مہینے ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی۔ جب ان سے خلوت کی گئی تو عمر نو سال تھی اور یہ آپ کے پاس نو سال رہیں۔

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۲۱ اور ۱۴۴ میں بھی موجود ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کا نکاح چھ سال کی عمر میں ہوا۔ رخصتی نو سال کی عمر میں ہوئی اور رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کے وصال کے وقت ان کی عمر صرف اٹھارہ سال تھی۔ ان کا وجود فخر دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے معجزات میں سے تھا۔ پاکستان میں عائلی قوانین بنانے والوں اور ان کی تائید و تصدیق کرنے والے مفتیوں کو ایسی احادیث کی روشنی میں اپنی روش اور زاویہ نظر پر ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ نظر ثانی کرنی چاہیے۔ وَاللّٰهُ يَهْدِیْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

باب ۶۹ تَزْوِيْجِ الْاَبِ ابْنَتَهٗ مِنَ الْاِمَامِ

[illegible] صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی حَفْصَةَ فَاَنْكَحْتُهٗ۔

باپ اپنی بیٹی کا اگر امام سے نکاح کرے۔

حضرت عمر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حفصہ کے لیے پیغام دیا تو میں نے اس کا آپ سے نکاح کر دیا۔

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِیَ بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ وَبَنٰی بِهَا وَهِیَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ قَالَ هِشَامٌ وَاُنْبِئْتُ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَهٗ تِسْعَ سِنِيْنَ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی۔ جب ان کے ساتھ خلوت فرمائی تو عمر نو سال تھی۔ ہشام بیان ہے کہ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ یہ حضور کے پاس نو سال رہی تھیں۔

باب السُّلْطَانُ وَلِیٌّ لِقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجْنٰكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّیْ وَهَبْتُ مِنْ نَّفْسِیْ فَقَامَتْ طَوِيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيْهَا اِنْ لَّمْ تَكُنْ لَّكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَیْءٍ تُصْدِقُهَا قَالَ مَا عِنْدِیْ اِلَّا اِزَارِیْ فَقَالَ اِنْ اَعْطَيْتَهَا اِيَّاهُ جَلَسْتَ لَا اِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا فَقَالَ مَا اَجِدُ

بادشاہ کا ولی ہونا۔ حضور نے فرمایا کہ تمہارے قرآن جاننے کے باعث میں نے اسے تمہارے نکاح میں دیا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی کہ میں نے اپنا نفس آپ کو ہبہ کر دیا۔ پھر وہ کافی دیر کھڑی رہی تو ایک آدمی عرض گزار ہوا۔ حضور! اگر آپ کو حاجت نہیں تو اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔ فرمایا۔ کیا تمہارے پاس اسے مہر میں دینے کے لیے کچھ ہے؟ عرض گزار ہوا۔ میرے پاس تو صرف یہی تہبند ہے۔ فرمایا۔ اگر تم یہ اسے دے دو گے تو تہبند سے محروم ہو بیٹھو گے۔ کوئی اور چیز تلاش کرو۔ عرض کی

شَيْئًا فَقَالَ الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَلَمْ يَجِدْ فَقَالَ أَمَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا فَقَالَ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

باب لَا يُنْكِحُ الْأَبُ وَغَيْرُهُ الْبِكْرَ وَالثَّيِّبَ إِلَّا بِرِضَاهَا۔

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ۔

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحِي قَالَ رِضَاهَا صَمْتُهَا۔

باب ۲ إِذَا زَوَّجَ ابْنَتَهُ وَهِيَ كَارِهَةٌ فَنِكَاحُهُ مَرْدُودٌ۔

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ يَزِيدَ ابْنِ جَارِيَةَ عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَأَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهَا۔

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ يَزِيدَ وَمُجَمِّعَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَجُلًا يُدْعَى خِذَامًا أَنْكَحَ ابْنَةً لَهُ نَحْوَهُ۔

باب ۳ تَزْوِيجُ الْيَتِيمَةِ لِقَوْلِهِ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوا

مجھے تو اور کوئی چیز نہیں ملتی فرمایا۔ تلاش تو کرو خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی ملے۔ جب وہ بھی نہ پائی تو فرمایا۔ کیا تمہیں کچھ قرآن مجید آتا ہے؟ عرض گزار ہوا۔ ہاں فلاں فلاں سورتیں آتی ہیں اور ان کے نام لیے۔ فرمایا۔ میں نے تمہارے اس قرآن کریم جاننے کے باعث اس کا تمہارے ساتھ نکاح کر دیا۔

باکرہ اور شوہر دیدہ کا اس کی رضامندی سے نکاح کرنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے اور کنواری لڑکی (بالغہ) کا نکاح بھی اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے۔ لوگوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ کنواری کی اجازت کیسے معلوم ہوتی ہے؟ فرمایا۔ اگر پوچھنے پر وہ خاموش ہو جائے تو یہی اجازت ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بارگاہ رسالت میں عرض کی۔ یا رسول اللہ کنواری لڑکی تو (نکاح کی) اجازت دینے سے شرماتی ہے۔ ارشاد فرمایا کہ اس کا خاموش ہو جانا ہی اجازت دینا ہے۔

بیٹی اگر ناراض ہو تو نکاح نہیں ہوا۔

یزید بن جاریہ کے دونوں صاحبزادوں یعنی عبدالرحمٰن اور مجمع نے حضرت خنساء بنت خذام انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ ان کے والد نے ان کا نکاح کر دیا جبکہ یہ شوہر دیدہ تھیں اور اس نکاح کو ناپسند کرتی تھیں۔ پس یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ نکاح نہیں ہوا۔

عبدالرحمٰن بن یزید اور مجمع بن یزید دونوں کا بیان ہے کہ خذام نامی ایک شخص نے اپنی بیٹی (حضرت خنساء) کا نکاح کر دیا۔ آگے گزشتہ حدیث کے مطابق بیان کیا۔

یتیم لڑکی کا نکاح کرنا۔ ارشاد ربانی ہے "اگر تم ڈرو کہ یتیموں میں انصاف نہ کر سکو گے تو نکاح کر لو" اور جب کوئی ولی سے کہے کہ فلاں شخص

وَاِذَا قَالَ لِلْوَلِيِّ زَوِّجْنِي فُلَانَةَ فَمَكَثَ سَاعَةً اَوْ قَالَ مَا مَعَكَ فَقَالَ مَعِي كَذَا وَكَذَا اَوْ لَبِثَا ثُمَّ قَالَ زَوَّجْتُكَهَا فَهُوَ جَائِزٌ فِيهِ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

١٢٧۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ قَالَ لَهَا يَا اُمَّتَاهُ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى اِلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا ابْنَ اُخْتِي هٰذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ اَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ صَدَاقِهَا فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ اِلَّا اَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي اِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَاُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ اِلٰى وَتَرْغَبُونَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ فِي هٰذِهِ الْاٰيَةِ اَنَّ الْيَتِيمَةَ اِذَا كَانَتْ ذَاتَ مَالٍ وَجَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا وَالصَّدَاقِ وَاِذَا كَانَتْ مَرْغُوبًا عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَاَخَذُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ اَنْ يَنْكِحُوهَا اِذَا رَغِبُوا فِيهَا اِلَّا اَنْ يُقْسِطُوا لَهَا وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا الْاَوْفٰى مِنَ الصَّدَاقِ۔

باب ٤٣ اِذَا قَالَ الْخَاطِبُ لِلْوَلِيِّ زَوِّجْنِي فُلَانَةَ فَقَالَ قَدْ زَوَّجْتُكَ بِكَذَا وَكَذَا جَازَ النِّكَاحُ وَاِنْ لَمْ يَقُلْ لِلزَّوْجِ اَرَضِيتَ اَوْ قَبِلْتَ۔

١٢٨۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَ مَا لِي الْيَوْمَ فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے تو وہ کچھ دیر خاموش رہے یا یوں پوچھے کہ تمہارے پاس کیا ہے؟ پس وہ کہے کہ میرے پاس فلاں فلاں چیزیں ہیں یا

دونوں رکے رہیں پھر ولی کہے کہ میں نے اس کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا تو یہ جائز ہے۔ حضرت سہل نے اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ زمانِ حیان: آیت وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى کے بارے میں بتایئے؟ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا:- اے بھانجے! یہ اس یتیم لڑکی کے بارے میں ہے جو اپنے ولی کے پاس پرورش پا رہی ہو اور وہ اس لڑکی کے حسن و جمال اور مال کے باعث نکاح کرنا چاہے لیکن اسے پورا مہر دینے کا ارادہ نہ رکھے تو ایسی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے منع فرما دیا گیا، ہاں اس صورت میں اجازت ہے کہ انہیں انصاف کے ساتھ پورا مہر دیا جائے ورنہ حکم دیا ہے کہ ان کے سوا دوسری عورتوں سے نکاح کر لو۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ والی آیت نازل فرما دی۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ جب یتیم لڑکی مال اور جمال والی ہوتی ہے تو اس کے ساتھ نکاح کرنے، رشتہ داری جوڑنے اور مہر دینے کی جانب راغب ہو جاتے ہو اور اگر لڑکی مال اور جمال کی قلت کے باعث پسند نہ آئے تو اسے چھوڑ کر دوسری عورت سے نکاح کر لیتے ہو۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب رغبت نہ ہونے کے باعث لوگ اس کا خیال چھوڑ دیتے ہیں تو جس کی جانب رغبت ہو اس کے ساتھ بھی انہیں نکاح کرنے کا حق نہیں پہنچتا ماسوائے اس کے کہ اس کے ساتھ انصاف کریں اور مہر جو اس کا حق

ولی کا خاطب کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا۔ پیغام دینے والا ولی سے کہے کہ فلاں عورت کے ساتھ میرا نکاح کر دیجئے۔ وہ کہے کہ میں نے اتنے مہر کے بدلے تمہارا نکاح کر دیا۔ اگرچہ اس نے خاوند کی رضامندی اور قبولیت نہ پوچھی ہو۔

حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور آپ کی خدمت میں خود کو پیش کیا۔ فرمایا:- مجھے تو اب عورتوں کی ضرورت نہیں ہے۔ پس ایک شخص عرض گزار ہوا:- یا رسول اللہ! اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔

زَوِّجْنِيهَا قَالَ مَا عِنْدَكَ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ أَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ فَمَا عِنْدَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

بَابٌ ۵۵ لَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَدَعَ۔

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رض كَانَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهُ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ۔

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَأْثُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَكُونُوا إِخْوَانًا وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ۔

بَابٌ ۵۶ تَفْسِيرِ تَرْكِ الْخِطْبَةِ۔

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ قَالَ عُمَرُ لَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا تَابَعَهُ يُونُسُ وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

فرمایا، تمہارے پاس کیا ہے؟ عرض کی۔ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ فرمایا: اسے کچھ دو خواہ وہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ عرض گزار ہوا: میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ فرمایا: تمہیں قرآن کریم کتنا یاد ہے؟ عرض کی کہ اتنا۔ فرمایا: تمہارے قرآن مجید جاننے کے باعث اس عورت کا تمہیں مالک بنا دیا۔

اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ دو یہاں تک کہ وہ نکاح کرے یا چھوڑ دے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص دوسرے کے بھاؤ پر بھاؤ نہ کرے اور کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیغام پر نکاح کا پیغام نہ دے یہاں تک کہ پہلا از خود منگنی کا ارادہ ترک کر دے یا اسے پیغام بھیجنے کی اجازت دے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور ایک دوسرے کے معاملات کا کھوج مت نکالا کرو، کانا پھوسی نہ کیا کرو اور آپس میں ایک دوسرے سے دشمنی نہ رکھا کرو بلکہ بھائی بھائی بن کر رہو اور کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ دے یہاں تک کہ وہ نکاح کرے یا چھوڑ دے۔

منگنی چھوڑنا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حفصہ بنت عمر بیوہ ہو گئیں، تو حضرت عمر نے حضرت ابوبکر سے ملاقات کی اور کہا کہ اگر آپ پسند کرتے ہوں تو میں حفصہ بنت عمر کا آپ کے ساتھ نکاح کر دوں؟ اس کے بعد میں کئی روز تک (ان کے جواب کا) انتظار کرتا رہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام بھیج دیا۔ پھر جب حضرت ابوبکر کے ساتھ میری ملاقات ہوئی تو بولے کہ جو آپ نے پیشکش کی تھی اس کے منظور کر لینے میں مجھے کوئی رکاوٹ نہ تھی لیکن یہ بات میرے علم میں تھی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اس کا تذکرہ فرمایا تھا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھید کو ظاہر کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ اگر حضور اس ارادے کو ترک فرما دیتے تو میں قبول کر لیتا۔ اسی طرح یونس، موسیٰ بن عقبہ

۔ باب الخطبة۔

خطبہ دینا۔

۱۳۲ ۔ حدثنا قبيصة حدثنا سفيان عن زيد بن أسلم قال سمعت ابن عمر يقول جاء رجلان من المشرق فخطبا فقال النبي صلى الله عليه وسلم إن من البيان سحرا۔

زید بن اسلم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ مشرق کی جانب سے دو آدمی آئے اور انہوں نے خطبہ دیا (تقریر کی) تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک بعض تقریریں جادو اثر ہوتی ہیں۔

۔ باب ضرب الدف في النكاح والوليمة۔

نکاح اور ولیمہ میں دف بجانا۔

۱۳۳ ۔ حدثنا مسدد حدثنا بشر بن المفضل حدثنا خالد بن ذكوان قال قالت الربيع بنت معوذ بن عفراء جاء النبي صلى الله عليه وسلم فدخل حين بني علي فجلس على فراشي كمجلسك مني فجعلت جويريات لنا يضربن بالدف ويندبن من قتل من آبائي يوم بدر إذ قالت إحداهن وفينا نبي يعلم ما في غد فقال دعي هذا وقولي بالذي كنت تقولين۔

خالد بن ذکوان نے حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ جب میری رخصتی ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور اس طرح میرے بستر پر آکر جلوہ افروز ہوئے جیسے آپ بیٹھے ہیں۔ پس کچھ لڑکیاں دف بجا کر اپنے ان بزرگوں کے کارنامے بیان کر رہی تھیں جو غزوۂ بدر میں جام شہادت نوش فرما گئے تھے۔ جب ان میں سے ایک لڑکی نے کہا: "اور ہم میں ایسے نبی بھی ہیں جو کل کی بات جانتے ہیں۔" تو حضور نے فرمایا یہ بات چھوڑ دو اور وہی باتیں کہو۔

۔ باب قول الله تعالى وآتوا النساء صدقاتهن نحلة وكثرة المهر وأدنى ما يجوز من الصداق وقوله تعالى وآتيتم إحداهن قنطارا فلا تأخذوا منه شيئا وقوله جل ذكره أو تفرضوا لهن وقال سهل قال النبي صلى الله عليه وسلم ولو خاتما من حديد۔

عورتوں کے مہر بخوشی ادا کرو۔

اور زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم کتنا مہر جائز ہے۔ ارشاد ربانی ہے: "اگر تم نے ان میں سے کسی کو خزانہ بھی دیا تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو۔" اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: "جو مہر ان کے لیے مقرر کر چکے"۔ اور اس کے متعلق حضرت سہل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو۔

ف: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رخصتی کے وقت چند لڑکیاں دف بجا کر اپنے ان بزرگوں کے کارنامے بیان کر رہی تھیں جو غزوۂ بدر میں جام شہادت نوش کر گئے تھے۔ واقعی شمع ہدایت کے ان پروانوں کا کارنامہ ہی ایسا ہے کہ اسے قیامت تک فراموش نہیں کیا جا سکتا کیونکہ بدری صحابہ کا عزم جواں، ہمت و مردانگی، جرأت و استقلال اور ایمان کی پختگی ایسی ہے جو مسلمانوں کی ہمت و حوصلے میں ہمیشہ تازہ روح پھونکتی رہتی ہے۔

یہاں سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ خوشی کے مواقع پر اظہار مسرت کرنا اچھی بات ہے اور ایسے مواقع پر ان بزرگوں کا خاص طور پر ذکر کرنا جن کے خون سے گلشن اسلام میں تازہ بہار آئی ہوئی تھی اور بھی ضروری تھا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اشعار یا جملے کسی صحابی کے تعلیم فرمائے ہوئے ہوں گے لہٰذا شہدائے بدر کی تعریفیں کرنے کے ساتھ ہی ایک لڑکی نے یہ بھی کہہ دیا کہ "ہم میں ایسا نبی جلوہ افروز ہے جو کل کی بات جانتا ہے۔" ـــــ واقعی حضور کل کی بات جانتے ہیں یعنی آج کل والی کل کی ہی نہیں بلکہ فَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ۔ والی کل تک کی کیونکہ حضور نے خود فرمایا ہے کہ وَاللّٰهِ لَا تَسْئَلُوْنِيْ فِيْ شَيْءٍ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ السَّاعَةِ إِلَّا نَبَّأْتُكُمْ بِهٖ۔ یعنی خدا کی قسم تم مجھ سے میرے اور قیامت کے درمیان کسی چیز کے متعلق نہیں پوچھو گے

گر وُہ نہیں اُس کے متعلق بتا دوں گا۔ پھر آپ نے قیامت تک کی بے حساب خبریں دے رکھی ہیں اور قیامت کے روز کیا کچھ ہو گا یہ سب کچھ ہونے سے اتنا عرصہ پہلے ہی بتا دیا تھا جن سے احادیثِ مطہرہ کے دفتر بھرے پڑے ہیں۔ وہ اُس کل تک کا علم عطا فرمائے گئے تھے اسی لیے تو خبریں دی ہیں۔

اس کے باوجود یہ بات سننے پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُن بچیوں سے فرمایا کہ یہ بات چھوڑ دو اور وہی باتیں کہو جو تم کہہ رہی تھیں ـــــ اِس سے معلوم ہوا کہ شاید اپنے سامنے تعریف پسند نہ فرمائی ـــــ یا ممکن ہے بچیوں کی زبان سے عقیدے کی نازک بات ہونے کی وجہ سے مخالفت فرمائی ہو ـــــ یا ہو سکتا ہے کہ اظہارِ مسرت کرتے ہوئے وقت بیجا کر عقائد کے ایک نازک مسئلے کو چھیڑنا مناسب شمار نہ فرمایا ہو ـــــ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ روکنے کی اصل وجہ کیا ہے لیکن یہ بات بالکل نہیں ہے کہ حضور کل کی بات نہیں جانتے تھے لہٰذا بچیوں کو یہ کہنے سے روک دیا کہ "ہم میں ایسے نبی تشریف فرما ہیں جو کل کی بات جانتے ہیں۔"

بعض لوگ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے غیوب خمسہ اور علم ماضی غد ماننے کو شرک و کفر کہتے ہیں اور اُن کا دعویٰ ہے کہ پانچ چیزوں کا علم خدا نے کسی کو نہیں بتایا اور نہ بتائے گا، جن کو مفاتیح الغیب کہتے ہیں کیونکہ یہ خدا کے ساتھ ہی خاص ہیں اور کسی دوسرے کے لیے ان کا اثبات کرنا کفر و شرک ہے ـــــ اُن مہربانوں کا یہ دعویٰ درست نہیں ہے۔ انصاف پسند حضرات ذرا بخاری شریف کی اسی تیسری جلد کی حدیث ۱۵۰۷ اور ۲۳۰۲ کو دیکھیں کہ ماں کے پیٹ میں بچہ جب چار ماہ کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر فرماتا ہے جو اُس کے متعلق چار باتیں لکھتا ہے:۔

۱۔ اُس بچے کو کتنا رزق دیا جائے گا۔
۲۔ کتنی عمر گزار لینے کے بعد اسے موت آئے گی۔
۳۔ وہ اپنی زندگی میں کیسے عمل کرے گا۔
۴۔ وہ شقی ہے یا سعید یعنی جہنمی ہے یا جنتی۔

غور کیے جانے ہے کہ یہ چاروں باتیں علم ماضی غد سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس کا اللہ تعالیٰ اُس فرشتے کو علم دیتا ہے اور وہ خدا کے دیے ہوئے علم کے مطابق لکھ دیتا ہے [illegible] یہ چاروں باتیں فرشتوں کو بتائیں اور انہوں نے لکھیں۔ اگر غیوب خمسہ کا علم خدا ہی سے خاص ہے اور وہ مطلقاً کسی کو بتاتا ہی نہیں تو یہ بات غلط ثابت ہو گئی کیونکہ آج تک جتنے بھی انسان ہوئے ہیں سب کے متعلق یہ چار باتیں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بتائیں اور انہوں نے لکھیں۔ اگر معصوموں کے لیے ان کا علم تعلیم الٰہی کے ساتھ بھی شرک ہوتا تو کیا اتنے فرشتوں کو خدا نے آج تک اپنا شریک بنایا تھا؟ ہرگز نہیں اُس نے کسی کو شریک بنایا اور نہ تعلیم الٰہی سے کسی کے لیے غیوب خمسہ کا علم ماننا شرک ـــــ بات صرف اتنی ہے کہ بعض لوگوں کو عداوتِ رسول کے باعث رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساری مخلوق سے زیادہ علم والا ہونے کی بات پسند نہیں آتی۔ وہ فرشتوں کے لیے تو کیا ابلیس تک کے لیے جس علم کو مان لیں گے اُسی کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ماننے کو شرک ٹھہرا دیتے ہیں ـــــ اس ذہنیت کی اصلاح اور اس مرض کا علاج صرف پروردگارِ عالم کے پاس ہے جس کے ہاتھ میں دلوں کی چابیاں ہیں۔ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

۱۲۳۲ — حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن (عوف) نے ایک گٹھلی کے برابر سونے کے بدلے ایک عورت سے

بن عوف تزوج امرأة على وزن نواة فرأى النبي صلى الله عليه وسلم بشاشة العرس فسأله فقال إني تزوجت امرأة على وزن نواة۔ وعن قتادة عن أنس أن عبد الرحمن بن عوف تزوج امرأة على وزن نواة من ذهب۔

باب ٨٠ التزويج على القرآن وبغير صداق۔

١٣٥۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان سمعت أبا حازم يقول سمعت سهل بن سعد الساعدي يقول إني لفي القوم عند رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ قامت امرأة فقالت يا رسول الله إنها قد وهبت نفسها لك فر فيها رأيك فلم يجبها شيئا ثم قامت فقالت يا رسول الله إنها قد وهبت نفسها لك فر فيها رأيك فلم يجبها شيئا ثم قامت الثالثة فقالت إنها قد وهبت نفسها لك فر فيها رأيك فقام رجل فقال يا رسول الله أنكحنيها قال هل عندك من شيء قال لا قال اذهب فاطلب ولو خاتما من حديد فذهب فطلب ثم جاء فقال ما وجدت شيئا ولا خاتما من حديد فقال هل معك من القرآن شيء قال معي سورة كذا وسورة كذا قال اذهب فقد أنكحتكها بما معك من القرآن۔

باب ٨١ المهر بالعروض وخاتم من حديد۔

١٣٦۔ حدثنا يحيى حدثنا وكيع عن سفيان عن أبي حازم عن سهل بن سعد أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لرجل تزوج ولو بخاتم من حديد۔

باب ٨٢ الشروط في النكاح وقال عمر مقاطع الحقوق عند الشروط وقال المسور سمعت النبي صلى الله عليه وسلم ذكر صهرا له فأثنى عليه في مصاهرته فأحسن قال حدثني

نکاح کیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر شادی کی نشانیاں ملاحظہ فرمائیں تو ان کے متعلق دریافت فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ میں نے ایک عورت کے ساتھ گٹھلی برابر سونے پر نکاح کیا ہے۔ قتادہ نے حضرت انس سے روایت کی کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے ایک عورت سے سونے کی ڈلی کے بدلے نکاح کیا۔

بغیر مہر قرآن پڑھنے پر نکاح کر دینا

ابوحازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کچھ لوگوں کے درمیان میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک عورت کھڑی ہو کر عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! بیشک میں نے اپنی ذات کو آپ کے لیے ہبہ کر دیا، اب جو آپ کی مرضی۔ آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر وہ دوسری دفعہ کھڑی ہو کر عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! میں نے اپنا نفس آپ کے لیے ہبہ کر دیا، آگے آپ کی مرضی۔ آپ نے اسے کوئی جواب مرحمت نہ فرمایا۔ پھر وہ تیسری دفعہ کھڑی ہو کر عرض پرداز ہوئی کہ میں نے اپنا نفس آپ کی ملک میں دیا، آگے جو آپ کی رائے گرامی ہو۔ اس کے بعد ایک شخص کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔ فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کوئی چیز (مہر کے لیے) ہے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا، جاؤ اور تلاش کرو، خواہ وہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔ چنانچہ وہ گیا اور تلاش کرتا رہا۔ پھر جب واپس آیا تو عرض کی کہ مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی بلکہ لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں۔ فرمایا۔ کیا تمہیں کچھ

لوہے کی انگوٹھی تک مہر ہو سکتی ہے۔

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا۔ نکاح کر خواہ (مہر کے لیے) ایک لوہے کی انگوٹھی ہی ہو۔

نکاح کی شرطیں۔

حضرت عمر نے فرمایا کہ حقوق کا ادا کرنا شرطیں پوری کرنے پر موقوف ہے۔ حضرت مسور کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اپنے ایک داماد کا ذکر کیا اور سسرال کے ساتھ اچھا سلوک کرنے پر اس کی تعریف

نَمَّمَتْنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي۔

١٣٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَقُّ مَا أَوْفَيْتُمْ مِنَ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ۔

بَابُ ٨٣ الشُّرُوطِ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي النِّكَاحِ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَا تَشْتَرِطِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا۔

١٣٨ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ زَكَرِيَّاءَ هُوَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تَسْأَلُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا فَإِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا۔

بَابُ ٨٤ الصُّفْرَةِ لِلْمُتَزَوِّجِ وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

١٣٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

بَابٌ

١٤٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ فَأَوْسَعَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا فَخَرَجَ كَمَا يَصْنَعُ إِذَا تَزَوَّجَ فَأَتَى حُجَرَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ يَدْعُو وَيَدْعُونَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَرَأَى رَجُلَيْنِ فَرَجَعَ لَا أَدْرِي آخْبَرْتُهُ أَوْ أُخْبِرَ بِخُرُوجِهِمَا۔

فرمائی۔ فرمایا کہ اس نے جو کہا وہ سچ کر دکھایا اور جو میرے ساتھ وعدہ کیا اسے وفا کیا۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن شرطوں کا پورا کرنا ضروری ہے ان میں سے ان شرطوں کا پورا کرنا اور بھی ضروری ہے جن کے باعث تمہارے لیے شرمگاہیں حلال ہوتی ہیں۔

جن شرطوں کا نکاح میں لگانا درست نہیں۔

حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ عورت اپنی بہن کی طلاق کی شرط نہ لگائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے اپنی مسلمان بہن کی طلاق کا سوال کرنا جائز نہیں ہے تاکہ اس کا حصہ بھی اسی کو مل جائے حالانکہ اس کو وہی ملے گا جو اس کی قسمت میں ہے۔

دولہے کا زرد رنگ استعمال کرنا

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے اس کو حضور سے روایت کیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف حاضر ہوئے اور ان کے اوپر زرد نشانات تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا، تو انہوں نے بتایا کہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کر لیا ہے۔ دریافت فرمایا کہ اسے مہر کیا دیا ہے؟ عرض کی: ایک گٹھلی کے برابر سونا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولیمہ بھی کرو خواہ ایک بکری ہی میسر آئے۔

دعوتِ ولیمہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب کا ولیمہ کیا اور بہت سے مسلمانوں کو کھانا کھلایا اس کے بعد آپ حسب معمول باہر نکلے اور امہات المومنین کے حجروں پر باری باری تشریف لے گئے۔ آپ نے انہیں اور انہوں نے آپ کو دعائے برکت دی۔ جب آپ واپس تشریف لائے تو دو آدمیوں کو بیٹھے دیکھا پس آپ واپس لوٹ گئے۔ مجھے یاد نہیں ہے کہ ان کے جانے

بَابُ ٨٦ كَيْفَ يُدْعَى لِلْمُتَزَوِّجِ۔

١٢١ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ قَالَ مَا هٰذَا قَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

بَابُ ٨٧ الدُّعَاءِ لِلنِّسَاءِ اللَّاتِي يُهْدِينَ الْعَرُوسَ وَلِلْعَرُوسِ۔

١٢٢ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْنِي أُمِّي فَأَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ۔

بَابُ ٨٨ مَنْ أَحَبَّ الْبِنَاءَ قَبْلَ الْغَزْوِ۔

١٢٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمْ يَبْنِ بِهَا۔

بَابُ ٨٩ مَنْ بَنَى بِامْرَأَةٍ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ۔

١٢٤ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَهِيَ ابْنَةُ سِتٍّ وَبَنَى بِهَا وَهِيَ ابْنَةُ تِسْعٍ وَمَكَثَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا۔

بَابُ ٩٠ الْبِنَاءِ فِي السَّفَرِ۔

١٢٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

دولہا کو دعا دینا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف پر زردی کے نشانات دیکھ کر فرمایا:۔ یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ میں نے ایک عورت کے ساتھ گٹھلی کے برابر سونے کے بدلے نکاح کر لیا ہے۔ فرمایا:۔ اللہ تعالٰے تمہیں برکت دے، ولیمہ بھی کرلو، خواہ ایک بکری ہی میسر آئے۔

دلہن بنانے والی عورتوں کا دلہن کو دعائیں دینا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے شرف زوجیت بخشا تو میری والدہ ماجدہ مجھے ایک دولت خانے میں لے گئیں۔ اس وقت کاشانہ اقدس کے اندر انصار کی کچھ عورتیں موجود تھیں۔ انہوں نے کہا:۔ خیر و برکت ہو اور اللہ اچھا نصیب کرے۔

جہاد سے پہلے دولہا دلہن کی خلوت۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ کے نبیوں میں سے ایک نبی نے جہاد کیا، پھر اپنی قوم سے فرمایا:۔ میرے ساتھ وہ شخص جہاد میں شریک نہ ہو جس نے ابھی نئی شادی کی ہو۔ اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنا چاہتا ہو لیکن ابھی صحبت نہ کی ہو۔

نو سالہ بیوی کے ساتھ خلوت کرنا۔

عروہ کا بیان ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا تو وہ چھ سال کی تھیں، جب ان کے ساتھ خلوت فرمائی تو وہ نو سالہ تھیں اور وہ نو سال آپ کی خدمت میں رہیں۔

سفر میں دلہن سے خلوت کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان (واپسی پہ) تین روز قیام

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ فَأُلْقِيَ فِيهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ فَكَانَتْ وَلِيمَتَهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَقَالُوا إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّى لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ۔

باب ۹۱ الْبِنَاءِ بِالنَّهَارِ بِغَيْرِ مَرْكَبٍ وَلَا نِيرَانٍ۔

۱۲۶۔ حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْنِي أُمِّي فَأَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى۔

باب ۹۲ الْأَنْمَاطِ وَنَحْوِهَا لِلنِّسَاءِ۔

۱۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلِ اتَّخَذْتُمْ أَنْمَاطًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَأَنَّى لَنَا أَنْمَاطٌ قَالَ إِنَّهَا سَتَكُونُ۔

باب ۹۳ النِّسْوَةِ اللَّاتِي يَهْدِينَ الْمَرْأَةَ إِلَى زَوْجِهَا۔

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّهَا زَفَّتِ امْرَأَةً إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ

فرمایا اور آپ نے حضرت صفیہ بنت حی کے ساتھ خلوت فرمائی پھر ان کے ولیمہ کی مسلمانوں کو دعوت دی۔ اس میں روٹی اور گوشت کا اہتمام نہ تھا بلکہ آپ نے دسترخوان بچھانے کا حکم دیا اور اس پر کھجوریں پنیر اور گھی رکھا گیا۔ یہی ان کا ولیمہ تھا۔ مسلمان آپس میں کہنے لگے کہ معلوم نہیں ان کا شمار امہات المومنین میں کیا ہے یا لونڈیوں میں؟ بعض حضرات کہنے لگے کہ اگر پردہ کیا گیا تو امہات المومنین سے ہیں اور اگر پردہ نہ کیا گیا تو لونڈیوں سے ہیں۔ جب وہاں سے کوچ کرنے لگے تو حضور نے اپنے پیچھے ان کی جگہ بنائی نیز ان کے اور لوگوں کے درمیان پردہ تان دیا گیا۔

دلہن کو سواری اور روشنی کے بغیر لے جانا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی زوجیت کا شرف بخشا تو میری والدہ محترمہ مجھے لے کر آپ کے کاشانۂ اقدس میں داخل ہوئیں۔ پس مجھے کوئی ڈر محسوس نہ ہوا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت تشریف لائے۔

عورتوں کے لیے نمدے وغیرہ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- کیا تم نے نمدے تیار کر لیے ہیں؟ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہمیں نمدے کہاں میسر ہیں۔ فرمایا۔ عنقریب تمہارے پاس ہوں گے۔

دلہن کو خاوند کے گھر پہنچانے والی عورتیں۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک عورت کا نکاح کسی انصاری مرد کے ساتھ کروایا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ! تمہارے پاس تو [illegible] بجانے کے لیے کوئی چیز نہیں جبکہ انصار سرود کو پسند

يُعْجِبُهُمَا اللَّهْوُ۔

بَابٌ ٩٤ الْهَدِيَّةِ لِلْعَرُوسِ

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ وَاسْمُهُ الْجَعْدُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ بِنَا فِي مَسْجِدِ بَنِي رِفَاعَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بِجَنَبَاتِ أُمِّ سُلَيْمٍ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ فَقَالَتْ لِي أُمُّ سُلَيْمٍ لَوْ أَهْدَيْنَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَقُلْتُ لَهَا افْعَلِي فَعَمَدَتْ إِلَى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَأَقِطٍ فَاتَّخَذَتْ حَيْسَةً فِي بُرْمَةٍ فَأَرْسَلَتْ بِهَا مَعِي إِلَيْهِ فَانْطَلَقْتُ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لِي ضَعْهَا ثُمَّ أَمَرَنِي فَقَالَ ادْعُ لِي رِجَالًا سَمَّاهُمْ وَادْعُ لِي مَنْ لَقِيتَ قَالَ فَفَعَلْتُ الَّذِي أَمَرَنِي فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو عَشَرَةً عَشَرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَقُولُ لَهُمُ اذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ حَتَّى تَصَدَّعُوا كُلُّهُمْ عَنْهَا فَخَرَجَ مِنْهُمْ مَنْ خَرَجَ وَبَقِيَ نَفَرٌ يَتَحَدَّثُونَ قَالَ وَجَعَلْتُ أَغْتَمُّ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ الْحُجُرَاتِ وَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ فَقُلْتُ إِنَّهُمْ قَدْ ذَهَبُوا فَرَجَعَ فَدَخَلَ الْبَيْتَ وَأَرْخَى السِّتْرَ وَإِنِّي لَفِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ قَالَ أَبُو عُثْمَانَ قَالَ أَنَسٌ إِنَّهُ خَدَمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کرتے ہیں۔

دلہن کو تحفہ دینا۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ ہمارے پاس سے گزرتے ہوئے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنو رفاعہ کی مسجد میں آئے تو میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر جب حضرت ام سلیم کے پاس سے ہوتا تو آپ انہیں سلام کرتے۔ پھر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت زینب سے نکاح کیا تو (والدۂ ماجدہ) حضرت ام سلیم نے مجھ سے فرمایا کہ کاش ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی ہدیہ پیش کریں۔ میں نے عرض کی، ایسا ہی کیجیے۔ پس انہوں نے کھجوریں، گھی اور پنیر لیا اور انہیں ہانڈی میں ڈال کر حیس یا حلوہ تیار کیا اور پھر میرے ہاتھوں آپ کی خدمت میں روانہ کیا۔ میں اسے لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو مجھ سے فرمایا۔ اسے رکھ دو اور حکم دیا کہ فلاں فلاں آدمیوں کو بلا لاؤ اور ان کے علاوہ جو بھی تمہیں ملے انہیں بھی۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے وہی کیا جو آپ نے حکم فرمایا تھا جب میں لوٹ کر واپس آیا تو دیکھا کہ کاشانۂ اقدس تو آدمیوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا ہے۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اس حیسہ پر اپنا دست اقدس رکھا جو اللہ نے چاہا اس کے ساتھ کلام فرمایا، پھر آپ نے اس میں سے کھانے کے لیے دس دس آدمیوں کو بلایا اور ان سے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر کھاؤ اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔ وہ فرماتے ہیں کہ دس دس کر کے، سب آدمی کھا چکے۔ چنانچہ کچھ باہر چلے گئے اور چند افراد بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ ان کا بیان ہے کہ یہ بات مجھ پر گراں گزری۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور حجروں کی جانب تشریف لے گئے اور آپ کے پیچھے میں بھی نکل آیا۔ پھر میں نے عرض کی کہ وہ چلے گئے ہیں تو آپ کاشانۂ اقدس میں واپس تشریف لے آئے اور پردہ لٹکا دیا۔ میں بھی حجرے میں تھا کہ آپ زبانِ حق ترجمان سے فرمانے لگے: "اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اجازت نہ ملے مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ۔ یوں نہیں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو۔ ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو جاؤ اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ۔ یہ نہیں کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ۔ بے شک اس میں نبی کو ایذا ہوتی ہے۔ تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے ہیں،

عَشْرَ سِنِيْنَ۔

بَابٌ اسْتِعَارَةِ الثِّيَابِ لِلْعَرُوْسِ وَغَيْرِهَا

۱۲۹۔ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ اَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِيْ طَلَبِهَا فَاَدْرَكَتْهُمُ الصَّلٰوةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوْءٍ فَلَمَّا اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا ذٰلِكَ اِلَيْهِ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ اَمْرٌ قَطُّ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ بَرَكَةً۔

اور اللہ حق فرمانے سے نہیں شرماتا (سورۃ الاحزاب، آیت ۵۳) (ابو عثمانؒ

دلہن کے لیے کپڑے اور زیور مستعار لینا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انھوں نے حضرت اسماء سے ہار مستعار لیا۔ جب وہ گم ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو تلاش میں روانہ کیا۔ جب انھیں وہاں نماز کا وقت ہو گیا تو انھوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی۔ جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو انھوں نے اس کی آپ سے شکایت کی پس تیمم کی آیت نازل ہو گئی۔ اس پر حضرت اسید بن حضیر نے کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ (حضرت صدیقہ) کو جزائے خیر دے کیونکہ خدا کی قسم آپ کی وجہ سے کوئی سختی ایسی نہیں آئی مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے

۲؎ حضرت انس سے روایت کی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا دس سال شرف حاصل کیا ہے۔

۳؎ آسانی فرمادی اور اسے مسلمانوں کے لیے باعث برکت بنا دیا۔

ف: لشکرِ اسلام نے جنگل میں ایسی جگہ پر پڑاؤ کیا ہوا ہے جہاں پانی نہیں ہے۔ رات کا وقت ہے مسلمانوں کے پاس پانی ختم ہو چکا ہے۔ ایسے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا وہ ہار گم ہو جاتا ہے جو انھوں نے اپنی بڑی بہن حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مستعار لیا ہوا تھا۔ اس کو تلاش کرنے کے لیے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض آدمی بھی بھیجے لیکن ہار نہ ملا اور لشکرِ اسلام کو مجبوراً اسی جگہ پر ٹھہرنا پڑا۔ آخر کار نماز کا وقت ہو جاتا ہے اور پانی صحابۂ کرام کے پاس ختم ہو چکا ہے اور کہیں سے دستیاب بھی نہیں ہے۔ اس مجبوری کے وقت میں آیتِ تیمم کا نزول ہوتا ہے۔

بعض لوگوں کو اس واقعے سے یہ عجیب بات سوجھی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیہ وسلم کو تو اس ہار کا پتہ بھی نہ چلا۔ لہٰذا آپ غیب نہیں جانتے تھے ____ ممکن ہے ایسی باتیں کرکے وہ لوگ خوشیاں منا لیتے ہوں کہ اسلام کی بڑی خدمت کر رہے ہیں اور توحید کے جھنڈے کو بلند کر رہے ہیں لیکن بات یہ نہیں ہے۔ وہ حضرات دانستہ یا نادانستہ طور پر اپنی جانوں پر ظلم کر رہے ہیں کیونکہ یہ نہ دین کی خدمت ہے اور نہ عقیدۂ توحید کی سربلندی بلکہ شانِ رسالت کے خلاف محاذ آرائی ہے اور اس زاویۂ نظر کے باعث خواہ ایسا آدمی بظاہر کتنے ہی اونچے مقام پر فائز ہونے کا دعویٰ کرتا رہے لیکن وہ ایمان کی دولت سے محروم ہو جاتا ہے۔

اس واقعے میں پروردگارِ عالم کی مرضی یہی تھی کہ لشکرِ اسلام ابھی۔ بے آب جنگل میں ٹھہرا رہے نماز کا وقت آجائے، پانی نہ ملے اور وَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً کا منظر قائم ہو جائے تو ایسی صورت حال میں آیتِ تیمم کا نزول ہو۔ اس ساری صورت حال کے پیش آنے میں ہار کی گمشدگی ہی بہانہ بنی ہوئی تھی ____ اگر ہار بتا دیا جاتا یا خود ہی مل جاتا تو لشکرِ اسلام چل پڑتا اور آیت

تیمم کا نزول موقع کے مطابق نہ رہتا۔ لہٰذا ہار نہ تو از خود ملا اور نہ حضور نے ہی بتایا تاکہ خدا کی مرضی کے مطابق ہو جائے اور آیت تیمم کے نزول سے مطابقت رکھنے والی حالت برقرار رہے ۔۔۔ یہاں یہ بات ہی لاتعلق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس ہار کا علم تھا یا نہیں تھا؟ ۔۔۔ بات صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسی صورتِ حال کو برقرار رکھنا چاہتا تھا تاکہ صورتِ حال آیت تیمم کے نزول سے مطابقت رکھے اور ہار کا گم ہونا اس کے لیے قادرِ مطلق نے بہانہ بنایا ہوا تھا۔

ان ہر باتوں کو تو یہ علم مصطفیٰ کے خلاف ہتھیار نظر آتا ہے لیکن صحابہ کرام کا زاویہ نظر تو ملاحظہ ہو کہ حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے مسلمانوں پر آلِ ابوبکر کے احسانات میں شمار کرتے ہیں ۔۔۔ اگر ان حضرات کو حضور کا نہ بتانا یا بعض صحابہ کرام کو ہار کی تلاش کے لیے کہنا حضور کے عدمِ علم کی دلیل نظر آتا ہے تو خدا نے بھی بے حساب باتیں نہیں بتائیں اور ہر آدمی کے کندھوں پر نیکی بدی لکھنے کے لیے دو فرشتے کراماً کاتبین بٹھائے ہوئے ہیں، کیا اسے وہ خدا کے عدمِ علم پر محمول کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں تو یہاں بھی ایسے واقعات کو وہ اُس نبی کے عدمِ علم پر محمول نہ کیا کریں جس کا کلمہ پڑھ کر مسلمان کہلاتے ہیں، کیونکہ اُس نبی کو تو اُن کے پروردگار نے اتنا علم عطا فرمایا ہے جس کو ماپنے کا خدا نے کوئی پیمانہ ہی پیدا نہیں فرمایا۔ اُن کے علم و اختیار، فضائل و کمالات اور خصائص کو عطا فرمانے والا پروردگار ہی جانتا ہے کوئی دوسرا نہ کما حقہٗ جانتا ہے اور نہ جان سکتا ہے۔ خدائے ذوالمنن ہمیں توفیق مرحمت فرمائے کہ اس کے محبوب کو صحابہ کرام والے زاویۂ نظر سے دیکھا کریں کیونکہ اصل اسلامی اور ایمانی زاویہ نظر وہی ہے جو صحابہ کرام کا تھا۔

باب ۹۶ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ۔

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَقُولُ حِينَ يَأْتِي أَهْلَهُ بِاسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ثُمَّ قُدِّرَ بَيْنَهُمَا فِي ذٰلِكَ أَوْ قُضِيَ وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا۔

باب ۹۷ الْوَلِيمَةُ حَقٌّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِينَ مَقْدَمَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَكَانَ أُمَّهَاتِي يُوَاظِبْنَنِي عَلَى خِدْمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَمْتُهُ عَشْرَ سِنِينَ وَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ سَنَةً فَكُنْتُ أَعْلَمَ النَّاسِ بِشَأْنِ الْحِجَابِ حِينَ أُنْزِلَ

خاوند اپنی بیوی کے پاس آ کر کیا پڑھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے جب کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے اگر اس وقت اللہ کا نام لے کر یوں کہے: "اے اللہ! مجھے شیطان سے دور رکھ اور اسے بھی شیطان سے دور رکھنا جو تو ہمیں مرحمت فرمائے۔" پھر اگر ان کے مقدر میں ہے اور انہیں کوئی اولاد دی گئی تو شیطان کبھی اسے ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔

ولیمہ کرنا اچھی بات ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا بیان ہے کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولیمہ کرو خواہ ایک بکری ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو اپنی تشریف آوری سے نوازا تو میری عمر دس سال تھی میری والدہ ماجدہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرنے کی تاکید فرماتیں۔ چنانچہ میں نے دس سال آپ کی خدمت کا شرف حاصل کیا اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو میری عمر بیس سال تھی اور پردے کے بارے میں جب حکم نازل ہوا مجھے اس کا بخوبی علم ہے یہ اس وقت کی بات ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش سے خلوت فرمائی۔ چنانچہ جب عروسی حالت

وَكَانَ أَوَّلَ مَا أُنْزِلَ فِي مُبْتَنَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَرُوسًا فَدَعَا الْقَوْمَ فَأَصَابُوا مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوا وَبَقِيَ رَهْطٌ مِنْهُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالُوا الْمُكْثَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ لِكَيْ يَخْرُجُوا فَمَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ حَتّٰى جَاءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتّٰى إِذَا دَخَلَ عَلٰى زَيْنَبَ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ لَمْ يَقُومُوا فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ بِالسِّتْرِ وَأَنْزَلَ الْحِجَابَ۔

بَابٌ ۹۸ الْوَلِيمَةُ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا قَالَ سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ كَمْ أَصْدَقْتَهَا قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ۔

۱۵۳۔ وَعَنْ حُمَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ نَزَلَ الْمُهَاجِرُونَ عَلَى الْأَنْصَارِ فَنَزَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ عَلٰى سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ أُقَاسِمُكَ مَالِي وَأَنْزِلُ لَكَ عَنْ إِحْدَى امْرَأَتَيَّ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ فَخَرَجَ إِلَى السُّوقِ فَبَاعَ وَاشْتَرٰى فَأَصَابَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ فَتَزَوَّجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلٰى زَيْنَبَ أَوْلَمَ بِشَاةٍ۔

۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ شُعَيْبٍ

میں اگلی صبح کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا اور انہیں کھانا کھلایا تو لوگ کھا کر نکل گئے لیکن چند لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے رہے اور کافی دیر کردی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور باہر تشریف لے گئے اور میں بھی آپ کے ساتھ باہر نکل گیا کہ شاید یہ چلے جائیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چل دیئے اور میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا۔ یہاں تک کہ جب حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے کے قریب پہنچے تو آپ نے گمان کیا کہ وہ چلے گئے ہوں گے۔ چنانچہ آپ واپس لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹا۔ جب حضرت زینب کے پاس آئے تو دیکھا کہ وہ بیٹھے ہوئے تھے واپس لوٹ گیا، یہاں تک کہ جب حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے کے پاس پہنچے تو آپ نے سوچا کہ وہ چلے گئے ہوں گے۔ چنانچہ آپ واپس آئے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا۔ دیکھا تو وہ چلے گئے تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا لیا اور اس وقت پردے کا حکم نازل ہوا۔

ولیمہ کرنا چاہیے خواہ ایک بکری سے ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے پوچھا، جنہوں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کر لیا تھا کہ تم نے اسے کتنا مہر دیا ہے؟ یہ عرض گزار ہوئے کہ گٹھلی کے وزن برابر سونا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب مہاجرین مدینہ منورہ میں انصار کے پاس آ کر رہے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے حضرت سعد بن ربیع کے پاس قیام کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ کو اپنا مال تقسیم کر دیتا ہوں اور آپ کے لیے اپنی ایک بیوی سے جدا ہو جاتا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کی بیویوں اور آپ کے مال میں برکت دے۔ پھر بازار کی طرف چلے گئے کچھ خرید و فروخت کی جس سے کچھ پنیر اور گھی حاصل ہوا۔ پھر انہوں نے [illegible]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی زوجہ مطہرہ کا ایسا ولیمہ نہیں کیا جیسا حضرت زینب کا کیا تھا۔ یہ ولیمہ آپ نے ایک بکری سے کیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَأَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ۔

علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو آزاد کر کے ان کے ساتھ نکاح کر لیا اور اسی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا اور حیس کے ساتھ ان کا ولیمہ کیا۔

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ بَيَانٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ بَنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ فَأَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالًا إِلَى الطَّعَامِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک زوجۂ مطہرہ کے ساتھ خلوت فرمائی تو آپ نے مجھے بھیجا کہ لوگوں کو کھانے کے لیے بلا لاؤں

بَابٌ ۹۹ مَنْ أَوْلَمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ أَكْثَرَ مِنْ بَعْضٍ۔

ایک بیوی کا ولیمہ دوسری سے زیادہ کرنا۔

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ ذُكِرَ تَزْوِيجُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عِنْدَ أَنَسٍ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَيْهَا أَوْلَمَ بِشَاةٍ۔

زید بن ثابت کا بیان ہے کہ حضرت زینب بنت جحش کے نکاح کا ذکر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی زوجۂ مطہرہ کا ایسا ولیمہ کرتے نہیں دیکھا جیسا ان کا کیا تھا۔ ان کا ایک بکری کے ساتھ ولیمہ کیا گیا تھا۔

بَابٌ ۱۰۰ مَنْ أَوْلَمَ بِأَقَلَّ مِنْ شَاةٍ۔

ایک بکری سے بھی کم کا ولیمہ کرنا۔

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيرٍ۔

حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض ازواج مطہرات کا ولیمہ دو مد جو کے ساتھ کیا تھا۔

بَابٌ ۱۰۱ حَقِّ إِجَابَةِ الْوَلِيمَةِ وَالدَّعْوَةِ وَمَنْ أَوْلَمَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَنَحْوَهُ وَلَمْ يُوَقِّتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَلَا يَوْمَيْنِ۔

ولیمہ کی دعوت قبول کرنی چاہیئے۔

سات روز تک ولیمہ کرنے کا حکم اور حضور نے ایک یا دو دن کی مدت مقرر نہیں فرمائی ہے۔

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کو ولیمہ کھانے کے لیے بلایا جائے تو اسے چاہیئے کہ حاضر ہو جائے۔

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُكُّوا الْعَانِيَ وَأَجِيبُوا الدَّاعِيَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیدی کو چھڑایا کرو، دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کیا کرو اور بیمار کی بیمار پرسی کیا کرو۔

۱۶۱ ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ وَعَنْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيَّةِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَالشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَشْعَثَ فِي إِفْشَاءِ السَّلَامِ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ نے ہمیں بیمار کی عیادت کرنے، جنازے کے پیچھے جانے، چھینکنے والے کو جواب دینے، قسم پوری کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، سلام کو پھیلانے اور دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرنے کا حکم فرمایا اور سونے کی انگوٹھی، چاندی کے برتنوں، ریشمی گدیلے، ریشمی جھول، ریشمی کپڑوں، استبرق اور دیباج کے کپڑوں سے منع فرمایا ہے۔ ابو عوانہ نے بواسطہ شیبانی، اشعث سے سلام پھیلانے کے بارے میں اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۶۲ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَعَا أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُرْسِهِ وَكَانَتِ امْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ خَادِمَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوسُ قَالَ سَهْلٌ تَدْرُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا أَكَلَ سَقَتْهُ إِيَّاهُ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو اسید ساعدی نے اپنی شادی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدعو کیا اور اس روز ان کی اہلیہ محترمہ عروسی حالت کے باوجود ان کی خدمت گزاری کر رہی تھیں۔ حضرت سہل نے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا پلایا۔ اس نے رات کے وقت آپ کے لیے کھجوریں بھگو دی تھیں۔ جب آپ کھانا تناول فرما چکے تو اس نے وہی آپ کو شیرہ پلایا تھا۔

بَابٌ ۱۰۲ ـ مَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ۔

جس نے دعوت قبول نہ کی اس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی۔

۱۶۳ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ سب سے برا ولیمہ کا وہ کھانا ہے جس میں امیروں کو بلایا جائے اور غریب نظر انداز کر دیے جائیں۔ نیز جو دعوت کو قبول نہ کرے اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

بَابٌ ۱۰۳ ـ مَنْ أَجَابَ إِلَى كُرَاعٍ۔

سری پائے کی دعوت قبول کرنا۔

۱۶۴ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مجھے سری پائے کھانے کی دعوت دی جائے تو میں قبول کر لیتا اور اگر مجھے سری پائے کا ہدیہ دیا جاتا تو میں قبول کر لیتا۔

بَابٌ ۱۰۴ ـ إِجَابَةِ الدَّاعِي فِي الْعُرْسِ

شادی وغیرہ کی دعوت قبول کرنا۔

وَغَيْرِهَا۔

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجِيْبُوْا هٰذِهِ الدَّعْوَةَ اِذَا دُعِيْتُمْ لَهَا قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَاْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِ الْعُرْسِ وَهُوَ صَائِمٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تمہاری دعوت کی جائے تو اس (ولیمہ کی) دعوت کو قبول کر لیا کرو۔ ان (نافع) کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر روزہ دار ہونے کے باوجود شادی وغیرہ کی دعوتوں میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔

بَابٌ ۱۰۵ ذَهَابِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ اِلَى الْعُرْسِ۔

دعوتِ ولیمہ میں عورتوں اور بچوں کو لے جانا۔

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ اَبْصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً وَّصِبْيَانًا مُقْبِلِيْنَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ مُمْتَنًّا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ۔

عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ عورتوں اور بچوں کو دعوتِ ولیمہ سے واپس آتے ہوئے دیکھا تو آپ جوشِ مسرت میں کھڑے ہو گئے اور فرمایا۔ خدا گواہ ہے کہ تم مجھے لوگوں میں سب سے پیارے ہو۔

بَابٌ ۱۰۶ هَلْ يَرْجِعُ اِذَا رَاَى مُنْكَرًا فِي الدَّعْوَةِ وَرَاٰى ابْنُ مَسْعُوْدٍ صُوْرَةً فِي الْبَيْتِ فَرَجَعَ وَدَعَا ابْنُ عُمَرَ اَبَا اَيُّوْبَ فَرَاٰى فِي الْبَيْتِ سِتْرًا عَلَى الْجِدَارِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ غَلَبَنَا عَلَيْهِ النِّسَاءُ فَقَالَ مَنْ كُنْتُ اَخْشٰى عَلَيْهِ فَلَمْ اَكُنْ اَخْشٰى عَلَيْكَ وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُ لَكُمْ طَعَامًا فَرَجَعَ۔

دعوت میں بری بات دیکھ کر لوٹ آنا۔ حضرت ابن مسعود نے گھر میں تصویر دیکھی تو واپس چلے آئے۔ حضرت ابن عمر نے حضرت ابوایوب انصاری کو مدعو کیا تو انہوں نے گھر کی دیوار پر پردہ دیکھا۔ ابن عمر کہنے لگے کہ عورتوں نے ہمیں مجبور کر دیا ہے۔ حضرت ابوایوب نے کہا کہ مجھے دوسروں سے تو اس بات کا خطرہ تھا لیکن آپ کے متعلق یہ خدشہ نہ تھا۔ خدا کی قسم، اب میں آپ کا کھانا نہیں کھاؤں گا، اور واپس لوٹ گئے۔

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهِ مَاذَا اَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ قَالَتْ فَقُلْتُ

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ انہوں نے ایک گدا خریدا جس پر تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپ اندر داخل نہ ہوئے بلکہ دروازے پر ہی کھڑے رہے۔ میں نے ناراضگی کو آپ کے مبارک چہرے سے پہچان لیا۔ پس میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں، مجھ سے کیا گناہ سرزد ہو گیا ہے؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس گدے کا کیا حال ہے؟ فرمانے لگیں

اَشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلٰئِكَةُ۔

میں عرض گذار ہوئی۔ میں نے یہ آپ کے لیے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر جلوہ افروز ہوا کریں اور اس کے ساتھ ٹیک لگایا کریں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے روز عذاب دیا جائیگا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنائی ہیں ان میں جان ڈالو۔

بَابٌ قِيَامِ الْمَرْاَةِ عَلَى الرِّجَالِ فِي الْعُرُسِ وَخِدْمَتِهِمْ بِالنَّفْسِ۔

دلہن کا مہمانوں کی خدمت کرنا۔

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ لَمَّا عَرَّسَ اَبُوْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ فَمَا صَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا وَلَا قَرَّبَهُ اِلَيْهِمْ اِلَّا امْرَاَتُهُ اُمُّ اُسَيْدٍ بَلَّتْ تَمَرَاتٍ فِيْ تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ اَمَاثَتْهُ لَهُ فَسَقَتْهُ تُتْحِفُهُ بِذٰلِكَ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان ہے کہ جب ابو اسید ساعدی کی شادی ہوئی تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے اصحاب کی دعوت کی ان کی دلہن نے ہی کھانا تیار کیا انہوں نے ہی مہمانوں کے سامنے پیش کیا اور ام اسید نے رات کے وقت پتھر کے ایک پیالے میں کچھ کھجوریں بھگوری تھیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرما چکے تو اس نے وہ شیرہ ایک برتن میں نکال کر نوش فرمانے کے لیے آپ کی خدمت میں پیش کیا۔

بَابٌ النَّقِيْعِ وَالشَّرَابِ الَّذِيْ لَا يُسْكِرُ فِي الْعُرُسِ۔

دعوت میں نشہ نہ لانے والا شیرہ پلانا۔

۱۶۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ اَنَّ اَبَا اُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَاَتُهُ خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ الْعَرُوْسُ فَقَالَتْ اَوْ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَنْقَعْتُ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْقَعْتُ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِيْ تَوْرٍ۔

ابو حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ابو اسید ساعدی نے اپنی شادی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ اس روز ان کی بیوی نے میزبانی کے فرائض انجام دئے حالانکہ وہ عروسی لباس میں تھیں۔ ان کی بیوی یا ابو اسید نے کہا۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کیا چیز تیار کی تھی؟ میں نے رات کے وقت ایک پیالے میں آپ کے لیے کچھ کھجوریں بھگودی تھیں۔

بَابٌ الْمُدَارَاةِ مَعَ النِّسَاءِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَرْاَةُ كَالضِّلَعِ۔

عورتوں کے ساتھ رواداری برتنا۔

حضور کا ارشاد ہے کہ عورت پسلی کی طرح ہے۔

۱۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْاَةُ كَالضِّلَعِ اِنْ اَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا وَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيْهَا عِوَجٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت پسلی کے مانند ہے۔ اگر اسے سیدھا کرو گے تو ٹوٹ جائے گی۔ اگر اسی طرح اس کے ساتھ فائدہ اٹھانا چاہو تو فائدہ اٹھا سکتے ہو ورنہ اس کے اندر ٹیڑھا پن موجود ہے۔

باب ۱۱ الوصاة بالنساء۔

۱۶۱۔ حدثنا اسحٰق بن نصر، حدثنا حسین الجعفی عن زائدة عن میسرة عن ابی حازم عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من کان یؤمن بالله والیوم الآخر فلا یؤذی جاره واستوصوا بالنساء خیرا فانهن خلقن من ضلع وان اعوج شیء فی الضلع اعلاه فان ذهبت تقیمه کسرته وان ترکته لم یزل اعوج فاستوصوا بالنساء خیرا۔

۱۶۲۔ حدثنا ابو نعیم حدثنا سفیان عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر قال کنا نتقی الکلام والانبساط الی نسائنا علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم هیبة ان ینزل فینا شیء فلما توفی النبی صلی الله علیه وسلم تکلمنا وانبسطنا۔

باب ۱۱ قوا انفسکم واهلیکم نارا۔

۱۶۳۔ حدثنا ابو النعمان حدثنا حماد بن زید عن ایوب عن نافع عن عبد الله قال النبی صلی الله علیه وسلم کلکم راع وکلکم مسؤل فالامام راع وهو مسؤل والرجل راع علی اهله وهو مسؤل والمرأة راعیة علی بیت زوجها وهی مسؤلة والعبد راع علی مال سیده وهو مسؤل الا فکلکم راع وکلکم مسؤل۔

باب ۱۲ حسن المعاشرة مع الاهل۔

۱۶۴۔ حدثنا سلیمان بن عبد الرحمٰن وعلی بن حجر قالا اخبرنا عیسی بن یونس حدثنا هشام بن عروة عن عبد الله بن عروة عن عروة عن عائشة قالت جلس احدی عشرة امرأة فتعاهدن وتعاقدن ان لا یکتمن من اخبار ازواجهن شیئا قالت الاولی زوجی لحم جمل غث علی رأس جبل لا سهل فیرتقی ولا سمین فینتقل قالت الثانیة زوجی لا ابث

عورتوں کے متعلق وصیت۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دے اور عورتوں کے ساتھ نیکی کرنے کے بارے میں میری وصیت قبول کرلو اور سب سے اوپر والی پسلی سب سے زیادہ ٹیڑھی ہوتی ہے، اگر تم اسے سیدھا کرنے چلوگے تو توڑ ڈالوگے اور اس کے حال پر چھوڑے رہوگے تب بھی ہمیشہ ٹیڑھی رہے گی پس عورتوں کے ساتھ بھلائی کرنے کے بارے میں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں ہم عورتوں کے ساتھ زیادہ گفتگو اور دل لگی کرنے سے پرہیز کیا کرتے تھے کہ کہیں ہمارے بارے میں آسمان سے کوئی حکم نازل نہ ہو جائے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو ہم ان کے ساتھ گفتگو اور دل لگی کرنے لگ گئے۔

اپنے بیوی بچوں کو جہنم سے بچاؤ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر ایک سے پوچھا جائے گا۔ پس امام (بادشاہ) حاکم ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ ہر شخص اپنے اہل و عیال کا حاکم ہے اور ان کے متعلق اس سے پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر میں حاکم ہے اس سے پوچھا جائے گا۔ غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ پس تم میں سے ہر ایک حاکم و نگران ہے اور ہر ایک سے پوچھا جائے گا۔

اہل و عیال کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا۔

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ گیارہ عورتوں نے ایک جگہ جمع ہو کر آپس میں عہد و معاہدہ کیا کہ اپنے اپنے خاوند کی کوئی ذرا سی بات بھی نہیں چھپائیں گی۔ ان میں سے ایک عورت نے کہا کہ میرا خاوند دبلے پتلے اونٹ کے گوشت کی طرح ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہوا ہو۔ نہ اس تک پہنچنا ہی کوئی آسان کام اور نہ وہ اتنا موٹا ہی کہ کوئی اس کی خاطر اتنی تکلیف اٹھائے۔ دوسری کہنے لگی کہ میں تو اپنے خاوند کا ذکر کرتے ہوئے ڈرتی ہوں کہ اگر میں نے اس کا ذکر کیا تو اسے چھوڑ

خَبَرَهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عُجَرَهُ
وَبُجَرَهُ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِي الْعَشَنَّقُ إِنْ أَنْطِقْ أُطَلَّقْ
وَإِنْ أَسْكُتْ أُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِي كَلَيْلِ
تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ قَالَتِ
الْخَامِسَةُ زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ وَلَا
يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ
وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَإِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُولِجُ
الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي غَيَايَاءُ
أَوْ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ
أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِي الْمَسُّ مَسُّ
أَرْنَبٍ وَالرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيعُ
الْعِمَادِ طَوِيلُ النِّجَادِ عَظِيمُ الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ
النَّادِ قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ
مِنْ ذَلِكِ لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ
وَإِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ قَالَتِ
الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ فَمَا أَبُو زَرْعٍ أَنَاسَ مِنْ
حُلِيٍّ أُذُنَيَّ وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ
إِلَيَّ نَفْسِي وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي فِي
أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا
أُقَبَّحُ وَأَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ وَأَشْرَبُ فَأَتَقَنَّحُ أُمُّ أَبِي زَرْعٍ
فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ عُكُومُهَا رَدَاحٌ وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ ابْنُ أَبِي
زَرْعٍ فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَيُشْبِعُهُ
ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ طَوْعُ
أَبِيهَا وَطَوْعُ أُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ
أَبِي زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا
وَلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا
قَالَتْ خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَأَةً
مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا
بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا

ذلیل و رسوا ورنہ مجھے اس کی تمام ظاہر اور پوشیدہ خامیوں کا علم ہے۔ تیسری نے کہا کہ میرا خاوند ایک لمبا تڑنگا انسان ہے۔ اگر اس کی خامیاں بیان کروں تو طلاق دے دی جائے گی اور اگر بیان نہ کروں تو مجھے لٹکا یا ہوا ہے۔ چوتھی نے کہا کہ میرا خاوند علاقہ تہامہ کی آب و ہوا کے مانند معتدل ہے نہ گرم نہ سرد۔ نہ ڈرتا ہے اور نہ اکتاتا ہے۔ پانچویں نے کہا کہ میرا خاوند گھر میں چیتا اور باہر شیر ہے۔ جو کرتا ہے اس کے بارے میں پوچھتا بھی نہیں۔ چھٹی عورت نے کہا کہ میرا خاوند کھانے بیٹھے تو سارا ہی چٹ کر جائے اگر پینے لگے تو ایک قطرہ باقی نہ چھوڑے۔ سونے لگے تو اکیلا ہی پڑا رہتا ہے۔ نہ مجھے ہاتھ لگاتا ہے اور نہ کبھی میرا حال پوچھتا ہے۔ ساتویں کہنے لگی کہ میرا خاوند جاہل نادان اور کاہل انسان ہے۔ میرے اوپر اوندھا پڑا رہتا ہے۔ دنیا بھر کے سارے عیب اس کی ذات میں جمع ہیں۔ ذرا سی بات پر سر پھوڑ دے یا ہاتھ توڑ ڈالے اور چاہے تو دونوں کام کر گزرے۔ آٹھویں نے کہا کہ میرے خاوند کا چھونا خرگوش کے چھونے کی طرح ہے لیکن اس کی خوشبو زعفران جیسی ہے۔ نویں عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا مکان عالیشان ہے۔ طویل پرتلے اور راکھ کے ڈھیروں والا ہے۔ اس کے قریب ہی پنچایت گھر ہے۔ دسویں نے کہا کہ میرے خاوند کا نام مالک ہے اور کیسا مالک! وہ ہر چیز خوبی والا ہے۔ اس کے پاس بہت سارے اونٹ ہیں جو جا بجا گھر کے اردگرد بیٹھے رہتے ہیں۔ مہمانوں کیلئے اونٹ ذبح کرواتا ہے۔ جہاں وہ گھنگھرو کی آواز سنتے ہیں تو انھیں اپنے ذبح ہونے کا یقین ہو جاتا ہے۔ گیارھویں عورت کہنے لگی کہ میرے خاوند کا نام ابوزرع ہے۔ ابوزرع کا کیا پوچھنا اس نے زیورات سے میرے کانوں کو جھکا دیا۔ کھلا پلا کر میرے بازوؤں کو چربی سے موٹا کر دیا اور میں اپنے موٹاپے کو محسوس کرنے لگی۔ شادی سے پہلے چند بھیڑ بکریوں کے ساتھ میں تنگی سے گزر اوقات کر رہی تھی لیکن ابوزرع نے مجھے بکثرت گھوڑوں، اونٹوں اور کھیتوں کا مالک بنا دیا۔ اتنی جائیداد کا مالک ہونے پر بھی اس کا مزاج بہت عمدہ ہے۔ میں بات کرتی ہوں تو وہ کبھی برا نہیں مناتا۔ سو جاتی ہوں تو خواہ صبح تک سوتی رہوں لیکن کبھی نہیں جگاتا۔ اپنی مرضی کے مطابق کھاتی پیتی ہوں۔ ابوزرع کی والدہ یعنی میری ساس صاحبہ کا کیا کہنا۔ ان کے صندوق بھرے رہتے ہیں اور گھر کشادہ ہے۔ ابوزرع کا بیٹا نہایت نازک اندام پتلا اور چھریرے جسم۔ کم خوراک اتنا کہ چھ ماہ کی بکری کی ایک ہی دستی میں شکم سیر ہو جائے۔ ابوزرع کی بیٹی کی کیا بات ہے۔ اپنے ماں باپ کی لاڈلی اور فرماں بردار ہے لیکن سوکن کے واسطے

سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَأَخَذَ خَطِّيًّا وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا قَالَ كُلِي أُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِي أَهْلَكِ قَالَتْ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامٍ وَلَا تُعَشِّشُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فَأَتَقَمَّحُ بِالْمِيمِ وَهٰذَا أَصَحُّ۔

۱۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الْحَبَشُ يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ فَسَتَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَنْظُرُ فَمَا زِلْتُ أَنْظُرُ حَتَّى كُنْتُ أَنَا أَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ تَسْمَعُ اللَّهْوَ۔

جھن ہے۔ ابوزرع کی ماں کا بھی کیا کہنا، بھاری ہاتھوں کو ادھر ادھر نہیں پھیلاتی اور نہ گھر کے کسی راز کو فاش کرتی ہے کوئی چیز چرا کر نہیں کھاتی اور گھر کی پوری طرح صفائی رکھتی ہے اور گھر کو صاف ستھرا رکھنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتی۔ اس کا بیان ہے کہ ایک روز ابوزرع ایسے وقت گھر سے باہر نکلا جبکہ برتنوں میں دودھ سے مکھن نکال رہی تھیں۔ اسے ایک عورت ملی جس کے چیتے کے بچوں کی طرح دو بچے تھے جو اس کے زیر بغل پستانوں سے کھیلتے ہوئے دودھ پی رہے تھے۔ پس اس نے مجھے طلاق دے کر اس عورت کے ساتھ نکاح کر لیا اس کے بعد ناچار میں نے ایک ایسے شخص سے نکاح کر لیا جو بہترین گھوڑ سوار اور نیزہ بازی کا شائق تھا۔ اس نے مجھے بہت سے جانور اور ہر قسم کے اسباب سے ایک جوڑا دیا۔ اس نے مجھے[۲]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کچھ حبشی اپنے ہتھیاروں سے کھیل رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے چھپا لیا اور میں ان کا کھیل دیکھتی رہی، یہاں تک کہ اپنی مرضی سے گئی۔ اس سے اندازہ لگا لیجئے کہ ایک کمسن لڑکی کتنی دیر تک کھیل کود دیکھ سکتی ہے۔

۲ وہ اجازت دی کہ جتنا چاہو کھاؤ پیو اور اپنے عزیز و اقارب کو بھی کھلاؤ، لیکن اس نے جتنا مال مجھے دیا اس کے ساتھ تو ابوزرع کا ایک برتن بھی نہیں بھرے گا۔ حضرت عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میں بھی تمہارے لیے اسی طرح ہوں جیسے ام زرع کے لیے ابوزرع تھا۔

ف: حبشیوں کی عید تھی تو انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنے ہتھیاروں کے ساتھ کھیلنے کی اجازت طلب کی۔ حضور نے انھیں اجازت مرحمت فرما دی تو وہ مسجد نبوی کے صحن میں اپنے ہتھیاروں سے کھیلنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں تھے اور ان کا کام ملاحظہ فرما رہے تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت صدیقہ بھی دیکھنے لگیں اور وہ حضور کے پیچھے چھپی ہوئی تھیں۔ وہ حسب منشاء کافی دیر تک دیکھتی رہی تھیں اور حبشیوں کو نظر نہیں آ رہی تھیں کیونکہ حضور کے پیچھے چھپی ہوئی تھیں۔

یہ پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے ورنہ جہاں حضرت صدیقہ غیر محرم مردوں سے چھپی ہوئی تھیں وہاں انھیں دیکھ بھی نہیں سکتی تھیں جیسا کہ ایک دفعہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر بارگاہ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات سے فرمایا کہ ان سے پردہ کرو۔ وہ عرض گزار ہوئیں یہ تو نابینا ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم تو نابینا نہیں ہو۔ یعنی اگرچہ یہ تمہیں نہیں دیکھ سکتے لیکن تم تو انھیں دیکھتی ہو اور کسی نامحرم مرد کو دیکھنا تمہارے لیے بھی تو جائز نہیں ہے ——— معلوم ہوا کہ کسی نامحرم مرد کو دیکھنا اور نامحرم مرد کو اپنا آپ دکھانا عورت کے لیے جائز نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

بَابُ ۱۱۳ مَوْعِظَةِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ لِحَالِ زَوْجِهَا

باپ کا خاوند کے بارے میں بیٹی کو نصیحت کرنا۔

۱۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میری بھی

۲ امام بخاری فرماتے ہیں کہ سعید بن سلمہ نے ہشام سے جو روایت کی ہے اس میں وَلَا تُعَشِّشُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا ہے امام بخاری فرماتے ہیں کہ فاتقنح میم کے ساتھ ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا حَتَّى حَجَّ وَحَجَجْتُ مَعَهُ وَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِإِدَاوَةٍ فَتَبَرَّزَ ثُمَّ جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ مِنْهَا فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا قَالَ وَاعَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ هُمَا عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيثَ يَسُوقُهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَجَارٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَهُمْ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ بِمَا حَدَثَ مِنْ خَبَرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ أَوْ غَيْرِهِ وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَأْخُذْنَ مِنْ أَدَبِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ فَصَخِبْتُ عَلَى امْرَأَتِي فَرَاجَعَتْنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي قَالَتْ وَلِمَ تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَاللّٰهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ وَإِنَّ إِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَأَفْزَعَنِي ذَلِكَ وَقُلْتُ لَهَا قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْهُنَّ ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَنَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَيْ حَفْصَةُ أَتُغَاضِبُ إِحْدَاكُنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ قَدْ خِبْتِ وَخَسِرْتِ أَفَتَأْمَنِينَ أَنْ يَغْضَبَ اللّٰهُ لِغَضَبِ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهْلِكِي

یہ خواہش رہی کہ حضرت عمرؓ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دونوں بیویوں کے بارے میں دریافت کروں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا فرمایا ہے۔ ایک مرتبہ وہ حج کے لیے گئے اور میں نے بھی ان کے ساتھ حج کیا۔ راستے میں وہ قضائے حاجت کے لیے ایک طرف گئے تو میں پانی کا لوٹا لے کر ادھر چلا گیا۔ جب وہ فارغ ہو کر آئے تو میں نے ہاتھ دھلائے، پھر انہوں نے وضو کیا۔ میں عرض گزار ہوا۔ اے امیر المومنین! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وہ دو بیویاں کون سی ہیں جن کے بارے اللہ تعالیٰ نے اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فرمایا ہے؟ فرمایا اے ابن عباس! تم پر تعجب ہے، وہ عائشہ اور حفصہ ہیں۔ پھر حضرت عمرؓ نے مثل سابق حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اور میرا ایک انصاری ہمسایہ ہم دونوں مدینہ منورہ کے عوالی میں رہائش پذیر تھے۔ ہم دونوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی وحی کی خبر باری باری حاصل کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک روز وہ آتا اور ایک روز میں آیا کرتا اور واپس جا کر اپنے ساتھی کو وحی اور آپ کے ارشادات عالیہ کے متعلق بتا دیا جاتا۔ چنانچہ جب بھی آتے تو دونوں ایسا ہی کرتے۔ ہم قریش کی جماعت عورتوں پر غالب رہتی تھی لیکن جب ہم یہاں آئے تو انصاری حضرات پر عورتوں کو غالب پایا۔ چنانچہ ہماری عورتیں بھی انصاری عورتوں کا اثر قبول کرنے لگیں۔ میں نے ایک دفعہ اپنی بیوی کو ڈانٹا تو اس نے مجھے پلٹ کر جواب دیا۔ مجھے اس کا جواب دینا ناگوار گزرا۔ اس نے کہا۔ آپ میرے جواب دینے کو ناپسند کیوں ٹھہراتے ہیں جبکہ خدا کی قسم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات آپ کو پلٹ کر جواب دیتی ہیں اور ایک تو ان میں سے سارا دن شام تک آپ کو چھوڑے رکھتی ہے۔ میں اس بات سے ڈر گیا اور میں نے کہا کہ ان میں سے ایسا کرنے والی تو خسارے میں ہے۔ پھر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور بارگاہ عالی کی جانب روانہ ہو گیا۔ چنانچہ حفصہ کے پاس پہنچا اور اس سے کہا۔ اے حفصہ! کیا تم میں سے کوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سارا دن شام تک ناراض رکھتی ہے؟ اس نے جواب دیا، ہاں۔ میں نے کہا کہ تم نامراد ہوئیں اور خسارے میں پڑ گئیں۔ کیا تمہیں اس بات کا خیال نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے۔ پس تم ہلاک ہو جاؤ گی۔ لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مطالبہ نہ کرو، پلٹ کر جواب نہ دو اور آپ سے کنارہ کشی نہ کرنا۔ اپنی ضرورت کے لیے مجھ سے مانگ

وتستكثري النبي صلى الله عليه وسلم ولا تراجعيه
في شيء ولا تهجريه، وسليني ما بدا لك ولا يغرنك
أن كانت جارتك أوضأ منك وأحب إلى النبي صلى
الله عليه وسلم يريد عائشة قال عمر وكنا قد تحدثنا
أن غسان تنعل الخيل لغزونا فنزل صاحبي الأنصاري
يوم نوبته فرجع إلينا عشاء وضرب بابي ضربا شديدا
وقال أثم هو ففزعت فخرجت إليه فقال قد حدث
اليوم أمر عظيم قلت ما هو أجاء غسان قال لا بل
أعظم من ذلك وأهول طلق النبي صلى الله عليه
وسلم نساءه فقلت خابت حفصة وخسرت قد
كنت أظن هذا يوشك أن يكون فجمعت علي
ثيابي فصليت صلاة الفجر مع النبي صلى الله عليه
وسلم فدخل النبي صلى الله عليه وسلم مشربة له
فاعتزل فيها ودخلت على حفصة فإذا هي تبكي فقلت
ما يبكيك ألم أكن حذرتك هذا أطلقكن النبي صلى
الله عليه وسلم قالت لا أدري ها هو ذا معتزل في
المشربة فخرجت فجئت إلى المنبر فإذا حوله رهط
يبكي بعضهم فجلست معهم قليلا ثم غلبني ما أجد
فجئت المشربة التي فيها النبي صلى الله عليه وسلم
فقلت لغلام له أسود استأذن لعمر فدخل الغلام
فكلم النبي صلى الله عليه وسلم ثم رجع فقال
كلمت النبي صلى الله عليه وسلم وذكرتك له
فصمت فانصرفت حتى جلست مع الرهط الذين
عند المنبر ثم غلبني ما أجد فجئت فقلت للغلام استأذن
لعمر فدخل ثم رجع فقال قد ذكرتك له فصمت
فرجعت فجلست مع الرهط الذين عند المنبر ثم
غلبني ما أجد فجئت الغلام فقلت استأذن لعمر
فدخل ثم رجع إلي فقال قد ذكرتك له فصمت
فلما وليت منصرفا قال إذا الغلام يدعوني فقال

کیا کرو۔ اپنی پڑوسن کو دیکھ کر دھوکا نہ کھانا کیونکہ وہ تم سے خوبصورت اور
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پیاری ہے۔ ان کی مراد حضرت عائشہ سے تھی۔
حضرت عمر نے فرمایا کہ ان دنوں ہم میں چرچا تھا کہ غسان کا بادشاہ ہم سے
لڑنے کے لیے گھوڑوں کے کھروں میں نعلیں لگوا رہا ہے پس میرا انصاری ساتھی
ایک روز اپنی باری پر عشاء کے وقت واپس لوٹا۔ اس نے بڑے زور سے
میرا دروازہ پیٹا اور کہا کیا وہ ہیں؟ میں ڈر گیا اور باہر نکل کر اس کے پاس آیا۔
اس نے کہا کہ آج تو بہت بڑا حادثہ ہو گیا۔ میں نے کہا، کیا ہوا؟ کیا غسان کا
بادشاہ آگیا؟ اس نے کہا: بلکہ اس سے بھی بڑا ہولناک واقعہ کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی۔ پس میں نے کہا کہ حفصہ
نامراد ہوئی اور خسارے میں رہی۔ میرا خیال بھی یہی تھا کہ عنقریب ایسا ہوگا
میں نے اپنے کپڑے سنبھالے اور صبح کی نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ ادا کی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بالاخانے میں تشریف لے جا کر
ایک گوشے میں علیحدہ ہو گئے اور میں حفصہ کے پاس پہنچا تو وہ رو رہی تھی۔
میں نے کہا۔ روتی کیوں ہو، کیا میں تمہیں ڈراتا نہ تھا، بتاؤ کیا تمہیں نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے طلاق دے دی ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ مجھے کچھ معلوم
نہیں لیکن آپ کنارہ کش ہو کر بالاخانے میں جلوہ افروز ہیں۔ میں باہر نکلا اور
منبر شریف کی جانب گیا جبکہ وہاں کچھ ہی افراد تھے اور بعض رو رہے تھے۔
میں تھوڑی دیر ان کے پاس بیٹھا لیکن اپنے آپ کی طرح مضطرب ہو کر نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے بالاخانے کی طرف چل پڑا۔ میں نے آپ کے حبشی غلام
سے کہا کہ عمر کے لیے اجازت تو طلب کرو۔ غلام اندر داخل ہوا اور نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کر کے واپس لوٹا اور کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہا اور آپ کا ذکر کیا لیکن حضور خاموش رہے۔ پس میں واپس لوٹ
آیا اور جو لوگ منبر کے پاس تھے ان کے پاس آ بیٹھا۔ جب دل بے قرار ہو
گیا تو پھر حاضر ہوا اور غلام سے کہا کہ عمر کے لیے اجازت تو طلب کرو۔ وہ
اندر گیا اور جب واپس لوٹا تو کہا کہ میں نے آپ کا ذکر کیا تھا لیکن حضور
خاموش رہے۔ پس میں واپس لوٹ آیا اور جو لوگ منبر کے پاس تھے
ان میں آ بیٹھا۔ پھر جب مجھ پر پریشانی کا غلبہ ہوا تو میں نے غلام کے پاس
جا کر کہا کہ عمر کے لیے اجازت تو طلب کرو۔ وہ اندر داخل ہوا اور جب
لوٹ کر میرے پاس آیا تو کہا کہ میں نے آپ کا ذکر کیا تھا لیکن حضور خاموش

قد أذن لك النبي صلى الله عليه وسلم فدخلت
على رسول الله صلى الله عليه وسلم فإذا هو مضطجع
على رمال حصير ليس بينه وبينه فراش قد أثر الرمال
بجنبه متكئا على وسادة من أدم حشوها ليف،
فسلمت عليه ثم قلت وأنا قائم: يا رسول الله،
أطلقت نساءك؟ فرفع إلي بصره فقال: لا. فقلت: الله
أكبر. ثم قلت وأنا قائم أستأنس: يا رسول الله، لو
رأيتني وكنا معشر قريش نغلب النساء، فلما قدمنا
المدينة إذا قوم تغلبهم نساؤهم، فتبسم النبي
صلى الله عليه وسلم، ثم قلت: يا رسول الله، لو رأيتني
ودخلت على حفصة فقلت لها: لا يغرنك أن كانت
جارتك أوضأ منك وأحب إلى النبي صلى الله عليه
وسلم، يريد عائشة، فتبسم النبي صلى الله عليه وسلم
تبسمة أخرى، فجلست حين رأيته تبسم، فرفعت
بصري في بيته، فوالله ما رأيت في بيته شيئا يرد
البصر غير أهبة ثلاثة، فقلت: يا رسول الله، ادع الله
فليوسع على أمتك، فإن فارس والروم قد وسع
عليهم وأعطوا الدنيا وهم لا يعبدون الله، فجلس
النبي صلى الله عليه وسلم وكان متكئا فقال: أوفي
هذا أنت يا ابن الخطاب، إن أولئك قوم عجلوا
طيباتهم في الحياة الدنيا، فقلت: يا رسول الله، استغفر
لي. فاعتزل النبي صلى الله عليه وسلم نساءه من
أجل ذلك الحديث حين أفشته حفصة إلى عائشة
تسعا وعشرين ليلة، وكان قال: ما أنا بداخل عليهن
شهرا من شدة موجدته عليهن حين عاتبه الله، فلما
مضت تسع وعشرون ليلة دخل على عائشة فبدأ
بها، فقالت له عائشة: يا رسول الله، إنك كنت قد
أقسمت أن لا تدخل علينا شهرا، وإنا أصبحت
من تسع وعشرين ليلة أعدها عدا، فقال: الشهر تسع

رہے۔ جب میں واپس لوٹ رہا تھا تو غلام نے مجھے آواز دی اور کہا کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اجازت مرحمت فرما دی ہے۔ پس
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ
کوئی کپڑا بچھائے بغیر کھجور کی چٹائی پر ہی استراحت فرما رہے ہیں اور چٹائی کے
جسم اطہر پر نشانات بنے ہوئے تھے اور چمڑے کا تکیہ سرہانے تھا جو
کھجور کی چھال سے بھرا ہوا تھا۔ میں سلام کر کے کھڑے ہی کھڑے عرض
گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کیا حضور نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق
دے دی ہے؟ آپ نے میری طرف نظر اٹھائی اور فرمایا: نہیں۔ پس میں
نے تکبیر کہی اور کھڑے ہی کھڑے عرض گزار ہوا تاکہ حضور کا دل بہلے یا رسول اللہ!
ہم قریش تو عورتوں پر غالب رہتے تھے لیکن جب ہم مدینہ منورہ میں آئے
تو یہاں کے عورتوں پر عورتوں کو غالب دیکھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
تبسم فرمایا۔ میں پھر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کاش آپ نے ملاحظہ فرمایا
ہوتا کہ میں حفصہ کے پاس گیا، تو میں نے اس سے کہا کہ اپنی ہمسائی کو دیکھ
کر دھوکا نہ کھا جانا، وہ تم سے خوبصورت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کو سب سے پیاری ہے۔ ان کی مراد حضرت عائشہ سے تھی۔ پس
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری مرتبہ تبسم فرمایا۔ اب میں آپ کو
تبسم ریز دیکھ کر بیٹھ گیا۔ جب میں نے آپ کے کاشانہ اقدس
میں نظر دوڑائی تو خدا کی قسم مجھے آپ کے کاشانہ رسالت کے
اندر تین کھالوں کے سوا اور کچھ بھی نظر نہ آیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ
یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی امت کے لیے کشادگی
فرمائے کیونکہ فارس اور روم کے لوگوں پر بڑی کشادگی فرمائی گئی اور
انہیں کتنا دنیا کا مال دیا گیا ہے حالانکہ وہ خدا کو نہیں پوجتے۔
پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ بیٹھے حالانکہ آپ ٹیک لگائے آرام فرما تھے۔ پھر
فرمایا۔ اے ابن خطاب! کیا تم اسی خیال میں ہو؟ اس قوم کو ان کی بھلائیوں کا
بدلہ دنیا کی زندگی میں جلدی ہی مل جاتا ہے۔ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ!
میرے لیے مغفرت کی دعا کیجئے۔ اس حدیث کی رو سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنی ازواج مطہرات سے انتیس دن کنارہ کشی رکھی جبکہ حضرت حفصہ نے
راز کی کوئی بات حضرت عائشہ کو بتا دی تھی۔ آپ نے غصے کی حالت میں ان
سے فرمایا تھا کہ میں ایک ماہ تک تمہارے پاس نہیں آؤں گا۔ جب اللہ تعالیٰ

وَعِشْرُوْنَ فَكَانَ ذَالِكَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰيَةَ التَّخْيِيْرِ فَبَدَاَ بِيْ اَوَّلَ امْرَاَةٍ مِّنْ نِّسَآئِهٖ فَاخْتَرْتُهٗ ثُمَّ خَيَّرَ نِسَاءَهٗ كُلَّهُنَّ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ۔

بَابٌ ۱۱۳ صَوْمِ الْمَرْاَةِ بِاِذْنِ زَوْجِهَا تَطَوُّعًا۔

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُ الْمَرْاَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔

بَابٌ ۱۱۵ اِذَا بَاتَتِ الْمَرْاَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا۔

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ اَنْ تَجِيْءَ لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ۔

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَاتَتِ الْمَرْاَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى تَرْجِعَ۔

بَابٌ ۱۱۶ لَا تَاْذَنُ الْمَرْاَةُ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا لِاَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاْذَنَ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَمَا اَنْفَقَتْ مِنْ نَّفَقَةٍ عَنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَاِنَّهٗ يُؤَدّٰى اِلَيْهِ شَطْرُهٗ وَرَوَاهُ اَبُو الزِّنَادِ اَيْضًا عَنْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فِي الصَّوْمِ۔

نے عتاب فرمایا اور انتیس۲۹ دن گزر گئے تو آپ حضرت عائشہ کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ کو دیکھ کر حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک مہینے تک ہمارے پاس نہ آنے کی قسم کھائی تھی۔ میں برابر شمار کرتی آ رہی ہوں ابھی انتیس۲۹ دن گزرے ہیں۔ فرمایا۔ مہینہ انتیس۲۹ دن کا بھی ہوتا ہے اور وہ

بیوی خاوند کی اجازت سے نفلی روزہ رکھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے خاوند کی موجودگی میں عورت روزہ نہ رکھے مگر اس کی اجازت سے۔

بیوی کا ناراض ہو کر رات بھر خاوند کے بستر سے الگ سونا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے لیکن وہ آنے سے انکار کر دے تو صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عورت اپنے خاوند کے بستر پر آنے سے انکار کر دے تو اس پر فرشتوں کی لعنت ہوتی رہتی ہے یہاں تک کہ وہ واپس لوٹ آئے۔

خاوند کی بغیر اجازت بیوی کسی کو گھر میں نہ آنے دے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ اپنے خاوند کی موجودگی میں (نفلی) روزہ رکھے مگر اس کی اجازت سے اور کسی کو اس کے گھر میں آنے کی اجازت نہ دے مگر اس کی اجازت سے اور اگر وہ خاوند کی اجازت کے بغیر مال خرچ کرے گی تو اس کے ایک حصہ کی ذمہ دار ہوگی۔ ابو الزناد، موسیٰ، ان کے والد نے حضرت ابو ہریرہ سے روزے کا

اور مجھ سے ایک بات اختیار کرنے کے لیے فرمایا پھر اسی طرح تمام ازواج کو

بات سے فرمایا اور سب نے وہی جواب دیا جو حضرت عائشہ صدیقہ نے دیا تھا۔

باب ۱۱۷

۱۸۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةَ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ۔

جنت میں مفلس آدمی اور جہنم میں عورتیں زیادہ ہوں گی۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا (معراج کی رات میں) تو اس میں داخل ہونے والے زیادہ تر غریب لوگ تھے (اور مالداروں کو داخل ہونے سے) روک دیا گیا تھا۔ جبکہ جہنمیوں کو بھی جہنم میں جانے کا حکم دے دیا گیا تھا اور میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والوں میں اکثر عورتیں تھیں۔

ف: غریب لوگ اس لیے جنت میں زیادہ نظر آئے کہ زیادہ تر غریب لوگ ہی دین سے وابستہ رہتے ہیں۔ خدا کا خوف بھی کافی حد تک ان کے دلوں میں رہتا ہے اور اپنے مرنے جینے کو بھی کافی حد تک یاد رکھتے ہیں جبکہ اکثر مالدار حضرات مال کے نشے سے چور ہو کر ایسی حرکتیں بھی کرتے رہتے ہیں جو کسی طرح بھی مناسب نہیں ہیں۔

عورتوں کے دوزخ میں زیادہ نظر آنے کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ بعض عورتیں اپنے خاوند کی ممنون کرم ہونے کی بجائے الٹی ان کی شکایت کرتی ہیں۔ مرد خواہ عورت کو اپنے سے بہتر حالت میں رکھے اور اسے آرام پہنچانے کی خاطر خود تکالیف بھی اٹھا رہا ہے لیکن جب بھی کوئی کمی محسوس کرے گی تو یہی کہے گی کہ ہم نے تو اس کے گھر میں ہمیشہ تنگی اٹھائی ہے۔ یہ ناشکری خاوند کو جلا کر راکھ بنا دیتی ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس طرز عمل سے بہت ناراض ہوتا ہے ——— دوسرے عورت سب سے نقصان دہ فتنہ بھی ہیں۔ یہ مردوں کے اعصاب پر سوار ہو کر ان کی مت مار دیتی ہیں۔ فتنہ نسواں کے بارے میں اسی جلد کی حدیث ۸۰ کو دیکھا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ رکھے، آمین ——— رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غریبوں اور عورتوں کے متعلق یہی اسی جلد کی حدیث ۱۸۳، ۱۳۶۹، ۱۴۲۴ اور ۱۴۶۷ میں بھی فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جہنم سے بچائے، آمین۔

بَابُ ۱۱۸ كُفْرَانِ الْعَشِيرِ وَهُوَ الزَّوْجُ وَهُوَ الْخَلِيطُ مِنَ الْمُعَاشَرَةِ فِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

خاوند کی ناشکری کرنا۔

عشیر خاوند کو کہتے ہیں جو ساتھی ہے اور عشیر مشتق ہے معاشرہ سے۔ حضرت ابو سعید نے حضور سے اس کی روایت کی ہے۔

۱۸۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور لوگ آپ کے ساتھ تھے۔ پس آپ نے طویل قیام کیا، جتنی دیر میں سورۃ البقرہ پڑھی جاتی ہے، پھر طویل رکوع کیا۔ پھر اٹھے اور طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ طویل رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع سے کم طویل تھا۔ پھر سجدہ کر کے کھڑے ہو گئے۔ اور کافی دیر تک قیام کیا لیکن پہلے قیام سے مختصر تھا۔ پھر طویل رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع جتنا طویل نہ تھا۔ پھر کھڑے ہو کر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے قدرے کم تھا اور طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے مختصر تھا۔ پھر سر مبارک کو اٹھا کر سجدہ میں

وهو دون الركوع الاول ثم رفع فقام قياما طويلا و
هو دون القيام الاول ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون
الركوع الاول ثم رفع ثم سجد ثم انصرف وقد تجلت
الشمس فقال ان الشمس والقمر آيتان من آيات الله
لا يخسفان لموت احد ولا لحياته فاذا رأيتم ذلك
فاذكروا الله قالوا يا رسول الله رأيناك تناولت
شيئا في مقامك هذا ثم رأيناك تكعكعت فقال
اني رأيت الجنة او اريت الجنة .....
فتناولت منها عنقودا ولو اخذته لاكلتم منه ما
بقيت الدنيا ورأيت النار فلم ار كاليوم منظرا
قط ورأيت اكثر اهلها النساء قالوا لم يا رسول الله
قال بكفرهن قيل يكفرن بالله قال يكفرن العشير
ويكفرن الاحسان لو احسنت الى احداهن الدهر ثم
رأت منك شيئا قالت ما رأيت منك خيرا قط۔

۱۸۳۔ حدثنا عثمان بن الهيثم حدثنا عوف عن
ابي رجاء عن عمران عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال اطلعت في الجنة فرأيت اكثر اهلها الفقراء
واطلعت في النار فرأيت اكثر اهلها النساء
تابعه ايوب وسلم بن زرير۔

باب ۱۱۹ لزوجك عليك حق قاله
ابو جحيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

۱۸۴۔ حدثنا محمد بن مقاتل اخبرنا عبد الله
اخبرنا الاوزاعي قال حدثني يحيى بن ابي كثير قال
حدثني ابو سلمة بن عبد الرحمن قال حدثني عبد الله
بن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم يا عبد الله الم اخبر انك تصوم النهار وتقوم
الليل قلت بلى يا رسول الله قال فلا تفعل صم وافطر ونم
وقم فان لجسدك عليك حقا وان لعينك عليك
حقا وان لزوجك عليك حقا۔

[illegible]

اور فارغ ہو گئے اور سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ
سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔
انہیں کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گہن نہیں لگتا۔ جب تم گہن
دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا کہ
اپنی جگہ سے کسی چیز کو لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا اور پھر ہم نے دیکھا
کہ آپ نے دست مبارک ہٹا لیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی
یا مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے انگوروں کے ایک گچھے کو لینے کے
لیے ہاتھ بڑھائے تھے۔ اگر میں اسے لے لیتا تو رہتی دنیا تک
تم اس سے کھاتے رہتے۔ میں نے جہنم کو دیکھا اور آج جیسا
دردناک منظر پہلے بالکل نہیں دیکھا تھا اور میں نے اس میں اکثر
عورتوں کو دیکھا۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ کس لیے؟
فرمایا ان کے کفر کے باعث۔ عرض کی گئی کہ کیا یہ اللہ کے ساتھ
کفر کرتی ہیں؟ فرمایا: وہ خاوند کی ناشکری اور احسان فراموشی کرتی ہیں
اگر تم ان میں سے کسی کے ساتھ عمر بھر نیکی کرتے رہو پھر تم سے کوئی ذرا سی

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب میں جنت پر مطلع ہوا تو میں نے دیکھا
کہ اس میں زیادہ تر غریب لوگ ہیں اور جب میں جہنم پر مطلع ہوا تو دیکھا
کہ اس میں عورتیں زیادہ ہیں۔ اسی طرح ایوب اور سلم بن زریر
نے روایت کی ہے۔

بیوی کا خاوند پر حق ہے

حضرت ابو جحیفہ نے رسول خدا سے روایت کی ہے۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبد اللہ! مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم ہمیشہ
دن کو روزے رکھتے اور راتوں کو قیام کرتے ہو؟ میں نے جواب دیا
یا رسول اللہ! یہی بات ہے فرمایا: ایسا نہ کرو بلکہ ایک روز روزہ
رکھو اور دوسرے روز چھوڑ دو، قیام کرو اور سو بھی رہو کیونکہ
تمہارے جسم کا تم پر حق ہے، تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے اور
تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے۔

باب ۱۳۰ اَلْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا

۱۸۵ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْاَمِيْرُ رَاعٍ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔

باب ۱۳۱ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَاۗءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلٰى قَوْلِهِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا۔

۱۸۶ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَاۗئِهِ شَهْرًا وَقَعَدَ فِيْ مَشْرُبَةٍ لَهُ فَنَزَلَ لِتِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ اٰلَيْتَ عَلٰى شَهْرٍ قَالَ اِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ۔

باب ۱۳۲ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاۗءَهُ فِيْ غَيْرِ بُيُوْتِهِنَّ وَيُذْكَرُ عَنْ مُعٰوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رَفْعُهُ غَيْرَ اَنْ لَّا تُهْجَرَ اِلَّا فِي الْبَيْتِ وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ۔

۱۸۷ - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ اَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ لَا يَدْخُلُ عَلٰى بَعْضِ اَهْلِهِ شَهْرًا فَلَمَّا مَضٰى تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِنَّ اَوْ رَاحَ فَقِيْلَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ حَلَفْتَ اَنْ لَّا تَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا قَالَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعَةً وَّعِشْرِيْنَ يَوْمًا۔

۱۸۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ

بیوی اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے ہر ایک چرواہا (نگران) ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحت افراد کے متعلق پوچھا جائے گا۔ بادشاہ نگران ہے اور ہر آدمی اپنے گھر والوں کا نگران ہے اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد کی نگران ہے۔ پس ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحت افراد کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

مرد عورتوں پر حاکم ہیں۔

مرد عورتوں پر افسر ہیں جیسا کہ اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے..... تا اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیًّا کَبِیْرًا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک مہینہ کنارہ کش رہنے کے لیے فرمایا اور اپنے بالاخانے میں تشریف فرمایا کرتے۔ جب آپ انتیس (۲۹) روز کے بعد وہاں سے اتر آئے تو عرض کی گئی۔ یا رسول اللہ آپ نے تو ایک مہینہ جدا رہنے کے لیے فرمایا تھا۔ ارشاد ہوا کہ مہینہ انتیس (۲۹) دن

خاوند کا اپنی بیویوں کے گھروں میں نہ جانا۔

معاویہ بن حیدہ نے اسے مرفوعاً روایت کیا ہے ماسوائے اس کے گھر سے نہ جائے لیکن پہلی بات زیادہ صحیح ہے۔

عکرمہ بن عبدالرحمن بن حارث نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض ازواج مطہرات کے گھروں میں ایک ماہ تک نہ جانے کی قسم کھائی۔ جب انتیس (۲۹) دن گزر گئے تو اگلی صبح آپ ان کے پاس گئے یا ان کے پاس تشریف لے گئے۔ پس آپ سے گزارش کی گئی کہ اے نبی اللہ! آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ایک ماہ تک ان کے پاس نہیں جائیں گے؟ فرمایا: بے شک مہینہ انتیس (۲۹) دن کا بھی ہوتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما فرماتے ہیں کہ ایک

معاوية حدثنا أبو يعفور قال تذاكرنا عند أبي
الضحى فقال حدثنا ابن عباس قال أصبحنا يوما
ونساء النبي صلى الله عليه وسلم يبكين عند كل
امرأة منهن أهلها فخرجت إلى المسجد فإذا
هو ملآن من الناس فجاء عمر بن الخطاب فصعد
إلى النبي صلى الله عليه وسلم وهو في غرفة له
فسلم فلم يجبه أحد ثم سلم فلم يجبه أحد ثم
سلم فلم يجبه أحد فناداه فدخل على النبي
صلى الله عليه وسلم فقال أطلقت نساءك فقال
لا ولكن آليت منهن شهرا فمكث تسعا وعشرين
ثم دخل على نسائه۔

باب ۱۲۳ ما يكره من ضرب النساء وقوله واضربوهن ضربا غير مبرح۔

۱۸۹۔ حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان
عن هشام عن أبيه عن عبد الله ابن زمعة عن
النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يجلد أحدكم
امرأته جلد العبد ثم يجامعها في آخر اليوم۔

باب ۱۲۴ لا تطيع المرأة زوجها في معصية

۱۹۰۔ حدثنا خلاد بن يحيى حدثنا إبراهيم بن
نافع عن الحسن هو ابن مسلم عن صفية عن عائشة
أن امرأة من الأنصار زوجت ابنتها فتمعط
شعر رأسها فجاءت إلى النبي صلى الله عليه وسلم
فذكرت ذلك له فقالت إن زوجها أمرني أن
أصل في شعرها فقال لا إنه قد لعن الموصلات۔

باب ۱۲۵ وإن امرأة خافت من بعلها نشوزا أو إعراضا۔

۱۹۱۔ حدثنا ابن سلام أخبرنا أبو معاوية
عن هشام عن عائشة وإن امرأة خافت من

صبح کو میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات
رو رہی تھیں اور ان کے پاس بیٹھنے والی ہر عورت بھی۔ پس
میں مسجد نبوی میں چلا گیا تو وہ لوگوں سے بھری ہوئی تھی۔ پس
حضرت عمر بن خطاب آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس بالا خانے
پر چڑھنے لگے جس میں آپ جلوہ افروز تھے۔ انہوں نے سلام کیا لیکن انہیں
جواب نہ ملا دوسری دفعہ سلام کیا لیکن جواب سے محروم ہے۔ تیسری دفعہ
سلام کیا لیکن کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر انہیں بلایا گیا تو یہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور عرض کی۔ کیا آپ نے اپنی ازواج
مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ فرمایا نہیں لیکن میں ان سے ایک
مہینہ جدا رہوں گا۔ پس آپ انتیس ۲۹ دن جدا رہے اور پھر اپنی ازواج
مطہرات کے پاس تشریف لے آئے۔

عورتوں کو کہاں تک بدنی سزا دی جا سکتی ہے۔

حضور نے فرمایا ہے کہ انہیں صرف اتنا مارو کہ نشانات نہ پڑیں۔

حضرت عبد اللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص اپنی
بیوی کو لونڈی غلاموں کی طرح نہ پیٹے کہ پھر دن ختم ہو تو اس سے
مجامعت کرنے بیٹھ جائے۔

بیوی کا گناہ میں شوہر کی اطاعت نہ کرنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ کسی انصاری
عورت نے اپنی لڑکی کی شادی کی۔ سوئے اتفاق کہ لڑکی کے سر کے
بال گر گئے۔ پس وہ عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں
حاضر ہوئی اور صورت حال بیان کرکے عرض کرنے لگی کہ لڑکی کا خاوند
مجھ سے کہتا ہے کہ اس کے بال جڑوا دو۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو
کیونکہ بال جوڑنے جڑوانے والی عورتوں پر خدا کی لعنت ہوتی ہے۔

اگر بیوی کو خاوند کی ناراضگی کا ڈر ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے: "اگر کوئی عورت
اپنے شوہر سے زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے" (سورۃ النساء)

بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا قَالَتْ هِيَ الْمَرْأَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَا يَسْتَكْثِرُ مِنْهَا فَيُرِيدُ طَلَاقَهَا وَيَتَزَوَّجُ غَيْرَهَا تَقُولُ لَهُ أَمْسِكْنِي وَلَا تُطَلِّقْنِي ثُمَّ تَزَوَّجْ غَيْرِي فَأَنْتَ فِي حِلٍّ مِنَ النَّفَقَةِ عَلَيَّ وَالْقِسْمَةِ لِي فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَصَّالَحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ۔

بَابُ ۱۳۶ الْعَزْلِ۔

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ وَعَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ۔

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَصَبْنَا سَبْيًا فَكُنَّا نَعْزِلُ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَوَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ قَالَهَا ثَلَاثًا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ۔

بَابُ ۱۳۷ الْقُرْعَةِ بَيْنَ النِّسَاءِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا۔

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ أَلَا تَرْكَبِينَ اللَّيْلَةَ

(آیت ۱۲۸) کے بارے میں فرمایا کہ یہ اس عورت کے بارے میں ہے جو ایسے شخص کے پاس ہو کہ اسے رکھنا نہ چاہے بلکہ اسے طلاق دے کر دوسری عورت سے نکاح کرنا چاہے، اس وقت وہ عورت اس سے کہے کہ آپ مجھے اپنے پاس رکھیں، طلاق نہ دیں، پھر دوسری عورت سے نکاح بھی کرلیں اور میں اپنا نان نفقہ نیز باری میں معاف کرتی ہوں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "تو ان پر گناہ نہیں کہ آپس میں

عزل کرنا۔

عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم عزل کیا کرتے تھے۔

عطاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب قرآن کریم نازل ہو رہا تھا تو ہم عزل کیا کرتے تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ہم عزل کیا کرتے تھے حالانکہ قرآن مجید نازل ہو رہا تھا۔

ابن محیریز نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں کچھ قیدی ہاتھ آئے (جنہیں لونڈی غلام بنایا گیا) تو ہم عزل کیا کرتے تھے۔ ہم نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ تم ایسا کرتے ہو؟ ایسی روح نہیں جو قیامت تک آنے والی ہو مگر وہ ضرور آکر رہے گی۔

جب سفر کا ارادہ ہو تو عورتوں میں قرعہ اندازی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر جاتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ ایک دفعہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کے نام قرعہ نکل آیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک عادت تھی کہ جب رات کو سفر کرتے تو حضرت عائشہ کے ساتھ مصروف گفتگو رہتے۔ حضرت حفصہ نے کہا کہ آپ میرے اونٹ پر سوار

بَعِيرِي وَأَنَا رَكِبُ بَعِيرَكِ تَنْظُرِينَ وَأَنْظُرُ فَقَالَتْ بَلَى فَرَكِبَتْ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَمَلِ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ سَارَ حَتَّى نَزَلُوا وَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ رِجْلَيْهَا بَيْنَ الْإِذْخِرِ وَتَقُولُ يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِي وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا۔

ہو جائیں اور میں آپ کے اونٹ پر سوار ہو جاتی ہوں، آپ مجھے دیکھتی رہیں اور میں آپ کو دیکھتی رہوں گی۔ انہوں نے جواب دیا کہ بہت اچھا۔ پس وہ سوار ہو گئیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے اونٹ کی طرف آئے جبکہ اس پر حضرت حفصہ سوار تھیں، آپ نے انہیں سلام کیا اور چل پڑے۔ جب منزل پر اترے تو حضرت عائشہ نے حضور کو نہ پایا۔ جب حضرت عائشہ اتریں تو انہوں نے اپنے دونوں پیر اذخر گھاس میں ڈال دیے۔

بَابُ ۱۲۸ الْمَرْأَةِ تَهَبُ يَوْمَهَا مِنْ زَوْجِهَا لِضَرَّتِهَا وَكَيْفَ يُقْسِمُ ذٰلِكَ۔

ایک بیوی کا اپنی باری سوکن کو دے دینا۔

۱۹۶۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ بِيَوْمِهَا وَيَوْمِ سَوْدَةَ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ نے اپنی باری حضرت عائشہ کو دے دی تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس حضرت عائشہ اور حضرت سودہ دونوں کی باری کے روز تشریف لے جاتے تھے۔

بَابُ ۱۲۹ الْعَدْلِ بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ إِلَى قَوْلِهِ وَاسِعًا حَكِيمًا۔

بیویوں کے درمیان انصاف کرنا۔

ارشاد ربانی ہے: تم سے یہ نہیں ہو سکے گا کہ عورتوں میں انصاف کر سکو۔

بَابُ ۱۳۰ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ۔

ثیبہ کی موجودگی میں کنواری لڑکی سے نکاح کرنا۔

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ قَالَ السُّنَّةُ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا۔

ابوقلابہ سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ یہ حدیث مرفوع ہے لیکن میں یہی کہتا ہوں کہ سنت یہ ہے کہ جب کنواری لڑکی سے نکاح کرے تو اس کے پاس سات دن رہے اور جب ثیبہ (شوہر دیدہ) سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین دن۔

بَابُ ۱۳۱ إِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ۔

کنواری کی موجودگی میں ثیبہ سے نکاح کرنا۔

۱۹۸۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَخَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ إِنَّ أَنَسًا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ وَخَالِدٍ قَالَ خَالِدٌ وَلَوْ شِئْتُ قُلْتُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ سنت ہے کہ جب کوئی آدمی ثیبہ کی موجودگی میں کنواری لڑکی سے نکاح کرے تو اس کے پاس سات روز رہے اور پھر باری مقرر کرے لیکن جب کنواری کی موجودگی میں ثیبہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین دن رہے اور پھر باریاں باندھ دے۔ ابوقلابہ کا بیان ہے کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ حضرت انس نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اسی طرح عبدالرزاق، سفیان، ایوب نے خالد سے روایت کی ہے۔ خالد کا بیان ہے کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ اس کا رفع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک ثابت ہے۔

باب ۱۳۲ مَنْ طَافَ عَلٰی نِسَآئِهٖ فِیْ غُسْلٍ وَّاحِدٍ۔

۱۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰی نِسَآئِهٖ فِی اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ وَلَهٗ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ۔

جو ایک غسل سے اپنی مختلف بیویوں کے پاس جائے۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گاہے ایک ہی رات میں اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس چلے جایا کرتے تھے اور ان دنوں آپ کی نو ازواج مطہرات تھیں۔

باب ۱۳۳ دُخُوْلِ الرَّجُلِ عَلٰی نِسَآئِهٖ فِی الْيَوْمِ۔

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلٰی نِسَآئِهٖ فَيَدْنُوْ مِنْ اِحْدٰهُنَّ فَدَخَلَ عَلٰی حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ اَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ۔

ایک دن میں اپنی تمام بیویوں کے پاس جانا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر سے فارغ ہو کر اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس گئے اور ہر ایک کے پاس تھوڑی دیر ٹھہرے لیکن جب آپ حضرت حفصہ کے پاس تشریف لے گئے تو ان کے پاس نسبتاً کچھ زیادہ دیر ٹھہرے

باب ۱۳۴ اِذَا اسْتَاْذَنَ الرَّجُلُ نِسَآءَهٗ فِیْ اَنْ يُّمَرَّضَ فِیْ بَيْتِ بَعْضِهِنَّ فَاَذِنَّ لَهٗ۔

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْاَلُ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِيْهِ اَيْنَ اَنَا غَدًا اَيْنَ اَنَا غَدًا يُرِيْدُ يَوْمَ عَآئِشَةَ فَاَذِنَ لَهٗ اَزْوَاجُهٗ يَكُوْنُ حَيْثُ شَآءَ فَكَانَ فِیْ بَيْتِ عَآئِشَةَ حَتّٰی مَاتَ عِنْدَهَا قَالَتْ عَآئِشَةُ فَمَاتَ فِی الْيَوْمِ الَّذِیْ كَانَ يَدُوْرُ عَلَیَّ فِيْهِ فِیْ بَيْتِیْ فَقَبَضَهُ اللّٰهُ وَاِنَّ رَاْسَهٗ لَبَيْنَ نَحْرِیْ وَسَحْرِیْ وَخَالَطَ رِيْقُهٗ رِيْقِیْ۔

بیمار اپنی باقی بیویوں کی اجازت سے ایک بیوی کے پاس رہ سکتا ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وصال میں دریافت فرمایا کرتے تھے میں کس کے پاس رہوں گا؟ کل میں کس کے پاس رہوں گا؟ حضرت عائشہ کی باری کے باعث آپ پوچھا کرتے تھے، لہٰذا آپ کی ازواج مطہرات نے اجازت دے دی کہ آپ جس کے پاس چاہیں قیام فرما سکتے ہیں، چنانچہ آپ وفات تک حضرت عائشہ کے پاس جلوہ افروز رہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جس روز آپ کا وصال ہوا وہ دن میری ہی باری کا تھا۔ آپ کی وفات میرے گھر میں ہوئی، اس وقت آپ میری گردن میں گلے اور سینے سے لگے ہوئے تھے اور خدا نے میرا اور آپ کا لعاب دہن میں ملا دیا۔

باب ۱۳۵ حُبِّ الرَّجُلِ بَعْضَ نِسَآئِهٖ اَفْضَلَ مِنْ بَعْضٍ۔

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيٰی عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ دَخَلَ عَلٰی حَفْصَةَ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ لَا يَغُرَّنَّكِ هٰذِهِ الَّتِیْ اَعْجَبَهَا حُسْنُهَا حُبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

خاوند کو کسی بیوی سے زیادہ محبت ہونا۔

حضرت ابن عباس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت حفصہ کے پاس گئے اور فرمایا کہ اے بیٹی! تم اسے دیکھ کر دھوکا نہ کھا جانا جس کا حسن و جمال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند آگیا ہے اور آپ اس سے محبت رکھتے ہیں۔ ان کی مراد حضرت

وَسَلَّمَ إِيَّاهَا يُرِيدُ عَائِشَةَ فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ۔

بَاب ۱۳۶ الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يَنَلْ وَمَا يُنْهَى مِنِ افْتِخَارِ الضَّرَّةِ۔

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ
زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ
حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِي
غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ۔

بَاب ۱۳۷ الْغَيْرَةِ وَقَالَ وَرَّادٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ

قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي
لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ لَأَنَا
أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي۔

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ
عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ
وَمَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ۔

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ
هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ أَنْ يَرَى
عَبْدَهُ أَوْ أَمَتَهُ تَزْنِي يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ
لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا۔

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ
يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ أَسْمَاءَ
أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا شَيْءَ
أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ وَعَنْ يَحْيَى أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ

عائشہ سے تھی جب میں نے حضرت عمر نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے حضور عرض کی تو آپ تبسم ریز ہو گئے۔

سوکن کا دل جلانا اور غلط بیانی سے کام لینا

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے روایت کی ہے — نیز دوسری سند کے ساتھ حضرت اسماء رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے کہا۔ یارسول اللہ میری
ایک سوکن ہے۔ کیا مجھ پر گناہ ہوگا اگر میں اس سے زیادہ تال لفظ
بتایا کروں جو میرا خاوند مجھے دیتا ہے؟ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جو چیز نہ ملے اور کہنا کہ ملی ہے یہ ایسا ہے جیسے
کوئی مکرو فریب کا لباس پہن لے۔

غیرت کا بیان۔

حضرت سعد بن عبادہ فرماتے ہیں کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو دیکھوں
تو تلوار سے اس کا کام تمام کردوں رسول خدا نے فرمایا۔ لوگو! تمہیں سعد
کی بات پر تعجب آتا ہے حالانکہ میں ان سے بہت زیادہ غیرت والا ہوں
اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بہت زیادہ غیرت والا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا کوئی ایک بھی نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت
والا ہو اسی لیے اس نے بے حیائی کے کاموں کو حرام قرار دیا ہے اور ایسا کوئی نہیں
ہے جسے مدح و ثنا اللہ تعالیٰ سے زیادہ محبوب ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا: اے امت محمد! تم میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا
کوئی نہیں جبکہ وہ اپنے بندے اور بندی کو زنا کرتے دیکھتا ہے۔ اے
امت محمد اگر تم وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو ضرور تم کم ہنستے اور ضرور
تم زیادہ رویا کرتے۔

عروہ بن زبیر نے اپنی والدۂ ماجدہ حضرت اسماء رضی اللہ
عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی بھی اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا
نہیں ہے — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ

حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ۔

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَا لَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ وَلَا مَمْلُوكٍ وَلَا شَيْءٍ غَيْرَ نَاضِحٍ وَغَيْرَ فَرَسِهِ فَكُنْتُ أَعْلِفُ فَرَسَهُ وَأَسْتَقِي الْمَاءَ وَأَخْرِزُ غَرْبَهُ وَأَعْجِنُ وَلَمْ أَكُنْ أُحْسِنُ أَخْبِزُ وَكَانَ يَخْبِزُ جَارَاتٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِي وَهِيَ مِنِّي عَلَى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ فَجِئْتُ يَوْمًا وَالنَّوَى عَلَى رَأْسِي فَلَقِيتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ إِخْ إِخْ لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسِيرَ مَعَ الرِّجَالِ وَذَكَرْتُ الزُّبَيْرَ وَغَيْرَتَهُ وَكَانَ أَغْيَرَ النَّاسِ فَعَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي قَدِ اسْتَحْيَيْتُ فَمَضَى فَجِئْتُ الزُّبَيْرَ فَقُلْتُ لَقِيَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى رَأْسِي النَّوَى وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَأَنَاخَ لِأَرْكَبَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَحَمْلُكِ النَّوَى كَانَ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ رُكُوبِكِ مَعَهُ قَالَتْ حَتَّى أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ بِخَادِمٍ تَكْفِينِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَنِي۔

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِصَحْفَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتِ الَّتِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انھوں نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ غیرت فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا غیرت کرنا یہ ہے کہ کوئی مومن اس فعل کا مرتکب ہو جسے اللہ نے حرام فرمایا ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا (ان کی والدہ ماجدہ) نے فرمایا کہ جب حضرت زبیر کے ساتھ میرا نکاح ہوا تو ان کے پاس جائیداد، مال، لونڈی غلام وغیرہ چیز نہ تھی، سوائے پانی کھینچنے والے اونٹ اور ان کی سواری کے گھوڑے کے۔ پس ان کے گھوڑے کو میں چراتی، پانی پلاتی، ڈول کی مرمت کرتی اور آٹا گوندھتی تھی، البتہ میں اچھی طرح روٹی نہیں پکا سکتی تھی، میری انصاری ہمسایہ عورتیں ہماری روٹیاں پکا دیا کرتی تھیں اور وہ قابل تعریف عورتیں تھیں۔ حضرت زبیر کی اس زمین سے میں سر پر گٹھلیاں اٹھا کر لایا کرتی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مرحمت فرمائی تھی۔ ایک دفعہ راستے میں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مل گئے اور آپ کے ساتھ انصار کے چند افراد تھے۔ چنانچہ آپ نے مجھے بلایا اور مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھانے کے لیے اونٹ سے اِخ اِخ کہا۔ پس مجھے مردوں کے ساتھ چلنے سے شرم آئی اور ادھر حضرت زبیر کی غیرت بھی یاد آگئی کیونکہ وہ سب سے زیادہ غیرت مند تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہچان لیا کہ میں شرم محسوس کر رہی ہوں۔ چنانچہ آپ چلے گئے اور جب میں حضرت زبیر کے پاس آئی تو میں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملے تھے، میرے سر پر گٹھلیاں تھیں اور حضور کے ہمراہ آپ کے چند ساتھی تھے۔ آپ نے مجھے بٹھانے کے لیے اونٹ کو بٹھلایا لیکن مجھے اس بات سے حیا آئی اور میں آپ کی غیرت کو بھی جانتی ہوں۔ ... اور انہوں نے مجھے اس کام سے آزاد کر دیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ مطہرہ کے پاس تھے کہ امہات المومنین میں سے کسی دوسری نے رکابی میں آپ کے لیے کھانا بھیجا پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جن زوجہ مطہرہ کے گھر تشریف فرما تھے انہوں نے

فِي بَيْتِهَا يَدَ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ فَانْفَلَقَتْ فَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِلَقَ الصَّحْفَةِ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ الَّذِي كَانَ فِي الصَّحْفَةِ وَيَقُولُ غَارَتْ أُمُّكُمْ ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتَّى أُتِيَ بِصَحْفَةٍ مِنْ عِنْدِ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى الَّتِي كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا وَأَمْسَكَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ الَّتِي كَسَرَتْ۔

خادم کے ہاتھ پر کچھ مارا جس سے رکابی گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکابی کے ٹکڑے جمع کرنے اس کھانے کو جمع کیا جو اس رکابی میں تھا اور فرمایا "تمہاری ماں نے غیرت کھائی ہے" پھر آپ نے خادم کو ٹھہرا لیا، یہاں تک کہ جن زوجہ مطہرہ کے گھر میں آپ تشریف فرما تھے ان سے آپ نے صحیح سالم رکابی منگوا کر ان کے گھر واپس بھیجی جن کا پیالہ ٹوٹا اور ٹوٹی ہوئی رکابی ان کے گھر میں رکھ دی جنہوں نے وہ توڑی تھی۔

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ أَوْ أَتَيْتُ الْجَنَّةَ فَأَبْصَرْتُ قَصْرًا فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَلَمْ يَمْنَعْنِي إِلَّا عِلْمِي بِغَيْرَتِكَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَوَعَلَيْكَ أَغَارُ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں جنت میں داخل ہوا یا میں جنت میں گیا تو میں نے ایک محل دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کس کے لیے ہے؟ فرشتوں نے کہا۔ حضرت عمر بن خطاب کے لیے۔ پس میں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا۔ پس مجھے روکنے والی اور کوئی چیز نہ تھی سوائے اس کے کہ تمہاری غیرت میرے علم میں تھی۔ حضرت عمر بن خطاب عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، کیا آپ پر بھی غیرت کروں گا؟

۲۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى عُمَرُ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ قَالَ أَوَعَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَغَارُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت جبکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا تو میں نے جنت میں دیکھا کہ ایک محل کے کسی گوشے میں کوئی عورت وضو کر رہی ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ جواب دیا۔ یہ حضرت عمر کے لیے ہے۔ پس مجھے ان کی غیرت یاد آ گئی اس لیے میں واپس لوٹ آیا۔ اس پر حضرت عمر رونے لگے اور وہ مجلس میں موجود تھے۔ پھر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق یہ خواب اسی جلد کی حدیث ۲۱۰، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰ اور ۱۹۱۱ میں بھی مذکور ہے معلوم ہوا کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنت میں ان کا مکان بھی ملاحظہ فرما لیا ہے۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے بہت بڑے محسن ہوتے ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کو ان سے بڑی قوت پہنچی۔ کفر کی سرکوبی میں ان کا جواب نہیں ہے۔ انہوں نے اپنے وقت کی عظیم طاقتوں یعنی قیصر و کسریٰ کا وقار بھی خاک میں ملا دیا تھا۔ اور یکے بعد دیگرے ان کے علاقے اور شہر فتح کرتے چلے گئے تھے۔ ان کے آخری دور میں سلطنت اسلامیہ ہی دنیا کی سپر پاور بن گئی تھی اور قیصر و کسریٰ کی بالادستی کا طلسم ٹوٹ چکا تھا۔ ان کا وجود مسلمانوں کے لیے ایک محکم قلعہ اور کافروں کے لیے پیغام اجل تھا۔ ان کی جلالت سے ابلیس بھی خوف کھاتا تھا۔ فرمان رسالت ہے کہ اے عمر! شیطان تمہارے سائے سے بھی ڈرتا ہے۔ سبحان اللہ! خدائے ذوالمنن ہمیں ہمیشہ سیدنا فاروق اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چاہنے والوں میں رکھے۔ آمین۔

باب ۱۳۸ غَيْرَةِ النِّسَاءِ وَوَجْدِهِنَّ۔

۲۱۲- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى قَالَتْ فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ فَقَالَ أَمَّا إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُولِينَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ غَضْبٰى قُلْتِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ۔

۲۱۳- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا وَثَنَائِهِ عَلَيْهَا وَقَدْ أُوحِيَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ لَهَا فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ۔

باب ۱۳۹ ذَبِّ الرَّجُلِ عَنِ ابْنَتِهِ فِي الْغَيْرَةِ وَالْإِنْصَافِ۔

۲۱۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا هِيَ بَضْعَةٌ مِنِّي يُرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا هٰكَذَا قَالَ۔

باب ۱۴۰ يَقِلُّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرُ النِّسَاءُ وَقَالَ أَبُو مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَى

عورتوں کی غیرت اور ناراضگی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:۔ میں بخوبی جان لیتا ہوں جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو اور جب ناراض ہوتی ہو۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی کہ یہ بات آپ کس طرح معلوم کر لیتے ہیں۔ فرمایا کہ جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو ضرور یہی کہتی ہو کہ رب محمد کی قسم اور جب تم ناخوش ہوتی ہو تو کہتی ہو کہ رب ابراہیم کی قسم۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی کہ خدا کی قسم یا رسول! اس وقت میں صرف آپ کا نام ہی چھوڑ دیتی ہوں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجۂ مطہرہ پر اتنی غیرت نہیں کی جتنی حضرت خدیجہ پر میں غیرت کرتی تھی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا ذکر بکثرت فرماتے، ان کی خوبیاں بیان فرمایا کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یہ وحی فرمائی گئی تھی کہ انہیں (حضرت خدیجہ کو) جنت میں موتی کے محل کی بشارت دے دو۔

خلاف غیرت و انصاف بات کا اپنی بیٹی سے دفع کرنا۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر شریف پر فرماتے ہوئے سنا کہ بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت مانگی کہ اپنی بیٹی کو علی بن ابی طالب کے نکاح میں دے دیں۔ پس میں اجازت نہیں دیتا، پھر کہتا ہوں کہ اجازت نہیں دیتا، پھر کہتا ہوں کہ اجازت نہیں دیتا۔ اگر علی بن ابی طالب یہی چاہتے ہیں تو میری بیٹی کو طلاق دے دیں اور ان کی بیٹی سے نکاح کر لیں۔ کیونکہ وہ (حضرت فاطمہ) میرے جسم کا ٹکڑا ہے، جو بات اسے بری لگے وہ مجھے بھی بری لگتی ہے اور جو چیز اسے تکلیف دیتی ہے وہ مجھے بھی تکلیف دیتی ہے۔ آپ نے اسی طرح فرمایا۔

مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت

حضرت ابو موسیٰ نے رسول خدا سے روایت کی کہ آخری زمانہ میں ایک

الرجل الواحد تتبعه اربعون امرأة يلذن به من قلة الرجال وكثرة النساء۔

۲۱۵ ۔ حدثنا حفص بن عمر الحوضي حدثنا هشام عن قتادة عن انس قال لاحدثنكم حديثا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحدثكم به احد غيري سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان من اشراط الساعة ان يرفع العلم ويكثر الجهل ويكثر الزنا ويكثر شرب الخمر ويقل الرجال ويكثر النساء حتى يكون لخمسين امرأة القيم الواحد۔

۔ باب ۱۳۱ لا يخلون رجل بامرأة الا ذو محرم والدخول على المغيبة۔

۲۱۶ ۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا ليث عن يزيد بن ابي حبيب عن ابي الخير عن عقبة بن عامر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اياكم والدخول على النساء فقال رجل من الانصار يا رسول الله افرأيت الحمو قال الحمو الموت۔

۲۱۷ ۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا عمرو عن ابي معبد عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يخلون رجل بامرأة الا مع ذي محرم فقام رجل فقال يا رسول الله امرأتي خرجت حاجة واكتتبت في غزوة كذا قال ارجع فحج مع امرأتك۔

۔ باب ۱۳۲ ما يجوز ان يخلو الرجل بالمرأة عند الناس۔

۲۱۸ ۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن هشام قال سمعت انس بن مالك قال جاءت امرأة من الانصار الى النبي صلى الله عليه وسلم فخلا بها فقال والله انكن لاحب

مرد کے پیچھے چالیس عورتیں لگی ہوئی ہوں گی کہ اس کی پناہ لیں ایسا مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت کے باعث ہوگا۔

قتادہ سے حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان نہ کروں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میرے سوا اس حدیث کو تم سے کوئی بیان بھی نہیں کر سکتا۔ میں نے رسول اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھ جائے گا، جہالت پھیل جائے گی۔ زنا اور شراب پینے کی کثرت ہو جائے گی، مرد گھٹ جائیں گے، عورتیں بڑھ جائیں گی، یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی دیکھ بھال کرنے والا صرف ایک مرد ہوگا۔

آدمی کس عورت کے پاس تنہائی میں جا سکتا ہے۔ جبکہ شوہر گھر موجود نہ ہو۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تنہا عورت (نامحرم) کے پاس جانے سے پرہیز کرو۔ انصار سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! دلیور کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ فرمایا، دلیور تو موت ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تنہائی میں کوئی شخص کسی عورت کے پاس نہ جائے مگر اس کے ذی محرم کے ساتھ۔ پس ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! میری بیوی حج کرنے جا رہی ہے اور میرا نام فلاں غزوہ میں لکھ لیا گیا ہے۔ فرمایا کہ غزوہ میں نہ جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

لوگوں کے قریب کسی عورت سے علیحدگی میں باتیں کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار کی ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے اس کے ساتھ علیحدگی میں باتیں کیں اور فرمایا کہ خدا کی قسم، تم (انصار) مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پیارے ہو۔

أنّا سِ إليّ۔

باب ۱۴۳ مَا يُنْهَى مِنْ دُخُولِ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْمَرْأَةِ۔

۲۱۹ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ فَقَالَ الْمُخَنَّثُ لِأَخِي أُمِّ سَلَمَةَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ إِنْ فَتَحَ اللهُ لَكُمُ الطَّائِفَ غَدًا أَدُلُّكَ عَلَى ابْنَةِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰذَا عَلَيْكُمْ۔

باب ۱۴۴ نَظَرِ الْمَرْأَةِ إِلَى الْحَبَشِ وَنَحْوِهِمْ مِنْ غَيْرِ رِيبَةٍ۔

۲۲۰ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ عِيسَى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّذِي أَسْأَمُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ۔

باب ۱۴۵ خُرُوجِ النِّسَاءِ لِحَوَائِجِهِنَّ۔

۲۲۱ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ لَيْلًا فَرَآهَا عُمَرُ فَعَرَفَهَا فَقَالَ إِنَّكِ وَاللهِ يَا سَوْدَةُ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَرَجَعَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ وَهُوَ فِي حُجْرَتِي يَتَعَشَّى وَإِنَّ فِي يَدِهِ لَعَرْقًا فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ فَرُفِعَ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَوَائِجِكُنَّ۔

باب ۱۴۶ اسْتِئْذَانِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي

عورتوں کی مشابہت کرنے والے مردوں کا عورتوں کے پاس آنا جانا منع ہے

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف فرما تھے اور گھر میں ایک مخنث بھی موجود تھا۔ پس مخنث نے حضرت ام سلمہ کے بھائی عبداللہ بن ابی امیہ سے کہا کہ اگر کل اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات کو طائف پر فتحیاب کیا تو میں آپ کو غیلان کی بیٹی دکھاؤں گا کہ جب وہ آتی ہے تو چار بل پڑتے ہیں اور جاتی ہے تو آٹھ بل پڑ جاتے ہیں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے (عورتوں کے) پاس نہ آیا کرے۔

عورت کا حبشیوں کو دیکھنا جبکہ فتنہ کا اندیشہ

ترجمہ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے مجھے اپنی چادر میں چھپا لیا اور میں حبشیوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں کھیل رہے تھے۔ یہاں تک کہ دیکھتے دیکھتے میں خود تھک گئی۔ اب اندازہ کر لیجئے کہ ایک کمسن لڑکی کتنی دیر کھیل دیکھ سکتی ہے جو کھیل دیکھنے کی شائق بھی ہو۔

ضروری کام کے لیے عورت کا باہر نکلنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ رات کے وقت باہر نکلیں تو انہیں حضرت عمر نے دیکھ لیا اور کہا: اے حضرت سودہ! آپ ہم سے پوشیدہ نہیں یعنی پہچانی جاتی ہیں۔ پس جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف واپس لوٹیں تو آپ سے اس بات کا ذکر کیا اور حضور اس وقت میرے حجرے میں شام کا کھانا تناول فرما رہے تھے اور ایک ہڈی آپ کے دست مبارک میں تھی کہ وحی کا نزول شروع ہو گیا۔ جب وحی نازل ہو چکی تو آپ فرمانے لگے کہ تمہیں (عورتوں کو) ضروری حاجت کے تحت باہر نکلنے کی اجازت مل گئی ہے۔

مسجد وغیرہ میں جانے کے لیے خاوند سے اجازت حاصل کرنا

الخروج إلى المسجد وغيره۔

۲۲۲۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفين حدثنا الزهري عن سالم عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم إذا استأذنت امرأة أحدكم إلى المسجد لا يمنعها۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی کی بیوی اس سے مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو اسے روکا نہ جائے

باب ۱۲۷ ما يحل من الدخول والنظر إلى النساء في الرضاع۔

رضاعی عورتوں کے پاس جانا اور انہیں دیکھنا جائز ہے۔

۲۲۳۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أنها قالت جاء عمي من الرضاعة فاستأذن علي فأبيت أن آذن له حتى أسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألته عن ذلك فقال إنه عمك فأذني له قالت فقلت يا رسول الله إنما أرضعتني المرأة ولم يرضعني الرجل قالت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنه عمك فليلج عليك قالت عائشة وذلك بعد أن ضرب علينا الحجاب قالت عائشة يحرم من الرضاعة ما يحرم من الولادة۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے رضاعی چچا آئے اور مجھ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی پس میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا کہ جب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت نہ کر لوں اجازت نہیں دے سکتی۔ پس میں نے آپ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ تمہارے چچا ہیں انہیں اجازت دے دیا کرو۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے عرض گزار ہوئی ہے۔ یا رسول اللہ! مجھے دودھ عورت نے پلایا تھا مرد نے تو نہیں پلایا۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ تمہارے چچا ہیں، تمہارے پاس ان کے آنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ یہ پردے کا حکم نازل ہو جانے کے بعد کی بات ہے نیز حضرت عائشہ یہ بھی فرماتی ہیں کہ رضاعت سے بھی وہی رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو ولادت سے

باب ۱۲۸ لا تباشر المرأة المرأة فتنعتها لزوجها۔

عورت اپنے خاوند کے سامنے کسی دوسری عورت کی تعریف نہ کرے۔

۲۲۴۔ حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفين عن منصور عن أبي وائل عن عبد الله بن مسعود قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لا تباشر المرأة المرأة فتنعتها لزوجها كأنه ينظر إليها۔

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت اپنے خاوند کے سامنے کسی دوسری عورت کی خوبیاں اس طرح بیان نہ کرے کہ گویا وہ اسے سامنے دیکھ رہا ہے۔

۲۲۵۔ حدثنا عمر بن حفص بن غياث حدثنا أبي حدثنا الأعمش قال حدثني شقيق قال سمعت عبد الله قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لا تباشر المرأة المرأة فتنعتها لزوجها كأنه

شقیق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت کسی دوسری عورت کی خوبیاں اپنے خاوند کے سامنے اس طرح بیان نہ کرے کہ گویا وہ اس کی آنکھوں۔

يَنْظُرُ إِلَيْهَا۔

باب ۱۴۹ قَوْلِ الرَّجُلِ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى نِسَائِهِ۔

۲۲۶ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ بِمِائَةِ امْرَأَةٍ تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَأَطَافَ بِهِنَّ وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ نِصْفَ إِنْسَانٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ أَرْجَى لِحَاجَتِهِ۔

باب ۱۵۰ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا إِذَا أَطَالَ الْغَيْبَةَ مَخَافَةَ أَنْ يُخَوِّنَهُمْ أَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ۔

۲۲۷ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ طُرُوقًا۔

۲۲۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ أَهْلَهُ لَيْلًا۔

کے سامنے ہے۔

مرد کا یہ کہنا کہ آج میں اپنی ساری بیویوں کے پاس جاؤں گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا کہ آج رات ضرور میں اپنی ایک سو بیویوں کے پاس جاؤں گا، ہر بیوی کی ایک لڑکا جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ پس فرشتے نے ان سے کہا کہ ان شاء اللہ کہہ لیجئے جس کو وہ کہنا بھول گئے تھے۔ پس وہ ان میں سے ہر ایک کے پاس گئے لیکن کسی کے ہاں بچہ پیدا نہ ہوا سوائے ایک بیوی کے اور وہ بھی آدھا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ ان شاء اللہ کہہ لیتے تو ان کی قسم نہ ٹوٹتی اور حاجت پوری ہونے کی امید بہت بڑھ جاتی۔

سفر سے رات کے وقت گھر نہ لوٹے جبکہ طویل عدم موجودگی کے بعد آئے تاکہ گھر والوں پر تہمت لگانے اور عیب جوئی کا موقع نہ آئے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے رات کے وقت اپنے اہل و عیال کے پاس واپس آنے کو ناپسند فرمایا کرتے تھے۔

شعبی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص مدتوں اپنے گھر سے دور رہا ہو تو اپنے اہل و عیال کے پاس رات کے وقت نہ آئے۔

پارہ ۔۲۲

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بَابٌ ١٥١ طَلَبِ الْوَلَدِ۔

٢٢٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلٰى بَعِيْرٍ قَطُوْفٍ فَلَحِقَنِيْ رَاكِبٌ مِّنْ خَلْفِيْ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُعْجِلُكَ قُلْتُ إِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ، قَالَ فَبِكْرًا تَزَوَّجْتَ أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا، قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ، قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهِلُوْا حَتّٰى تَدْخُلُوْا لَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ قَالَ وَحَدَّثَنِي الثِّقَةُ أَنَّهُ قَالَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْكَيْسَ الْكَيْسَ يَا جَابِرُ يَعْنِي الْوَلَدَ۔

٢٣٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلٰى أَهْلِكَ حَتّٰى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَيْكَ بِالْكَيْسِ الْكَيْسِ تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَيْسِ۔

بَابٌ ١٥٢ تَسْتَحِدُّ الْمُغِيْبَةُ وَتَمْتَشِطُ۔

٢٣١ - حَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا

اولاد کی خواہش کرنا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک غزوہ کے اندر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ جب ہم واپس لوٹے تو میں اپنے سست رفتار اونٹ کو تیز دوڑانے کی کوشش کر رہا تھا تو ایک سوار پیچھے سے آ کر مجھے ملا۔ جب میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ فرمایا: تمہیں کیا جلدی ہے؟ میں نے عرض کی کہ نئی نئی شادی کی ہے۔ فرمایا کہ کنواری لڑکی سے کی ہے یا ثیبہ سے؟ میں عرض گزار ہوا کہ ثیبہ سے۔ فرمایا کہ لڑکی سے کیوں نہ کی جو تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ۔ جب ہم مدینہ منورہ کے نزدیک جا پہنچے اور اندر داخل ہونے والے تھے تو فرمایا۔ ذرا انتظار کرو کہ رات ہو جائے یا عشاء کا وقت ہو جائے تاکہ پراگندہ بالوں والی بالوں میں کنگھی کرے اور خاوند کی غیر موجودگی کے باعث جس نے ناپاک بال دور نہیں کیے وہ دور کرے۔ ہشیم راوی نے کہا کہ اس حدیث میں مجھے ایک ثقہ شخص نے بتایا کہ حضور نے فرمایا۔ اے جابر اولاد کی خواہش کرو۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم سفر سے رات کے وقت اپنے اہل و عیال کے پاس آنے لگو تو ذرا ٹھہر جایا کرو تاکہ تمہاری غیر حاضری کے باعث وہ پاکی کر لیں اور پراگندہ بالوں کو سنوار لیں اور وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہیں اولاد کی خواہش کرنا چاہیے۔ اولاد کی خواہش کے متعلق، عبید اللہ، وہب، حضرت جابر نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

عورتوں کا بالوں سے پاک ہونا اور کنگھی کرنا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک غزوہ

هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا كُنَّا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ لِي قَطُوفٍ فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي فَنَخَسَ بَعِيرِي بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ فَسَارَ بَعِيرِي كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ الْإِبِلِ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ أَتَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ۔

بَابٌ ۱۵۳ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ إِلَى قَوْلِهِ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ۔

۲۳۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ اخْتَلَفَ النَّاسُ بِأَيِّ شَيْءٍ دُووِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَسَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَكَانَ مِنْ آخِرِ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ وَمَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي كَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَعَلِيٌّ يَأْتِي بِالْمَاءِ عَلَى تُرْسِهِ فَأُخِذَ حَصِيرٌ فَحُرِّقَ فَحُشِيَ بِهِ جُرْحُهُ۔

بَابٌ ۱۵۴ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ۔

۲۳۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَأَلَهُ رَجُلٌ شَهِدْتَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَ أَضْحًى أَوْ فِطْرًا قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ يَعْنِي مِنْ صِغَرِهِ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ثُمَّ

کے اندر ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب ہم واپس لوٹے اور مدینہ منورہ کے قریب آپہنچے تو میں نے اپنے سست رفتار اونٹ کو تیز ہانکنا شروع کر دیا پس ایک سوار پیچھے سے میرے قریب آپہنچا اور اس نے میرے اونٹ کو نیزے سے ٹھوکا دیا جو اس کے پاس تھا پس میرا اونٹ ایک بہترین اونٹ کی طرح چلنے لگا جب میں نے پیچھے مڑ کر اس کی طرف دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میری نئی نئی شادی ہوئی ہے فرمایا۔ کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا۔ کنواری سے شادی کی ہے یا ثیبہ سے؟ میں عرض گزار ہوا کہ ثیبہ سے۔ فرمایا۔ کنواری لڑکی سے کیوں نہ کی کہ تم اس سے دل بہلاتے اور وہ تمہارے ساتھ اٹکھیلیاں کرتی۔ جب ہم مدینہ منورہ کے قریب آپہنچے اور اندر جانے لگے تو فرمایا کہ ذرا انتظار کرو یہاں تک کہ کچھ رات گزر جائے یا عشاء کا وقت ہو جائے تاکہ بکھرے ہوئے بالوں والی عورتیں کنگھی کر لیں اور زیر ناف بالوں سے پاک صاف ہو جائیں

عورتیں اپنا سنگار کس کو دکھائیں

اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر اپنے خاوندوں پر اور (سورۃ النور)

ابو حازم کا بیان ہے کہ لوگوں کے اندر اختلاف واقع ہوا کہ غزوہ احد کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زخم کا علاج کس چیز سے کیا گیا تھا پس لوگوں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا جو مدینہ منورہ کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تنہا رہ گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ لوگوں میں سے کوئی بھی اس بات کو مجھ سے زیادہ جاننے والا نہیں ہے۔ حضرت فاطمہ آپ کے مبارک چہرے سے خون دھو رہی تھیں اور حضرت علی اپنی ڈھال میں پانی بھر کر لا رہے تھے۔ پس ٹاٹ کا ایک ٹکڑا لے کر جلایا گیا اور اس کی راکھ آپ کے زخم میں بھری گئی

جو حد بلوغ کو نہ پہنچے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کسی شخص نے دریافت کیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عید الاضحیٰ یا عید الفطر پڑھاتے وقت دیکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہاں اور اگر میری آپ کے ساتھ قرابت نہ ہوتی تو کم عمری کے باعث میں کچھ نہیں دیکھ سکتا تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب باہر تشریف لائے تو نماز پڑھائی اور پھر خطبہ دیا لیکن انہوں نے اذان و اقامت کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ پھر عورتوں میں آئیں اور

خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَلَا إِقَامَةً ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ يَدْفَعْنَ إِلَى بِلَالٍ ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ إِلَى بَيْتِهِ۔

بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ هَلْ أَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ وَطَعْنِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ فِي الْخَاصِرَةِ عِنْدَ الْعِتَابِ۔

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ عَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي۔

كِتَابُ الطَّلَاقِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ أَحْصَيْنَاهُ حَفِظْنَاهُ وَعَدَدْنَاهُ وَطَلَاقُ السُّنَّةِ أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَيُشْهِدَ شَاهِدَيْنِ۔

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ۔

انہیں آپ نے نصیحت فرمائی۔ آنحضرت یاد دلائی اور خیرات کرنے کا حکم دیا پس میں نے انہیں دیکھا کہ وہ اپنے کانوں اور گلوں کی جانب ہاتھ بڑھا رہی تھیں اور اپنے زیورات حضرت بلال کے سپرد کر رہی تھیں پھر آپ اور حضرت بلال کاشانہ اقدس پر آ گئے

اپنے ساتھی سے شب زفاف گزارنے کے متعلق پوچھنا اور غصے میں اپنی بیٹی کو مارنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت ابوبکر کو مجھ پر غصہ آیا اور وہ اپنا ہاتھ میری کوکھ پر مارتے رہے لیکن میں نے ذرا حرکت نہ کی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری ران پر اپنا سر مبارک رکھ کر آرام فرما تھے

کتاب الطلاق

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

طلاق کی عدت

اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو (سورۃ الطلاق آیت پہلی) اَحْصَيْنَاهُ ہم نے یاد رکھا ہم نے شمار کیا۔ طلاق کا سنت طریقہ یہ ہے کہ ایسے طہر میں طلاق دے جس میں جماع نہ کیا ہو اور دو گواہ مقرر کر لئے جائیں۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی جبکہ وہ حائضہ تھیں۔ پس اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اسے روکے رکھے اور رجوع کرنے کا حکم دو تاکہ ٹھہری رہے یہاں تک کہ پاک ہو جائے۔ پھر حیض آئے پھر پاک ہو جائے اب اگر چاہے روک لے اور چاہے طلاق دے دے لیکن اسے ہاتھ لگانے سے پہلے۔ بس یہی وہ عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ عورتوں کو اس طرح طلاق دی جائے

باب ۱۵۷ إِذَا طُلِّقَتِ الْحَائِضُ تَعْتَدُّ بِذٰلِكَ الطَّلَاقِ۔

۲۳۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيُرَاجِعْهَا قُلْتُ تُحْتَسَبُ؟ قَالَ فَمَهْ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا قُلْتُ تُحْتَسَبُ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حُسِبَتْ عَلَيَّ بِتَطْلِيقَةٍ۔

باب ۱۵۸ مَنْ طَلَّقَ، وَهَلْ يُوَاجِهُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ بِالطَّلَاقِ۔

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ أَيُّ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ؟ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ ابْنَةَ الْجَوْنِ لَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَنَا مِنْهَا قَالَتْ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ لَهَا لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيمٍ الْحَقِي بِأَهْلِكِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ رَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ أَبِي مَنِيعٍ عَنْ جَدِّهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَسِيلٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْطَلَقْنَا إِلَى حَائِطٍ يُقَالُ لَهُ الشَّوْطُ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى حَائِطَيْنِ فَجَلَسْنَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسُوا هٰهُنَا وَدَخَلَ وَقَدْ أُتِيَ بِالْجَوْنِيَّةِ فَأُنْزِلَتْ فِي بَيْتٍ فِي نَخْلٍ فِي بَيْتِ أُمَيْمَةَ بِنْتِ النُّعْمَانِ

اگر حیض والی عورت کو طلاق دی جائے تو کیا وہ طلاق شمار ہوگی

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی جبکہ انہیں حیض آیا تھا پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ وہ اُس سے رجوع کرے میں حضرت عمر نے عرض کی، کیا وہ طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا کہ خاموش رہو۔ یونس بن جبیر نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: اُسے روک لو پھر اُسے رجوع کر لینے کا حکم دو۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا وہ طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا: اگر تم دیکھو کہ کوئی عاجز آ جائے یا احمق بن جائے۔ سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ مجھ پر ایک طلاق شمار ہوگی۔

کیا طلاق کے وقت مرد کو بیوی کی جانب متوجہ ہونا چاہیے

اوزاعی کا بیان ہے کہ میں نے زہری سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کونسی بیوی نے آپ سے پناہ مانگی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جون کی بیٹی کے پاس گئے اور اس کے نزدیک ہوئے تو اس نے کہا۔ میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں پس آپ نے اُس سے فرمایا۔ تم نے بہت بڑی ہستی کی پناہ لی ہے لہٰذا اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ۔ امام بخاری نے حضرت عائشہ صدیقہ کی اس روایت کی دوسری سند بھی پیش کی ہے۔

حضرت ابو اُسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ باہر نکلے یہاں تک کہ ہم ایک باغ میں پہنچے جس کو شوط کہا جاتا تھا حتیٰ کہ ہم دو دیواروں کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہیں بیٹھے رہنا اور آپ داخل ہو گئے۔ وہاں جونیہ لائی گئی۔ پس آپ ایک کھجور کے گھر میں آئے جو امیمہ بنت نعمان بن شراحیل کا گھر تھا۔ اور اس کے ساتھ اس کی دایہ بھی تھی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس داخل

بن شراحيل ومعها دايتها حاضنة لها، فلما دخل عليها النبي صلى الله عليه وسلم قال هبي نفسك لي قالت وهل تهب الملكة نفسها للسوقة؟ قال فأهوى بيده يضع يده عليها لتسكن فقالت أعوذ بالله منك فقال قد عذت بمعاذ، ثم خرج علينا فقال يا أبا أسيد اكسها رازقيتين وألحقها بأهلها۔ و قال الحسين بن الوليد النيسابوري عن عبد الرحمٰن عن عباس بن سهل عن أبيه وأبي أسيد قالا تزوج النبي صلى الله عليه وسلم أميمة بنت شراحيل فلما أدخلت عليه بسط يده إليها فكأنها كرهت ذلك فأمر أبا أسيد أن يجهزها ويكسوها ثوبين رازقيين۔

۲۳۹ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا إبراهيم بن أبي الوزير حدثنا عبد الرحمٰن عن حمزة عن أبيه وعن عباس ابن سهل ابن سعد عن أبيه بهذا۔

۲۴۰ - حدثنا حجاج ابن منهال حدثنا همام بن يحيى عن قتادة عن أبي غلاب يونس بن جبير قال قلت لابن عمر رجل طلق امرأته وهي حائض فقال تعرف ابن عمر؟ إن ابن عمر طلق امرأته وهي حائض فأتى عمر النبي صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فأمره أن يراجعها فإذا طهرت فأراد أن يطلقها فليطلقها قلت فهل عد ذلك طلاقا قال أرأيت إن عجز واستحمق۔

بَابٌ ۱۵۹ مَنْ أَجَازَ طَلَاقَ الثَّلَاثِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ۔ وقال ابن الزبير في مريض طلق لا أرى أن ترث مبتوتته وقال الشعبي ترثه فقال ابن شبرمة تزوج إذا انقضت العدة قال نعم قال أرأيت إن مات الزوج الآخر فرجع عن ذلك۔

بھیجے تو فرمایا:- اپنے آپ کو میرے سپرد کر دو۔ کہنے لگی کہ کہیں ملکہ بھی اپنے آپ کو کسی بازاری کے سپرد کر سکتی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے اپنا دستِ مبارک بڑھایا تاکہ اُس کے سر پر رکھ کر تسکین دیں لیکن اس نے کہا:- میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ پس آپ نے فرمایا، تم نے اُس کی پناہ لی ہے جس کی پناہ لی جاتی ہے۔ پھر آپ ہمارے پاس باہر تشریف لے آئے اور فرمایا:- اے ابو اُسید! اسکو رازقی کپڑے کے دو جوڑے دے کر اس کے گھر والوں کے پاس پہنچا دو۔ دوسری روایت میں حضرت سہل بن سعد اور حضرت ابو اُسید فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُمیمہ بنت شراحیل سے نکاح کیا لیکن جب اُس کے پاس گئے اور اُس کی جانب ہاتھ بڑھایا تو اُس نے اُسے ناپسند کیا۔ پس آپ نے ابو اُسید کو حکم دیا کہ اسے سامان اور رازقی کپڑے کے دو جوڑے دے دو۔

عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن ابو وزیر، عبدالرحمٰن، حمزہ، اُن کے والد ماجد عباس بن سہل بن سعد حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

یونس بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی جبکہ وہ حائضہ تھی۔ انہوں نے فرمایا:- کیا تم ابن عمر کو جانتے ہو انہوں نے حیض کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی، تو حضرت عمر اس پر نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اس بات کا ذکر کیا۔ آپ نے اُس سے رجوع کرنے کا حکم فرمایا کہ جب وہ پاک ہو جائے تو اگر طلاق دینا ہی چاہو تو اُس وقت اُسے طلاق دو۔ اس شخص نے کہا کہ کیا وہ دی ہوئی طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا، اگر تم دیکھو کہ کوئی عاجز آگیا ہے یا احمق ہو گیا ہے۔

جس نے تین طلاقوں کو جائز بتایا

ارشادِ ربانی ہے:- طلاق دو طرح کی ہے، پس اچھی طرح روک لینا ہے یا نیکی کے ساتھ رخصت کر دینا ہے۔ ابن زبیر کا قول ہے کہ اگر کوئی مرض وفات میں اپنی بیوی کو طلاق دے تو میرے خیال میں وہ میراث نہیں پائے گی اور شعبی کا قول ہے کہ وراثت پائے گی۔ ابن شبرمہ نے اُن سے پوچھا کہ عدت گزر جانے کے بعد وہ نکاح کر سکتی ہے؟ تو انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو انہوں نے کہا کہ دوسرا خاوند بھی مر گیا تو پھر کیا کرو گے۔ پس شعبی نے اپنے قول سے رجوع کر لیا۔

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتّٰى كَبُرَ عَلٰى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلٰى أَهْلِهِ جَاءَ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمٌ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا أَنْتَهِي حَتّٰى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتّٰى أَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا۔ قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ تِلْكَ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ۔

ابن شہاب کو حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ حضرت عویمر عجلانی ایک دفعہ حضرت عاصم بن عدی انصاری کے پاس آئے اور کہا: اے عاصم! ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو دیکھ کر اُسے قتل کر دیتا ہے تو آپ حضرات مجرم ٹھہرا کر اُسے قتل کر دیتے ہیں یا ایسی حالت میں وہ شخص کیا کرے؟ اے عاصم! یہ بات مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھ کر بتایئے۔ پس حضرت عاصم نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کی لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسی پوچھ گچھ کو ناپسند فرمایا۔ اس کا حضرت عاصم کو افسوس ہوا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ناپسندیدگی کی بات سنی۔ جب حضرت عاصم اپنے گھر والوں کے پاس پہنچے تو حضرت عویمر آ گئے اور کہا کہ اے عاصم! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو کیا جواب دیا؟ حضرت عاصم نے کہا کہ تم میرے لئے کوئی اچھی چیز لے کر نہیں آئے کیونکہ جس بات کے متعلق میں نے دریافت کیا تھا اس پوچھ گچھ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا۔ حضرت عویمر نے کہا کہ خدا کی قسم میں تو اس وقت تک باز نہیں آؤں گا جب تک اس کا حکم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت نہ کر لوں۔ پس حضرت عویمر روانہ ہو گئے یہاں تک کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لوگوں کے درمیان حاضر ہو گئے پھر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو دیکھ کر اُسے قتل کر دے تو آپ قصاص میں اُسے قتل کر دیں گے، بتایئے وہ شخص کیا کرے؟ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے متعلق حکم نازل فرمایا ہے لہٰذا اُسے لے کر آؤ۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ پھر ان دونوں نے لعان کیا اور لوگوں کے ساتھ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا۔ جب دونوں فارغ ہو گئے تو حضرت عویمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اگر اب میں اسے اپنے پاس رکھوں تو جھوٹا قرار پاؤں گا۔ پس انہوں نے تین طلاقیں دے دیں اس سے پہلے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی حکم فرماتے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ اس کے بعد لعان کرنے والوں کے لئے یہی طریقہ قرار پا گیا۔

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ امْرَأَةَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ جَاءَتْ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رفاعہ قرظی کی بیوی! رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! رفاعہ نے مجھے طلاق بائن دے دی ہے اور اس کے بعد میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر قرظی سے نکاح کر لیا

إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي وَإِنِّي نَكَحْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ الْقُرَظِيَّ وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلٰى رِفَاعَةَ؟ لَا حَتّٰى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ۔

۲۲۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ فَطَلَّقَ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَتَحِلُّ لِلْأَوَّلِ؟ قَالَ لَا حَتّٰى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الْأَوَّلُ۔

بَابُ ۱۴ مَنْ خَيَّرَ نِسَاءَهُ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا۔

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَيَّرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا۔

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْخِيَرَةِ فَقَالَتْ: خَيَّرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَكَانَ طَلَاقًا. قَالَ مَسْرُوقٌ لَا أُبَالِي أَخَيَّرْتُهَا وَاحِدَةً أَوْ مِائَةً بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِي۔

بَابُ ۱۶ إِذَا قَالَ فَارَقْتُكِ أَوْ سَرَّحْتُكِ أَوِ الْخَلِيَّةُ أَوِ الْبَرِيَّةُ أَوْ مَا عُنِيَ بِهِ الطَّلَاقُ فَهُوَ عَلٰى نِيَّتِهِ۔

قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا وَقَالَ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا وَقَالَ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ وَقَالَ

ہے جب کہ میں اس کے پاس پھندنے کی طرح ہوں رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید تم رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو؟ یہ اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تم اُس کا اور وہ تمہارا ذائقہ نہ چکھ لے۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو اُس عورت نے دوسرے شخص سے نکاح کر لیا، لیکن اُس نے بھی طلاق دے دی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا وہ عورت اب پہلے خاوند کے لیے حلال ہے؟ فرمایا۔ حلال نہیں ہے یہاں تک کہ دوسرا خاوند اُس کا ذائقہ نہ چکھ لے جیسا پہلے نے چکھا تھا

بیویوں کو اختیار دینا

ارشادِ ربانی ہے۔ اپنی بیویوں سے فرما دیجئے کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اُس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ کہ میں تمہیں مال دے دوں اور اچھے طریقے سے رخصت کر دوں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تھا۔ پس ہم نے اللہ اور اُس کے رسول کو اختیار کر لیا جس کے باعث ہم پر کوئی طلاق نہ پڑی۔

مسروق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے اختیار دینے کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تھا تو یہ طلاق کب ہوئی۔ مسروق کا قول ہے کہ اس میں میرے لئے کیا ڈر ہے کہ میں اپنی بیوی کو ایک دفعہ اختیار دوں یا سو دفعہ جبکہ وہ مجھے اختیار کرے۔

طلاق کے الفاظ

جب مرد اپنی بیوی سے کہے کہ میں تجھ سے جدا ہو گیا، میں نے تجھے رخصت کیا تو اب خالی ہے، تو الگ ہے یا ایسا لفظ جس سے طلاق مراد لی جا سکے تو اُس کا انحصار مرد کی نیت پر ہے چنانچہ ارشادِ ربانی ہے۔ اور انہیں اچھے طریقے سے جدا کر دو (الاحزاب) اور تمہیں جدا کر دوں اچھے طریقے سے (الاحزاب) اور انہیں دستور کے مطابق روک

أَوْ ثَلَاثٍ، ثُمَّ هُنَّ بَعْدُ وَبَ، وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ عَلِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ۔

بَابٌ ۱۶۲ مَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ

وَقَالَ الْحَسَنُ نِيَّتُهُ وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ إِذَا طَلَّقَ ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ فَسَمَّوْهَا حَرَامًا بِالطَّلَاقِ وَالْفِرَاقِ وَلَيْسَ هٰذَا كَالَّذِي يُحَرِّمُ الطَّعَامَ لِأَنَّهُ لَا يُقَالُ لِطَعَامِ الْحِلِّ حَرَامٌ وَيُقَالُ لِلْمُطَلَّقَةِ حَرَامٌ وَقَالَ فِي الطَّلَاقِ ثَلَاثًا، لَا تَحِلُّ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَمَّنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا قَالَ لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِهٰذَا فَإِنْ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا حَرُمَتْ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ۔

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَطَلَّقَهَا وَكَانَتْ مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ تَصِلْ مِنْهُ إِلَى شَيْءٍ تُرِيدُهُ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ طَلَّقَهَا فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ زَوْجِي طَلَّقَنِي وَإِنِّي تَزَوَّجْتُ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِي وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ يَقْرَبْنِي إِلَّا هَنَةً وَاحِدَةً لَمْ يَصِلْ مِنِّي إِلَى شَيْءٍ فَأَحِلُّ لِزَوْجِي الْأَوَّلِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلِّينَ لِزَوْجِكِ الْأَوَّلِ حَتّٰى يَذُوقَ الْآخَرُ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ۔

بَابٌ ۱۶۳ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكَ۔

۲۴۷۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ سَمِعَ الرَّبِيعَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ

ممکن ہے یہ آیت کے ساتھ رخصت کرنا ہے (اطلقو یا انہیں اچھے طریقے سے رخصت کرو و راطلاق) اور حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانتے تھے کہ حضرت عائشہ کے والدین آپ سے جدائی کی اجازت نہیں دیں گے

عورت کو اپنے اوپر حرام کر لینا

جو شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے۔ امام حسن بصری کا قول ہے کہ اس کا انحصار اس کی نیت پر ہے۔ دیگر اہل علم حضرات کا قول ہے کہ جب مرد نے تین طلاقیں دے دیں تو عورت اس پر حرام ہو گئی اور اسے طلاق و جدائی سے حرام ہونا کہتے ہیں اور یہ کھانے کو حرام کر لینے کی طرح کی بات نہیں ہے کیونکہ حلال کھانے کو حرام نہیں کہا جاتا جبکہ مطلقہ کے لئے کہا جاتا ہے کہ یہ اس مرد پر حرام ہے اور کہا گیا کہ تین طلاقیں دینے کے بعد وہ اس مرد کیلئے حلال نہیں ہوتی یہاں تک کہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے۔ لیث نے نافع سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابن عمر سے تین طلاقوں کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کاش! آپ نے ایک دو دفعہ طلاق دی ہوتی کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اس کا حکم دیا تھا اگر تم نے تین طلاقیں دے دیں تو وہ تم پر حرام ہو گئی جب تک تمہارے سوا دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی پس اس نے دوسرے خاوند سے نکاح کر لیا لیکن اس نے بھی طلاق دے دی کیونکہ اس کے پاس صرف جھالر جیسی چیز تھی۔ لہٰذا جو چیز وہ چاہتی تھی وہ اسے حاصل نہ ہو سکی، اس لئے چند دنوں کے بعد اسے طلاق دے دی۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! میرے خاوند نے مجھے طلاق دے دی ہے اور میں نے دوسرا نکاح کر لیا لیکن جب وہ میرے پاس آیا تو اس کے پاس جھالر جیسی چیز تھی۔ وہ صرف ایک دفعہ میرے پاس آیا اور مجھ سے کوئی لطف نہ اٹھا سکا۔ پس کیا میں اپنے پہلے خاوند کے لئے حلال ہو گئی ہوں؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے پہلے خاوند کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہو گی جب تک وہ تمہارا اور تم اس کا ذائقہ نہ چکھ لو۔

حلال کو حرام کیوں کرتے ہو

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تو میرے لئے حرام ہے تو اس کا یہ کہنا فضول ہے

عباس يقول إذا حرم امرأته ليس بشيء وقال لكم في رسول الله أسوة حسنة۔

۲۲۸۔ حدثني الحسن بن محمد بن صباح حدثنا حجاج عن ابن جريج قال زعم عطاء أنه سمع عبيد بن عمير يقول سمعت عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يمكث عند زينب ابنة جحش ويشرب عندها عسلا فتواصيت أنا وحفصة أن أيتنا دخل عليها النبي صلى الله عليه وسلم فلتقل إني أجد منك ريح مغافير أكلت مغافير فدخل على إحداهما فقالت له ذلك فقال لا بل شربت عسلا عند زينب ابنة جحش ولن أعود له فنزلت يا أيها النبي لم تحرم ما أحل الله لك إلى إن تتوبا إلى الله لعائشة وحفصة وإذ أسر النبي إلى بعض أزواجه لقوله بل شربت عسلا۔

۲۲۹۔ حدثنا فروة بن أبي المغراء حدثنا علي بن مسهر عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب العسل والحلواء وكان إذا انصرف من العصر دخل على نسائه فيدنو من إحداهن فدخل على حفصة بنت عمر فاحتبس أكثر ما كان يحتبس فغرت فسألت عن ذلك فقيل لي أهدت لها امرأة من قومها عكة من عسل فسقت النبي صلى الله عليه وسلم منه شربة فقلت أما والله لنحتالن له فقلت لسودة بنت زمعة إنه سيدنو منك فإذا دنا منك فقولي أكلت مغافير فإنه سيقول لك لا فقولي له ما هذه الريح التي أجد منك فإنه سيقول لك سقتني حفصة شربة عسل فقولي له جرست نحله العرفط وسأقول ذلك وقولي أنت يا صفية ذاك قالت تقول سودة فوالله ما هو إلا أن قام على الباب

اور فرمایا کہ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ بہترین نمونہ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ آپ حضرت زینب بنت جحش کے پاس ٹھہرتے اور شہد پیا کرتے تھے۔ چنانچہ میں نے اور حضرت حفصہ نے باہم مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں سے تشریف لائیں۔ تو وہ کہے کہ آپ کے دہن مبارک سے مغافیر کھانے کی بو آتی ہے پس ہم میں سے ایک کے پاس حضور تشریف لائے تو اُس نے ایسا ہی کہا۔ آپ نے فرمایا: میں نے تو زینب بنت جحش کے پاس سے شہد پیا ہے۔ لو اب کبھی نہیں پیوں گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اے نبی! تم اُسے حرام کیوں کرتے ہو جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کیا ہے۔۔۔۔ اور تم دونوں اللہ کی طرف رجوع کرو یعنی حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ اور سارا ارشاد ربانی۔ اور جب نبی نے اپنی بعض بیویوں سے سرگوشی فرمائی یعنی سرگوشی فرمانا یہ ارشاد ہے کہ میں نے تو شہد پیا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شہد اور میٹھی چیزیں مرغوب خاطر تھیں۔ جب آپ نماز عصر سے فارغ ہوتے تو اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے اور کسی ایک کے نزدیک بھی چلے جاتے۔ ایک دفعہ آپ حفصہ بنت عمر کے پاس گئے اور معمول سے زیادہ اُن کے پاس ٹھہرے۔ مجھے اس پر غیرت آئی اور جب میں نے اُن سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میری قوم کی فلاں عورت نے تحفہ میں ایک کپی شہد بھیجی تھی۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس میں سے شہد پلایا تھا۔ پس میں نے اپنے دل میں کہا کہ خدا کی قسم میں تو ضرور کوئی حیلہ کروں گی۔ میں نے سودہ بنت زمعہ سے کہا کہ عنقریب حضور آپ کے پاس تشریف لائیں گے جب آپ کے نزدیک آئیں تو کہنا کہ آپ نے مغافیر کھایا ہے۔ چنانچہ حضور انکار فرمائیں گے تو کہنا کہ پھر آپ کے دہن مبارک سے یہ بو کیوں آرہی ہے۔ حضور فرمائیں گے کہ میں نے حفصہ کے پاس سے شہد کا شربت پیا ہے۔ اُس وقت کہنا کہ شاید مکھی نے عرفط کا رس چوسا ہوگا پھر میں بھی ایسا ہی کہوں گی اور اے صفیہ! آپ بھی ایسا ہی کہیں۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ حضرت سودہ نے کہا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے مغافیر کھایا؟ فرمایا: نہیں۔ عرض کی تو پھر یہ بو کیسی ہے جو آپ کے دہن مبارک سے مجھے آرہی ہے فرمایا کہ مجھے حفصہ نے

فَاَرَدْتُ اَنْ اُبَادِيَهُ بِمَا اَمَرْتِنِي بِهِ فَرَقًا مِنْكِ، فَلَمَّا دَنَا مِنْهَا قَالَتْ لَهُ سَوْدَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ؟ قَالَ لَا، قَالَتْ فَمَا هٰذِهِ الرِّيْحُ الَّتِي اَجِدُ مِنْكَ، قَالَ سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ فَقَالَتْ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ فَلَمَّا دَارَ اِلَيَّ قُلْتُ لَهُ نَحْوَ ذٰلِكَ، فَلَمَّا دَارَ اِلٰى صَفِيَّةَ قَالَتْ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا دَارَ اِلٰى حَفْصَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَسْقِيْكَ مِنْهُ، قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيْهِ قَالَتْ تَقُوْلُ سَوْدَةُ وَاللّٰهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ، قُلْتُ لَهَا اسْكُتِي۔

بَاب ۱۶۴ لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ وَقَوْلِ

اللّٰهِ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ جَعَلَ اللّٰهُ الطَّلَاقَ بَعْدَ النِّكَاحِ وَيُرْوٰى فِي ذٰلِكَ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَاَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ وَاَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَعَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَشُرَيْحٍ وَسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَالْقَاسِمِ وَسَالِمٍ وَطَاوُسٍ وَالْحَسَنِ وَعِكْرِمَةَ وَعَطَاءٍ وَعَامِرِ بْنِ سَعْدٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَنَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَمُجَاهِدٍ وَالْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَمْرِو بْنِ هَرِمٍ وَالشَّعْبِيِّ اَنَّهَا لَا تَطْلُقُ۔

بَاب ۱۶۵ اِذَا قَالَ لِامْرَاَتِهِ وَهُوَ مُكْرَهٌ

هٰذِهِ اُخْتِي فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لِسَارَةَ هٰذِهِ اُخْتِي وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

بَاب ۱۶۶ اَلطَّلَاقُ فِي الْاِغْلَاقِ وَالْكُرْهِ

وَالسَّكْرَانِ وَالْمَجْنُوْنِ وَاَمْرِهِمَا وَالْغَلَطِ وَالنِّسْيَانِ فِي الطَّلَاقِ وَالشِّرْكِ وَغَيْرِهِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰى

شہد کا شربت پیا ہے۔ انہوں نے کہا تو شاید مکھی نے عرفط کا رس چوسا ہوگا۔ جب آپ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے بھی ایسا ہی کہا اور جب صفیہ کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی اسی طرح کہا چنانچہ پھر جب آپ حفصہ کے پاس تشریف فرما ہوئے تو وہ عرض گزار ہوئیں:۔ یا رسول اللہ! کیا میں آپ کو وہی شہد کا شربت نہ پلاؤں؟ فرمایا:۔ اب مجھے اس کی ضرورت نہیں رہی ہے۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ حضرت سودہ کہا کرتی تھیں کہ خدا کی قسم ہم نے آپ کو شہد پینے سے روک دیا ہے میں نے اُن سے کہا کہ خاموش رہیے

نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔ اے ایمان والو! جب مسلمان عورتوں سے نکاح کرو، پھر انہیں بغیر ہاتھ لگائے طلاق دے دو، تو تمہارے لئے اُن پر کچھ عدت نہیں جسے گنو، تو انہیں کچھ فائدہ دو اور اچھی طرح سے رخصت کر دو (سورۃ الاحزاب، آیت ۴۹) ابن عباس کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے طلاق کو نکاح کے بعد رکھا ہے اس بارے میں حضرت علی، سعید بن مسیب، عروہ بن زبیر، ابوبکر بن عبدالرحمٰن، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، ابان بن عثمان، علی بن حسین، شریح، سعید بن جبیر، قاسم، سالم، طاؤس، حسن، عکرمہ، عطاء، عامر بن سعد، جابر بن زید، نافع بن جبیر، محمد بن کعب، سلیمان بن یسار، مجاہد، قاسم بن عبدالرحمٰن، عمرو بن ہرم اور شعبی سے روایت ہے کہ عورت پر طلاق نہیں پڑے گی۔

بیوی کو بہن کہہ دینا

اگر کوئی مجبوری کی بنا پر بیوی کو بہن کہے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کے لئے کہا کہ یہ میری بہن ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہونے کی بنا پر ہے۔

جبر کے تحت یا نشہ یا جنون میں طلاق دینا

یا نادانستہ اور بھول کر طلاق یا شرک وغیرہ کا صادر ہو جانا۔ اس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کو اس کی نیت کا پھل ملے گا۔ شعبی نے اس پر یہ آیت

وتلا الشعبي لا تؤاخذنا إن نسينا أو أخطأنا وما
لا يجوز من إقرار الموسوس وقال النبي صلى الله
عليه وسلم للذي أقر على نفسه أبك جنون وقال
علي بقر حمزة خواصر شارفي فطفق النبي صلى
الله عليه وسلم يلوم حمزة فإذا حمزة قد ثمل
محمرة عيناه ثم قال حمزة هل أنتم إلا عبيد
لأبي فعرف النبي صلى الله عليه وسلم أنه
قد ثمل فخرج وخرجنا معه وقال عثمان ليس
لمجنون ولا لسكران طلاق وقال ابن عباس
طلاق السكران والمستكره ليس بجائز وقال
عقبة بن عامر لا يجوز طلاق الموسوس وقال
عطاء إذا بدا بالطلاق فله شرطه وقال نافع طلق
رجل امرأته البتة إن خرجت فقال ابن عمر إن
خرجت فقد بتت منه وإن لم تخرج فليس بشيء و
قال الزهري فيمن قال إن لم أفعل كذا وكذا
فامرأتي طالق ثلاثا يسأل عما قال وعقد عليه
قلبه حين حلف تلك اليمين فإن سمى أجلا
أراده وعقد عليه قلبه حين حلف جعل ذلك
في دينه وأمانته وقال إبراهيم إن قال لا حاجة
لي فيك نيته وطلاق كل قوم بلسانهم وقال
قتادة إذا قال إذا حملت فأنت طالق ثلاثا
يغشاها عند كل طهر مرة فإن استبان حملها
فقد بانت وقال الحسن إذا قال الحقي بأهلك
نيته وقال ابن عباس الطلاق عن وطر
والعتاق ما أريد به وجه الله، وقال
الزهري إن قال ما أنت بامرأتي نيته، وإن
نوى طلاقا فهو ما نوى وقال علي ألم تعلم
أن القلم رفع عن ثلاثة عن المجنون حتى
يفيق وعن الصبي حتى يدرك وعن النائم حتى

تلاوت کی لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا اور بے عقل کا اقرار کرنا جائز
نہیں ہے نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے ایسے ہی ایک اقرار کرنے
والے سے فرمایا تھا کہ کیا تم پاگل ہو گئے ہو؟ حضرت علی نے نبی کریم صلی اللہ
تعالے علیہ وسلم سے شکایت کی کہ حضرت حمزہ نے میری دونوں
اونٹنیوں کے پہلو چیر دیے ہیں تو حضرت حمزہ کو ملامت کرنے کے
لئے حضور تشریف لے گئے۔ دیکھا تو نشے میں اُن کی آنکھیں
سرخ تھیں اور حضرت حمزہ نے انہیں دیکھ کر کہا تم میرے
باپ کے غلام معلوم ہوتے ہو۔ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم
نے جان لیا کہ یہ نشے میں چور ہیں لہٰذا آپ واپس تشریف لے آئے
اور ہم بھی آپ کے ساتھ چلے آئے عثمان کا قول ہے کہ دیوانے اور
نشہ والے کی طلاق نہیں پڑتی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ مدہوش اور مجبور
کی طلاق جائز نہیں ہے۔ عقبہ بن عامر کا قول ہے کہ بے عقل کی طلاق جائز
نہیں ہے عطا کا قول ہے کہ طلاق دینے والے کو اسکی شرط ہے۔ نافع کا قول
ہے کہ جس نے اپنی بیوی کو طلاق بائن دی کہ گھر سے نکل جائے ابن عمر
نے فرمایا کہ اگر وہ گھر سے نکل گئی تو طلاق بائن پڑ جائے گی اور نہ نکلی تو
کچھ بھی نہیں زہری کا اس شخص کے بارے میں قول ہے کہ کہے کہ اگر میں
فلاں کام نہ کروں تو میری بیوی پر تین طلاقیں پس کہنے والے سے پوچھا جائے گا
کہ اسکی دل مراد کیا تھی جبکہ اس نے یہ قسم کھائی اگر وہ کسی مدت کا ارادہ
کرے کہ قسم کھاتے وقت میری دل مراد یہ تھی تو اس کے دین اور امانت پر
چھوڑ دیا جائے گا۔ ابراہیم کا قول ہے کہ اگر کوئی کہے کہ مجھے تیری ضرورت
نہیں ہے تب بھی نیت دیکھی جائے گی اور ہر قوم کی طلاق اپنی زبان میں ہوتی
ہے۔ قتادہ کا قول ہے کہ اگر کوئی کہے کہ جب تو حاملہ ہو تو تجھ پر تین طلاقیں۔ تو
ہر طہر میں اس کے ساتھ جماع کرے اور جب حمل ظاہر ہو جائے تو وہ اس سے
جدا ہو جائے گی۔ حسن کا قول ہے کہ جب کہا جائے کہ تو اپنے گھر والوں کے
پاس چلی جا تو نیت دیکھی جائے گی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ طلاق مجبوری میں
دی جاتی ہے اور رضائے الٰہی کیلئے آزاد کیا جاتا ہے زہری کا قول ہے۔ جب
کوئی کہے کہ تو میری بیوی نہیں تو نیت دیکھی جائیگی اگر طلاق کی نیت ہے تو طلاق پڑ
جائے گی حضرت علی کا قول ہے کہ معلوم ہونا چاہیے۔ قدرت کا قلم تین اشخاص
سے اٹھا لیا گیا ہے دیوانہ جب تک اسے افاقہ نہ ہو جائے بچہ جب تک جوان

يُسْتَيْقِظَ وَقَالَ عَلِيٌّ وَكُلُّ الطَّلَاقِ جَائِزٌ إِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ ـ

...بچے اور سونے والا جب تک وہ بیدار نہ ہو جائے حضرت علی کا قول ہے کہ بے عقل کی طلاق کے سوا ہر ایک کی طلاق جائز ہے

۵۰ ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ قَالَ قَتَادَةُ إِذَا طَلَّقَ فِي نَفْسِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کے اُن خیالات کو معاف فرما دیا ہے جو دلوں میں پیدا ہوتے ہیں، جب تک اُن کے مطابق عمل یا کلام نہ کریں۔ قتادہ کا قول ہے کہ اگر دل میں طلاق دی (زبان سے کچھ نہ کہا) تو یہ کچھ بھی نہیں ہے۔

۵۱ ـ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لِشِقِّهِ الَّذِي أَعْرَضَ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَدَعَاهُ فَقَالَ هَلْ بِكَ جُنُونٌ هَلْ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتَّى أُدْرِكَ بِالْحَرَّةِ فَقُتِلَ ـ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں جلوہ افروز تھے اس شخص نے کہا کہ میں زنا کر بیٹھا ہوں۔ حضور نے اسکی طرف سے منہ پھیر لیا۔ پس آپ نے جدھر منہ پھیرا تھا وہ ادھر سامنے گیا اور چار مرتبہ اپنے خلاف گواہی دی۔ آپ نے اُسے بلا کر پوچھا فرمایا کہ کیا تم دیوانے ہو گئے ہو۔ اچھا بتاؤ کیا تم شادی شدہ ہو؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے اُسے عیدگاہ میں سنگسار کر دینے کا حکم فرمایا۔ جب اُسے پتھر لگے تو وہ بھاگ گیا آخر کار حرہ کے مقام پر پکڑا گیا اور قتل کر دیا گیا۔

یہ حضرت ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ ہے جو اسی جلد کی حدیث ۲۵۲، ۱۷۱۹، ۱۷۲۳، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷ اور ۲۰۳۴ میں بھی مذکور ہے۔ یہ صحابی تھے اور صحابۂ کرام کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ فرما دیا تھا کہ وہ جان بوجھ کر گناہ کا کوئی کام کر دیں۔ کوئی صحابی جان بوجھ کر گناہ کر سکتا ہی نہیں تھا اور نہ کسی ایک بھی صحابی نے جان بوجھ کر گناہ کا کوئی ایک بھی کام کیا۔ ہاں بتقاضائے بشریت بھول چوک کر کسی گناہ کا سرزد ہونا الگ بات ہے اور اس کا وقوع بعض حضرات سے ضرور ہوا اور ایسے تمام حضرات اس پر قائم نہیں رہے بلکہ فوراً تائب ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر صحابۂ کرام کی شان میں فرمایا ہے:

وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ (۴۹ : ۷)

اور کفر اور حکم عدولی اور نافرمانی تمہیں ناگوار کر دی۔

یعنی اللہ رب العزت نے اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے اُن حضرات کے دلوں میں کفر و فسق اور معصیت کی نفرت بھر دی تھی۔ وہ جان بوجھ کر تو چھوٹے سے چھوٹا گناہ نہیں کر سکتے تھے۔ ان کی طبیعت ہی ارتکاب گناہ سے ابا کرتی تھی۔ اگر اُن بزرگوں میں سے کسی سے کوئی خلاف شرع حرکت کا ارتکاب بھی ہوا تو نادانستہ ہوا تھا۔ حضرت ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہ فعل بتقاضائے بشریت نادانستہ طور پر سرزد ہو گیا تھا۔ خیال آتے ہی وَالَّذِينَ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ کے حکم ربانی کے تحت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں خود حاضر ہوئے اور بار بار جرم کا اعتراف کر کے اپنے اوپر حد جاری کروانے کی درخواست کرتے۔ بحضور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ٹالنے کی بہت کوشش کی لیکن وہ آخرت کے مواخذے سے بچنے کی خاطر بار بار اقرار

جرم کرکے اپنے اوپر حد جاری کروانے پر مصر رہے۔ بالآخر حد جاری ہوئی اور حضرت ماعز کو سنگسار کر دیا گیا۔ بخاری شریف ہی میں پہلے گزر چکا ہے کہ حد جاری ہونے کے بعد کسی صحابی نے اُن کے بارے میں کوئی نامناسب لفظ کہہ دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ناراض ہوئے اور فرمایا :- "معاذ اللہ ایسا کہو کیونکہ ماعز نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ کسی امت پر بانٹ دی جائے تو ساری امت بخشی جائے گی"۔ سبحان اللہ! لہٰذا کسی بھی صحابی کے بارے میں ذرا بھی زبان طعن نہیں کھولنی چاہیے۔ وہ سارے ہی حضرات جنتی اور خدا کے پسندیدہ افراد ہیں اور وہ ساری امت محمدیہ کے سردار اور محسن ہیں۔ اس گروہ کا ادنیٰ بھی باقی امت سے اعلیٰ ہے۔ اُن بزرگوں کا دونوں عالم میں بول بالا ہے۔ اُن میں سے کسی کے بھی خلاف زبان طعن کھولنے والا اپنی تباہی کو آواز دیتا ہے اور اس کا دارین میں منہ کالا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے غلاموں میں شمار فرمائے آمین۔

۲۵۲ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْأَخِرَ قَدْ زَنَى يَعْنِي نَفْسَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْأَخِرَ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ فَقَالَ لَهُ ذٰلِكَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لَهُ الرَّابِعَةَ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ بِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ وَكَانَ قَدْ أَحْصَنَ. وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى بِالْمَدِينَةِ، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتَّى أَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ حَتَّى مَاتَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ اسلم کا ایک آدمی اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں جلوہ افروز تھے۔ اُس نے آواز دیتے ہوئے کہا کہ یا رسول اللہ یہ کم بخت زنا کر بیٹھا ہے یعنی وہ خود پس آپ نے اُس کی طرف سے منہ پھیر لیا پس وہ اُدھر ہی سامنے چلا گیا جدھر آپ نے منہ پھیرا تھا اور کہا۔ یا رسول اللہ یہ بدبخت زنا کر بیٹھا ہے۔ پس آپ نے اُس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ تیسری مرتبہ وہ اُسی طرف چلا گیا جدھر آپ نے منہ کیا تھا اور اُس نے وہی بات کہی! تو آپ نے اعراض فرما لیا۔ چوتھی مرتبہ اُس نے سامنے آکر یہی کہا اور جب وہ اپنی ذات پر چار مرتبہ گواہی دے چکا تو اُسے بلاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ کیا تم دیوانے ہو؟ اس نے کہا۔ نہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے لے جاؤ اور سنگسار کر دو اور وہ شادی شدہ تھا۔ زہری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں انہیں لوگوں میں تھا جنہوں نے مدینہ منورہ کی عید گاہ میں اسے سنگسار کیا۔ جب اسے پتھر لگنے شروع ہوئے تو بھاگ کھڑا ہوا یہاں تک کہ حرہ کے مقام پر اسے پکڑا اور سنگسار کر دیا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

بَابُ ١٦٧ الْخُلْعِ وَكَيْفَ الطَّلَاقُ فِيهِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَى قَوْلِهِ الظّٰلِمُونَ وَأَجَازَ عُمَرُ الْخُلْعَ دُونَ السُّلْطَانِ وَأَجَازَ عُثْمَانُ الْخُلْعَ دُونَ عِقَاصِ رَأْسِهَا وَقَالَ طَاوُسٌ إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللّٰهِ فِيمَا افْتَرَضَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ فِي الْعِشْرَةِ وَالصُّحْبَةِ وَلَمْ يَقُلْ قَوْلَ السُّفَهَاءِ لَا يَحِلُّ حَتَّى تَقُولَ لَا أَغْتَسِلُ لَكَ مِنْ جَنَابَةٍ۔

خلع میں طلاق دینا

ارشاد باری تعالیٰ ہے :- اور تمہارے لئے اُس میں سے لینا حلال نہیں ہے جو تم نے عورتوں کو دیا ہے (البقرہ) حضرت عمر نے خلع کو جائز قرار دیا اگرچہ سلطان کے سامنے نہ ہو حضرت عثمان نے کہا کہ اگر عورت اپنا سارا مال دے کر خلع کرے تب بھی جائز ہے۔ طاؤس کا قول ہے کہ إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللّٰهِ میں حدود سے مراد وہ فرض ہے جو ایک ساتھ رہنے اور صحبت وغیرہ کا فرض ہے ایک کا دوسرے پر ہے اور بے وقوف لوگوں جیسی بات نہ کہے کہ وہ اُس وقت تک حلال نہیں ہو گی جب تک یہ نہ کہے کہ میں تیرے لئے جنابت کا غسل نہیں کروں گا۔

۲۵۳ - حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ، يَا رَسُولَ اللهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا أَعْتِبُ عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَلَا دِينٍ وَلٰكِنِّي أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ، قَالَتْ نَعَمْ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلِ الْحَدِيقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً.

۲۵۴ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ أُخْتَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ بِهٰذَا وَقَالَ تَرُدِّينَ حَدِيقَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ فَرَدَّتْهَا وَأَمَرَهُ يُطَلِّقْهَا وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلِّقْهَا وَعَنِ ابْنِ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لَا أَعْتِبُ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَلَا خُلُقٍ وَلٰكِنِّي لَا أُطِيقُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ۔

۲۵۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ حَدَّثَنَا قُرَادٌ أَبُو نُوحٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ، يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَنْقِمُ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَلَا خُلُقٍ إِلَّا أَنِّي أَخَافُ الْكُفْرَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ فَقَالَتْ نَعَمْ فَرَدَّتْ عَلَيْهِ وَأَمَرَهُ فَفَارَقَهَا۔

۲۵۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ جَمِيلَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

بَابُ ۱۳۹ الشِّقَاقِ وَهَلْ يُشِيرُ بِالْخُلْعِ عِنْدَ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت ثابت بن قیس کی اہلیہ محترمہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! میں کسی بات کی بنا پر ثابت بن قیس سے ناخوش نہیں ہوں، نہ اُن کے اخلاق سے اور نہ اُن کے دین سے۔ لیکن میں مسلمان ہو کر احسان فراموش بننا ناپسند کرتی ہوں۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم اُن کا باغ واپس دینا چاہتی ہو؟ وہ عرض گزار ہوئیں۔ ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کا باغ قبول کر لو اور اُن کو ایک طلاق دے دو۔

خالد حذاء نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ یہ عبداللہ بن اُبی کی بہن ہے۔ آگے اس روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا۔ کیا تم اُن کا باغ واپس کرو گی؟ وہ عرض گزار ہوئیں۔ ہاں۔ پس انہوں نے باغ واپس کر دیا اور آپ نے حضرت ثابت کو حکم دیا کہ انہیں ایک طلاق دے دو۔ عکرمہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کی ہے کہ انہیں ایک طلاق دے دو۔ ابن ابی تمیمہ نے عکرمہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مسنداً روایت کی ہے کہ ثابت بن قیس کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں۔ میں ثابت سے اُن کے اخلاق یا دین کی وجہ سے ناخوش نہیں ہوں لیکن میرا اُن کے ساتھ گزارہ نہیں ہو سکتا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم اُن کا باغ واپس کر دو گی؟ وہ عرض گزار ہوئیں۔ ہاں۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ثابت بن قیس بن شماس کی بیوی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں ثابت سے دین یا اخلاق کی بنا پر اُن کے پاس رہنے سے انکار نہیں کرتی بلکہ مجھے کفر کا ڈر ہے۔ اس پر رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اُن کا باغ واپس کر دو گی؟ اس نے جواب دیا، ہاں۔ پس اُس نے وہ باغ واپس کر دیا اور آپ نے اُسے جدا کرنے کا حکم دیا۔

سلیمان، حماد، ایوب نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ جمیلہ (یعنی عبداللہ بن اُبی کی بہن اور حضرت ثابت بن قیس کی بیوی تھیں) آگے گزشتہ حدیث کی طرح روایت کیا۔

کیا ضرورت کے تحت خلع ہو سکتا ہے

الفُرقة۔ وقوله تعالى۔ وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ إلى قوله خَبِيرًا۔

٢٥٧ - حدثنا أبو الوليد حدثنا الليث عن ابن أبي مليكة عن المسور بن مخرمة قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: إن بني المغيرة استأذنوا في أن ينكح علي ابنتهم فلا آذن۔

باب ١٦٩ لا يكون بيع الأمة طلاقا۔

٢٥٨ - حدثنا إسماعيل بن عبد الله قال حدثني مالك عن ربيعة عن أبي عبد الرحمن عن القاسم بن محمد عن عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت كان في بريرة ثلاث سنن إحدى السنن أنها أعتقت فخيرت في زوجها، وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الولاء لمن أعتق ودخل رسول الله صلى الله عليه وسلم والبرمة تفور بلحم فقرب إليه خبز وأدم من أدم البيت فقال، ألم أر البرمة فيها لحم، قالوا بلى ولكن ذلك لحم، تصدق به على بريرة وأنت لا تأكل الصدقة قال عليها صدقة ولنا هدية۔

باب ١٧٠ خيار الأمة تحت العبد۔

٢٥٩ - حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة وهمام عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس قال رأيته عبدا يعني زوج بريرة۔

٢٦٠ - حدثنا عبد الأعلى بن حماد حدثنا وهيب حدثنا أيوب عن عكرمة عن ابن عباس قال ذاك مغيث عبد بني فلان يعني زوج بريرة كأني أنظر إليه يتبعها في سكك المدينة يبكي عليها۔

٢٦١ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا عبد الوهاب عن أيوب عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال كان زوج بريرة عبدا أسود يقال له مغيث

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اگر تمہیں ان دونوں کے درمیان نا اتفاقی کا اندیشہ ہو تو ایک ثالث مرد کی طرف سے اور ایک ثالث عورت کی طرف سے بھیجو (سورۃ النساء، آیت)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی مغیرہ نے مجھ سے اجازت طلب کی کہ وہ اپنی بیٹی حضرت علی کے نکاح میں دے دیں لیکن میں اجازت نہیں دیتا

لونڈی کی بیع سے طلاق واقع نہیں ہوتی

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا بریرہ کے معاملے سے تین مسئلے معلوم ہو گئے۔ ۱۔ پہلا یہ کہ جب اُسے آزاد کیا گیا۔ تو خاوند کے بارے میں اُسے اختیار دیا گیا ۲۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میراث اس کا حق ہے جو آزاد کرے ۳۔ اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو گوشت کی ہانڈی میں اُبال آ رہا تھا۔ پس آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا جو روٹی اور گھر کے سالن پر مشتمل تھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کیا ہے، جبکہ میں ہانڈی میں گوشت دیکھ رہا ہوں۔ عرض کیا گیا کہ گوشت تو ضرور ہے لیکن یہ بریرہ کو صدقے کے طور پر ملا ہے۔ جب کہ آپ صدقہ نہیں کھاتے۔ فرمایا۔ صدقہ تو اس کے لئے ہے ہمارے لئے تو ہدیہ ہے۔

لونڈی غلام کے تحت ہو تو اختیار دینا

ابوالولید، شعبہ، ہمام، قتادہ، عکرمہ کا بیان ہے کہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے بریرہ کے خاوند کو غلام دیکھا۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بریرہ کا شوہر مغیث جو بنی فلاں کا غلام تھا۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں بریرہ کے پیچھے روتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بریرہ کا خاوند کالے رنگ کا غلام تھا اُسے مغیث کہتے تھے اور بنی فلاں کا غلام تھا۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ مدینہ منورہ کی

عَبْدًا لِبَنِي فُلَانٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ وَرَاءَهَا فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ۔

گلیوں میں اس (بریرہ، اپنی بیوی) کے پیچھے پھر رہا ہے۔

بَابُ ١٤١ شَفَاعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زَوْجِ بَرِيرَةَ۔

بریرہ کے خاوند کے لئے حضور کا سفارش کرنا

٢٦٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا يَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبَّاسٍ يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ تَأْمُرُنِي قَالَ إِنَّمَا أَنَا أَشْفَعُ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بریرہ کا خاوند غلام تھا جس کو مغیث کہتے تھے گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ اس کے پیچھے روتا پھر رہا ہے اور آنسو اس کی داڑھی پر گر رہے ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا۔ اے عباس! کیا مغیث کو بریرہ سے جو محبت ہے اور بریرہ کو مغیث سے جو نفرت ہے اس پر تمہیں تعجب نہیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بریرہ سے فرمایا کاش تم اس کے پاس واپس چلی جاؤ۔ عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے حکم فرما رہے ہیں۔ فرمایا میں تو سفارش کر رہا ہوں۔ عرض گزار ہوئی۔ تو مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

بَابُ ١٤٢

لونڈی کو خاوند کے بارے میں اختیار دینا

٢٦٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَأَبَى مَوَالِيهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ فَذَكَرَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔ وَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيلَ إِنَّ هَذَا مَا تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا تو اس کے مالکوں نے انکار کر دیا مگر اس شرط پر راضی ہے کہ ولاء ان کیلئے ہو۔ حضرت صدیقہ نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء کا مستحق تو وہی ہے جو آزاد کرے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا اور بتایا کہ بریرہ کو صدقہ میں ملا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ اس کے لئے صدقہ اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

٢٦٤۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَزَادَ فَخُيِّرَتْ مِنْ زَوْجِهَا۔

آدم نے شعبہ سے جو روایت کی اس میں اتنا زیادہ ہے کہ شوہر کے بارے میں اسے اختیار دیا گیا۔

بَابُ ١٤٣ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّى يُؤْمِنَّ وَلَأَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ

مشرک عورت سے نکاح نہ کرو

مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں اور مومنہ لونڈی مشرکہ سے بہتر ہے اگرچہ وہ تمہیں پسند آئے۔

٢٦٥۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ نِكَاحِ النَّصْرَانِيَّةِ وَالْيَهُودِيَّةِ قَالَ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ الْمُشْرِكَاتِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا أَعْلَمُ مِنَ الْإِشْرَاكِ شَيْئًا أَكْبَرَ مِنْ أَنْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نصرانیہ اور یہودیہ کے ساتھ نکاح کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان پر مشرک عورتوں کے ساتھ نکاح کرنا حرام فرمایا ہے اور میں نہیں جانتا کہ اس سے بڑا اور کیا شرک ہے کہ کوئی یہ کہے کہ میرا رب عیسیٰ

تَقُوْلُ الْمَرْاَۃُ رَبُّھَا عِیْسٰی وَھُوَعَبْدٌ مِّنْ عِبَادِ اللّٰہِ۔ — ہے حالانکہ وہ تو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے ہیں۔

ف: صحیح مذہب یہی ہے کہ یہودی اور نصرانی عورتیں مسلمانوں کے لیے حرام ہیں کیونکہ عیسائی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کی والدہ ماجدہ کو بھی خدا کہتے اور تثلیث بتاتے ہیں جبکہ یہودی حضرت عزیر علیہ السلام کو خدا کہتے ہیں۔ اگرچہ یہ دونوں گروہ اہل کتاب ہیں لیکن عقیدۂ توحید کی مخالفت کے باعث مشرک بھی ہیں۔ لہٰذا یہودیوں اور عیسائیوں کے عقیدے پر قائم رہنے والی اُن کی کسی عورت کا مسلمان سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ پس اگر مسلمان کسی یہودیہ یا نصرانیہ کو اپنے نکاح میں رکھے گا تو وہ نکاح واقع ہی نہیں ہوگا اور اُس کا بیوی کی طرح رکھنا حرام ہوگا اور اُس کے ساتھ وظیفۂ زوجیت محض بدکاری شمار ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

بَابُ ۱۴ نِكَاحِ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْمُشْرِكَاتِ وَعِدَّتِهِنَّ۔

مشرکہ اگر مسلمان ہو جائے تو نکاح و عدت

۲۶۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ الْمُشْرِكُونَ عَلَى مَنْزِلَتَيْنِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِينَ كَانُوا مُشْرِكِي أَهْلِ حَرْبٍ يُقَاتِلُهُمْ وَيُقَاتِلُونَهُ وَمُشْرِكِي أَهْلِ عَهْدٍ لَا يُقَاتِلُهُمْ وَلَا يُقَاتِلُونَهُ وَكَانَ إِذَا هَاجَرَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ لَمْ تُخْطَبْ حَتَّى تَحِيضَ وَتَطْهُرَ فَإِذَا طَهُرَتْ حَلَّ لَهَا النِّكَاحُ فَإِنْ هَاجَرَ زَوْجُهَا قَبْلَ أَنْ تَنْكِحَ رُدَّتْ إِلَيْهِ وَإِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَمَةٌ فَهُمَا حُرَّانِ وَلَهُمَا مَا لِلْمُهَاجِرِينَ ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ مِثْلَ حَدِيثِ مُجَاهِدٍ، وَإِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ لِلْمُشْرِكِينَ أَهْلِ الْعَهْدِ لَمْ يُرَدُّوا وَرُدَّتْ أَثْمَانُهُمْ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَتْ قُرَيْبَةُ بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، وَكَانَتْ أُمُّ الْحَكَمِ ابْنَةُ أَبِي سُفْيَانَ تَحْتَ عِيَاضِ بْنِ غَنْمٍ الْفِهْرِيِّ فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ الثَّقَفِيُّ

عطاء نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے ساتھ مشرکین دو قسم کے تھے۔ ایک حربی مشرک جن سے آپ لڑتے اور وہ آپ سے لڑتے تھے اور دوسرے وہ جن کے ساتھ معاہدہ ہوتا تھا جن سے نہ آپ لڑتے تھے اور نہ وہ آپ سے لڑتے تھے۔ اور جب حربی کافروں کی عورت ہجرت کر کے آتی تو اُسے نکاح کا پیغام نہ دیا جاتا جب تک حیض آکر وہ پاک نہ ہو جاتی۔ جب وہ پاک ہو جاتی تو اس کے ساتھ نکاح کرنا حلال ہو جاتا۔ اگر اس کا خاوند نکاح سے پہلے ہجرت کر کے آجاتا تو وہ اُس کی طرف لوٹا دی جاتی۔ اگر اُن میں سے کوئی غلام یا لونڈی ہجرت کر کے آتا تو اُسے آزاد کر دیا جاتا اور اُن کے حقوق بھی دیگر مہاجرین کی طرح ہوتے۔ پھر معاہدہ والے مشرکین کے بارے میں اُسی طرح ذکر کیا جیسا کہ مجاہد کی حدیث میں ہے۔ اگر معاہدہ والوں کا غلام یا لونڈی ہجرت کر کے آئے تو واپس نہیں کیا جائے گا بلکہ مشرکین کو اُن کی قیمت دی جائے گی۔ عطاء نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قریبہ بنت ابی امیہ اسی طرح حضرت عمر بن خطاب کے نکاح میں تھی تو انہوں نے اُسے طلاق دے دی اور حضرت معاویہ بن ابو سفیان نے اُس کے ساتھ نکاح کر لیا۔ ابو سفیان کی بیٹی ام الحکم عیاض بن غنم فہری کے نکاح میں تھی انہوں نے انہیں طلاق دی تو عبداللہ بن عثمان ثقفی نے اُس کے ساتھ نکاح کر لیا۔

بَابُ ۱۵ إِذَا أَسْلَمَتِ الْمُشْرِكَةُ أَوِ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الذِّمِّيِّ أَوِ الْحَرْبِيِّ

اُس مشرکہ یا نصرانیہ کا مسلمان ہونا جو ذمی یا حربی کے تحت تھی

وَقَالَ عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا أَسْلَمَتِ النَّصْرَانِيَّةُ قَبْلَ زَوْجِهَا بِسَاعَةٍ حَرُمَتْ عَلَيْهِ وَقَالَ دَاوُدُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ سُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب نصرانیہ اپنے خاوند سے ایک ساعت پہلے مسلمان ہو جائے تو وہ اُس پر حرام ہو جائے گی۔ عطاء سے اہل معاہدہ کی عورت کے بارے میں پوچھا گیا جو مسلمان ہو گئی اور کچھ دنوں کے بعد اس کا خاوند اسلام قبول کرے تو کیا یہ اس کی بیوی رہے گی۔ فرمایا کہ نہیں،

الْعَهْدِ أَسْلَمَتْ ثُمَّ أَسْلَمَ زَوْجُهَا فِي الْعِدَّةِ أَهِيَ امْرَأَتُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَشَاءَ هِيَ بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ وَصَدَاقٍ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِذَا أَسْلَمَ فِي الْعِدَّةِ يَتَزَوَّجُهَا وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ. وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ فِي مَجُوسِيَّيْنِ أَسْلَمَا هُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا وَإِذَا سَبَقَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ وَأَبَى الْآخَرُ بَانَتْ لَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهَا. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ امْرَأَةٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ جَاءَتْ إِلَى الْمُسْلِمِينَ أَيُعَاوَضُ زَوْجُهَا مِنْهَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَآتُوهُمْ مَا أَنْفَقُوا قَالَ لَا إِنَّمَا كَانَ ذَاكَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَيْنَ أَهْلِ الْعَهْدِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ هَذَا كُلُّهُ فِي صُلْحٍ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ قُرَيْشٍ۔

۲۲۶ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَتِ الْمُؤْمِنَاتُ إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ أَقَرَّ بِهَذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ أَقَرَّ بِالْمِحْنَةِ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْرَرْنَ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ قَالَ لَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ، لَا وَاللَّهِ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ غَيْرَ أَنَّهُ يُبَايِعُهُنَّ بِالْكَلَامِ، وَاللَّهِ مَا أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا بِمَا أَمَرَهُ اللَّهُ

مگر وہ چاہے تو مہر دے کر نیا نکاح کرے۔ مجاہد کا قول ہے کہ اگر عورت کی عدت کے دوران خاوند مسلمان ہو جائے تو وہ اسی کی بیوی رہے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ نہ وہ عورتیں اُن کے لئے حلال ہیں اور نہ مرد اُن عورتوں کیلئے (سورۃ الممتحنہ)۔ امام حسن بصری اور قتادہ کا مجوسیوں کے بارے میں قول ہے کہ مرد عورت دونوں مسلمان ہو جائیں تو اُن کا سابقہ نکاح برقرار رہے گا اگر ایک اُن میں سے پہلے مسلمان ہو جائے اور دوسرا انکار کر دے تو اُس عورت پر مرد کا کوئی حق نہیں رہتا۔ ابن جریج کا بیان ہے کہ میں نے عطاء سے مشرکوں کی اُس عورت کے بارے میں پوچھا جو مسلمانوں کے پاس آجائے کہ کیا اُس کے خاوند کو معاوضہ دیا جائے گا کیونکہ ارشاد ربانی ہے کہ جو انہوں نے خرچ کیا ہے وہ انہیں دے دو۔ فرمایا کہ ایسا نہیں ہے یہ اُن کے متعلق ہے جن کے ساتھ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا معاہدہ تھا۔ مجاہد کا قول ہے کہ یہ تمام باتیں اس صلح میں تھیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قریش مکہ کے درمیان ہوئی۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان لانے والی عورتیں جب نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی طرف ہجرت کر کے آتی تھیں تو حکم خداوندی کہ اے ایمان والو! جب ایمان لانے والی عورتیں ہجرت کر کے تمہارے پاس آیا کریں تو اُن کا امتحان لے لیا کرو (سورۃ الممتحنہ) کے تحت امتحان لیا جاتا تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ مومن عورتوں میں سے جو اس شرط کو تسلیم کر لیتی تو اُس کی مشقت کا اقرار کر لیا جاتا۔ پس جب وہ اپنی زبان سے اس کا اقرار کر لیتیں تو رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم ان سے فرماتے کہ جاؤ میں نے تمہیں بیعت کر لیا ہے۔ خدا کی قسم رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے دست مبارک نے کسی عورت کے ہاتھ کو ہرگز مس نہیں کیا بلکہ آپ انہیں زبانی کلامی بیعت فرمایا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے کسی کا ہاتھ نہیں چھوا مگر صرف ان عورتوں کا جن کا اللہ تعالے نے آپکو حکم فرمایا ورنہ جب آپ عورتوں سے بیعت لیتے تو زبانی یہی فرماتے کہ میں نے تمہیں

يَقُوْلُ لَهُنَّ إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ، تَدَبَّا يَعْتِلُنَّ كَلامًا۔

بَابُ ۱۴۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى - لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ إِلٰى قَوْلِهٖ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ - فَإِنْ فَاءُوْا : رَجَعُوْا -

۲۶۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ عَنْ أَخِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ أَنَّهٗ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ، آلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَائِهٖ وَكَانَتْ انْفَكَّتْ رِجْلُهٗ فَأَقَامَ فِيْ مَشْرُبَةٍ لَّهٗ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ نَزَلَ، فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ آلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ -

۲۶۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ فِي الْإِيْلَاءِ الَّذِيْ سَمَّى اللّٰهُ، لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدَ الْأَجَلِ إِلَّا أَنْ يُّمْسِكَ بِالْمَعْرُوْفِ أَوْ يَعْزِمَ بِالطَّلَاقِ كَمَا أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ لِيْ إِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ يُوْقَفُ حَتّٰى يُطَلِّقَ وَلَا يَقَعُ عَلَيْهِ الطَّلَاقُ حَتّٰى يُطَلِّقَ - وَيُذْكَرُ ذٰلِكَ عَنْ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَعَائِشَةَ وَاثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

بَابُ ۱۴۷ حُكْمِ الْمَفْقُوْدِ فِيْ أَهْلِهٖ وَمَالِهٖ

وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ، إِذَا فُقِدَ فِي الصَّفِّ عِنْدَ الْقِتَالِ تَرَبَّصُ امْرَأَتُهٗ سَنَةً - وَاشْتَرَى ابْنُ مَسْعُوْدٍ جَارِيَةً وَالْتَمَسَ صَاحِبَهَا سَنَةً - فَلَمْ يَجِدْهُ وَفُقِدَ فَأَخَذَ يُعْطِي الدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ وَقَالَ، اَللّٰهُمَّ عَنْ فُلَانٍ وَعَلَيَّ وَقَالَ هٰكَذَا فَافْعَلُوْا بِاللُّقَطَةِ - وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْأَسِيْرِ يُعْلَمُ مَكَانُهٗ لَا تَتَزَوَّجُ امْرَأَتُهٗ وَلَا يُقْسَمُ مَالُهٗ فَإِذَا انْقَطَعَ خَبَرُهٗ فَسُنَّتُهٗ سُنَّةُ الْمَفْقُوْدِ -

۲۷۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

بیعت کرلیا ہے۔

بیویوں سے ایلاء کرنا

جو لوگ اپنی بیویوں سے ایلاء کرتے ہیں تو عورتوں کو چاہیئے کہ چار مہینے انتظار کریں (سورۃ البقرہ)۔ فَإِنْ فَاءُوْا۔ اگر رجوع کریں۔

حمید الطویل نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی، اُدھر آپ کے پیر مبارک میں موچ آگئی۔ پس آپ اپنے بالاخانے میں انتیس ۲۹ دن تک قیام پذیر رہے جب آپ اُس سے اُترے تو آپ سے کہا گیا کہ یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک مہینے کی قسم کھائی تھی فرمایا کہ مہینہ انتیس ۲۹ دن کا بھی ہوتا ہے۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما جس چیز کا اللہ تعالٰی نے ایلاء نام رکھا ہے اُس کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ مدت گزر جانے کے بعد کسی کے لئے حلال نہیں ہے مگر یہ کہ دستور کے مطابق روک لے یا طلاق کا ارادہ کرے جیسا کہ اللہ عزوجل نے حکم فرمایا ہے۔ نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ جب چار مہینے گزر جائیں تو انتظار کرے یہاں تک کہ طلاق دے اور بغیر طلاق دیے طلاق واقع نہیں ہوتی اور اس کا حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت ابو درداء اور حضرت عائشہ وغیرہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بارہ ۱۲ اصحاب نے ذکر کیا ہے۔

مفقود الخبر کے اہل و عیال اور مال کا حکم

ابن مسیب کا قول ہے کہ جب کوئی لڑائی کے وقت صف میں سے گم ہو جائے تو اُس کی بیوی ایک سال انتظار کرے۔ حضرت ابن مسعود نے ایک لونڈی خریدی اور ایک سال تک اُس کے مالک کو تلاش کیا لیکن وہ ایسا گم ہوا کہ نہ ملا پس ایک دو درہم دے کر خیرات کرتے اور کہتے کہ اے اللہ! یہ فلاں کی طرف سے ہیں اور اُس کی قیمت میرے ذمے ہے اور فرماتے ہیں کہ گری پڑی چیز پالے تب بھی اسی طرح کرے۔ زہری نے اُس قیدی کے بارے میں کہا جس کا مقام معلوم ہو کہ اُس کی بیوی نکاح نہ کرے اور نہ اُس کا مال تقسیم کیا جائے جب اس کی کوئی خبر نہ ملے تو وہی طریقہ اختیار کیا جائے جو مفقود الخبر کے بارے میں شرعی طریقہ ہے۔

یحییٰ بن سعید نے یزید مولیٰ المنبعث سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ: خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ. وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ فَغَضِبَ وَاحْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ وَقَالَ: مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا الْحِذَاءُ وَالسِّقَاءُ تَشْرَبُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا. وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ: اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا وَعَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ مَنْ يَعْرِفُهَا وَإِلَّا فَاخْلِطْهَا بِمَالِكَ. قَالَ سُفْيَانُ فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ بْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سُفْيَانُ وَلَمْ أَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ هَذَا فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ حَدِيثَ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ فِي أَمْرِ الضَّالَّةِ هُوَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ نَعَمْ. قَالَ يَحْيَى وَيَقُولُ رَبِيعَةُ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سُفْيَانُ فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ فَقُلْتُ لَهُ۔

بَابُ ۴۸ الظِّهَارِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى قَدْ سَمِعَ اللهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا إِلَى قَوْلِهِ فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا. وَقَالَ لِي إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ ظِهَارِ الْعَبْدِ فَقَالَ نَحْوَ ظِهَارِ الْحُرِّ. قَالَ مَالِكٌ وَصِيَامُ الْعَبْدِ شَهْرَانِ. وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ ظِهَارُ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ مِنَ الْحُرَّةِ وَالْأَمَةِ سَوَاءٌ. وَقَالَ عِكْرِمَةُ إِنْ ظَاهَرَ مِنْ أَمَتِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ إِنَّمَا الظِّهَارُ مِنَ النِّسَاءِ، وَفِي الْعَرَبِيَّةِ لِمَا قَالُوا أَيْ فِيمَا قَالُوا وَفِي بَعْضِ مَا قَالُوا وَهَذَا أَوْلَى لِأَنَّ اللهَ لَمْ يَدُلَّ عَلَى الْمُنْكَرِ وَقَوْلِ الزُّورِ۔

بَابُ ۴۹ الْإِشَارَةِ فِي الطَّلَاقِ وَالْأُمُورِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعَذِّبُ اللهُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَكِنْ يُعَذِّبُ بِهَذَا فَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ:

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کھوئی ہوئی بکری کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اُسے پکڑ لو کیونکہ وہ تمہارے لئے ہے یا تمہارے بھائی کیلئے ہے یا بھیڑیئے کے لئے۔ آپ سے کھوئے ہوئے اونٹ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ناراض ہوئے اور دونوں عارض مبارک سرخ ہو گئے اور فرمایا کہ تجھے اُس سے کیا سروکار؟ اُس کا کھانا پینا اُس کے ساتھ ہے۔ وہ پانی پیئے گا اور درختوں سے کھائے گا یہاں تک کہ اُس کا مالک اُسے پالے گا۔ جب گری پڑی چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا۔ تو اُس تھیلی اور اُس کے سربندھن کو پہچان لے اور ایک سال تک اُس کی تشہیر کرتا رہ۔ اگر کوئی شخص آ کر اُسے پہچان لے تو اچھا ہے ورنہ اپنے مال میں ملا لے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں ربیعہ بن ابو عبدالرحمن سے ملا۔ سفیان نے کہا کہ مجھے اس کے سوا اور کچھ یاد نہیں رہا۔ پھر میں نے کہا کہ یزید مولیٰ المنبعث نے گمشدہ چیز کے بارے میں جو حدیث حضرت زید بن خالد سے روایت کی ہے؟ فرمایا ہاں۔ یحییٰ کا بیان ہے کہ ربیعہ، یزید مولیٰ المنبعث نے حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں ربیعہ سے ملا اور اُن سے اس بارے میں مزید حال دریافت کیا۔

ظہار کا بیان

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: بے شک اللہ نے سُنی اُس کی بات جو تم سے اپنے شوہر کے معاملہ میں بحث کرتی ہے اور اللہ سے شکایت کرتی ہے (سورۃ المجادلہ، آیت ۱ تا ۴)۔ ابن شہاب سے ظہارِ غلام کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ آزاد کے ظہار جیسا ہے۔ امام مالک کا قول ہے کہ غلام دو مہینے کے روزے رکھے۔ حسن بن حُر کا قول ہے کہ آزاد اور غلام کا ظہار آزاد عورت اور لونڈی سے برابر ہے۔ عکرمہ کا قول ہے کہ اگر کوئی اپنی لونڈی سے ظہار کرے تو اس پر کچھ بھی نہیں کیونکہ ظہار بیویوں میں ہے اور عربی زبان میں لِمَا قَالُوا کا معنی فِيمَا قَالُوا ہے یعنی بعض ما قالوا کے معنی میں بھی آتا ہے اور یہی اولیٰ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بُری اور جھوٹی بات کا حکم نہیں فرمایا۔

طلاق اور دیگر امور کے اشارے

ابن عمر کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو پر عذاب نہیں کرے گا بلکہ اس کی وجہ سے عذاب کرے گا اور اپنی زبانِ مبارک کی جانب اشارہ فرمایا۔ کعب بن مالک کا قول ہے کہ

أَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَيْ خُذِ النِّصْفَ وَقَالَتْ أَسْمَاءُ، صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُسُوفِ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا شَأْنُ النَّاسِ وَهِيَ تُصَلِّي فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى الشَّمْسِ، فَقُلْتُ آيَةٌ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ. وَقَالَ أَنَسٌ أَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ لَا حَرَجَ وَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ، أَحَدٌ مِنْكُمْ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا۔

۲۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: طَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعِيرِهِ وَكَانَ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ وَكَبَّرَ۔ وَقَالَتْ زَيْنَبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فُتِحَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَعَقَدَ تِسْعِينَ۔

۲۷۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي فَسَأَلَ اللّٰهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ، وَقَالَ بِيَدِهِ وَوَضَعَ أَنْمُلَتَهُ عَلَى بَطْنِ الْوُسْطَى وَالْخِنْصَرِ قُلْنَا يُزَهِّدُهَا وَقَالَ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَدَا يَهُودِيٌّ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَارِيَةٍ فَأَخَذَ أَوْضَاحًا كَانَتْ عَلَيْهَا وَرَضَخَ رَأْسَهَا فَأَتَى بِهَا أَهْلُهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری جانب اشارہ کیا کہ آدھی چیز لے لو۔ حضرت اسماء کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت نماز پڑھی۔ میں نے حضرت عائشہ سے کہا کہ لوگ کس وجہ سے نماز پڑھ رہے ہیں؟ انہوں نے اپنے سر کے ساتھ سورج کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کوئی نشانی ہے؟ انہوں نے اپنے سر کے ساتھ اثبات میں اشارہ کیا۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ حضور نے اپنے ہاتھ سے حضرت ابوبکر کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ حضور نے اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا کہ کوئی حرج نہیں ہے۔ ابوقتادہ کا قول ہے کہ حضور نے احرام والے کے شکار کی بابت فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے اسے حکم دیا یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا۔ لوگوں نے انکار کیا تو فرمایا کہ پھر تو کھالو۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور جب آپ رکن (حجر اسود) کے پاس آتے تو اس کی جانب اشارہ کر کے تکبیر کہتے۔ حضرت زینب سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یاجوج و ماجوج کی دیوار میں اتنا شگاف آ گیا ہے اور انگشت ہائے مبارک سے آپ نے نوے کی طرح حلقہ بنایا کہ اتنا۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ کے روز ایک ایسی ساعت ہوتی ہے کہ مسلمان کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہوئے اُسے گزارے تو اللہ تعالیٰ سے جو بھلائی مانگے اُسے عطا فرمائی جائے گی پھر اپنے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا یعنی اپنی شہادت کی انگلی اور چھنگلی کے وسط میں پورے رکھے۔ ہم نے کہا کہ یوں لوگوں کی قلت کو ظاہر فرمایا ہے۔ ہشام بن زید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں کسی یہودی نے ایک لڑکی پر ظلم کیا یعنی جو زیورات اُس نے پہنے ہوئے تھے وہ چھین لیے اور اُس کا سر کچل دیا۔ پس اُس کے گھر والے آئے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے جب کہ وہ زندگی کے آخری

فِي آخِرِ رَمَقٍ وَقَدْ أُصْمِتَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَنْ قَتَلَكِ فُلَانٌ؟ لِغَيْرِ الَّذِي
قَتَلَهَا فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا، قَالَ فَقَالَ لِرَجُلٍ آخَرَ
غَيْرِ الَّذِي قَتَلَهَا فَأَشَارَتْ أَنْ لَا، فَقَالَ فَفُلَانٌ لِقَاتِلِهَا
فَأَشَارَتْ أَنْ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَرُضِخَ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

٤٣ ـ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

مرنے میں داخل ہو کر خاموش ہو چکی تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
اس سے فرمایا کہ کیا تمہیں فلاں شخص نے قتل کیا ہے، بجز اس کے آپ قاتل کے سوا دوسرے
آدمی کا نام لیا تھا۔ لڑکی نے اپنے سر کے ساتھ نفی میں اشارہ کیا۔ راوی کا بیان
ہے کہ پھر آپ نے قاتل کے سوا دوسرے شخص کا نام لے کر پوچھا تو لڑکی نے اشارے سے انکار کر دیا
پھر حضور نے قاتل کا نام لے کر پوچھا کہ فلاں شخص نے قتل کیا ہے تو لڑکی نے اثبات میں اشارہ کیا
پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اور اس یہودی کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا گیا
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ لَدُنْ ثَدْيَيْهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا، فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ شَيْئًا إِلَّا مَادَّتْ عَلَى جِلْدِهِ حَتَّى تُجِنَّ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ، وَأَمَّا الْبَخِيلُ فَلَا يُرِيدُ يُنْفِقُ إِلَّا لَزِمَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا فَهُوَ يُوسِعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ وَيُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ إِلَى حَلْقِهِ۔

بَابُ ۱۸۰ اللِّعَانِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ إِلَى قَوْلِهِ مِنَ الصَّادِقِينَ. فَإِذَا قَذَفَ الْأَخْرَسُ امْرَأَتَهُ بِكِتَابَةٍ أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ بِإِيمَاءٍ مَعْرُوفٍ فَهُوَ كَالْمُتَكَلِّمِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَازَ الْإِشَارَةَ فِي الْفَرَائِضِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْحِجَازِ وَأَهْلِ الْعِلْمِ، وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا. وَقَالَ الضَّحَّاكُ: إِلَّا رَمْزًا إِشَارَةً. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: لَا حَدَّ وَلَا لِعَانَ، ثُمَّ زَعَمَ أَنَّ الطَّلَاقَ بِكِتَابٍ أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ إِيمَاءٍ جَائِزٌ، وَلَيْسَ بَيْنَ الطَّلَاقِ وَالْقَذْفِ فَرْقٌ، فَإِنْ قَالَ الْقَذْفُ لَا يَكُونُ إِلَّا بِكَلَامٍ، قِيلَ لَهُ: كَذَلِكَ الطَّلَاقُ لَا يَجُوزُ إِلَّا بِكَلَامٍ، وَإِلَّا بَطَلَ الطَّلَاقُ وَالْقَذْفُ، وَكَذَلِكَ الْعِتْقُ، وَكَذَلِكَ الْأَصَمُّ يُلَاعِنُ. وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَقَتَادَةُ: إِذَا قَالَ أَنْتِ طَالِقٌ فَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ تَبِينُ مِنْهُ بِإِشَارَتِهِ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: الْأَخْرَسُ إِذَا كَتَبَ الطَّلَاقَ بِيَدِهِ لَزِمَهُ. وَقَالَ حَمَّادٌ: الْأَخْرَسُ وَالْأَصَمُّ إِنْ قَالَ بِرَأْسِهِ جَازَ۔

۲۷۶ — حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ

زرہ پہن رکھی ہو۔ چنانچہ منفق جب خرچ کرتا ہے تو اُس کی زرہ کھل کر اتنی کشادہ ہو جاتی ہے کہ پیروں کی انگلیوں تک کو چھپا لیتی اور نقوشِ قدم کو مٹا جاتی ہے۔ لیکن بخیل جب خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو ہر ایک حلقہ سمٹ کر تنگ ہو جاتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ڈھیلا ہو جائے لیکن نہیں ہوتا اور انگلی سے اپنے حلق کی جانب اشارہ فرمایا۔

لعان کا بیان

ارشادِ ربانی ہے: اور وہ جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں اور اُن کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے (سورۂ النور، آیت ۶)۔ جب گونگا لکھ کر یا اشارے سے یا قابلِ فہم طریقے سے تہمت لگائے تو وہ کلام کرنے والے کی طرح ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرائض میں اشارے کو جائز فرمایا ہے اور بعض اہلِ حجاز اور اہلِ علم کا یہی قول ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: پس اس (مریم) نے (حضرت عیسیٰ) کی طرف اشارہ کیا۔ وہ بولے ہم کیسے بات کریں اُس سے جو پالنے میں بچہ ہے (سورۂ مریم، آیت ۲۹)۔ ضحاک کا قول ہے کہ اِلَّا رَمْزًا سے اشارہ مراد ہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اس صورت میں نہ حد ہے اور نہ لعان اور پھر یہ گمان بھی ہے کہ لکھ کر یا اشارے سے یا ایماء سے طلاق جائز ہے۔ حالانکہ طلاق اور قذف کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ اگر کوئی کہے کہ قذف تو کلام کے ذریعے ہوتا ہے۔ تو کہا جائے گا کہ طلاق بھی کلام کے بغیر جائز نہیں ہے ورنہ طلاق اور قذف باطل ہیں۔ اسی طرح آزاد کرنا ہے۔ ایسا ہی بہرے کا لعان کرنا ہے۔ شعبی اور قتادہ کا قول ہے کہ جب کوئی کہے کہ تجھے طلاق ہے اور اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ کرے تو اشارے کے باعث طلاق بائن پڑ جائے گی۔ ابراہیم کا قول ہے کہ اگر گونگا اپنے ہاتھ سے طلاق لکھ دے تو پڑ جائے گی۔ حماد کا قول ہے کہ گونگا اور بہرا سر کے اشارے سے کہے تو طلاق جائز ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں انصار کا بہترین گھرانہ نہ بتاؤں؟ لوگ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا سب سے بہتر بنو نجار ہیں، پھر جو اُن کے نزدیک ہیں یعنی بنو عبد الاشہل، پھر جو اُن کے نزدیک ہیں یعنی بنو حارث بن خزرج، پھر جو اُن کے نزدیک ہیں یعنی بنو ساعدہ۔ پھر اپنے ہاتھ۔

بنو الحارث بن الخزرج، ثم الذين يلونهم بنو ساعدة، ثم قال بيده فقبض اصابعه ثم بسطهن كالرامی بيده ثم قال، وفی كل دور الانصار خير۔

۲۷۷۔ حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا سفيان قال ابو حازم سمعته من سهل بن سعد الساعدی صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، بعثت انا والساعة كهذه من هذه او كهاتين وقرن بين السبابة والوسطی۔

۲۷۸۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا جبلة بن سحيم سمعت ابن عمر يقول قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الشهر هكذا وهكذا وهكذا يعنی ثلاثين ثم قال، وهكذا وهكذا وهكذا يعنی تسعا وعشرين يقول مرة ثلاثين ومرة تسعا وعشرين۔

۲۷۹۔ حدثنا محمد بن المثنی حدثنا يحيی عن اسماعيل عن قيس عن ابی مسعود قال واشار النبی صلی اللہ علیہ وسلم بيده نحو اليمن، الايمان ههنا مرتين الا وان القسوة وغلظ القلوب فی الفدادين حيث يطلع قرنا الشيطان ربيعة ومضر۔

۲۸۰۔ حدثنا عمرو بن زرارة اخبرنا عبد العزيز بن ابی حازم عن ابيه عن سهل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، وانا وكافل اليتيم فی الجنة هكذا واشار بالسبابة والوسطی وفرج بينهما شيئا۔

باب ۱۸۱ اذا عرض بنفی الولد۔

۲۸۱۔ حدثنا يحيی بن قزعة حدثنا مالك عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن ابی هريرة ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال يا رسول اللہ ولد لی غلام اسود، فقال هل لك من ابل؟ قال نعم، قال ما الوانها؟ قال حمر، قال هل فيها من اورق؟ قال نعم، قال فانی ذلك؟ قال لعله نزعه

کے اشارے سے فرمایا اور اپنی انگلیوں کو بند کر لیا، پھر انہیں اپنے ہاتھ سے تیر چلانے والے کی طرح کھول دیا، اس کے بعد فرمایا کہ انصار کے تمام گھرانوں میں ہی بھلائی ہے۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں جیسے اس انگلی سے یہ انگلی یا جیسے یہ دونوں انگلیاں اور آپ نے شہادت اور بیچ کی انگلی کو ملا کر بتایا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مہینہ اتنے اور اتنے اور اتنے یعنی تیس دن کا ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ اتنے اور اتنے اور اتنے۔ یعنی انتیس دن کا ہوتا ہے یعنی پہلی دفعہ تیس دن اور دوسری بار انتیس دن فرمائے۔

قیس نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یمن کی جانب اشارہ کرتے ہوئے دو مرتبہ فرمایا کہ ایمان ادھر ہے۔ خبردار سخت دلی اور سنگدلی ان لوگوں میں ہے جو اونٹوں کے پیچھے چلاتے ہیں جہاں سے شیطان کے دونوں سینگ نمودار ہوتے ہیں یعنی قبیلہ ربیعہ اور مضر سے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے، پھر آپ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ فرمایا اور دونوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھا۔

کہنا کہ یہ بچہ میرا نہیں ہے

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ میرے گھر کالا سیاہ لڑکا پیدا ہوا ہے۔ فرمایا۔ کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ جواب دیا ہاں۔ فرمایا کہ ان کے رنگ کیا ہیں؟ عرض گزار ہوا کہ وہ سرخ رنگ کے ہیں۔ فرمایا کہ کیا ان میں کوئی سیاہی مائل بھی ہے؟ جواب دیا ہاں۔ فرمایا کہ یہ کہاں سے آیا؟ عرض کی، شاید کسی رگ نے اسے کھینچا

عِرْقٌ، قَالَ: فَلَعَلَّ ابْنَكَ هَذَا نَزَعَهُ۔

بَابٌ ١٨٢ إِحْلَافِ الْمُلَاعِنِ۔

٢٨٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَأَحْلَفَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا۔

بَابٌ ١٨٣ يَبْدَأُ الرَّجُلُ بِالتَّلَاعُنِ۔

٢٨٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَجَاءَ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ۔

بَابٌ ١٨٤ اللِّعَانِ وَمَنْ طَلَّقَ بَعْدَ اللِّعَانِ۔

٢٨٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ عَنْ ذَلِكَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ ذَلِكَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا، فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللَّهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا، فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ

ہو فرمایا تو شاید تمہارے بیٹے کو بھی کسی رگ نے اسی طرح کھینچا ہو۔

لعان کرنے والوں کا قسم کھانا

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک انصاری مرد نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اُن دونوں سے قسم لی اور پھر اُن دونوں کو جدا کر دیا گیا۔

لعان میں ابتدا مرد کرے

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ہلال بن اُمیہ نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی۔ پس انہوں نے آ کر گواہی دی اور نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ پس تم دونوں میں سے کوئی توبہ کرنے والا ہے؟ پھر عورت کھڑی ہوئی اور اُس نے بھی گواہی دی۔

جس نے لعان کے بعد طلاق دی

ابن شہاب کو حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ حضرت عویمر عجلانی ایک دفعہ حضرت عاصم بن عدی انصاری کے پاس آئے اور اُن سے کہا۔ اے عاصم! اگر کوئی شخص کسی کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھ کر قتل کر دے تو آپ اُسے قتل کر دیتے ہیں۔ آپ بتائیے وہ کیا کرے۔ اے عاصم! مجھے اس بارے میں دریافت کر کے بتائیے۔ پس حضرت عاصم نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے ایسی بات کے پوچھنے کو ناپسند فرمایا اور اسے بُری بات کہا۔ حتیٰ کہ حضرت عاصم کو بھی پوچھنا ناگوار معلوم ہوا۔ اس کے سبب جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا جب حضرت عاصم اپنے گھر والوں کے پاس واپس گئے تو حضرت عویمر اُن کے پاس آئے اور پوچھا کہ اے عاصم! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ سے کیا فرمایا ہے۔ تو حضرت عاصم نے حضرت عویمر سے کہا کہ آپ کوئی اچھی چیز نہیں لائے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی بات کے پوچھنے کو ناپسند فرمایا ہے۔ اس پر حضرت عویمر نے کہا: خدا کی قسم، میں تو اس وقت تک باز نہیں آؤں گا جب تک اس کا حکم معلوم نہ کر لوں۔ پس حضرت عویمر چل دیے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لوگوں کے درمیان جا پہنچے۔ اور

مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا، قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ تَلَاعُنِهِمَا قَالَ عُوَيْمِرٌ، كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ۔

بَابُ التَّلَاعُنِ فِي الْمَسْجِدِ۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْمُلَاعَنَةِ وَعَنِ السُّنَّةِ فِيهَا عَنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي شَأْنِهِ مَا ذُكِرَ فِي الْقُرْآنِ مِنْ أَمْرِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ قَضَى اللَّهُ فِيكَ وَفِي امْرَأَتِكَ. قَالَ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَغَا مِنَ التَّلَاعُنِ فَفَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَاكَ تَفْرِيقٌ بَيْنَ كُلِّ مُتَلَاعِنَيْنِ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتِ السُّنَّةُ بَعْدَهُمَا أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَكَانَتْ حَامِلًا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى لِأُمِّهِ. قَالَ ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِي مِيرَاثِهَا أَنَّهَا تَرِثُهُ وَيَرِثُ مِنْهَا مَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرَ قَصِيرًا

عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو دیکھ کر اُسے قتل کر دے تو آپ اُسے قتل کر دیں گے۔ پھر وہ اور کیا کرے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا ہے۔ پس جا کر اُسے لے آؤ۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ اُن دونوں نے لعان کیا اور میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں لوگوں کے ساتھ حاضر تھا۔ جیسے ہی لعان سے فارغ ہوئے تو حضرت عویمر نے کہا یا رسول اللہ! اگر میں اب اسے اپنے پاس رکھوں تو اس کے بارے میں جھوٹا ہو جاؤں گا۔ لہٰذا میں نے اسے تین طلاقیں دے دیں۔ پیشتر اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حکم فرماتے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ بعد میں لعان کرنے والوں کا یہی طریقہ ہو گیا۔

مسجد میں لعان کرنا

ابن جریج کا بیان ہے کہ ابن شہاب نے مجھے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے لعان کرنے والوں کے بارے میں سنت طریقہ بتایا کہ انصار میں سے ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو دیکھ لے تو کیا اُسے قتل کر دے یا کیا کرے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُن کے متعلق قرآن کریم میں ذکر فرمایا جس میں لعان کرنے والوں کے لئے حکم ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا اور تمہاری بیوی کا فیصلہ فرما دیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر اُن دونوں نے مسجد میں لعان کیا اور میں موجود تھا۔ جب وہ فارغ ہو گئے تو مرد نے کہا۔ یا رسول اللہ! اگر میں اسے اپنے پاس رکھوں تو جھوٹا ہو جاؤں گا۔ پس اس نے تین طلاقیں دے دیں، اس سے پہلے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُسے کوئی حکم فرماتے۔ جب وہ دونوں لعان سے فارغ ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اس نے عورت کو جدا کر دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ لعان کرنے والوں میں تفریق کا طریقہ رائج ہو گیا۔ ابن جریج کا بیان ہے کہ ابن شہاب نے فرمایا کہ ان دونوں کے بعد یہی سنت رائج ہو گئی کہ لعان کرنے والوں میں تفریق کرا دی جائے۔ وہ عورت حاملہ تھی اور بچہ ماں کی طرف منسوب کیا گیا۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ پھر یہ سنت جاری ہو گئی کہ عورت بچے کی میراث پائے گی اور بچہ اس عورت کی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حق مقرر فرمایا ہے۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی سے اس حدیث میں مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر عورت کے ہاں سرخ رنگ کا اور پستہ قد بچہ پیدا ہو تو عورت سچی ہے اور اس پر جھوٹی تہمت لگائی گئی ہے اور اگر

كأنه وحرة فلا أراها إلا قد صدقت وكذب عليها وإن جاءت به أسود أعين ذا أليتين فلا أراه إلا قد صدق عليها فجاءت به على المكروه من ذلك۔

باب ١٨٦ قول النبي صلى الله عليه وسلم لو كنت راجما بغير بينة۔

٢٨٦ حدثنا سعيد بن عفير قال حدثني الليث عن يحيى بن سعيد عن عبد الرحمن بن القاسم عن القاسم بن محمد عن ابن عباس أنه ذكر التلاعن عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال عاصم بن عدي في ذلك قولا ثم انصرف فأتاه رجل من قومه يشكو إليه أنه قد وجد مع امرأته رجلا فقال عاصم ما ابتليت بهذا إلا لقولي، فذهب به إلى النبي صلى الله عليه وسلم فأخبره بالذي وجد عليه امرأته، وكان ذلك الرجل مصفرا قليل اللحم سبط الشعر وكان الذي ادعى عليه أنه وجده عند أهله خدلا آدم كثير اللحم فقال النبي صلى الله عليه وسلم۔ اللهم بين فجاءت شبيها بالرجل الذي ذكر زوجها أنه وجده، فلاعن النبي صلى الله عليه وسلم بينهما۔ قال رجل لابن عباس في المجلس هي التي قال النبي صلى الله عليه وسلم: لو رجمت أحدا بغير بينة رجمت هذه، فقال لا تلك امرأة كانت تظهر في الإسلام السوء۔ قال أبو صالح وعبد الله بن يوسف خدلا۔

باب ١٨٧ صداق الملاعنة

٢٨٧ حدثني عمرو بن زرارة أخبرنا إسماعيل عن أيوب عن سعيد بن جبير قال قلت لابن عمر رجل قذف امرأته فقال فرق النبي صلى الله عليه وسلم بين أخوي بني العجلان وقال: الله يعلم أن أحدكما كاذب فهل منكما تائب فأبيا، وقال: الله يعلم أن

اُس کے پیٹ سے موٹی موٹی سیاہ آنکھوں والا اور بھاری سرینوں والا بچہ پیدا ہو تو میرے خیال میں مرد سچا ہے۔ جب بچہ پیدا ہوا تو اُس طرح کا بد شکل تھا جس کے ساتھ بدنام ہوئی تھی۔

حضور کا ارشادِ گرامی کہ اگر میں بغیر گواہ کے سنگسار کرتا

قاسم بن محمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور لعان کرنے والوں کا ذکر ہوا تو حضرت عاصم بن عدی نے اس بارے میں ایک بڑی بات کہہ دی۔ جب وہ واپس لوٹے تو اُن کی قوم کا ایک آدمی اُن کے پاس شکایت لے کر آیا کہ اُس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک آدمی کو دیکھا ہے۔ اس پر حضرت عاصم نے کہا کہ میں اپنے بول کے باعث اس آزمائش میں مبتلا ہوا ہوں۔ پس وہ اُن کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اپنی بیوی کے ساتھ جو دیکھا تھا اُس کا آپ سے ذکر کیا اور وہ شخص زرد رنگ کم گوشت اور سیدھے بالوں والا تھا اور جس کے متعلق دعویٰ کیا تھا کہ اُسے اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا ہے وہ موٹی پنڈلیوں والا، گندم گوں اور پُر گوشت تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا۔ اے اللہ! حقیقت ظاہر فرما۔ پس بچہ اُسی کی شکل کا پیدا ہوا جس کے متعلق دعویٰ کیا تھا کہ اُسے اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن دونوں کے درمیان لعان کروایا۔ ایک آدمی نے مجلس میں حضرت ابن عباس سے پوچھا کہ کیا یہ وہی عورت ہے جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں بغیر گواہ کے کسی کو سنگسار کرتا تو اسے کرتا۔ فرمایا۔ یہ نہیں ہے بلکہ وہ عورت مسلمان ہو کر علانیہ برائی کرتی تھی۔ ابو صالح اور عبد اللہ بن یوسف کا بیان ہے کہ اس روایت میں لفظ خدِلاً ہے۔

لعان کرنے والی کا مہر

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ آدمی اگر اپنی بیوی پر تہمت لگائے؟ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے ایسے مرد و عورت کو جدا کر دیا تھا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ اللہ جانتا ہے کہ ضرور تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ پس تم دونوں میں سے کون سا توبہ کرتا ہے چنانچہ اُن دونوں نے انکار کر دیا۔ پس آپ نے فرمایا۔ اللہ جانتا ہے کہ تم دونوں

أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَأَبَيَا فَقَالَ: اللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَأَبَيَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا. قَالَ أَيُّوبُ فَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ إِنَّ فِي الْحَدِيثِ شَيْئًا لَا أَرَاكَ تُحَدِّثُهُ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَالِي، قَالَ قِيلَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ أَبْعَدُ مِنْكَ۔

بَابُ قَوْلِ الْإِمَامِ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ إِنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ۔

۲۸۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ، فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ، حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ مَالِي، قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ قَالَ سُفْيَانُ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو. وَقَالَ أَيُّوبُ سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ، رَجُلٌ لَاعَنَ امْرَأَتَهُ فَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ وَفَرَّقَ سُفْيَانُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى، فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ: اللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ سُفْيَانُ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو وَأَيُّوبَ كَمَا أَخْبَرْتُكَ۔

بَابُ التَّفْرِيقِ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ۔

۲۸۹ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ قَذَفَهَا وَأَحْلَفَهُمَا۔

۲۹۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَاعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

میں سے ایک جھوٹا ہے پس تم دونوں میں سے کوئی تائب ہوتا ہے؟ چنانچہ ان دونوں نے انکار کر دیا پس آپ نے ان دونوں کے درمیان تفریق کروا دی۔ ایوب کا بیان ہے کہ مجھ سے عمرو بن دینار نے کہا میرے خیال میں اس حدیث کے اندر ایک بات چھوٹ گئی ہے جو بیان نہیں کی۔ اس کا بیان ہے کہ اس مرد نے کہا تھا کہ میرے مال کا کیا بنے گا کہ اس سے کہا گیا کہ تمہیں مال نہیں ملے گا۔ اگر تم سچے ہو تو اس کے ساتھ صحبت کر چکے ہو اور اگر جھوٹے ہو تو تمہارا قطعاً کوئی حق نہیں۔

لعان کرنے والوں سے امام کا کہنا کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے لعان کرنے والوں کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں سے فرمایا تھا کہ حساب تو تمہارا اللہ تعالیٰ نے لینا ہے لیکن تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ تمہارا اس عورت پر کوئی حق نہیں ہے۔ اس آدمی نے کہا اور میرا مال؟ فرمایا، تمہارا مال تمہیں نہیں ملے گا۔ کیونکہ اگر تم سچے تھے تو اس کے بدلے عورت کی شرمگاہ تمہارے لئے حلال ہوئی تھی اور اگر تم جھوٹے ہو تو تمہارا اس پر حق ہی کوئی نہیں۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے اس حدیث کو عمرو بن دینار سے یاد کیا ہے۔ ایوب کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا کہ انہوں نے حضرت ابن عمر سے کہا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے لعان کیا، پھر اپنی انگلیوں سے کہا اور سفیان نے اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے درمیان جدائی کر کے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے ایک جوڑے میں تفریق کروا دی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم دونوں میں ایک جھوٹا ہے۔ پس آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ تم میں کون توبہ کرتا ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے عمرو بن دینار اور ایوب سے یہ حدیث جس طرح یاد کی اسی طرح آپ کے سامنے (بیان کر دی)۔

لعان کرنے والوں میں جدائی کروا دینا

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے مرد و عورت میں جدائی کروا دی جس نے عورت پر تہمت لگائی اور دونوں سے قسم لی گئی۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کے ایک مرد اور عورت سے

عليه وسلم بين رجل وامرأة من الأنصار وفرق بينهما۔

باب ۱۹۰ يلحق الولد بالملاعنة۔

۲۹۱ - حدثنا يحيى بن بكير حدثنا مالك قال حدثني نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم لاعن بين رجل وامرأته فانتفى من ولدها ففرق بينهما والحق الولد بالمرأة۔

باب ۱۹۱ قول الإمام اللهم بين۔

۲۹۲ - حدثنا إسمٰعيل قال حدثني سليمان بن بلال عن يحيى ابن سعيد قال أخبرني عبد الرحمٰن ابن القاسم عن القاسم بن محمد عن ابن عباس انه قال ذكر المتلاعنان عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عاصم بن عدي في ذٰلك قولا ثم انصرف فأتاه رجل من قومه فذكر له انه وجد مع امرأته رجلا فقال عاصم ما ابتليت بهٰذا الأمر الا لقولي فذهب به إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبره بالذي وجد عليه امرأته وكان ذٰلك الرجل مصفرا قليل اللحم سبط الشعر وكان الذي وجد عند أهله آدم خدلا كثير اللحم جعدا قططا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم بين فوضعت شبيها بالرجل الذي ذكر زوجها انه وجده عندها فلاعن رسول الله صلى الله عليه وسلم بينهما فقال رجل لابن عباس في المجلس هي التي قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو رجمت أحدا بغير بينة لرجمت هٰذه فقال ابن عباس لا تلك امرأة كانت تظهر السوء في الإسلام۔

باب ۱۹۲ إذا طلقها ثلاثا ثم تزوجت بعد العدة زوجا غيره فلم يمسها۔

۲۹۳ - حدثنا عمرو بن علي حدثنا يحيى حدثنا هشام قال حدثني أبي عن عائشة عن

لعان کرایا اور ان دونوں کو جدا کر دیا گیا۔

بچہ لعان کرنے والی کا ہے

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرد اور اُس کی بیوی کے درمیان لعان کروایا تو مرد نے اُس عورت کے بچے کا انکار کر دیا۔ لہٰذا اُن دونوں کو جدا کر دیا گیا اور بچہ عورت کو دے دیا گیا۔

امام کا دعا کرنا کہ اے اللہ حقیقت ظاہر کر

قاسم بن محمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور لعان کرنے والوں کا ذکر کیا گیا تو حضرت عاصم بن عدی نے ایک بڑی بات کہہ دی۔ جب وہ واپس گئے تو اُن کی قوم کا ایک آدمی اُن کے پاس آیا اور بتایا کہ اُس نے ایک آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا ہے۔ اس پر حضرت عاصم نے کہا کہ میرے بول کے باعث ہی ابتلاء آئی ہے۔ پس اُسے لے کر وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُس شخص کے بارے میں بتایا جس کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا تھا۔ یہ شخص (ملاعن) زرد رنگ، کم گوشت اور سیدھے بالوں والا تھا جبکہ جس کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا تھا وہ گندمی رنگ، موٹی پنڈلیوں والا، زیادہ گوشت اور گھنگریالے بالوں والا تھا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی:۔ اے اللہ حقیقت ظاہر فرما۔ پس جب عورت نے بچہ جنا تو اُس شخص کے مشابہ تھا جس کے متعلق کہا تھا کہ اُسے اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں سے لعان کروایا۔ پس ایک آدمی نے مجلس میں حضرت ابن عباس سے کہا کہ کیا یہ وہی عورت ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں بغیر گواہی کے کسی کو سنگسار کرتا تو اسے کرتا۔ اس پر حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہ نہیں ہے بلکہ وہ عورت تو مسلمان ہو کر علی الاعلان برائی کرتی تھی۔

تین طلاقوں کے بعد دوسرے خاوند سے نکاح کیا اور اُس نے ابھی ہاتھ نہیں لگایا۔

عمرو بن علی، یحییٰ، ہشام، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

٢٩٤ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ثُمَّ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَتْ آخَرَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّهُ لَا يَأْتِيهَا وَأَنَّهُ لَيْسَ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةٍ فَقَالَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ -

روایت کی ہے

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رفاعہ قرظی نے ایک عورت کے ساتھ نکاح کیا اور پھر اُسے طلاق دے دی۔ اُس عورت نے دوسرے آدمی سے نکاح کر لیا۔ پھر وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے ذکر کیا کہ وہ اُس کے پاس نہیں آتا اور اُس کے پاس ہے بھی صرف کپڑے کے کنارے جیسا۔ آپ نے فرمایا کہ تم پہلے خاوند کے پاس اُس وقت تک نہ جا سکو گی جب تک دوسرے خاوند کا مزہ نہ چکھ لو

بَابُ ١٩٣ وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ إِنْ لَمْ تَعْلَمُوا تَحِضْنَ - وَاللَّائِي قَعَدْنَ عَنِ الْحَيْضِ وَاللَّائِي لَمْ تَحِضْنَ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ -

جو عورتیں حیض سے نا اُمید ہو گئی ہیں

مجاہد کا قول ہے کہ اگر تمہیں معلوم نہ ہو کہ فلاں عورت کو حیض آتا ہے یا نہیں اور جن کا حیض آنا بند ہو گیا اور جنہیں حیض آتا ہی نہیں، اُن کی عدت تین ماہ ہے۔

بَابُ ١٩٤ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ -

حاملہ کی عدت وضع حمل تک ہے

٢٩٥ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهَا سُبَيْعَةُ كَانَتْ تَحْتَ زَوْجِهَا تُوُفِّيَ عَنْهَا وَهِيَ حُبْلَى فَخَطَبَهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ فَأَبَتْ أَنْ تَنْكِحَهُ فَقَالَ وَاللهِ مَا يَصْلُحُ أَنْ تَنْكِحِيهِ حَتَّى تَعْتَدِّي آخِرَ الْأَجَلَيْنِ فَمَكَثَتْ قَرِيبًا مِنْ عَشْرِ لَيَالٍ ثُمَّ جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْكِحِي -

زینب بنت ابو سلمہ کو اُن کی والدہ ماجدہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ بنو اسلم کی سُبیعہ نامی ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا اور وہ اُس وقت حاملہ تھی۔ پس ابو السنابل بن بعکک نے اُسے نکاح کا پیغام دیا تو اُس نے نکاح کرنے سے انکار کر دیا۔ ابو السنابل نے کہا کہ خدا کی قسم تیرے لئے نکاح کرنا اُس وقت تک مناسب نہیں ہے۔ جب تک تو بھی عدت پوری نہ کرے۔ چنانچہ ابھی دس روز ہی گزرے تھے کہ بچہ پیدا ہو گیا۔ اور وہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا: تم نکاح کر لو۔

٢٩٦ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى ابْنِ الْأَرْقَمِ أَنْ يَسْأَلَ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ كَيْفَ أَفْتَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَفْتَانِي إِذَا وَضَعْتُ أَنْ أَنْكِحَ -

یزید بن حبیب کو ابن شہاب نے لکھا کہ عبید اللہ بن عبد اللہ نے انہیں اپنے والد ماجد کے حوالے سے بتایا کہ انہوں نے عبد اللہ بن ارقم کے لئے لکھا تھا۔ کہ آپ سُبیعہ اسلمیہ سے معلوم کریں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے کیا فتویٰ دیا تھا اُس نے جواب دیا کہ مجھے حضور نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ بچہ جننے کے بعد نکاح کر لینا

٢٩٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تَنْكِحَ فَأَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ.

بَاب ١٩٥ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ فِيمَنْ تَزَوَّجَ فِي الْعِدَّةِ فَحَاضَتْ عِنْدَهُ ثَلَاثَ حِيَضٍ بَانَتْ مِنَ الْأَوَّلِ وَلَا تَحْتَسِبُ بِهِ لِمَنْ بَعْدَهُ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ تَحْتَسِبُ وَهٰذَا أَحَبُّ إِلَى سُفْيَانَ يَعْنِي قَوْلَ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ مَعْمَرٌ يُقَالُ أَقْرَأَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا دَنَا حَيْضُهَا وَأَقْرَأَتْ إِذَا دَنَا طُهْرُهَا. وَيُقَالُ مَا قَرَأَتْ بِسَلًى قَطُّ إِذَا لَمْ تَجْمَعْ وَلَدًا فِي بَطْنِهَا.

بَاب ١٩٦ قِصَّةِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ وَقَوْلِهِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ وَتِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ وَإِنْ كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ إِلَى قَوْلِهِ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا.

٢٩٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَكَمِ فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى مَرْوَانَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ اتَّقِ اللّٰهَ وَارْدُدْهَا إِلَى بَيْتِهَا. قَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَكَمِ غَلَبَنِي. وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ

عروہ بن زبیر نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ سبیعہ اسلمیہ نے اپنے خاوند کی وفات کے چند روز بعد بچہ جنا۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں نکاح کی اجازت حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوئی چنانچہ آپ نے اُسے اجازت مرحمت فرمادی، پس اُس نے نکاح کرلیا۔

مطلقہ تین پاکیوں تک خود کو روکے

ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ اُس عورت کے بارے میں جس نے عدت کے اندر نکاح کرلیا ہو کہ اگر دوسرے خاوند کے پاس اُسے تین حیض آجائیں تو پہلے خاوند سے جدا ہوجائے گی اور یہ دوسرے خاوند کی عدت شمار نہیں ہوگی۔ زہری کا قول ہے کہ شمار ہوگی اور زہری کا یہ قول سفیان ثوری کو بہت پسند آیا۔ معمر کا قول ہے کہ جب عورت کو حیض آنے والا ہو تو اَقْرَأَتِ الْمَرْأَةُ کہتے ہیں اور جب پاک ہونے والا ہو تو اقرأت اور جب عورت کے پیٹ میں ابھی بچہ نہ ٹھہرا ہو تو ما قرأت بسلیٰ قط کہتے ہیں۔

فاطمہ بنت قیس کا واقعہ

ارشاد ربانی ہے: "عدت میں انہیں اُن کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ آپ نکلیں مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا بیشک اُس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ تمہیں نہیں معلوم شاید اللہ اس کے بعد کوئی نیا حکم بھیجے (سورۃ الطلاق آیت پہلی) عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو اپنی طاقت بھر۔ اور انہیں ضرر نہ دو کہ ان پر تنگی کرو اور اگر حمل والیاں ہوں تو انہیں نان نفقہ دو یہاں تک کہ اُن کے بچہ پیدا ہو" سورۃ الطلاق، آیت ۶، ۷۔

یحییٰ بن سعید نے قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار کو ذکر کرتے ہوئے سنا کہ یحییٰ بن سعید بن العاص نے عبدالرحمٰن بن الحکم کی بیٹی کو طلاق دے دی تو عبدالرحمٰن اُسے لے گئے اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مدینہ منورہ کے گورنر مروان کے لیے پیغام بھیجا کہ اللہ سے ڈرو اور اس عورت کو اس کے گھر بھجوا دو۔ مروان نے کہا کہ حدیث سلیمان کی رُو سے عبدالرحمٰن مجھ پر غالب آگئے ہیں۔ قاسم بن محمد عرض گزار ہوئے کہ کیا آپ (حضرت صدیقہ) تک فاطمہ بنت قیس

محمد أو ما بلغك شأن فاطمة بنت قيس قالت لا يضرك أن لا تذكر حديث فاطمة فقال مروان بن الحكم إن كان بك شر فحسبك ما بين هذين من الشر۔

٢٩٩ ـ حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة أنها قالت ما لفاطمة ألا تتقي الله يعني في قولها لا سكنى ولا نفقة۔

٣٠٠ ـ حدثنا عمرو بن عباس حدثنا ابن مهدي حدثنا سفيان عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه قال عروة بن الزبير لعائشة ألم ترين إلى فلانة بنت الحكم طلقها زوجها البتة فخرجت فقالت بئس ما صنعت قال ألم تسمعي في قول فاطمة قالت أما إنه ليس لها خير في ذكر هذا الحديث وزاد ابن أبي الزناد عن هشام عن أبيه عابت عائشة أشد العيب وقالت إن فاطمة كانت في مكان وحش فخيف على ناحيتها فلذلك أرخص لها النبي صلى الله عليه وسلم۔

باب ١٩٧ المطلقة إذا خشي عليها في مسكن زوجها أن يقتحم عليها أو تبذو على أهلها بفاحشة۔

٣٠١ ـ حدثني حبان أخبرنا عبد الله أخبرنا ابن جريج عن ابن شهاب عن عروة أن عائشة أنكرت ذلك على فاطمة۔

باب ١٩٨ قول الله تعالى، ولا يحل لهن أن يكتمن ما خلق الله في أرحامهن من الحيض والحبل۔

٣٠٢ ـ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن الحكم عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة رضي الله عنها قالت لما أراد رسول الله صلى الله عليه وسلم أن ينفر إذا صفية على باب خبائها كئيبة فقال لها،

کا واقعہ نہیں پہنچا؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر تم فاطمہ کے واقعہ کو بیان نہ کرو تو تمہارا کوئی نقصان نہیں۔ مروان بن حکم نے کہا کہ واقعہ میں جو جھگڑا تھا وہی جھگڑا آپ کے لئے ان دونوں کی جدائی میں کافی ہے۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ فاطمہ بنت قیس خدا سے کیوں نہیں ڈرتی جبکہ وہ یہ کہتی ہے کہ مطلقہ (دوران عدت) رہائش اور نان نفقہ کی مستحق نہیں ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ کیا آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ عبدالرحمن بن حکم کی فلاں بیٹی کو طلاق دے دی گئی اور وہ چلی گئی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس نے برا کیا۔ یہ عرض گزار ہوئے کہ کیا آپ نے فاطمہ بنت قیس کی بات نہیں سنی؟ فرمایا کہ اس واقعے کا ذکر کرنے میں (اس موقع پر) کوئی بھلائی نہیں ہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت صدیقہ نے ایسا کرنے کو بہت برا کہا اور فرمایا کہ فاطمہ بنت قیس ایک پر خطر مکان میں تھیں اور اس میں رہتے ہوئے خوف کھاتی تھیں، اس لئے نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے انہیں اجازت خاص مرحمت فرمائی تھی۔

جب مطلقہ کو خاوند کے گھر میں خدشہ ہو

کہ گھر میں کوئی گھس آئے گا یا خاوند کے اعزہ سے بدکلامی کا خدشہ ہو۔

حبان، عبداللہ، ابن جریج، ابن شہاب، عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فاطمہ بنت قیس کے واقعے کا اس امر کی دلیل ہونے سے انکار کیا۔

عورت حیض اور حمل کو نہ چھپائے بلکہ ظاہر کر دے

اسود سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حج سے فارغ ہو کر واپسی کا ارادہ فرمایا تو حضرت صفیہ اپنے خیمے کے دروازے پر افسوس کی حالت میں کھڑی تھیں۔ آپ نے ان سے فرمایا: سر منڈی یا ہلاک ہونی کیا تم ہمیں واپس ہونے

عَقْرَى أَوْ حَلْقَى إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا، أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ؟ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي إِذًا۔

بَابٌ ۱۹۹ وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي الْعِدَّةِ وَكَيْفَ يُرَاجِعُ الْمَرْأَةَ إِذَا طَلَّقَهَا وَاحِدَةً أَوْ ثِنْتَيْنِ۔

۳۰۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ زَوَّجَ مَعْقِلٌ أُخْتَهُ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً۔

۳۰۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ كَانَتْ أُخْتُهُ تَحْتَ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ خَلَّى عَنْهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ خَطَبَهَا فَحَمِيَ مَعْقِلٌ مِنْ ذٰلِكَ أَنَفًا فَقَالَ: خَلَّى عَنْهَا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَخْطُبُهَا! فَحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ۔ فَتَرَكَ الْحَمِيَّةَ وَاسْتَقَادَ لِأَمْرِ اللَّهِ۔

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ عِنْدَهُ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضِهَا فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا حِينَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُجَامِعَهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ۔ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ لِأَحَدِهِمْ: إِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَزَادَ فِيهِ غَيْرُهُ عَنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِهٰذَا۔

بَابٌ ۲۰۰ مُرَاجَعَةِ الْحَائِضِ

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

سے روک لوگی، کیا تم قربانی کے روز ارکان ادا کر چکی ہو؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا۔ پھر تو ہمارے ساتھ چلو۔

عدت کے دوران شوہر کو رجوع کا حق ہے جبکہ ایک یا دو طلاقیں دی ہوں

محمد، عبدالوہاب، یونس نے امام حسن بصری سے روایت کی ہے کہ حضرت معقل نے اپنی بہن کا نکاح کر دیا لیکن اُس نے ایک طلاق دے دی۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن ایک شخص کے نکاح میں تھی۔ پس اُس نے طلاق دے دی اور اُس سے دور رہا۔ یہاں تک کہ جب عدت پوری ہو گئی تو اُس نے نکاح کا پیغام بھیج دیا۔ چنانچہ حضرت معقل نے اُس وقت اس بات کو نامناسب شمار کیا اور فرمایا کہ جب وہ اُس کے قبضے میں تھی تو دور رہا اور اب پیغام بھیجتا ہے۔ چنانچہ وہ دونوں کے درمیان حائل ہو گئے پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا کہ: جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور ان کی عدت پوری ہو جائے تو اے عورتوں کے والیو! انہیں اس سے نہ روکو کہ اپنے شوہروں سے نکاح کر لیں۔ ... (سورۃ البقرہ، آیت ۲۳۲) پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معقل کو بلایا اور اُن کے سامنے یہ آیت پڑھی تو انہوں

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حیض کی حالت میں اپنی بیوی کو ایک طلاق دے دی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ رجوع کر لو اور اُسے اپنے پاس روکے رکھو یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے۔ پھر حیض آئے اور دوبارہ اُس سے پاک ہو جائے۔ پس اگر طلاق ہی دینے کا ارادہ ہے تو اب پاکی کی حالت میں اُسے طلاق دے دو لیکن اُس کے ساتھ مجامعت کرنے سے پہلے۔ پس یہی ہے وہ عدت کہ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ اس میں عورتوں کو طلاق دی جائے

حضرت عبداللہ بن عمر سے جب اس بارے میں پوچھا جاتا تو انہوں نے ایک شخص سے فرمایا کہ اگر تم نے تین طلاقیں دے دی ہیں تو عورت تم پر حرام ہو گئی یہاں تک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے۔ دوسرے لوگوں نے اسی میں زیادتی کے ساتھ لیث سے یوں روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ کاش تم عورت کو ایک یا دو طلاقیں دیتے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اسی

حائضہ سے رجوع کرنا

یونس بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ جُبَيْرٍ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُطَلِّقَ مِنْ قُبُلِ عِدَّتِهَا، قُلْتُ فَتَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيْقَةِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔

کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی جبکہ وہ حائضہ تھی پس میرے والد ماجد حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے حکم فرمایا کہ اس کے ساتھ رجوع کر لیا جائے اور پھر عدت پوری ہونے سے پہلے طلاق دے دی جائے۔ میں نے پوچھا کہ کیا یہ طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا کہ اس شخص کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو عاجز یا احمق ہو جائے۔

بَابُ ۳۰ تُحِدُّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا أَرٰى أَنْ تَقْرَبَ الصَّبِيَّةُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا الطِّيْبَ لِأَنَّ عَلَيْهَا الْعِدَّةَ۔

خاوند مر جائے تو عدت چار ماہ دس دن ہے

زہری کا قول ہے کہ میرے خیال میں متوفی کی کمسن بیوی بھی خوشبو نہ لگائے کیونکہ عدت اس پر بھی ہے

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِيْ سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ أَبُوْهَا أَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ بِطِيْبٍ فِيْهِ صُفْرَةٌ خَلُوْقٌ أَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ فَدَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ أَخُوْهَا فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ أَمَا وَاللّٰهِ مَا لِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔ قَالَتْ زَيْنَبُ وَسَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَتِيْ تُوُفِّيَ عَنْهَا

حمید بن نافع کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت زینب بنت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ تینوں حدیثیں بیان فرمائیں۔ حضرت زینب نے فرمایا کہ میں حضرت ام حبیبہ زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی جبکہ اُن کے والد ماجد حضرت ابو سفیان بن حرب کا انتقال ہو گیا تھا۔ پس حضرت ام حبیبہ نے خوشبو منگائی جس میں خلوق یا کسی اور چیز کی زردی تھی۔ پھر انہوں نے وہ خوشبو ایک لڑکی کو لگائی اور تھوڑی سی اپنے رخسار پر بھی مل لی اور فرمایا کہ خدا کی قسم، مجھے خوشبو کی حاجت نہیں لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی عورت کے لئے یہ جائز نہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسی میت کا سوگ کرے سوائے اپنے خاوند کے کہ اس کا سوگ چار ماہ دس دن کا ہے۔ حضرت زینب نے فرمایا کہ میں ام المومنین زینب بنت جحش کی خدمت میں حاضر ہوئی جبکہ ان کے بھائی کا انتقال ہو گیا تھا تو انہوں نے خوشبو منگائی اور اس میں سے تھوڑی سی لگا کر فرمایا کہ خدا کی قسم، مجھے خوشبو کی حاجت تو نہیں ہے لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے سنا ہے کہ عورت کے لئے یہ حلال نہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے، سوائے اپنے خاوند کے کہ وہ چار ماہ دس دن ہے۔ نیز حضرت زینب فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہ (اپنی والدہ ماجدہ) کو فرماتے سنا کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ، میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور اس کی آنکھوں میں تکلیف ہے تو کیا ہم اسے

۳۱۰ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَلَا نَكْتَحِلَ وَلَا نَتَطَيَّبَ وَلَا نَلْبَسَ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَحِيضِهَا فِي نُبْذَةٍ مِنْ كُسْتِ أَظْفَارٍ، وَكُنَّا نُنْهَى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ۔

حفصہ بنت سیرین نے حضرت اُمِ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ہمیں منع فرمایا گیا ہے کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کریں مگر خاوند کا چار مہینے دس دن تک اور نہ سُرمہ لگائیں نہ خوشبو استعمال کریں اور نہ رنگے ہوئے کپڑے پہنیں، سوائے پہلے سے رنگے ہوئے کپڑے کے اور ہمیں یہ اجازت ملی کہ پاکی کی حالت میں جب ہم میں سے کوئی حیض سے فارغ ہو تو اظفار کی عود کا استعمال کرے اور ہمیں جنازے کے پیچھے جانے سے منع فرمایا گیا ہے

بَابٌ تَلْبَسُ الْحَادَّةُ ثِيَابَ الْعَصْبِ۔

سوگ والی کا رنگ دار کپڑے پہننا

۳۱۱ - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا لَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ۔ وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَتْنَا حَفْصَةُ، حَدَّثَتْنِي أُمُّ عَطِيَّةَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا تَمَسَّ طِيبًا إِلَّا أَدْنَى طُهْرِهَا إِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ۔

حضرت اُمِ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ کسی عورت کے لئے حلال نہیں ہے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ کرے سوائے خاوند کے۔ پس وہ نہ سُرمہ لگائے، نہ رنگ دار کپڑا پہنے مگر جو پہلے سے رنگا ہوا ہو

حضرت اُمِ عطیہ کی دوسری روایت میں ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خوشبو لگانے سے منع فرمایا ہے مگر پاک ہونے کے نزدیک حیض سے قسط یا اظفار کا استعمال کر سکتی ہیں۔

بَابٌ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا إِلَى قَوْلِهِ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ۔

جس کا خاوند مر جائے اُس کی خدا نے کیا عدت مقرر فرمائی ہے

۳۱۲ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا قَالَ كَانَتْ هَذِهِ الْعِدَّةُ تَعْتَدُّ عِنْدَ أَهْلِ زَوْجِهَا وَاجِبًا فَأَنْزَلَ اللهُ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوفٍ، قَالَ جَعَلَ اللهُ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَصِيَّةً إِنْ شَاءَتْ

ابن نجیح نے مجاہد سے:۔ اور جو تم میں سے فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن تک۔۔ (سورۃ البقرہ، آیت ۲۳۴) کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ خاوند والی پر یہی عدت گزارنا واجب تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا:۔ اور جو تم میں سے فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ اپنی عورتوں کے لئے وصیت کر جائیں، سال بھر تک نان نفقہ دینے کی بغیر نکالے۔ پھر وہ اگر خود نکل جائیں تو تم پر اس کا مواخذہ نہیں جو انہوں نے اپنے معاملے میں مناسب طور پر کیا (سورۃ البقرہ، آیت ۲۴۰) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وصیت کے ساتھ سات ماہ بیس دن اور ملا کر سال پورا فرما دیا۔ اب عورت چاہے تو وصیت

سَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فَالْعِدَّةُ كَمَا هِيَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا زَعَمَ ذَلِكَ عَنْ مُجَاهِدٍ. وَقَالَ عَطَاءٌ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى غَيْرَ إِخْرَاجٍ. وَقَالَ عَطَاءٌ إِنْ شَاءَتِ اعْتَدَّتْ عِنْدَ أَهْلِهِ وَسَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ. قَالَ عَطَاءٌ ثُمَّ جَاءَ الْمِيرَاثُ فَنَسَخَ السُّكْنَى فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَلَا سُكْنَى لَهَا۔

۳۱۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ رح عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ ابْنَةِ أَبِي سُفْيَانَ لَمَّا جَاءَهَا نَعِيُّ أَبِيهَا دَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَحَتْ ذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ: مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

بَابٌ ٣٦ مَهْرِ الْبَغِيِّ وَالنِّكَاحِ الْفَاسِدِ

قَالَ الْحَسَنُ: إِذَا تَزَوَّجَ مُحَرَّمَةً وَهُوَ لَا يَشْعُرُ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَهَا مَا أَخَذَتْ وَلَيْسَ لَهَا غَيْرُهُ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ لَهَا صَدَاقُهَا۔

۳۱۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ۔

۳۱۵ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَوْنٌ

کے مطابق ٹھہری رہے اور چاہے چلی جائے۔ یہی ارشاد باری تعالےٰ غَیْرَ اِخْرَاجٍ کا مطلب ہے اور اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر مواخذہ نہیں پس واجب عدت عورت پر وہی مذکور رہے۔ مجاہد کا یہ خیال نقل کیا گیا ہے۔ عطاء اور ابن عباس کا قول ہے کہ اس آیت نے گھر والوں کے پاس عدت گزارنے کو منسوخ کر دیا۔ پس وہ جہاں چاہے عدت گزارے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے غَیْرَ اِخْرَاجٍ فرمایا ہے۔ عطاء کا قول ہے کہ عورت اگر چاہے تو اپنے گھر والوں کے پاس عدت گزارے اور وصیت کے مطابق ٹھہری رہے اور اگر چاہے تو نکل جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہارے اوپر کوئی گناہ نہیں جو انہوں نے اپنے معاملے میں مناسب طور پر کیا۔ عطاء کا قول ہے کہ میراث کا حکم آیا تو اس نے رہائش کو منسوخ کر دیا

زینب بنت اُم سلمہ نے حضرت اُم حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب اُن کے پاس اُن کے والد محترم کے انتقال کی خبر پہنچی تو انہوں نے خوشبو منگا کر اپنے دونوں ہاتھوں پر مل لی اور فرمایا کہ مجھے خوشبو کی حاجت تو نہ تھی۔ لیکن میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ کسی مسلمان عورت کے لئے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو، یہ حلال نہیں ہے کہ کسی میت کا سوگ تین دن سے زیادہ کرے، ہاں بیوی کے لئے خاوند کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔

زانیہ کا مہر اور نکاح فاسد

حسن کا قول ہے کہ اگر کسی نے لاعلمی میں محرم عورت کے ساتھ نکاح کر لیا تو اُن دونوں کے درمیان تفریق کروا دی جائے گی اور عورت کے لئے وہی مال ہے جو وہ لے چکی اور نہیں ملے گا پھر انہوں نے اس کے بعد کہا کہ عورت کو مہر مثل ملے گا

ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، کاہن کی مٹھائی اور بدکار عورت کی کمائی کھانے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَآكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَنَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِيِّ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرِينَ۔

٣١٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ۔

بَابُ الْمَهْرِ لِلْمَدْخُولِ عَلَيْهَا وَكَيْفَ الدُّخُولُ أَوْ طَلَّقَهَا قَبْلَ الدُّخُولِ وَالْمَسِيسِ۔

٣١٧ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ، فَقَالَ فَرَّقَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ: اللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ، فَأَبَيَا فَقَالَ: اللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَأَبَيَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَيُّوبُ فَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ فِي الْحَدِيثِ شَيْءٌ لَا أَرَاكَ تُحَدِّثُهُ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَالِي، قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ أَبْعَدُ مِنْكَ۔

بَابُ الْمُتْعَةِ لِلَّتِي لَمْ يُفْرَضْ لَهَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ وَقَوْلِهِ وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ. كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ. وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُلَاعَنَةِ مُتْعَةً حِينَ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا۔

٣١٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ: حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گودنے اور گدوانے والی اور نیز سود کھانے اور سود کھلانے والوں پر لعنت فرمائی ہے اور آپ نے کتے کی قیمت نیز فاحشہ عورت کی کمائی کھانے سے منع فرمایا اور تصویر بنانے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔

ابو حازم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لونڈیوں کی کمائی کھانے سے منع فرمایا ہے۔

مدخول بہا کا مہر، دخول کی تعریف اور دخول و مساس سے پہلے طلاق دینے کے احکام

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی پر تہمت لگائے تو؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے ایک ایسے شخص کی اُس کی بیوی سے جدائی کروا دی تھی اور فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔ پس کیا تم میں سے کوئی تائب ہوتا ہے؟ جب دونوں نے انکار کر دیا تو آپ نے اُن کے درمیان تفریق کرا دی۔ ایوب کا بیان ہے کہ مجھ سے عمرو بن دینار نے کہا: میں آپ کو اس حدیث میں بعض باتیں بیان کرتا نہیں دیکھتا۔ انہوں نے کہا: اُس تہمت لگانے والے نے کہا کہ میرے مال کا کیا بنے گا؟ حضور نے فرمایا: تمہیں مال نہیں ملے گا، کیونکہ اگر تم سچے ہو تو اُس کے ساتھ صحبت کر چکے اور اگر جھوٹے ہو تو تمہارا اُس پر کوئی حق نہیں۔

اُس کے متعہ کا بیان جس کا مہر مقرر نہیں ہوا۔

ارشاد باری ہے: تم پر کوئی مطالبہ نہیں اگر تم عورتوں کو طلاق دو جب تک تم نے اُن کو ہاتھ نہ لگایا ہو یا ... (البقرۃ، آیت ۲۳۶ تا ۲۳۷) نیز فرمایا: اور طلاق والیوں کے لیے بھی مناسب طور پر نان و نفقہ ہے، یہ واجب ہے پرہیزگاروں پر۔ اللہ یونہی بیان کرتا ہے تمہارے لیے اپنی آیتیں کہ کہیں تمہیں سمجھ ہو (۲۴۱-۲۴۲)۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعان والی کا متعہ ...

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں سے فرمایا کہ تم سے حساب تو اللہ تعالیٰ نے لینا ہے لیکن ایک تم دونوں میں سے جھوٹا ہے اور عورت پر اب تمہارا کوئی حق نہیں ہے۔ مرد

مَالِيْ؟ قَالَ: لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ وَأَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا۔

كِتَابُ النَّفَقَاتِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ

يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ: اَلْعَفْوُ اَلْفَضْلُ۔

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ الْأَنْصَارِيَّ عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ فَقُلْتُ عَنِ النَّبِيِّ فَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً۔

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ أَنْفِقْ يَا ابْنَ اٰدَمَ أُنْفِقْ عَلَيْكَ۔

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: السَّاعِيْ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوِ الْقَائِمِ اللَّيْلَ الصَّائِمِ النَّهَارَ۔

شخص عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میرا مال؟ فرمایا: تمہیں مال نہیں ملے گا کیونکہ اگر تم سچے ہو تو تمہارے لئے اُس کی شرمگاہ حلال رہی ہے اور اگر تم جھوٹے ہو تو بدرجۂ اولیٰ تمہارا مال پر کوئی حق نہیں رہا۔

کتاب النفقات

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اہل و عیال پر خرچ کرنے کی فضیلت

ارشادِ ربانی ہے: اور تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں۔ تم فرماؤ جو فاضل بچے۔ اسی طرح اللہ تم سے آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم دنیا اور آخرت کے کام سوچ کر کرو۔ (سورۃ البقرۃ، آیت ۲۱۹، ۲۲۰) حسن کا قول ہے کہ العفو ...

عبداللہ بن یزید انصاری کا نے حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کر رہے ہیں؟ جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی مسلمان اپنے اہل و عیال پر خدا کا حکم سمجھ کر خرچ کرتا ہے تو وہ مال اُس کے لئے صدقہ ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اے آدم کے بیٹے خرچ کر کہ تیرے اوپر خرچ کیا جائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیوہ اور مسکین کی مدد کے لئے بھاگ دوڑ کرنے والا ایسا ہے جیسے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا یا راتوں کو قیام کرنے والا یا دنوں کو روزہ رکھنے والا۔

ف: بیوہ اور مسکین معاشرے کے بے سہارا افراد اور اللہ تعالیٰ کے بیکس اور بے بس بندے ہوتے ہیں۔ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے صاحبِ استطاعت بندوں کو آزماتا ہے کہ دیکھئے وہ بے کسی اور بے بسی میں ان کے کام آتے ہیں یا نہیں۔ بڑے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو تن من دھن سے بے کسوں کی دستگیری کرتے رہتے ہیں۔ یہ دولت، یہ طاقت، یہ استطاعت ہمیشہ نہیں رہتی۔ آخر ایک وقت وہ بھی آئے گا جب قبر کی اندھیری کوٹھڑی میں لیٹنا پڑے گا۔ دولت، طاقت اور استطاعت سب چیزیں چھن چکی ہوں گی۔ قبر کی کوٹھڑی ہوگی اور بیکسی و بے بسی کا عالم ہوگا۔ کوئی مونس و غمخوار نہیں، کوئی یار و مددگار نہیں، پکارے تو کس کو پکارے، جائے تو کہاں جائے۔ آنکھیں اگر بظاہر بند ہیں حقیقت میں تو آج ہی کھلی ہیں۔ اصل تو آج بھید کھلا ہے کہ کیا کرنا چاہیے تھا اور کیا نہیں کرنا چاہیے تھا۔

دنیا میں اگر اس نے بیکسوں کو سہارا دیا تھا تو آج خدائے ذوالمنن اُسے سہارا دے گا۔ دنیا میں اگر اس نے خدا کے مجبور اور ردّ کیے ہوئے بندوں کو ان کے ملک ملک کے جتایا تھا تو اُن بندوں کا خالق آج اسے رسوا نہیں ہونے دے گا بلکہ انعامات سے نواز کر جتائے گا۔ دنیا میں اگر اس نے بے کسوں کی دستگیری کی تھی تو آج اللہ جل شانہٗ اس کی دستگیری فرمائے گا ـــــ استطاعت رکھنے والے حضرات کے لیے ضروری ہے کہ وہ بے کس اور بے بس بندوں کا خیال رکھیں۔ اُن کی دستگیری کر کے اپنے لیے دستگیری کا سامان پیدا کریں۔ خدا کے بندوں پر رحم کر کے اپنے آپ کو خدا کے رحم کا مستحق بنائیں۔ خدا ان پر رحم کرتا ہے جو خدا کے بندوں پر رحم کرتے ہیں لہٰذا:ـ

کرو مہربانی تم اہلِ زمین پر
خدا مہرباں ہوگا عرشِ بریں پر

خدا کے بیکس اور بے بس بندوں کی مدد کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے یا راتوں کو ہمیشہ قیام کرنے والے یا دنوں کو ہمیشہ روزہ رکھنے والے سے اجر میں کم نہیں ہے۔ یہ نیکی بھی بہت ہی نفع بخش ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۳۲۲ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ بِمَكَّةَ، فَقُلْتُ لِي مَالٌ أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ، قَالَ لَا، قُلْتُ فَالشَّطْرُ، قَالَ لَا، قُلْتُ فَالثُّلُثُ، قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ، وَمَهْمَا أَنْفَقْتَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ وَلَعَلَّ اللّٰهَ يَرْفَعُكَ يَنْتَفِعُ بِكَ نَاسٌ وَيُضَرُّ بِكَ آخَرُونَ۔

عامر بن سعد سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری عیادت فرمائی جبکہ میں مکہ مکرمہ میں بیمار تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ میرے پاس بہت مال ہے کیا میں اپنے کل مال کی وصیت کر دوں؟ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کی، آدھے کی؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ تہائی کی؟ فرمایا کہ تہائی کی کر دو ویسے تہائی بھی زیادہ ہے۔ تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ دو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں مفلسی کی حالت میں چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور اس پر تم جو کچھ خرچ کرو گے وہ تمہاری جانب سے صدقہ ہے یہاں تک کہ وہ لقمہ جو اٹھا کر تم اپنی بیوی کے منہ میں دو اور وہ بھی اور شاید اللہ تعالیٰ تمہیں اس بیماری سے

بَابُ وُجُوبِ النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ وَالْعِيَالِ

اہل و عیال کو نفقہ دینا واجب ہے

۳۲۳ ـ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَا تَرَكَ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ۔ تَقُولُ الْمَرْأَةُ إِمَّا أَنْ تُطْعِمَنِي وَإِمَّا أَنْ تُطَلِّقَنِي، وَيَقُولُ الْعَبْدُ أَطْعِمْنِي وَاسْتَعْمِلْنِي، وَيَقُولُ الِابْنُ أَطْعِمْنِي إِلَى مَنْ تَدَعُنِي۔ فَقَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَا هٰذَا مِنْ كِيسِ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے افضل صدقہ وہ ہے جس کے بعد امیری قائم رہے اور اوپر کا (دینے والا) ہاتھ نیچے کے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے اور ابتدا اُن سے کرو جو زیرِ کفالت ہیں یعنی جو کہ عورت بھی کہے کہ مجھے کھانا دو ورنہ طلاق دے دو، غلام کہے کہ مجھے کھانا دو اور مجھ سے کام لو اور بیٹا کہے کہ مجھے کھانا دو اور کس کے سہارے پر مجھے چھوڑتے ہو۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ اے ابوہریرہ! کیا یہ بات آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنی ہے؟ جواب دیا کہ نہیں، یہ ابوہریرہ اپنی جیب سے کہہ رہا ہے۔

۳۲۴ ـ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ۔

بَابُ ٣١ حَبْسِ نَفَقَةِ الرَّجُلِ قُوتَ سَنَةٍ عَلَى أَهْلِهِ وَكَيْفَ نَفَقَاتُ الْعِيَالِ۔

٣٢٥ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ لِي مَعْمَرٌ قَالَ لِي الثَّوْرِيُّ هَلْ سَمِعْتَ فِي الرَّجُلِ يَجْمَعُ لِأَهْلِهِ قُوتَ سَنَتِهِمْ أَوْ بَعْضِ السَّنَةِ، قَالَ مَعْمَرٌ فَلَمْ يَحْضُرْنِي، ثُمَّ ذَكَرْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنَاهُ ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبِيعُ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَيَحْبِسُ لِأَهْلِهِ قُوتَ سَنَتِهِمْ۔

٣٢٦ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ حَدِيثِهِ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مَالِكٌ: انْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ إِذْ أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ، هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ؟ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ، قَالَ فَدَخَلُوا وَسَلَّمُوا فَجَلَسُوا، ثُمَّ لَبِثَ يَرْفَا قَلِيلًا فَقَالَ لِعُمَرَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ؟ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمَا فَلَمَّا دَخَلَا سَلَّمَا وَجَلَسَا فَقَالَ عَبَّاسٌ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا، فَقَالَ الرَّهْطُ عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ، فَقَالَ عُمَرُ: اتَّئِدُوا، أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي بِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ

سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اچھا صدقہ وہ ہے جس کے بعد امیری قائم رہے اور ابتدا اُن لوگوں سے کرو جو زیرِ کفالت ہوں۔

بیویوں کو سال بھر کی خوراک دینا اور وہ خرچ کس طرح کریں

ابن عیینہ کا بیان ہے کہ مجھ سے معمر نے کہا کہ مجھ سے سفیان ثوری نے پوچھا کہ آپ نے کیا کوئی ایسا شخص سنا ہے کہ جو اپنی بیویوں کے لئے سال بھر یا اُس کے کچھ حصے کے لئے خوراک جمع رکھتا ہو۔ معمر نے کہا کہ مجھے کچھ یاد نہیں۔ پھر مجھے ایک حدیث یاد آگئی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم بنی نضیر کے درختوں کو بیچ دیا کرتے اور اپنی ازواج مطہرات کے لئے ایک سال کی خوراک روک لیا کرتے تھے۔

مالک بن اوس بن حدثان کا بیان ہے کہ محمد بن جبیر بن مطعم نے مجھ سے ایک حدیث کا ذکر کیا۔ پس میں چل پڑا، یہاں تک کہ مالک بن اوس کے پاس جا کر اُن سے اس بارے میں پوچھا۔ مالک بن اوس کا بیان ہے کہ میں گیا، یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا تو اُس وقت اُن کے دربان یرفا نے کہا کہ کیا آپ حضرت عثمان، حضرت عبد الرحمن بن عوف، حضرت زبیر اور حضرت سعد کو اجازت دیتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا، ہاں۔ پس انہیں اجازت دے دی گئی۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ اندر داخل ہوئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے پھر یرفا تھوڑی ہی دیر ٹھہرا ہوگا کہ حضرت عمر کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ کیا آپ حضرت علی اور حضرت عباس کو اجازت دیتے ہیں؟ فرمایا ہاں۔ پس اُن دونوں کو اجازت دے دی گئی۔ جب وہ دونوں اندر داخل ہوئے تو سلام کر کے بیٹھ گئے۔ حضرت عباس نے کہا کہ اے امیر المومنین! میرے اور اِن کے درمیان فیصلہ فرما دیجئے۔ حضرت عثمان اور اُن کے ساتھیوں نے کہا کہ اے امیر المومنین! ان دونوں کے درمیان فیصلہ کر کے ایک کو دوسرے سے مطمئن کر دیجئے۔ حضرت عمر نے فرمایا جلدی نہ کرو، میں آپ کو اُس خدا کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو مال

يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ، قَالَ
الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذَلِكَ، فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ
فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ. قَالَا قَدْ قَالَ ذَلِكَ، قَالَ
عُمَرُ فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ، إِنَّ اللَّهَ كَانَ خَصَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ بِشَيْءٍ
لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ، قَالَ اللَّهُ: مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى
رَسُولِهِ مِنْهُمْ إِلَى قَوْلِهِ قَدِيرٌ، فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللَّهِ مَا احْتَازَهَا
دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ، لَقَدْ أَعْطَاكُمُوهَا وَ
بَثَّهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ
سَنَتِهِمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ
مَجْعَلَ مَالِ اللَّهِ، فَعَمِلَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهُ، أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ
ذَلِكَ؟ فَقَالُوا نَعَمْ. قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ: أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ
هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ؟ قَالَا نَعَمْ. ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ يَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ
بِهِ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمَا حِينَئِذٍ
وَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ - تَزْعُمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَذَا وَكَذَا
وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ
ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ. فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ
فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ
ثُمَّ جِئْتُمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ، جِئْتَنِي
تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ وَأَتَى هَذَا يَسْأَلُنِي
نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا، فَقُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا
إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ لَتَعْمَلَانِ

ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مراد خود اپنی ذات تھی۔ لوگ کہنے لگے کہ واقعی حضور نے یہی فرمایا تھا۔ پھر حضرت عمر نے حضرت علی اور حضرت عباس کی جانب توجہ کی اور فرمایا۔ میں آپ کو اللہ کی قسم یاد دلاتا ہوں کیا آپ دونوں حضرات جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی فرمایا ہے؟ دونوں حضرات نے کہا کہ واقعی یہی فرمایا ہے۔ حضرت عمر نے کہا۔ اب میں آپ حضرات کو اس کی حقیقت بتاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فئے کے مال کی خصوصیت مرحمت فرمائی تھی جبکہ یہ چیز کسی دوسرے نبی کو مرحمت نہیں فرمائی گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ: "اور جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو اُن سے" (سورۃ الحشر، آیت ۶)۔ یہ چیز خاص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے تھی خدا کی قسم انہوں نے آپ حضرات کو چھوڑ کر اپنے لئے مال جمع نہیں فرمایا بلکہ آپ حضرات میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح بھی نہیں دی بیشک حضور اس میں سے آپ حضرات کو عطا فرماتے اور بانٹتے رہے یہاں تک کہ صرف یہ مال باقی رہ گیا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مال سے اپنی ازواج مطہرات کیلئے ایک سال کا خرچ نکال لیا کرتے تھے اور جو باقی بچتا اُسے اللہ کی راہ میں خرچ فرمایا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی حیاتِ مقدسہ میں اسی طرح کرتے رہے۔ میں آپکو خدا کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ جانتے ہیں کہ صورت حال یہی تھی لوگوں نے اثبات میں جواب دیا پھر حضرت علی اور حضرت عباس سے کہا میں آپ دونوں کو خدا کی قسم دیتا ہوں کیا آپ جانتے ہیں کہ امر واقعہ یہی ہے دونوں نے کہا ہاں پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وفات دی تو حضرت ابوبکر نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جانشین ہوں۔ جب حضرت ابوبکر نے ولایت پائی تو اس وقت تک وہ بھی اس مال کو اسی طرح خرچ کرتے رہے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اور آپ دونوں اس وقت موجود تھے۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ آپ حضرات کے گمان میں حضرت ابوبکر اس بارے میں راستی پر نہ تھے حالانکہ خدا جانتا ہے کہ وہ اس بارے میں سچے، نیکوکار، راہ یافتہ اور حق کی پیروی کرنے والے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کو وفات دی تو میں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کا جانشین ہوں۔ پھر میں نے دو سال اسے اپنے قبضے میں رکھا اور اسی طرح عمل کیا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت

فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلَ بِهِ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَبِمَا عَمِلْتُ بِهِ فِيهَا مُنْذُ وَلِيتُهَا وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي فِيهَا، فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا إِلَيْنَا بِذَلِكَ فَدَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ، أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا بِذَلِكَ؟ فَقَالَ الرَّهْطُ نَعَمْ، فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ؟ قَالَا نَعَمْ، قَالَ أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ، فَوَالَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهَا۔

بَابُ ۲۱۲ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ إِلَى قَوْلِهِ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ۔ وَقَالَ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا۔ وَقَالَ وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَى لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ إِلَى قَوْلِهِ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا۔ وَقَالَ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَهَى اللَّهُ أَنْ تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا، وَذَلِكَ أَنْ تَقُولَ الْوَالِدَةُ لَسْتُ مُرْضِعَتَهُ وَهِيَ أَمْثَلُ لَهُ غِذَاءً وَأَشْفَقُ عَلَيْهِ وَأَرْفَقُ بِهِ مِنْ غَيْرِهَا، فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَأْبَى بَعْدَ أَنْ يُعْطِيَهَا مِنْ نَفْسِهِ مَا جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ، وَلَيْسَ لِلْمَوْلُودِ لَهُ أَنْ يُضَارَّ بِوَلَدِهِ وَالِدَتَهُ فَيَمْنَعَهَا أَنْ تُرْضِعَهُ ضِرَارًا لَهَا إِلَى غَيْرِهَا، فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَسْتَرْضِعَا عَنْ طِيبِ نَفْسِ الْوَالِدِ وَالْوَالِدَةِ، فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا بَعْدَ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ۔ فِصَالُهُ فِطَامُهُ۔

بَابُ ۲۱۳ نَفَقَةُ الْمَرْأَةِ إِذَا غَابَ عَنْهَا

ابوبکر کرتے رہے تھے۔ پھر آپ دونوں حضرات میرے پاس آئے اور دونوں کی بات ایک اور مقصد ایک ہی تھا۔ آپ میرے پاس اس لئے آئے کہ یہ مجھ سے اپنے بھتیجے کا حصہ مانگتے تھے اور یہ اپنی بیوی کے والد کا۔ پس میں نے آپ دونوں سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اسے اللہ کے عہد اور اس کے میثاق پر آپ کے سپرد کر دیتا ہوں کہ اس کو اسی طرح خرچ کیا جائے گا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خرچ کیا اور جیسے حضرت ابوبکر نے اسے خرچ کیا اور جیسے اب تک میں نے خرچ کیا بصورت دیگر اس بارے میں مجھ سے گفتگو نہ کی جائے۔ آپ دونوں حضرات نے کہا کہ یہ ہمیں دے دیجئے۔ پس میں نے یہ آپ کے سپرد کر دیا۔ میں آپ لوگوں کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ میں نے وہ مال ان دونوں کو دے دیا تھا یا نہیں؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ حضرت علی اور حضرت عباس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ میں آپ دونوں کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ کیا میں نے وہ مال آپ کی تحویل میں دیا تھا؟ دونوں حضرات نے اثبات ...

عورتیں بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں

ارشاد ربانی ہے:۔ اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس۔ اس کے لئے جو دودھ کی مدت پوری کرانا چاہے۔۔ سورۃ البقرہ آیت ۲۳۳ اور فرمایا:۔ اور اسے اٹھائے پھرنا اور دودھ چھڑانا تیس مہینے میں ہے (سورۃ الاحقاف، آیت ۱۵) نیز فرمایا۔ پھر اگر باہم مضائقہ کرو تو قریب ہے کہ اسے اور دودھ پلانے والی مل جائے گی۔ مقدور والا اپنے مقدور کے قابل نفقہ دے اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا وہ (سورۃ الطلاق، آیت ۷) یونس نے زہری کا قول بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے کہ والدہ کو بچے کی وجہ سے تکلیف دی جائے اور یہ اس صورت میں ہے جبکہ والدہ کہے کہ میں بچے کو دودھ پلانے والی نہیں ہوں حالانکہ اس کا دودھ بچے کی غذا کیلئے زیادہ موزوں ہے اور دوسری عورتوں سے وہ بچے پر زیادہ شفیق اور مہربان ہے۔ پس عورت کو دودھ پلانے سے انکار کرنے کا حق نہیں جبکہ خاوند اسے حکم الٰہی کے مطابق نفقہ دیتا ہو اور والد کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ بچے کی وجہ سے والدہ کو تکلیف دے کہ اسے دودھ پلانے سے روکے اور اس کا دل دکھانے کیلئے دوسری عورت سے دودھ پلوائے لیکن دونوں اگر رضامندی کے ساتھ دوسری عورت کا دودھ پلانا چاہیں تو والد اور والدہ کے لئے کوئی مضائقہ نہیں۔ پھر اگر باہمی رضامندی اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو کوئی حرج نہیں جبکہ انہوں نے رضامندی اور مشورے سے فیصلہ کیا ہو۔ فصالہ سے مراد بچے کا دودھ چھڑانا ہے۔

اس عورت کا نفقہ جس کا خاوند غائب ہو جائے اور

لِ زَوْجِهَا وَنَفَقَةِ الْوَلَدِ۔

۳۲۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا قَالَ لَا إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ۔

بچے کا نفقہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہند بن عتبہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! بیشک ابو سفیان (اُن کے خاوند) بخیل ہیں۔ پس کیا میرے اوپر حرج ہے کہ اُن کے مال سے اپنے بچوں کو کھلا پلا دیا کروں۔ فرمایا ایسا نہ کرنا مگر دستور کے مطابق ہو۔

۳۲۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عورت اپنے خاوند کی کمائی کے مال سے بغیر اُس کی اجازت کے خرچ کرے تو اُسے ایسا کرنے پر آدھا ثواب ملے گا۔

بَابُ ۲۱۴ عَمَلِ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا۔

۳۲۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو إِلَيْهِ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى وَبَلَغَهَا أَنَّهُ جَاءَهُ رَقِيقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ قَالَ فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُومُ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى بَطْنِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا أَوْ أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ۔

عورت کا خاوند کے گھر میں کام کاج کرنا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تاکہ آپ سے اُن چھالوں کی شکایت کریں جو چکی پیسنے کے باعث اُن کے ہاتھوں میں پڑ گئے تھے اور انہیں یہ معلوم ہوا تھا کہ آپ کی خدمت میں غلام آئے ہیں لیکن حضور نہ مل سکے تو انہوں نے حضرت عائشہ سے اس بات کا ذکر کر دیا جب حضور تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے آپ کو یہ بات بتائی۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ حضور جب ہمارے پاس تشریف لائے اور اُس وقت ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے۔ پس ہم اُٹھنے لگے تو آپ نے فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ رہو۔ پس آپ میرے اور حضرت فاطمہ کے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے شکم پر محسوس کی پھر آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو اُس چیز سے بہتر ہو جس کا تم دونوں مطالبہ کر رہے ہو جب تم اپنی آرام گاہ کو جاؤ یا اپنے بستروں پر جاؤ تو تینتیس مرتبہ سبحان اللہ تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو پس یہ تم دونوں کیلئے خادم سے بہتر ہے۔

ف: یہ بیان اسی جلد کی حدیث ۳۳۰ اور ۱۲۴۴ میں بھی ہے۔ جاننا ضروری ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون ہیں؟ یہ رحمۃ للعالمین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لختِ جگر اور جانِ راحت ہیں جو دونوں جہانوں کے بادشاہ اور رب کریم کے خلیفۂ اعظم و محبوب اکرم ہیں۔ جنہوں نے خود فرمایا تھا: یَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ "اے عائشہ! اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلا کریں" —— اس کے باوجود رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بے اختیاری طور پر یہ زندگی پسند فرمائی کہ جو کی روٹی کھا اور وہ بھی شکم سیر ہو کر نہیں اور وہ بھی متواتر نہیں بلکہ روزے اور فاقے بھی ساتھ ساتھ —— یہاں تک کہ بعض اوقات وصال کے

روزے بھی رکھتے کہ کئی کئی دنوں تک روزہ چل رہا ہے اور درمیان میں نہ سحری ہے اور نہ افطاری۔ صحابۂ کرام بھی ایسا کرنے لگتے ہیں تو انھیں ازراہِ شفقت روک دیا جاتا ہے۔ پھر بھی بعض حضرات وصال کے روزے رکھنے سے نہ رکے اور عرض گزار ہوئے کہ آقا! آپ بھی تو صومِ وصال رکھتے ہیں۔ ارشاد فرمایا:۔ اَیُّکُمْ مِثْلِیْ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَ یَسْقِیْنِیْ ۔ تم میں مجھ جیسا کون ہے ؟ مجھے تو میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔ صَدَقْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ واقعی حضور جیسا اس کائناتِ ارضی و سماوی میں نہ تو اللہ تعالیٰ نے کوئی ایک بھی فرد پیدا فرمایا ہے اور نہ کبھی پیدا فرمائے گا ۔۔۔۔۔ اتنا اونچا مقام اور تھوڑی سی جَو کی روٹی فاقوں کے ساتھ غذا، سبحان اللہ!

کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا ! ؎
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

رحمتِ دو عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاہتے تو سونے چاندی کے مکانات میں رہتے اور دنیا جہان کی ہر نعمت و راحت قدموں میں دست بستہ موجود ہوتی لیکن وہ زندگی پسند نہ فرمائی۔ سرکار نے مسکینوں کی طرح زندگی گزارنا پسند فرمایا۔ اوّلاً اس لیے کہ دنیا اور اس کا مال و متاع اس قابل نظر نہ آیا کہ اُسے منہ لگایا جائے۔ ثانیاً اس لیے کہ بے سر و سامانی کی زندگی میں راحت زیادہ ہے کیونکہ جس مسافر کے پاس جتنا سامان زیادہ ہوگا اتنا ہی اُسے تنگی اور پریشانی کا زیادہ سامنا کرنا پڑے گا، لہٰذا سبق دیا ؎

خوش آں راہی کہ سامانے نگیرد ؏

ثالثاً اس لیے یہ زندگی اختیار فرمائی کہ امت میں اکثریت غربا کی ہوگی۔ وہ اپنی بے سر و سامانی کو دیکھ کر احساسِ کمتری میں مبتلا نہیں ہوں گے۔ اُن کی غربت انھیں تڑپا نے گی نہیں جبکہ وہ دیکھیں گے کہ ہمارے اور ساری کائنات کے سردار، محبوبِ پروردگار سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خزائن الٰہیہ کے مالک اور نعمائے الٰہیہ کے قاسم ہوتے ہوئے اسی طرح زندگی گزاری اور اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ ۔ فرمایا ۔۔۔۔ لہٰذا اُمت کے غربا اپنی غریبی، اپنی بے سر و سامانی اور تنگ دستی کو بھول جائیں گے۔ صبر و قناعت کے پیکر بن جائیں گے اور اختیاری طور پر آقا نے جس طرح زندگی گزاری اس کا تصور آتے ہی بےساختہ پکار اُٹھیں گے ؎

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسی شہنشاہِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سب سے چہیتی صاحبزادی ہیں۔ خلاقِ ذوالمنن نے جنھیں اتنا اونچا مقام بخشا کہ تمام جنتی عورتوں کی سردار بنا دیں لیکن دنیاوی حالت یہ ہے کہ زندگی بالکل سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح گزار رہی تھیں۔ اپنے ہاتھوں سے چکی پیستی تھیں، جس کے باعث مقدس ہاتھوں میں چھالے بھی پڑ جاتے تھے۔ کیا اہلِ بیتِ اطہار کی محبت کا دعویٰ رکھنے والیوں کے لیے اس میں کوئی سبقِ عبرت نہیں ؟ کیا موجودہ مسلم خواتین اُن کی طرزِ زندگی سے کوئی سبق حاصل نہیں کر سکتیں ؟ ۔۔۔۔ ہاں، ہاں، دیکھیے شاعرِ مشرق، ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم ان کی شان میں کیا فرما گئے ہیں:۔

مریم از یک نسبتِ عیسیٰ عزیز — از سہ نسبت فاطمہ زہرا عزیز

نورِ چشمِ رحمۃ للعالمین — آں امامِ اوّلین و آخرین
بانوئے آں تاجدارِ ہل اتیٰ — مرتضیٰ مشکل کشا، شیرِ خدا

مادر آں مرکز پرکار عشق   مادر آں قافلہ سالار عشق

یہی سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چکی پیسا کرتی تھیں اور ہاتھوں میں چھالے پڑے ہوئے تھے کہ ان کے والد محترم یعنی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ لونڈی غلام آئے جنہیں آپ مسلمانوں میں تقسیم فرما رہے تھے۔ سیدہ کو معلوم ہوا تو یہ بھی یہی مطالبہ لے کر حاضر بارگاہ ہوئیں۔ کسی دولت خانے میں سرکار کو نہ پا کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حاضری کا مقصد بتا کر چلی آئیں۔ حضور سارے لونڈی غلام تقسیم کرنے کے بعد ان کے دولت خانے پر تشریف لے گئے اور اپنی اتنی چہیتی صاحبزادی کو ایک لونڈی یا غلام بھی مرحمت نہ فرمایا ____ تشریف رکھنے پر ارشاد فرمایا۔ بیٹی! یہ لونڈیاں اور غلام میں نے ان لوگوں کو دیے ہیں جن کے باپ جہادوں میں حصہ لیتے ہوئے اپنی جانیں قربان کر چکے تھے۔ چونکہ تمہارا باپ زندہ ہے لہٰذا تمہارا حق نہیں بنتا تھا۔ اس میں حکمرانوں کے لیے کتنا بڑا سبق ہے۔ ____ ہاں تمہیں ایسا وظیفہ بتا دیتا ہوں جو تمہارے لیے لونڈی اور غلام سے زیادہ مفید ہے۔ جب تم سونے لگو تو ۳۳ دفعہ سبحان اللہ، ۳۳ دفعہ الحمد للہ اور ۳۴ دفعہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ ____ اس وظیفے کا نام تسبیح فاطمہ پڑا ہوا ہے۔ حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زندگی بھر اسے پڑھتے رہے اور کبھی اس کا ناغہ نہ ہونے دیا جیسا کہ اگلی حدیث میں مذکور ہے۔ یہ تسبیح معمول بنانے کے قابل ہے۔ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں ہر مسلمان کو یوں نذرانۂ عقیدت پیش کرنا چاہیے۔

خون خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر
اُن کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

اس بتول جگر پارۂ مصطفےٰ
حجلہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے
اس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

سیدہ، زاہرہ، طیبہ، طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

بَاب ۲۱۵ خَادِمِ الْمَرْأَةِ۔

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ مُجَاهِدًا سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْهُ تُسَبِّحِينَ اللّٰهَ عِنْدَ مَنَامِكِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدِينَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرِينَ اللّٰهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ إِحْدَاهُنَّ أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ فَمَا تَرَكْتُهَا بَعْدُ قِيلَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ قَالَ وَلَا

عورت کے لیے خادمہ رکھنا

عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام اس لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں کہ آپ سے خادم کا سوال کریں۔ پس آپ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لئے اس سے بہتر ہے تم سوتے وقت تینتیس ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ، تینتیس ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور چونتیس مرتبہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ پڑھ لیا کرو۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد یہ عمل کبھی نہیں چھوڑا۔ پوچھا گیا کہ کیا آپ نے صفین کی رات بھی اسے نہیں چھوڑا تھا؟ فرمایا کہ جنگ صفین کی رات

لَيْلَةَ صِفِّيْنَ۔

بھی نہیں چھوڑا تھا

بَابٌ ۲۱۶ خِدْمَةِ الرَّجُلِ فِيْ أَهْلِهِ۔

۳۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي الْبَيْتِ قَالَتْ كَانَ فِيْ مِهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ خَرَجَ۔

مرد کا اپنے اہل وعیال کی خدمت کرنا

اسود بن یزید نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنے دردولت میں کیا معمول ہوتا تھا؟ انھوں نے جواب دیا کہ آپ اپنی زوجہ مطہرہ (جن کے پاس ہوتے) کا کام کرتے اور جب اذان کی آواز سنتے تو تشریف لے جاتے

بَابٌ ۲۱۷ إِذَا لَمْ يُنْفِقِ الرَّجُلُ فَلِلْمَرْأَةِ أَنْ تَأْخُذَ بِغَيْرِ عِلْمِهِ مَا يَكْفِيْهَا وَوَلَدَهَا بِالْمَعْرُوْفِ۔

۳۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ وَلَيْسَ يُعْطِيْنِيْ مَا يَكْفِيْنِيْ وَوَلَدِيْ إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ۔

مرد اگر اپنی بیوی کو پورا نفقہ نہ دے

تو عورت، مرد کی لاعلمی میں بچوں کے خرچ کے مطابق لے سکتی ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ہند بنت عتبہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی۔ یا رسول اللہ! بیشک ابوسفیان (ان کے خاوند) ایک کنجوس آدمی ہیں اور مجھے اتنا نہیں دیتے جو میرے اور میری اولاد کے لئے کافی ہو چنانچہ میں ان کی بے خبری میں کچھ مال لے لیا کرتی ہوں۔ فرمایا۔ عرف اتنا لے لیا کرو جو تمہارے اور تمہاری اولاد کے لئے کافی ہو۔

بَابٌ ۲۱۸ حِفْظِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِيْ ذَاتِ يَدِهِ وَالنَّفَقَةِ۔

۳۳۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاؤُسٍ عَنْ أَبِيْهِ وَأَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ وَقَالَ الْآخَرُ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهِ وَيُذْكَرُ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بیوی خاوند کے مال اور نفقہ کی حفاظت کرے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں سب سے بہتر قریش کی عورتیں ہیں۔ دوسری دفعہ فرمایا کہ قریش کی عورتیں نیک ہیں چھوٹے بچوں پر بہت شفقت کرتی ہیں اور خاوند کا جو مال ان کی تحویل میں ہو اُس کی خوب حفاظت کرتی ہیں اسی طرح معاویہ نے ابن عباس سے اور انہوں نے نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

بَابٌ ۲۱۹ كِسْوَةِ الْمَرْأَةِ بِالْمَعْرُوْفِ۔

۳۳۴ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى

عورتوں کو دستور کے مطابق لباس دینا

زید بن وہب کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی جوڑا پیش کیا گیا تو میں نے اسے پہن لیا۔ پس میں نے حضور

اللہ علیہ وسلم حلۃ سیراء فلبستہا فرأیت الغضب فی وجہہ فشققتہا بین نسائی۔

باب ۲۳ عون المرأۃ زوجہا فی ولدہ۔

۳۳۵۔ حدثنا مسدد حدثنا حماد بن زید عن عمرو عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال ھلک ابی وترک سبع بنات او تسع بنات فتزوجت امرأۃ ثیبا فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزوجت یا جابر فقلت نعم فقال بکرا ام ثیبا قلت بل ثیبا قال فھلا جاریۃ تلاعبہا وتلاعبک وتضاحکہا وتضاحکک قال فقلت لہ ان عبد اللہ ھلک وترک بنات وانی کرھت ان اجیئہن بمثلہن فتزوجت امرأۃ تقوم علیہن وتصلحہن فقال بارک او قال خیرا۔

باب ۲۱ نفقۃ المعسر علی اھلہ۔

۳۳۶۔ حدثنا احمد بن یونس حدثنا ابراھیم بن سعد حدثنا ابن شھاب عن حمید بن عبد الرحمن عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل فقال ھلکت قال ولم قال وقعت علی اھلی فی رمضان قال فاعتق رقبۃ قال لیس عندی قال فصم شہرین متتابعین قال لا استطیع قال فاطعم ستین مسکینا قال لا اجد فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرق فیہ تمر فقال این السائل فقال ھا انا ذا قال تصدق بھذا قال علی احوج منا یا رسول اللہ فوالذی بعثک بالحق ما بین لابتیہا اھل بیت احوج منا فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت انیابہ قال فانتم اذا۔

کے مبارک چہرے پر ناراضگی دیکھی تو اسے پھاڑ کر اپنی رشتہ دار عورتوں کو دے دیا۔

بچے کے سلسلے میں بیوی کا خاوند کی مدد کرنا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب میرے والد محترم شہید ہو گئے تو انہوں نے سات یا نو صاحبزادیاں چھوڑیں پس میں نے ایک بیوہ عورت سے نکاح کر لیا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے جابر! تم نے شادی کر لی؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے؟ میں عرض گزار ہوا کہ بیوہ سے۔ فرمایا، تم نے کنواری لڑکی سے کیوں نہ کیا کہ تم اس سے دل خوش کرتے اور وہ تم سے، تم اسے ہنساتے اور وہ تمہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا کہ میرے والد ماجد حضرت عبد اللہ جب شہید ہوئے تو کئی صاحبزادیاں چھوڑیں تو ان جیسی ناتجربہ کار عورت گھر میں لانا میں نے پسند نہ کیا بلکہ ایسی عورت سے نکاح کیا جو بچیوں کی نگرانی اور اصلاح کرے۔ پس آپ نے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے یا یہ دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تمہارا

مفلس کا اہل و عیال کو نفقہ دینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آ کر عرض گزار ہوا کہ میں ہلاک ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ کس طرح؟ عرض گزار ہوا کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ فرمایا ایک غلام آزاد کرو۔ عرض کی کہ میرے پاس کوئی غلام نہیں۔ فرمایا لگاتار دو مہینے کے روزے رکھو۔ عرض کی کہ مجھے اس کی استطاعت نہیں ہے۔ فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ عرض گزار ہوا کہ مجھے یہ بھی میسر نہیں ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک تھیلا کھجوروں کا پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ مسئلہ پوچھنے والا شخص کہاں ہے؟ عرض کی حضور میں حاضر ہوں۔ فرمایا انہیں خیرات کر آؤ۔ عرض کی یا رسول اللہ! اپنے سے زیادہ حاجت مند کو دوں؟ پس قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، یہاں دو پہاڑیوں کے درمیان (مدینہ منورہ میں) ہم سے زیادہ حاجت مند کوئی گھر نہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ دندان مبارک نظر آنے لگے اور فرمایا کہ پھر تم ہی اس کے مستحق ہو۔

ف: یہ ان احادیث میں سے ایک حدیث ہے جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ رب العزت نے اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تشریعی احکام کا بھی کس قدر اختیار مرحمت فرمایا ہوا تھا۔ علمائے اعلام کی تصانیف عالیہ میں اس کے واضح بیانات

موجود ہیں۔ چنانچہ شارح بخاری امام احمد خطیب قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے :-

مِنْ خَصَائِصِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَخُصُّ مَنْ شَآءَ بِمَا شَآءَ مِنَ الْاَحْکَامِ (مواہب لدنیہ)

یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص سے تھی کہ آپ جس کو جس حکم سے چاہتے خاص فرما دیا کرتے۔

امام عبدالباقی زرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے مواہب الدنیہ کی شرح لکھتے ہوئے لکھا ہے (مِنَ الْاَحْکَامِ وَغَیْرِھَا) ۔۔۔۔ یعنی صرف یہ اختیار احکام ہی کے بارے میں نہیں تھا بلکہ دوسری باتوں میں بھی حاصل تھا ـــــــ خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۱۱ھ) نے اپنی مایۂ ناز اور انتہائی ایمان افروز تصنیف خصائص کبریٰ میں ایک باب یوں باندھا ہے :-

باب: خصیصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بانہ یخص

مَنْ شَآءَ بِمَا شَآءَ مِنَ الْاَحْکَامِ۔ (خصائص کبریٰ) جس کو جس حکم سے چاہتے خاص فرما دیتے۔

امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تفسیر میں پانچ واقعے پیش کیے۔ امام سیوطی اس کی مثالیں پیش کرنے لگے تو پانچ وہی واقعے بیان کیے اور ان پر پانچ واقعات کا مزید اضافہ کیا جس سے دس واقعات ہو گئے۔ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی بیان کرنے بیٹھے تو ان اضافی واقعات میں سے تین کو ترک کر کے صرف سات واقعے یہ بیان کیے اور پندرہ واقعات کا اپنی علمی وسعت کے باعث اضافہ فرمایا۔ جس کی بدولت انتیس واقعات احادیث مطہرہ سے پیش کر دیے۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔

یہ مضمون الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ خود اسی جلد میں حدیث ۱۰۲۱، ۱۹۱۴، ۱۹۱۳، ۱۹۱۵ کو ۲۳، کے اندر بھی موجود ہے۔ چونکہ مسلمانوں کے اندر ایک ایسا گروہ بھی موجود ہے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات ایک آنکھ نہیں بھاتے۔ وہ صرف ذوالخویصرہ (حرقوص بن زہیر) والے زاویۂ نظر کے حامل ہیں۔ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل و کمالات اور خداداد خصائص کا کھل کر اقرار کریں جبکہ ان کی نظر میں حضور اور دوسرے عام انسانوں میں اس کے سوا اور کوئی فرق نہیں کہ حضور پر وحی کا نزول ہوتا تھا جو عام انسانوں پر نہیں ہوتا۔ اُن کے نزدیک اس کے سوا حضور میں اور دوسرے انسانوں میں علم یا اختیار کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہے ـــــــ جبکہ شریعت اسلامیہ کی رو سے یہ عقیدہ شانِ رسالت کے انکار کا مترادف اور کفر گری کی نفی قرار پاتا ہے۔

انگریزوں نے اپنے دورِ اقتدار کے اندر توہینِ شانِ رسالت کا پودا لگایا اور اس تحریک کی اپنی اسلام دشمنی کے تحت دل کھول کر مدد کی۔ جب اس شرارت نے زور پکڑا تو قدرت نے سوادِ ملت کے ایک نگہبان اور پروانۂ شمع رسالت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ رسنہ ۱۹۲۱ء) کو پیدا کر دیا جنہوں نے علمی محاذ پر گستاخانِ رسول کے سارے سرغنوں کا ناطقہ بند کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خداداد اختیارات ثابت کرنے کی غرض سے انہوں نے الامن والعلیٰ کے تاریخی نام سے ایک ایمان افروز نجدیت سوز رسالہ لکھا جس میں پچاس آیتوں اور تین سو احادیث کے ساتھ محبوب پروردگار کے خداداد اختیارات ثابت کیے ہیں اور ثابت کر دکھایا ہے کہ خدا نے اپنے محبوب کو دافع البلاء اور مشکل کشا بنا دیا تھا۔

یہ ایمان افروز رسالہ ۱۳۱۱ھ میں لکھا گیا تھا اور اب ۱۴۱۱ھ ہے یعنی پوری صدی گزر چکی لیکن کسی بڑے سے بڑے گستاخ رسول یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خداداد امتیازی علوم و اختیارات کا انکار کرنے والوں سے جواب نہیں بن پڑا ہے اور نہ قیامت تک جواب دے سکتے ہیں۔ اسی رسالے کے اندر اسی حدیث پر بحث کرتے ہوئے چودھویں صدی کے مجدد برحق امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا :-

صحاح ستہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! میں

ہلاک ہو گیا! ـــــ فرمایا کیا ہے؟ عرض کی میں نے رمضان میں اپنی عورت سے نزدیکی کی۔ فرمایا غلام آزاد کر سکتا ہے؟ عرض کی نہ۔ فرمایا لگاتار دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے؟ عرض کی نہ۔ فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ عرض کی نہ۔ اتنے میں خدمت اقدس میں کھجوریں لائے گئے۔ حضور نے فرمایا انھیں خیرات کر دے۔ عرض کی کیا اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر؟ مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں۔

فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَقَالَ اِذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ۔

رحمتِ عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سن کر ہنسے یہاں تک کہ دندانِ مبارک ظاہر ہوئے اور فرمایا جا اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔

مسلمانو! گناہ کا ایسا کفارہ کسی نے بھی سنا ہوگا؟ سوا دو من خرمے سرکار سے عطا ہوتے ہیں کہ آپ کھالو، کفارہ ہو گیا ـــــ والله! یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ رحمت ہے کہ سزا کو انعام سے بدل دے۔ ہاں ہاں یہ بارگاہ بیکس پناہ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ۔ کی خلافت کبریٰ ہے۔ اُن کی ایک نگاہِ کرم گناہوں کو حسنات کر دیتی ہے۔ جب تو ارحم الرٰحمین جل جلالہ نے گناہ گاروں، خطا کاروں، تباہ کاروں کو اُن کا دروازہ بتایا کہ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ۔ (الآیۃ) گناہ گار تمہارے دربار میں حاضر ہو کر معافی چاہیں اور تم شفاعت فرماؤ تو خدا تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں والحمد لله رب العلمين۔

صحیح مسلم میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور مسند بزار و معجم اوسط طبرانی میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نیز دار قطنی میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے ہے۔ ارشاد فرمایا:۔

كُلْهُ اَنْتَ وَعِيَالُكَ فَقَدْ كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْكَ۔

تو اور تیرے اہل و عیال یہ کھالیں۔ اللہ تعالیٰ نے تیری طرف سے کفارہ ادا فرما دیا۔

ہدایہ میں ہے۔ فرمایا:۔

كُلْ اَنْتَ وَعِيَالُكَ تُجْزِئُكَ وَلَا تُجْزِئُ اَحَدًا بَعْدَكَ۔

تو اور تیرے بال بچے کھالیں تجھے کفارے سے کفایت کرے گا اور تیرے بعد اور کسی کو کافی نہ ہوگا۔

سنن ابو داؤد میں امام ابن شہاب زہری سے ہے:۔

اِنَّمَا كَانَ هٰذِهٖ رُخْصَةً لَهٗ خَاصَّةً وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَهٗ بُدٌّ مِّنَ التَّكْفِيْرِ۔

یہ خاص اُسی شخص کے لیے رخصت تھی۔ آج کوئی ایسا کرے تو کفارہ ادا کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

امام جلال الدین سیوطی وغیرہ علماء نے بھی اسے خصائص مذکورہ سے گنا۔ وفی الحدیث وجوہ اُخر۔ یعنی اس حدیث میں دوسری توجیہات بھی ہیں۔

بَابُ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَ هَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ مِنْهُ شَيْءٌ وَّضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ اِلٰى قَوْلِهٖ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

وارث بھی اسی طرح نفقہ دیں

اور کیا اس میں سے عورت کے ذمے بھی کوئی چیز ہے اور اللہ تعالیٰ نے دو مردوں کی مثال بیان کی اُن میں سے ایک گونگا تھا..... (سورۂ نحل)

۳۷ - حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا

زینب بنت ابو سلمہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

وُهَيْبٌ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لِي مِنْ أَجْرٍ فِي بَنِي أَبِي سَلَمَةَ أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْهِمْ وَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ هَكَذَا وَهَكَذَا إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ قَالَ نَعَمْ لَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ۔

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ هِنْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ مَا يَكْفِينِي وَبَنِيَّ قَالَ خُذِي بِالْمَعْرُوفِ

بَابُ ۲۲۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ كَلًّا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ۔

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ فَضْلًا فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ۔

بَابُ ۲۲۴ الْمَرَاضِعِ مِنَ الْمَوَالِيَاتِ وَغَيْرِهِنَّ۔

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ انْكِحْ أُخْتِي ابْنَةَ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ وَتُحِبِّينَ ذَلِكِ قُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي الْخَيْرِ أُخْتِي فَقَالَ إِنَّ ذَلِكِ لَا يَحِلُّ لِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ إِنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ ابْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَوَاللَّهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَ

کی کہ میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! اگر ابو سلمہ کی اولاد پر میں خرچ کروں تو کیا مجھے اس کا اجر ملے گا؟ جبکہ میں انہیں اس کس مپرسی کی حالت میں نہیں چھوڑ سکتی کیونکہ وہ میری اولاد بھی ہے۔ ارشاد فرمایا۔ ہاں جو کچھ تم اُن پر خرچ کرو گی اُس کا تمہیں اجر ملے گا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہند عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! بیشک میرا خاوند ابو سفیان ایک بخیل آدمی ہے پس کیا میرے اوپر گناہ ہوگا اگر میں اُن کے مال سے اتنا لے لیا کروں جو میرے اور میری اولاد کے لئے کافی ہو فرمایا کہ دستور کے مطابق لے سکتی ہو

حضور کا فرمان کہ جس نے قرض چھوڑا یا بچے چھوڑ کر گیا تو ان کا میں ذمہ دار ہوں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور جب کسی شخص کا جنازہ لایا جاتا تو آپ دریافت فرماتے کہ کیا اس نے اپنے قرض کے برابر مال چھوڑا ہے؟ اگر بتایا جاتا کہ اس نے برابر مال چھوڑا ہے۔ تو نماز پڑھتے ورنہ مسلمانوں سے فرماتے کہ تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لو۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ پر فتوحات کا دروازہ کھول دیا تو ارشاد فرمایا کہ میں مسلمانوں کا اُن کی جانوں سے بھی زیادہ مالک ہوں۔ پس اہل ایمان میں سے جو اس حالت میں وفات پائے کہ اُس پر قرض ہو تو اس کی ادائیگی میرا ذمہ ہے اور جو مال چھوڑے تو وہ اُس کے وارثوں کا ہے۔

بچہ دایہ وغیرہ کو دودھ پلانے کے لئے دینا

حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! آپ میری دوسری بہن بنت ابو سفیان کو بھی اپنے نکاح میں لے لیں۔ فرمایا۔ کیا تم اس بات کو پسند کرو گی؟ عرض کی ہاں اور ویسے بھی میں آپ کے پاس تنہا تو نہیں ہوں۔ لہٰذا میں چاہتی ہوں کہ بھلائی میں اپنی بہن کو بھی شریک کر لوں۔ فرمایا یہ بات میرے لئے حلال نہیں ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ ہم تو یہ چرچا سن رہے ہیں کہ آپ درّہ بنت ابو سلمہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ فرمایا کیا درّہ بنت ابو سلمہ سے؟ میں نے عرض کی، ہاں۔ فرمایا، خدا کی قسم، اگر وہ میری ربیبہ بھی نہ ہوتی پھر بھی میرے لئے حلال نہ تھی کیونکہ وہ میری رضاعی بھتیجی ہے۔ مجھے

أَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ ثُوَيْبَةُ أَعْتَقَهَا أَبُو لَهَبٍ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ

بَابٌ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَقَوْلِهٖ أَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَقَوْلِهٖ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا إِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ۔

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ قَالَ سُفْيَانُ وَالْعَانِي الْأَسِيْرُ۔

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَعَامٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتّٰى قُبِضَ وَعَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَصَابَنِيْ جَهْدٌ شَدِيْدٌ فَلَقِيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَاسْتَقْرَأْتُهٗ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَدَخَلَ دَارَهٗ وَفَتَحَهَا عَلَيَّ فَمَشَيْتُ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَخَرَرْتُ لِوَجْهِيْ مِنَ الْجَهْدِ وَالْجُوْعِ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلٰى رَأْسِيْ فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ فَأَخَذَ بِيَدِيْ فَأَقَامَنِيْ وَعَرَفَ الَّذِيْ بِيْ فَانْطَلَقَ بِيْ إِلٰى رَحْلِهٖ فَأَمَرَ لِيْ بِعُسٍّ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعُدْتُ يَا أَبَا هِرٍّ فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ حَتَّى اسْتَوٰى بَطْنِيْ فَصَارَ كَالْقِدْحِ قَالَ فَلَقِيْتُ عُمَرَ وَذَكَرْتُ لَهُ الَّذِيْ كَانَ مِنْ أَمْرِيْ وَقُلْتُ لَهٗ تَوَلّٰى

اور ابو سلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا۔ پس اپنی بیٹیاں اور بہنیں میرے لئے پیش نہ کیا کرو۔ شعیب، زہری، عروہ نے فرمایا کہ ثویبہ کو ابولہب نے آزاد کیا تھا۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

کھانوں کا بیان

پاک روزی کھاؤ

ارشاد ربانی ہے:۔ پاک چیزوں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں روزی دی۔ نیز فرمایا:۔ پاک چیزوں سے خرچ کرو جو تم کماتے ہو۔ نیز ارشاد ہوا۔ پاک چیزوں سے کھاؤ اور اچھے کام کرو بیشک میں تمہارے اعمال دیکھتا ہوں۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی عیادت کرو اور قیدی کو آزاد کراؤ۔ سفیان راوی کا قول ہے کہ العانی سے قیدی مراد ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل نے حضور کے وصال تک کبھی تین روز شکم سیر ہو کر نہیں کھایا۔ حضرت ابو ہریرہ سے دوسری روایت ہے کہ سخت بھوک لگی تو میں حضرت عمر بن خطاب کے پاس گیا اور قرآن مجید کی چند آیتیں سنانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ پس وہ اپنے گھر میں داخل ہو گئے اور میرے لئے دروازہ کھلا رہنے دیا۔ میں تھوڑی دور ہی چلا تھا کہ تھکن اور بھوک کے باعث منہ کے بل گر پڑا۔ دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے سر کے پاس کھڑے تھے۔ پس آپ نے فرمایا۔ اے ابو ہریرہ! میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میں حاضر اور مستعد ہوں۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے کھڑا کیا اور میری بھوک کو پہچانتے ہوئے مجھے اپنے دولت خانہ پر لے گئے۔ پھر مجھے دودھ کے ایک پیالے سے پینے کا حکم فرمایا۔ پس میں نے اس میں سے پی لیا۔ آپ نے حکم فرمایا کہ ابو ہریرہ دوبارہ پیو۔ میں نے دوبارہ بھی پی لیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ سہ بارہ پیو۔ پس میں نے پیا یہاں تک کہ میرا پیٹ پیالے کی طرح ہو گیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ پھر میں حضرت عمر سے ملا اور اُن سے اپنی حالت کا ذکر کیا اور میں نے اُن سے کہا کہ اے عمر! اللہ تعالیٰ نے یہ آپ کی جانب سے اُن کی طرف پھیر دیا جو اس کے آپ سے زیادہ حقدار تھے۔ خدا کی قسم

اللهُ ذٰلِكَ مَنْ كَانَ أَحَقَّ بِهٖ مِنْكَ يَا عُمَرُ وَاللهِ لَقَدْ اِسْتَقْرَأْتُكَ الْآيَةَ وَلَأَنَا أَقْرَأُ لَهَا مِنْكَ قَالَ عُمَرُ وَاللهِ لَأَنْ أَكُوْنَ أَدْخَلْتُكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَّكُوْنَ لِيْ مِثْلُ حُمْرِ النَّعَمِ۔

بَابُ ۲۲۶ اَلتَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ وَالْأَكْلِ بِالْيَمِيْنِ۔

۳۲۳ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنِيْ أَنَّهٗ سَمِعَ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ أَنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ أَبِيْ سَلَمَةَ يَقُوْلُ كُنْتُ غُلَامًا فِيْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِيْ تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا غُلَامُ سَمِّ اللهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِيْ بَعْدُ۔

بَابُ ۲۲۷ اَلْأَكْلِ مِمَّا يَلِيْهِ وَقَالَ أَنَسٌ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْكُرُوا اسْمَ اللهِ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيْهِ۔

۳۲۴ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدِّيْلِيِّ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِيْ نُعَيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَجَعَلْتُ آكُلُ مِنْ نَوَاحِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ مِمَّا يَلِيْكَ۔

۳۲۵ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِيْ نُعَيْمٍ قَالَ أُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ وَمَعَهٗ رَبِيْبُهٗ عُمَرُ بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ فَقَالَ سَمِّ اللهَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ۔

بَابُ ۲۲۸ مَنْ تَتَبَّعَ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ مَعَ صَاحِبِهٖ إِذَا لَمْ يَعْرِفْ مِنْهُ كَرَاهِيَةً۔

میں نے آپ سے آیتیں پڑھ کر سنانے کے لئے کہا تھا حالانکہ میں قرآن کریم کا آپ سے زیادہ جاننے والا نہیں ہوں۔ حضرت عمر نے کہا:۔ خدا کی قسم، اگر میں مہمان بنا کر گھر میں لے جاتا تو یہ بات مجھے سرخ اونٹوں کی دولت سے بھی زیادہ مرغوب ہوتی۔

بسم اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے کھانا

وہب بن کیسان نے حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں لڑکپن کی حالت میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زیر کفالت تھا جبکہ میرا ہاتھ پیالے میں ہر طرف چلتا رہتا تھا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:۔ برخوردار بسم اللہ پڑھو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھایا کرو۔ اس کے بعد میں اسی طریقے سے کھاتا رہا ہوں۔

سامنے سے کھانا

حضرت انس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر کھایا کرو اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

وہب بن کیسان ابو نعیم نے حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے تھے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک روز میں رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ہمراہ کھانا کھا رہا تھا تو میں پیالے کی ہر جانب اپنا ہاتھ پہنچاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے سامنے سے کھاؤ۔

وہب بن کیسان ابو نعیم کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے حضور کھانا پیش کیا گیا اور اس وقت آپ کا ربیبہ عمر بن ابو سلمہ بھی آپ کے پاس تھا۔ حضور نے اُن سے فرمایا کہ بسم اللہ پڑھو اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

سارے برتن سے کھاتے پھرنا

جبکہ ساتھ کھانے والے کو یہ بات ناگوار نہ گزرے۔

۳۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالِي الْقَصْعَةِ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمِئِذٍ۔

عبداللہ بن ابو طلحہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے کے لئے بلایا جو اس نے آپ کے لئے تیار کر دیا تھا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گیا۔ میں نے دیکھا کہ حضور پیالے کی ہر جانب سے کدو تلاش کر کے نکال رہے تھے اس روز سے میں بھی کدو کو غایت درجہ پسند کرتا ہوں۔

ف: ایک صحابی نے سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعوت کی جو کپڑے سینے کا کام کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی حضور کے ساتھ شریکِ دعوت تھے۔ صاحبِ خانہ نے آپ کے لیے شوربے والا گوشت پکایا تھا جس میں کدو بھی ڈالے تھے۔ دوسری کسی حدیث میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں کدو کو پسند نہیں کرتا تھا لیکن اس روز جب میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سالن کے پیالے میں سے کدو کے ٹکڑے تلاش کر کے تناول فرماتے تھے تو اس روز سے میں کدو کو بہت ہی پسند کرنے لگا۔

"یہ بھی محبت کا تقاضا ہے کہ محب اپنی پسند اور ناپسند کو بالائے طاق رکھ دیتا ہے اور اسے پسند کرنے لگ جاتا ہے جس کو اس کا محبوب پسند کرے اور ہر اس چیز کو ناپسند کرنے لگتا ہے جو اس کے محبوب کو پسند نہیں ہے۔ ہمیں چاہیے کہ گفتار اور کردار میں، صورت اور سیرت میں، اٹھنے اور بیٹھنے میں، غرض کہ ہر معاملے میں اس محبوب کی پسند اور ناپسند کا خیال رکھیں جو صرف مخلوق ہی کا محبوب نہیں بلکہ خالق و مالک کا بھی محبوب ہے اور جس کو محبوب بنائے بغیر ہمارا گزارہ ہی نہیں ہے۔ پروردگارِ عالم نے اس بارے میں فرمایا

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
(۳ : ۳۱)

(اے محبوب) تم فرما دو کہ لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ، اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

جو خوش نصیب اللہ کے محبوب کا اتباع کرے خالق ذوالمنن اسے جن نعمتوں سے نوازے گا ان کو اس آیت میں بیان کر دیا گیا ہے۔

آسان لفظوں میں یوں سمجھ لیجئے:-

۱۔ اللہ تعالیٰ اُسے محبوب بنا لے گا۔
۲۔ اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ معاف فرما دے گا۔
۳۔ اللہ تعالیٰ اُسے بخش دے گا۔
۴۔ اللہ تعالیٰ اُس پر رحم فرمائے گا۔

سبحان اللہ! یہ چیزیں مل جائیں تو ان کے سوا اور کیا چاہیے ——— اسی لیے تو سرزمین پاک و ہند کے مایۂ ناز محدث یعنی خاتم المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ/۱۶۴۲ء) نے اہلِ ایمان کو تلقین فرمائی ہے:-

اگر خیریت دنیا و عقبیٰ آرزو داری!!
بدرگاہش بیا ہر چہ می خواہی تمنا کن

بَابُ ۳۱ التَّيَمُّنِ فِي الْأَكْلِ وَغَيْرِهِ قَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ بِيَمِينِكَ۔

۳۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طُهُورِهِ وَتَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَكَانَ قَالَ بِوَاسِطٍ قَبْلَ هٰذَا فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ۔

بَابُ ۳۲ مَنْ أَكَلَ حَتَّى شَبِعَ۔

۳۴۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِي وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ أَبُو طَلْحَةَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

کھانا اور دیگر کام دائیں ہاتھ سے

حضرت عمر بن ابو سلمہ سے رسول خدا نے فرمایا کہ اپنے دائیں ہاتھ سے کھایا کرو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضو کرنے نعلین مبارک پہننے اور کنگھی کرنے میں دائیں جانب سے ابتدا فرماتے تھے اور راوی نے اس سے پہلے واسط میں کہا تھا کہ ہر کام میں ایسا ہی کرتے تھے

جو پیٹ بھر کر کھائے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ نے میری والدہ ماجدہ حضرت اُم سلیم سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز سنی ہے جس میں ضعف محسوس ہوتا ہے اگر یہ بھوک کی وجہ سے ہے پس کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ انہوں نے جو کی کچھ روٹیاں نکالیں، پھر اپنا دوپٹہ لے کر اس کے ایک حصے میں وہ روٹیاں لپیٹ دیں اور انہیں میرے کپڑے کے نیچے چھپا دیا اور باقی دوپٹہ مجھے اوڑھا کر مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب روانہ کر دیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں انہیں لے گیا تو دیکھا کہ شمع رسالت مسجد نبوی میں جلوہ افروز ہے اور گرد اگرد چند پروانے موجود ہیں۔ میں اُن کے پاس جا کھڑا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا۔ کھانا دے کر؟ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ہاں کہا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مجلس سے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ، چنانچہ وہ چل پڑے اور میں اُن کے آگے روانہ ہو گیا یہاں تک کہ حضرت ابو طلحہ کے پاس آ پہنچا۔ حضرت ابو طلحہ نے کہا۔ اے اُم سلیم! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ لوگوں کو ساتھ لے کر ہمارے غریب خانے پر تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں ہے کہ انہیں کھلا سکیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں پس حضرت ابو طلحہ استقبال کے لئے چل پڑے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک جا پہنچے۔ پس حضرت ابو طلحہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں آگے بڑھے یہاں تک کہ گھر میں داخل ہو گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اُم سلیم! جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آؤ۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ أَذِنَ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ ثَمَانُونَ رَجُلًا۔

۳۳۹۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَحَدَّثَ أَبُو عُثْمَانَ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَيْعٌ أَمْ عَطِيَّةٌ أَوْ قَالَ هِبَةٌ قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ قَالَ فَاشْتَرٰى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ فَأَمَرَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ يُشْوٰى وَايْمُ اللّٰهِ مَا مِنَ الثَّلَاثِينَ وَمِائَةٍ إِلَّا قَدْ حَزَّ لَهُ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَهَا لَهُ ثُمَّ جَعَلَ فِيهَا قَصْعَتَيْنِ فَأَكَلْنَا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا وَفَضَلَ فِي الْقَصْعَتَيْنِ فَحَمَلْتُهُ عَلَى الْبَعِيرِ أَوْ كَمَا قَالَ

انہوں نے وہ روٹیاں پیش کر دیں۔ آپ نے انہیں توڑنے کا حکم دیا اور گھی ڈال کر ملیدہ بنا دیا گیا پھر اس پر جو اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھا۔ پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو کھانے کی اجازت دے دو پس انہیں اجازت دی گئی تو انہوں نے شکم سیر ہو کر کھایا اور چلے گئے پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو اور اجازت دے دو پس انہیں اجازت دی گئی تو انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھایا اور چلے گئے۔ اس کے بعد دس آدمیوں کو اور اجازت دی گئی اس طرح جتنے بھی حضرات تھے سب نے شکم سیر ہو کر کھانا کھایا اور کھانے والوں کی تعداد اسّی تھی۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم ایک سو تیس افراد تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کیا کسی کے پاس کھانا ہے؟ اُس وقت ایک آدمی کے پاس ایک صاع کے لگ بھگ کھانا (آٹا) تھا۔ پس اُسے گوندھا گیا۔ اتنے میں ایک لمبا تڑنگا مشرک ریوڑ کو ہانکتا ہوا آ گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا۔ کیا تم بیچنے یا عطیہ اور ہبہ کے طور پر (کوئی بکری) دینے کے لئے تیار ہو؟ اُس نے کہا۔ نہیں بلکہ بیچتا ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے اُس سے ایک بکری خرید لی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی کلیجی بھوننے کا حکم فرمایا۔ خدا کی قسم ایک سو تیس آدمیوں میں سے ہر ایک کو اُس کلیجی سے حصہ مل گیا، جو حاضر تھے انہیں حصہ دے دیا گیا اور جو موجود نہ تھے اُن کا حصہ رکھ دیا گیا تھا۔ پھر بکری کا گوشت دو کونڈوں میں نکالا گیا۔ پس ہم سب نے شکم سیر ہو کر کھایا اور دونوں کونڈوں میں بچ بھی رہا، جو ہم نے اونٹ پر لاد لیا یا جس طرح فرمایا۔

ف: گزشتہ حدیث کے اندر ہے کہ پروردگارِ عالم کے با اختیار محبوب نے حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر چند روٹیوں کا ملیدہ بنوایا اور اس سے اسّی صحابۂ کرام کو شکم سیر کر دیا۔ اس حدیث ۳۳۹ کے اندر ہے کہ ایک صاع جَو کے آٹے کی روٹیوں اور ایک بکری کے گوشت سے رب اکبر کے خلیفۂ اعظم نے شمعِ رسالت کے ایک سو تیس پروانوں کو شکم سیر کر دیا اور دونوں کونڈوں میں گوشت بچ بھی رہا جو حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے اونٹ پر رکھا۔ نیز اسی اکیلی بکری کی کلیجی بھونی گئی تھی جس میں سے ایک سو تیس حضرات کو حصہ مل گیا تھا۔ سبحان اللہ!

اللہ اکبر! اللہ تعالیٰ کے محبوب اکرم، رسولِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب چاہتے اور جہاں چاہتے اپنے چاہنے والوں کو نوازتے رہتے۔

نہیں معلوم ہوتا تھا کہ کھانا کہاں سے کھلایا، نہیں معلوم ہوتا تھا کہ پانی کہاں سے پلایا۔ جب چاہا تو ایسے دست گیری فرمائی جس پر خود شانِ دستگیری کو بھی ناز ہے۔ جب چاہا شمعِ رسالت کے پروانوں کی ایسے حاجت روائی کر دی جس پر خود شانِ حاجت روائی کو بھی فخر ہے۔ جب چاہا تو شمعِ ولایت کے جاں نثاروں کی ایسے مشکل کشائی فرمادی کہ خود شانِ مشکل کشائی بھی اس پر نازاں ہے۔ جب بھی اپنے سچے غلاموں یعنی اپنی برگزیدہ امت کے برحق اماموں یعنی اپنے سچے اور عدیم المثال خادموں یعنی اپنی امت کے سچے اور بے مثال مخدوموں کو کسی بلا اور مصیبت میں مبتلا دیکھا تو ایسے حیرت انگیز طریقے سے وہ بلا دفع فرمائی جس پر شانِ دافع البلائی بھی دیدۂ حیران ہو کر سر بگریباں ہو گی۔

ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ اُن کے خالق و مالک نے انھیں اپنی ملک کی تملیک فرمائی۔ اپنی خدائی میں ان کی بادشاہی بنائی۔ زمین و فلک اور سماک و سمک کو اُن کے تابعِ فرمان کیا۔ دونوں عالم میں اُن کا سکہ رواں فرمایا۔ انھیں اپنی ساری کائنات کا مالک و حاکم علی الاطلاق بنایا۔ اپنی نعمت کے خزانوں کو اپنے بندوں میں بانٹنے کے لیے انھیں قاسم مقرر فرمایا۔ سب کو ان کے لیے عدم سے وجود میں لایا اور ان کو صرف اپنی معرفت کے لیے پیدا فرمایا۔ ساری کائنات کو جَآءُوْكَ فرما کر ان کے در پر بھیجا اور جھکایا اور انھیں صرف اپنا ہی دست نگر رکھا اور کسی بھی دوسرے کا دست نگر نہ بنایا۔ انبیاء و مرسلین تک کو لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ کا مکلف ٹھہرایا اور اوپر سے فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۔ سنایا۔ اُن سے روگردانی کرنے والے علمبردارِ توحید کے گلے میں لعنت کا طوق لٹکایا۔

یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ رب العالمین نے انھیں رحمۃ للعالمین بنایا ہے۔ کرتا سب کچھ وہی ہے، دیتا سب کچھ وہی ہے۔ لیکن ان کی وجہ سے، ان کے ہاتھوں، ان کے وسیلے سے، ان کی خاطر اور ان کے ہونے کی وجہ سے ——— دیکھا ہمیں کہ مخلوق کو خالق کا پتہ انھوں نے بتایا۔ مخلوق کو خالق کے سامنے انھوں نے جھکایا ——— یہ صلاحیت اور یہ خصوصیت صرف اسی ایک برزخِ کبریٰ میں ہے۔ خالق اور مخلوق کے درمیان وہی تنہا وسیلہ و واسطہ ہیں۔ ان کا ایک ہاتھ خالق کی طرف ہے اور دوسرا مخلوق کی طرف۔ اُدھر سے لے رہے ہیں اور اِدھر دے رہے ہیں۔ نہ رب العالمین کے خزانوں میں کمی آ رہی ہے اور نہ رحمت للعالمین کے دستِ کرم تھکتے ہیں۔ دینے والا دے رہا ہے، بانٹنے والا بانٹ رہا ہے، لینے والے لے رہے ہیں، کھانے والے کھا رہے ہیں جبکہ بعض وہ بھی ہیں کہ کھا پی کر انکار بھی کرتے اور غرّا رہے ہیں۔ ہائے افسوس!

تیرا کھائیں تیرے غلاموں سے اُلجھیں
ہیں منکر عجب کھانے غرّانے والے

٣٥٠۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی تو ہمیں کھجوریں اور پانی دونوں چیزیں با فراط ملنے لگی تھیں

باب ٢٣١ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ الْاٰيَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۔

اندھے، لنگڑے اور مریض پر کوئی حرج نہیں ہے

(سورۂ النور، آیت ۶۱)

٣٥١۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ سَمِعْتُ بُشَيْرَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی طرف نکلے۔ جب ہم صہبا کے مقام

حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ قَالَ يَحْيَى وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ عَلَى رَوْحَةٍ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ فَمَا أُتِيَ إِلَّا بِسَوِيقٍ فَلُكْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَوْدًا وَبَدْءًا۔

بَابُ ٣٣٢ الْخُبْزِ الْمُرَقَّقِ وَالْأَكْلِ عَلَى الْخِوَانِ وَالسُّفْرَةِ

٣٥٢ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَنَسٍ وَعِنْدَهُ خَبَّازٌ لَهُ فَقَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مُرَقَّقًا وَلَا شَاةً مَسْمُوطَةً حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ۔

٣٥٣ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ قَالَ عَلِيٌّ هُوَ الْإِسْكَافُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عَلَى سُكُرُّجَةٍ قَطُّ وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قَطُّ وَلَا أَكَلَ عَلَى خِوَانٍ قَطُّ قِيلَ لِقَتَادَةَ فَعَلَى مَا كَانُوا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى السُّفَرِ۔

٣٥٤ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْنِي بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَأُلْقِيَ عَلَيْهَا التَّمْرُ وَالْأَقِطُ وَالسَّمْنُ وَقَالَ عَمْرٌو عَنْ أَنَسٍ بَنَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ

٣٥٥ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الشَّامِ يُعَيِّرُونَ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُونَ يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ فَقَالَتْ لَهُ أَسْمَاءُ يَا بُنَيَّ إِنَّهُمْ يُعَيِّرُونَكَ بِالنِّطَاقَيْنِ هَلْ تَدْرِي مَا كَانَ النِّطَاقَانِ إِنَّمَا كَانَ

پر تھے۔ یحییٰ راوی کا بیان ہے کہ صہبا خیبر سے ایک منزل دور ہے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھانا طلب فرمایا۔ پس آپ کے سامنے ستو ہی پیش کیے جا سکے۔ پس ہم نے انہیں گھولا اور ان میں سے کھائے پھر آپ نے پانی طلب فرمایا اور کلی کی اور ہم نے بھی کلیاں کیں پھر آپ نے ہمیں نماز مغرب پڑھائی اور تازہ وضو نہیں کیا۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ میں نے یحییٰ سے سنا کہ حضور نے ستو کھا کر ہاتھ دوسرے اور دوبارہ کھانے سے پہلے

پتلی روٹی اور خوان سفرہ پر کھانا

ہمام نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے اور ان کا نانبائی بھی حاضر خدمت تھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پتلی روٹی (چپاتی) استعمال نہیں فرمائی اور نہ بکری کا بھنا ہوا گوشت تناول فرمایا یہاں تک کہ آپ بارگاہ خداوندی

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی چھوٹی طشتری میں کھایا ہو یا پتلی روٹی (چپاتی) کھائی ہو یا کبھی میز پر کھانا کھایا ہو۔ قتادہ سے کہا گیا کہ پھر آخر وہ کس چیز پر کھاتے تھے؟ جواب دیا کہ دسترخوان پر

حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کے ساتھ زفاف کیا تو مسلمانوں کو ان کا ولیمہ کھانے کی دعوت دی چنانچہ آپ کے حکم سے دسترخوان بچھایا گیا اور اس پر کھجوریں پنیر اور گھی رکھا گیا۔ عمرو نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ زفاف کیا پھر دسترخوان پر حیس (مالیدہ) تیار کیا گیا

عروہ نے وہب بن کیسان سے روایت کی ہے کہ شام والے طنز کے طور پر حضرت ابن زبیر کو ذات النطاقین (دو کمربندوں والی) کا بیٹا کہہ کر پکارتے تھے۔ ان کی والدہ ماجدہ حضرت اسماء نے ان سے فرمایا اے بیٹے! وہ تمہیں دو کمربندوں کا طعنہ دیتے ہیں لیکن تمہیں معلوم ہے کہ دو کمربندوں والی بات کیا ہے؟ یہ ہے کہ میں نے اپنے کمربند کے دو ٹکڑے کر دیے تھے ایک حصے کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

نطاقي شققته بنصفين فأوكيت قربة رسول الله صلى الله عليه وسلم بأحدهما وجعلت في سفرته آخر قال فكان أهل الشام إذا عيروه بالنطاقين يقول إيها والإله تلك شكاة ظاهر عنك عارها.

٣٥٦ - حدثنا أبو النعمان حدثنا أبو عوانة عن أبي بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس أن أم حفيد بنت الحارث بن حزن خالة ابن عباس أهدت إلى النبي صلى الله عليه وسلم سمنا وأقطا وأضبا فدعا بهن فأكلن على مائدته وتركهن النبي صلى الله عليه وسلم كالمستقذر لهن ولو كن حراما ما أكلن على مائدة النبي صلى الله عليه وسلم ولا أمر بأكلهن.

باب ٢٣٣ السويق

٣٥٧ - حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد عن يحيى عن بشير بن يسار عن سويد بن النعمان أنه أخبره أنهم كانوا مع النبي صلى الله عليه وسلم بالصهباء وهي على روحة من خيبر فحضرت الصلاة فدعا بطعام فلم يجده إلا سويقا فلاك منه فلكنا معه ثم دعا بماء فمضمض ثم صلى وصلينا ولم يتوضأ.

باب ٢٣٤ ما كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يأكل حتى يسمى له فيعلم ما هو

٣٥٨ - حدثنا محمد بن مقاتل أبو الحسن أخبرنا عبد الله أخبرنا يونس عن الزهري قال أخبرني أبو أمامة بن سهل بن حنيف الأنصاري أن ابن عباس أخبره أن خالد بن الوليد الذي يقال له سيف الله أخبره أنه دخل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على ميمونة وهي خالته وخالة ابن عباس فوجد عندها ضبا محنوذا قد قدمت به أختها حفيدة بنت الحارث من نجد فقدمت الضب لرسول الله صلى الله عليه

وسلم کے کھانے کی تھیلی (بوقت ہجرت) کا منہ باندھا تھا اور دوسرا حصہ اپنے سینے میں رکھا تھا (اس لئے حضور نے ذات النطاقین کا لقب دیا) (زاوی کا بیان ہے کہ اہل شام جب ان کو دو کمر بندوں کا طعنہ دیتے تو حضرت عبداللہ بن زبیر فرمایا کرتے کہ خدا کی قسم یہ سچ کہتے ہیں۔ لیکن جس بات کو یہ لوگ طعن کہتے ہیں وہ میرے

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔ کہ حضرت حفید بنت الحارث بن حزن جو حضرت ابن عباس کی خالہ تھیں۔ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گھی، پنیر اور گوہ ہدیہ کے طور پر بھیجی۔ آپ نے عورتوں کو دعوت دی اور انہوں نے ان چیزوں کو آپ کے دسترخوان پر کھایا۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں نہ کھایا بوجہ نفاست طبع مبارک کے اور اگر یہ چیز (گوہ) حرام ہوتی تو وہ عورتیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دسترخوان پر اسے نہ کھاتیں اور نہ آپ انہیں کھانے کا حکم دیتے۔

ستو

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ صہبا کے مقام پر موجود تھے جو خیبر سے ایک منزل دور ہے۔ جب نماز کا وقت ہو گیا۔ تو آپ نے کھانا طلب فرمایا اُس وقت ستو کے سوا کچھ نہ ملا۔ آپ نے اُن میں سے کچھ ستو پھانکے اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی پھانکے۔ پھر آپ نے پانی طلب فرمایا تو کلی کی اور پھر نماز ادا کی اور ہم نے بھی نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

حضور اُس وقت تک نہیں کھاتے تھے جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ کھانا کیا ہے

ابو امامہ بن سہل بن حنیف انصاری کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس نے انہیں خبر دی کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو سیف اللہ کہا جاتا

تھا انہوں نے بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ اپنی خالہ حضرت میمونہ کے پاس گئے جو حضرت ابن عباس کی بھی خالہ تھیں۔ پس انہوں نے اُن کے پاس بھنی ہوئی گوہ دیکھی جو اُن کی بہن حضرت حفیدہ بنت حارث نے نجد سے بھیجی تھی۔ پس انہوں نے وہ گوہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دی اور آپ کا یہ معمول تھا کہ جب تک کھانے کے متعلق بتا نہ دیا جاتا۔ اُس وقت تک شاذ و نادر ہی اُس کی طرف ہاتھ بڑھایا کرتے تھے اور

وَسَلَّمَ وَكَانَ قَلَّمَا يُقَدِّمُ يَدَهُ لِطَعَامٍ حَتَّى يُحَدَّثَ بِهِ وَيُسَمَّى لَهُ فَأَهْوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ إِلَى الضَّبِّ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ الْحُضُورِ أَخْبِرْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدَّمْتُنَّ لَهُ هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيَّ.

بَاب ۳۳۵ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ

۳۵۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الِاثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ.

بَاب ۳۳۶ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ فِيهِ

أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۶۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُؤْتَى بِمِسْكِينٍ يَأْكُلُ مَعَهُ فَأَدْخَلْتُ رَجُلًا يَأْكُلُ مَعَهُ فَأَكَلَ كَثِيرًا فَقَالَ يَا نَافِعُ لَا تُدْخِلْ هَذَا عَلَيَّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ.

بَاب ۳۳۷ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۶۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ

کھانے کا نام نہ بتا دیا جاتا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گوہ کی جانب ہاتھ بڑھایا جو پیش کی گئی تھی عورتیں جو خدمت اقدس میں حاضر تھیں ان میں سے ایک نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا کہ یا رسول اللہ جو چیز آپ کے حضور پیش کی گئی ہے وہ گوہ ہے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گوہ سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ پس حضرت خالد بن ولید عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا گوہ حرام ہے؟ فرمایا کہ حرام تو نہیں لیکن میری قوم کی سرزمین میں نہیں پائی جاتی اس لئے مجھے اس کے کھانے سے نفرت ہے حضرت خالد بن ولید کا بیان ہے کہ میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے کھانے لگا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری جانب دیکھ رہے تھے۔

ایک کا کھانا دو کے لئے کفایت کرتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کے لئے کفایت کرتا ہے اور تین آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کے لئے کافی اگر دو مل کر کھائیں ایسا ہو جاتا ہے۔

مومن اتنا کھاتا ہے کہ ایک آنت بھرے

اس باب میں حضرت ابو ہریرہ نے رسول خدا سے روایت کی ہے۔

واقد بن محمد نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس وقت تک کھانا نہیں کھایا کرتے تھے جب تک کسی غریب کو لا کر اپنے ساتھ کھانا نہ کھلاتے۔ پس ایک آدمی آپ کے ساتھ کھانے کے لئے آیا تو اس نے بہت کھانا کھایا۔ پس آپ نے فرمایا: اے نافع! یہ شخص آئندہ میرے پاس نہ آئے کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے

اس باب میں حضرت ابو ہریرہ نے رسول خدا سے روایت کی ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔ لیکن کافر یا منافق سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ عبدہ راوی کا بیان ہے

إِنَّ الْكَافِرَ أَوِ الْمُنَافِقَ فَلَا أَدْرِي أَيَّتُهُمَا قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَقَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

٣٦٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ كَانَ أَبُو نَهِيكٍ رَجُلًا أَكُولًا فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ فَقَالَ فَأَنَا أُومِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ.

٣٦٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْمُسْلِمُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ.

٣٦٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيرًا فَأَسْلَمَ فَكَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا قَلِيلًا فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ.

بَابُ ٢٣٨ الْأَكْلِ مُتَّكِئًا

٣٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا آكُلُ مُتَّكِئًا.

٣٦٦ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ لَا آكُلُ وَأَنَا مُتَّكِئٌ.

بَابُ ٢٣٩ الشِّوَاءِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَجَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ أَيْ مَشْوِيٍّ

٣٦٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ

کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ عبید اللہ نے ان میں سے کونسا لفظ فرمایا تھا۔

ابن بکیر، مالک، نافع، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

سفیان بن عیینہ کا بیان ہے کہ عمرو بن دینار نے فرمایا کہ ابو نہیک نامی ایک بسیار خور آدمی تھا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُس سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ بیشک کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ اُس نے کہا کہ میں تو اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: — مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے (بسیار خور ہوتا ہے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص بہت زیادہ کھانا کھایا کرتا تھا۔ پھر وہ مسلمان ہو گیا تو کم کھانے لگا۔ پس اس بات کا تذکرہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ہوا تو آپ نے فرمایا: ۔ بیشک مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

ٹیک لگا کر کھانا

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ۔ بیشک میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

علی بن اقمر کا بیان ہے کہ حضرت جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا جو آپ کے پاس تھا کہ میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

بھنا ہوا گوشت

کلام الٰہی میں ہے کہ وہ بچھڑے کا بھنا ہوا گوشت لے آئے

حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گوہ پیش کی گئی تو آپ نے کھانے کے لئے اُس کی جانب ہاتھ بڑھایا۔ پس آپ کی خدمت میں عرض

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ مَشْوِيٍّ فَأَهْوَى إِلَيْهِ لِيَأْكُلَ
فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ ضَبٌّ فَأَمْسَكَ يَدَهُ فَقَالَ خَالِدٌ أَحَرَامٌ
هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ لَا يَكُونُ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ
فَأَكَلَ خَالِدٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ
قَالَ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ

بَابُ ۲۳ الْخَزِيرَةِ قَالَ النَّضْرُ الْخَزِيرَةُ مِنَ النُّخَالَةِ وَالْحَرِيرَةُ مِنَ اللَّبَنِ

۳۶۸ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ
أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ
سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ
مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ لَهُمْ فَوَدِدْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَّكَ تَأْتِي
فَتُصَلِّيَ فِي بَيْتِي فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى فَقَالَ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ
اللّٰهُ قَالَ عِتْبَانُ فَغَدَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَبُو بَكْرٍ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ
ثُمَّ قَالَ لِي أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَأَشَرْتُ إِلَى
نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَكَبَّرَ فَصَفَفْنَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَحَبَسْنَاهُ عَلَى
خَزِيرٍ صَنَعْنَاهُ فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ
ذَوُو عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوا فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ
الدُّخْشُنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ أَلَا تَرَاهُ قَالَ
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يُرِيدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ قَالَ قُلْنَا فَإِنَّا نَرَى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ
فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي

کی گئی کہ یہ گوہ ہے تو آپ نے ہاتھ روک لیا۔ حضرت خالد عرض گزار ہوئے کہ کیا وہ حرام ہے؟ فرمایا کہ نہیں، لیکن یہ میری قوم کی سرزمین میں نہیں ہوتا اس لئے میں اپنی طبیعت میں اس کی نفرت پاتا ہوں۔ پس حضرت خالد نے اُسے کھا لیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملاحظہ فرما رہے تھے۔ امام مالک نے ابن شہاب سے بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ کے لفظ روایت کیے ہیں۔

خزیرہ کھانا

نضر کا قول ہے کہ خزیرہ میدے اور حریرہ دودھ سے بنایا جاتا ہے۔

حضرت محمود بن ربیع انصاری کا بیان ہے کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے اور انصار کی جانب سے غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے، وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میں بینائی سے محروم ہوں اور اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں۔ جب بارش ہو جاتی ہے تو وہ ندی بھر جاتی ہے جو میرے اور ان لوگوں کے درمیان واقع ہے اور مسجد میں جا کر ان لوگوں کو نماز پڑھانا میرے بس سے باہر ہو جاتا ہے۔ پس یا رسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ آپ تشریف لا کر میرے غریب خانے پر نماز پڑھیں اور اس جگہ کو میں جائے نماز بنا لوں۔ آپ نے جواب دیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ میں عنقریب ایسا کروں گا۔ عتبان کا بیان ہے کہ اگلے روز دن چڑھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر تشریف لے گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت طلب فرمائی تو آپ کو اجازت دے دی گئی۔ آپ گھر میں جا کر نہ بیٹھے بلکہ مجھ سے فرمایا کہ تم اپنے گھر میں کس جگہ پسند کرتے ہو کہ میں نماز پڑھوں۔ پس میں نے گھر کے ایک گوشے کی طرف اشارہ کر دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ نے تکبیر کہی، ہم نے پیچھے صفیں بنا لیں۔ پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ پس ہم نے آپ کو خزیرہ کے لئے روک لیا جو گھر میں آپ کے لئے تیار کیا تھا۔ گھر میں محلے کے اور بہت سے لوگ بھی جمع ہو گئے۔ پس ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ مالک بن دخشن کہاں ہے؟ کسی نے جواب دیا کہ وہ تو منافق ہے کیونکہ اللہ اور اس کے رسول کو دوست نہیں رکھتا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کہو، کیا تم یہ نہیں دیکھتے کہ اس نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہے اور اس سے اس کی مراد رضائے الٰہی ہے۔ اس شخص نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم نے کہا: ہم اس کا رجحان اور خیر خواہی منافقین کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ پس آپ نے فرمایا کہ اللہ

بِمَالِكٍ وَجْهَ اللهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ وَكَانَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودٍ فَصَدَّقَهُ

بَابُ ۲۳۱ الْأَقِطِ وَقَالَ حُمَيْدٌ سَمِعْتُ أَنَسًا

بَنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَفِيَّةَ فَأَلْقَى التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسٍ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْسًا۔

۳۶۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَهْدَتْ خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِبَابًا وَأَقِطًا وَلَبَنًا فَوُضِعَ الضَّبُّ عَلَى مَائِدَتِهِ فَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُوضَعْ وَشَرِبَ اللَّبَنَ وَأَكَلَ الْأَقِطَ۔

بَابُ ۲۳۲ السِّلْقِ وَالشَّعِيرِ

۳۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ إِنْ كُنَّا لَنَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ أُصُولَ السِّلْقِ فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ لَهَا فَتَجْعَلُ فِيهِ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ إِذَا صَلَّيْنَا زُرْنَاهَا فَقَرَّبَتْهُ إِلَيْنَا وَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ وَمَا كُنَّا نَتَغَدَّى وَلَا نَقِيلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَاللهِ مَا فِيهِ شَحْمٌ وَلَا وَدَكٌ

بَابُ ۲۳۳ النَّهْسِ وَانْتِشَالِ اللَّحْمِ

۳۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ تَعَرَّقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتِفًا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَعَنْ أَيُّوبَ وَعَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْتَشَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرْقًا مِنْ قِدْرٍ فَأَكَلَ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

بَابُ ۲۳۴ تَعَرُّقِ الْعَضُدِ

۳۷۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي

تعالیٰ نے لا الٰہ الا اللہ کہنے والے کو آگ پر حرام کیا جبکہ وہ اس کے ساتھ رضائے الٰہی کا طالب ہو۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ پھر میں نے حصین بن محمد انصاری سے اس حدیث محمود کے بارے میں دریافت کیا اور وہ بنی سالم کے ایک فرد اور اُن لوگوں کے سردار تھے تو

پنیر اور حیس

حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے سنا کہ جب رسولِ خدا نے حضرت صفیہ کے ساتھ زفاف کیا تو دعوتِ ولیمہ میں کھجوریں، پنیر اور گھی رکھا گیا۔ عمرو بن ابو عمر نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ رسولِ خدا نے حیس تیار کروایا تھا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میری خالہ جان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گوہ، پنیر اور دودھ پیش کیا۔ پس گوہ آپ کے دسترخوان پر رکھی گئی۔ پس اگر وہ حرام ہوتی تو رکھی نہ جاتی، ہاں آپ نے دودھ نوش فرمایا اور پنیر بھی کھایا

چقندر اور جو

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں جمعہ کے روز کی بڑی خوشی ہوتی تھی کیونکہ اس روز ایک بڑھیا ہمارے لئے چقندر کی جڑیں ہانڈی میں پکایا کرتی اور اس میں چند دانے جو ڈال دیا کرتی تھی۔ جب ہم نماز جمعہ ادا کر لیتے تو اُس بڑھیا کے پاس چلے جایا کرتے۔ پس وہ اُسے ہمارے سامنے رکھ دیا کرتی اور اس کے باعث ہمیں جمعہ کے روز بڑی مسرت ہوتی تھی۔ اور ہم نماز جمعہ کے بعد کھانا کھاتے اور قیلولہ کیا کرتے تھے اور خدا کی قسم اس میں چربی یا کوئی اور چکنائی نہیں ڈالی جاتی تھی

گوشت کو دانتوں سے نوچنا اور ہانڈی سے نکال کر کھانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بکری کے شانے کا گوشت دانتوں سے نوچ کر کھایا۔ پھر کھڑے ہو گئے اور نماز ادا کی لیکن وضو نہیں کیا۔ دوسری روایت میں حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہانڈی سے ایک ہڈی والی بوٹی نکال کر کھائی۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

دستی کا گوشت جدا کرنا

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلے

عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ مَكَّةَ وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَعَ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلٌ أَمَامَنَا وَالْقَوْمُ مُحْرِمُونَ وَأَنَا غَيْرُ مُحْرِمٍ فَأَبْصَرُوا حِمَارًا وَحْشِيًّا وَأَنَا مَشْغُولٌ أَخْصِفُ نَعْلِي فَلَمْ يُؤْذِنُونِي لَهُ وَأَحَبُّوا لَوْ أَنِّي أَبْصَرْتُهُ فَالْتَفَتُّ فَأَبْصَرْتُهُ فَقُمْتُ إِلَى الْفَرَسِ فَأَسْرَجْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ وَنَسِيتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُونِي السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقَالُوا لَا وَاللّٰهِ لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَغَضِبْتُ فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُمَا ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ فَعَقَرْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ وَقَدْ مَاتَ فَوَقَعُوا فِيهِ يَأْكُلُونَهُ ثُمَّ إِنَّهُمْ شَكُّوا فِي أَكْلِهِمْ إِيَّاهُ وَهُمْ حُرُمٌ فَرُحْنَا وَخَبَأْتُ الْعَضُدَ مَعِي فَأَدْرَكْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ فَنَاوَلْتُهُ الْعَضُدَ فَأَكَلَهَا حَتَّى تَعَرَّقَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ مِثْلَهُ.

اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہوئے۔ دوسری روایت میں حضرت ابو قتادہ سلمی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ مکہ معظمہ کے راستے میں ایک منزل پر ایک روز میں نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے بعض اصحاب میں بیٹھا ہوا تھا اور رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہم سے آگے اترے ہوئے تھے۔ تمام حضرات نے احرام باندھا ہوا تھا لیکن میں حالتِ احرام میں نہ تھا۔ لوگوں نے ایک گورخر دیکھا جبکہ اس وقت میں اپنے جوتے کی درستی میں مصروف تھا۔ انہوں نے مجھے اس کی اطلاع نہ دی لیکن چاہتے تھے کہ کاش! میں اسے دیکھ لوں۔ پس میں اُدھر متوجہ ہوا اور میں نے اُسے دیکھ لیا۔ پس میں گھوڑے کے پاس گیا، اس پر زین کسی اور سوار ہو گیا۔ میں اپنا کوڑا اور نیزہ لینا بھول گیا تھا۔ پس میں نے لوگوں سے کہا کہ مجھے کوڑا اور نیزہ دے دو۔ تو انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم ہم آپ کی کسی چیز کے ساتھ مدد نہیں کریں گے۔ مجھے اس پر غصہ آیا۔ پس میں اترا، دونوں چیزیں لیں اور سوار ہو گیا۔ پھر میں نے گورخر پر شدید حملہ کر کے اُسے شکار کر لیا اور اُسے گرا لیا وہ مر چکا تھا۔ پس میں نے اُسے اُن کے درمیان ڈال دیا۔ انہوں نے اُسے کھا لیا پھر انہیں حالتِ احرام میں اُسے کھانے کے متعلق شک ہوا۔ پھر ہم روانہ ہوئے اور ایک شانہ میں نے چھپا لیا تھا۔ پس ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گئے اور اس بارے میں آپ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا ہے۔ کیا اس میں سے تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے وہ بازو آپ کی خدمت میں پیش کر دیا تو آپ نے دانتوں سے نوچ نوچ کر اُسے کھایا حالانکہ آپ حالتِ احرام میں تھے۔ محمد بن جعفر، زید بن اسلم، عطاء بن یسار نے بھی حضرت ابو قتادہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حالتِ احرام کے اندر آدمی شکار نہیں کر سکتا۔ نہ شکار کرنے کے لیے کہہ سکتا ہے اور نہ شکار کرنے والے کی مدد کر سکتا ہے۔ اور جو آدمی حالتِ احرام میں نہیں ہے وہ شکار کرے تو احرام والا بھی اُس شکار کا گوشت کھا سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۲۵۳، ۴۳۱ اور ۴۵۵ کے اندر بھی موجود ہے۔

بَابُ ۳۳۵ قَطْعِ اللَّحْمِ بِالسِّكِّينِ

چھری سے گوشت کاٹنا

۲۷۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

جعفر بن عمرو بن امیہ کو اُن کے والدِ ماجد حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھاتے دیکھا۔

وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ فَدُعِيَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّينَ الَّتِي يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

پھر نماز کے لئے اذان ہو گئی تو آپ نے اُسے اور اُس چھری کو جس کے ساتھ کاٹ رہے تھے، رکھ دیا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

بَابٌ ۲۳۶ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا

حضور نے کبھی کسی کھانے کی بُرائی نہیں کی

۳۷۴ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ.

ابوحازم کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں کیڑے نہیں نکالے۔ اگر پسند خاطر ہوتا تو تناول فرما لیتے ورنہ اُسے چھوڑ دیا کرتے تھے۔

بَابٌ ۲۳۷ النَّفْخِ فِي الشَّعِيرِ

جَو کے آٹے میں پھونکیں مارنا

۳۷۵ ۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ سَهْلًا هَلْ رَأَيْتُمْ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ قَالَ لَا فَقُلْتُ كُنْتُمْ تَنْخُلُونَ الشَّعِيرَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ كُنَّا نَنْفُخُهُ.

ابوحازم کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ حضرات نے نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں میدہ دیکھی؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا تو میں نے کہا۔ کیا آپ جَو کے آٹے کو چھانا کرتے تھے؟ فرمایا نہیں لیکن اُسے ہم پھونکیں مار لیا کرتے تھے

بَابٌ ۲۳۸ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَأْكُلُونَ

حضور اور آپ کے اصحاب کیا کھاتے تھے

۳۷۶ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَمْرًا فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَانِي سَبْعَ تَمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِنَّ تَمْرَةٌ أَعْجَبَ إِلَيَّ مِنْهَا شَدَّتْ فِي مَضَاغِي.

ابوعثمان نہدی کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان کھجوریں تقسیم فرمائیں۔ چنانچہ آپ نے ہر شخص کو سات کھجوریں مرحمت فرمائیں مجھے بھی سات کھجوریں عطا فرمائی گئیں۔ لیکن اُن میں سے ایک خراب نظر آتی تھی لیکن مجھے وہ کھجور سب سے زیادہ پسند آئی کیونکہ وہ کھانے میں سخت تھی۔

۳۷۷ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ أَوِ الْحَبَلَةِ حَتّٰى يَضَعُ أَحَدُنَا مَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ خَسِرْتُ إِذًا وَضَلَّ سَعْيِي.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے سات ساتھیوں میں سے میں ساتواں ہوں۔ اُس وقت ہماری خوراک درختوں اور اُن کے پتوں کے سوا کچھ اور نہ تھی۔ یہاں تک کہ ہم میں سے ہر کسی کو بکری کی مینگنیوں کے مانند حاجت ہوتی تھی۔ پھر آج بنو اسد مجھے اسلام سکھاتے ہیں اگر میری حالت یہی ہے تو میں خسارے میں رہا اور میری کوشش رائیگاں گئی۔

۳۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَقُلْتُ هَلْ أَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ فَقَالَ سَهْلٌ مَا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللّٰهُ قَالَ فَقُلْتُ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَاخِلُ قَالَ مَا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللّٰهُ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ غَيْرَ مَنْخُولٍ قَالَ كُنَّا نَطْحَنُهُ وَنَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ فَأَكَلْنَاهُ۔

۳۷۹۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَدَعَوْهُ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنَ الْخُبْزِ الشَّعِيرِ۔

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَلَا فِي سُكُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قُلْتُ لِقَتَادَةَ عَلَى مَا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى السُّفَرِ۔

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتَّى قُبِضَ

بَابُ ۲۳۹ التَّلْبِينَةِ

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

ابو حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میدے کی چیزیں تناول فرمائیں؟ حضرت سہل نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعثت سے وصال تک میدے کی کوئی چیز نہیں دیکھی۔ پھر میں نے کہا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں آپ حضرات کو چھلنی میسر تھی؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چھلنی نہیں دیکھی جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا اور یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انکی روح قبض فرمائی۔ راوی کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا، آپ حضرات بغیر چھانے جو کا آٹا کس طرح کھاتے تھے؟ فرمایا کہ ہم اسے پیستے اور پھونکیں مار کر بھوسی اڑا دیتے تھے، جو باقی بچتا اسے گوندھتے اور کھا لیتے۔

سعید المقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ان کا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جن کے سامنے بکری کا بھنا ہوا گوشت رکھا تھا۔ انہوں نے انہیں بھی بلایا۔ لیکن انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا کو خیرباد کہنے تک جو کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی تھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی چھوٹی پلیٹوں میں کھانا نہیں کھایا اور نہ میسر پر اور نہ کبھی چپاتی کھائی۔ میں (راوی) نے قتادہ سے پوچھا کہ وہ کس چیز پر کھانا کھاتے تھے؟ فرمایا کہ دستر خوان پر۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل نے آپ کے مدینہ منورہ میں تشریف لانے کے بعد متواتر تین دن بھی گندم کا کھانا (روٹیاں) سیر ہو کر نہیں کھائیں یہاں تک کہ دنیا کو خیرباد کہہ دیا۔

تلبینہ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

عقيل عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أنها كانت إذا مات الميت من أهلها فاجتمع لذلك النساء ثم تفرقن إلا أهلها وخاصتها أمرت ببرمة من تلبينة فطبخت ثم صنع ثريد فصبت التلبينة عليها ثم قالت كلن منها فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول التلبينة مجمة لفؤاد المريض تذهب ببعض الحزن.

باب ٢٥ الثريد

٣٨٣ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن عمرو بن مرة الجملي عن مرة الهمداني عن أبي موسى الأشعري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كمل من الرجال كثير ولم يكمل من النساء إلا مريم بنت عمران وآسية امرأة فرعون وفضل عائشة على النساء كفضل الثريد على سائر الطعام.

٣٨٤ - حدثنا عمرو بن عون حدثنا خالد بن عبد الله عن أبي طوالة عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال فضل عائشة على النساء كفضل الثريد على سائر الطعام.

٣٨٥ - حدثنا عبد الله بن منير سمع أبا حاتم الأشهل بن حاتم حدثنا ابن عون عن ثمامة بن أنس عن أنس رضي الله عنه قال دخلت مع النبي صلى الله عليه وسلم على غلام له خياط فقدم إليه قصعة فيها ثريد قال وأقبل على عمله قال فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يتتبع الدباء قال فجعلت أتتبعه فأضعه بين يديه قال فما زلت بعد أحب الدباء.

باب ٢٥١ شاة مسموطة والكتف والجنب

٣٨٦ - حدثنا هدبة بن خالد حدثنا همام بن

زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب اُن کے رشتہ داروں میں سے کسی کا انتقال ہو جاتا اور اُس کے لئے عورتیں جمع ہوتیں۔ جب وہ چلی جاتیں اور صرف رشتہ دار اور خاص عورتیں ہی رہ جاتیں تو انہیں تلبینہ (ایک قسم کا حریرہ) بنانے کا حکم دیا جاتا۔ پھر ثرید تیار کر کے تلبینہ اُس کے اوپر ڈالا جاتا۔ پھر آپ فرماتیں کہ اس میں سے کھاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ تلبینہ مریض کے دل کو سکون پہنچاتا ہے اور بعض غموں کو دور کرتا ہے۔

ثرید

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمیوں میں سے بہت سے کامل ہوئے لیکن عورتوں میں سے مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کے سوا کوئی کامل نہیں اور عائشہ کی تمام عورتوں پر فضیلت اس طرح ہے جیسے ثرید کو تمام کھانوں پر فضیلت ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی تمام کھانوں پر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے ایک غلام کے پاس گیا جو درزی کا کام کرتا تھا۔ پس اُس نے آپ کی خدمت میں ثرید کا ایک پیالہ پیش کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ اپنے کام میں مشغول ہو گیا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس میں سے کدو کے ٹکڑے تلاش فرما رہے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ میں بھی [illegible] رکھنے لگا اور اس کے بعد میں نے ہمیشہ کدو کو پسند کیا۔

بھنی ہوئی بکری نیز دستی اور پہلو کا گوشت

قتادہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

يَحْيَى عَنْ قَالَ كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَخَبَّازُهُ قَائِمٌ قَالَ كُلُوا فَمَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَغِيفًا مُرَقَّقًا حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ وَلَا رَأَى شَاةً سَمِيطًا بِعَيْنِهِ قَطُّ.

٣٨٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّينَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

بَابُ ٢٥٢ مَا كَانَ السَّلَفُ يَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِهِمْ وَأَسْفَارِهِمْ مِنَ الطَّعَامِ وَاللَّحْمِ وَغَيْرِهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَأَسْمَاءُ صَنَعْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ سُفْرَةً.

٣٨٨ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ قَالَتْ مَا فَعَلَهُ إِلَّا فِي عَامٍ جَاعَ النَّاسُ فِيهِ فَأَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيرَ وَإِنْ كُنَّا لَنَرْفَعُ الْكُرَاعَ فَنَأْكُلُهُ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ قِيلَ مَا اضْطَرَّكُمْ إِلَيْهِ فَضَحِكَتْ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُومٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ بِهٰذَا.

٣٨٩ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُومَ الْهَدْيِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ. تَابَعَهُ مُحَمَّدٌ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَقَالَ حَتَّى جِئْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ لَا.

بَابُ ٢٥٣ الْحَيْسِ

خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ نان بائی آپ کا باورچی بھی کھڑا تھا فرمایا کہ کھاؤ لیکن مجھے علم میں یہ بات نہیں ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے کبھی چپاتی کھائی ہو، یہاں تک کہ اللہ کی بارگاہ میں جا پہنچے اور میں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے کبھی بھنی ہوئی بکری کھائی ہو۔

حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کاٹ کر تناول فرما رہے تھے۔ پھر نماز کے لئے اذان کہی گئی تو آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور چھری کو ایک جانب رکھ دیا۔ پھر آپ نے نماز پڑھائی اور وضو نہیں فرمایا تھا۔

اسلاف کھانے وغیرہ کا کتنا ذخیرہ رکھتے تھے

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت اسماء نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کے لئے توشہ دان بنا رکھا تھا۔

حضرت عابس بن ربیعہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع فرمایا ہے؟ جواب دیا کہ آپ نے ایسا صرف ایک سال ہی فرمایا تھا جبکہ لوگ بھوکوں مر رہے تھے اور مراد یہ تھی کہ مالدار لوگ غریبوں کو کھلائیں۔ اس کے علاوہ ہم بعض اوقات بکری کے پائے اٹھا رکھتے اور انہیں پندرہ روز کے بعد جا کھاتے۔ دریافت کیا گیا کہ کس مجبوری کے تحت آپ ایسا کرتے تھے؟ اس پر وہ مسکرائیں اور فرمایا کہ آل محمد نے سالن کے ساتھ کبھی متواتر تین روز تک گندم کی روٹیاں نہیں کھائیں یہاں تک کہ وہ اللہ کی بارگاہ میں جا پہنچے۔ ابن کثیر نے بواسطہ سفیان ثوری اس حدیث کو عبد الرحمن بن عابس سے روایت کی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ہم قربانی کا گوشت جمع کر لیا کرتے تھے یہاں تک کہ (مکہ معظمہ سے) مدینہ منورہ پہنچ جاتے۔

ابن جریج نے عطاء سے دریافت کیا کہ اس سے کیا مدینہ طیبہ میں آ جانا مراد ہے فرمایا کہ نہیں۔

حیس

۲۹۰ ۔ حدثنا قتيبة حدثنا اسمعيل بن جعفر عن عمرو بن ابي عمرو مولى المطلب بن عبد الله بن حنطب انه سمع انس بن مالك يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لابي طلحة التمس غلاما من غلمانكم يخدمني فخرج بي ابو طلحة يردفني وراءه فكنت اخدم رسول الله صلى الله عليه وسلم كلما نزل فكنت اسمعه يكثر ان يقول اللهم اني اعوذ بك من الهم والحزن والعجز والكسل والبخل والجبن وضلع الدين وغلبة الرجال فلم ازل اخدمه حتى اقبلنا من خيبر واقبل بصفية بنت حيي قد حازها فكنت اراه يحوي لها وراءه بعباءة او بكساء ثم يردفها وراءه حتى اذا كنا بالصهباء صنع حيسا في نطع ثم ارسلني فدعوت رجالا فاكلوا وكان ذلك بناءه بها ثم اقبل حتى اذا بدا له احد قال هذا جبل يحبنا ونحبه فلما اشرف على المدينة قال اللهم اني احرم ما بين جبليها مثل ما حرم به ابراهيم مكة اللهم بارك لهم في مدهم وصاعهم۔

باب ۲۵۴ الاكل في اناء مفضض

۳۹۱ ۔ حدثنا ابو نعيم حدثنا سيف بن ابي سليمان قال سمعت مجاهدا يقول حدثني عبد الرحمن بن ابي ليلى انهم كانوا عند حذيفة فاستسقى فسقاه مجوسي فلما وضع القدح في يده رماه به وقال لولا اني نهيته غير مرة ولا مرتين كانه يقول لم افعل هذا ولكني سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا تلبسوا الحرير ولا الديباج ولا تشربوا في آنية الذهب والفضة ولا تاكلوا في صحافها فانها لهم في الدنيا ولنا في الآخرة۔

باب ۲۵۵ ذكر الطعام

۳۹۲ ۔ حدثنا قتيبة حدثنا ابو عوانة عن قتادة

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی خدمت کے لئے حضرت ابو طلحہ سے ان کا ایک لڑکا مانگا۔ پس حضرت ابو طلحہ مجھے اپنے پیچھے بٹھا کر لے گئے۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا۔ جب آپ اترتے تو میں آپ کو اکثر یہ دعا مانگتے ہوئے سنا کرتا تھا۔ اے اللہ! میں رنج و غم سے، عاجزی اور سستی سے، کنجوسی اور بزدلی سے اور قرض کی زیادتی اور لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں برابر آپ کی خدمت کرتا رہا یہاں تک کہ ہم خیبر سے واپس لوٹے اور آپ حضرت صفیہ بنت حیی کو لے کر واپس لوٹے جن کو پکڑ لیا گیا تھا تو میں نے دیکھا کہ آپ ان کے پیچھے چادر یا کمبل تان رہے تھے۔ یہاں تک کہ جب ہم صہبا کے مقام پر پہنچے تو وہاں قیام کیا گیا اور آپ نے حیس تیار کروا کے چرمی دستر خوان پر رکھوایا۔ پھر آپ نے مجھے بھیجا تو میں لوگوں کو بلا لایا اور انہوں نے کھانا کھایا یہ ان کے ساتھ شب زفاف گزارنے کے موقع کی بات ہے پھر روانہ ہو گئے یہاں تک کہ کوہ احد نظر آنے لگا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں جب مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو آپ نے فرمایا۔ اے اللہ! ان دونوں پہاڑوں کی درمیانی جگہ کو میں حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ معظمہ کو حرم بنایا تھا۔ اے اللہ! ان لوگوں کو ان کے مد اور صاع میں برکت عطا فرما۔

چاندی کے ملمع کردہ برتنوں میں کھانا

مجاہد نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت کی ہے کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے تو انہوں نے پانی مانگا۔ پس ایک مجوسی پانی لے کر آیا جب پیالہ آپ کے دست مبارک میں دیا گیا تو آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ اگر میں اسے ایک دو مرتبہ منع نہ کر چکا ہوتا تو کبھی ایسا نہ کرتا لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ ریشم اور دیباج کے کپڑے نہ پہنو، سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ سونے چاندی کی پلیٹوں میں کھاؤ کیونکہ یہ دنیا میں ان (کفار) کے لئے ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہیں۔

کھانے کا بیان

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ.

کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن کریم پڑھنے والے مومن کی مثال نارنگی جیسی ہے کہ خوشبو اچھی اور ذائقہ بھی اچھا۔ اور قرآن کریم نہ پڑھنے والے مومن کی مثال کھجور جیسی ہے کہ خوشبو نہیں ہوتی لیکن اس کا ذائقہ شیریں ہے۔ اور قرآن کریم پڑھنے والے منافق کی مثال ریحان جیسی ہے کہ اس کی خوشبو اچھی لیکن ذائقہ کڑوا ہے۔ جو منافق قرآن کریم نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن جیسی ہے کہ اس میں خوشبو نام کو نہیں اور ذائقہ تلخ ہے

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسی ثرید کی تمام کھانوں پر ہے۔

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سفر تو عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو آدمی کو سونے اور کھانے سے روکتا ہے لہٰذا جب کوئی اپنا مقصد حاصل کرلے تو جلد از جلد اپنے اہل و عیال کی طرف لوٹ آئے

بَابُ ۲۵۶ الْأُدْمِ

سبزی ترکاری

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَهَا فَتُعْتِقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا وَلَنَا الْوَلَاءُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ شِئْتِ شَرَطْتِيهِ لَهُمْ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَ وَأُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي أَنْ تَقِرَّ تَحْتَ زَوْجِهَا أَوْ تُفَارِقَهُ وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْتَ عَائِشَةَ وَعَلَى النَّارِ بُرْمَةٌ تَفُورُ فَدَعَا بِالْغَدَاءِ فَأُتِيَ بِخُبْزٍ وَأُدْمٍ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرَ لَحْمًا قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَكِنَّهُ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَأَهْدَتْهُ لَنَا فَقَالَ

[illegible]

تین باتیں معلوم ہوئیں جبکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے خرید کر آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو اس کے آقاؤں نے کہا کہ ولاء کا حق ہمیں حاصل ہوگا۔ آپ نے اس بات کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو حضور نے فرمایا کہ انہیں شرط کرنے دو جبکہ ولاء کا حق تو اسی کا ہے جو آزاد کرے۔ لونڈی کا بیان ہے جبکہ وہ اسے خرید کر آزاد کر دیا گیا اور اپنے خاوند کے پاس رہنے نہ رہنے کا اسے اختیار دیا گیا ایک روز ایسا ہوا کہ حضرت عائشہ صدیقہ کے گھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور اس وقت چولہے پر گوشت کی ہنڈیا ابل رہی تھی

آپ جو تھا آپ نے کھانا طلب فرمایا تو روٹی اور گھر کا سالن جو معمولی سبزی آپ کے حضور پیش کی گئی۔ آپ نے فرمایا۔ کیا میں گوشت نہیں دیکھ رہا ہوں انہوں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ لیکن وہ صدقہ کا گوشت ہے جو بریرہ کو دیا گیا اور اس نے

هو صدقة عليها وهدية لنا

باب ٢٥٧ الحلواء والعسل

٣٩٦۔ حدثني إسحاق بن إبراهيم الحنظلي عن أبي أسامة عن هشام قال أخبرني أبي عن عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب الحلواء والعسل.

٣٩٧۔ حدثنا عبد الرحمن بن شيبة قال أخبرني ابن أبي الفديك عن ابن أبي ذئب عن المقبري عن أبي هريرة رضي الله عنه قال كنت ألزم النبي صلى الله عليه وسلم لشبع بطني حين لا آكل الخمير ولا ألبس الحرير ولا يخدمني فلان ولا فلانة وألصق بطني بالحصباء وأستقرئ الرجل الآية وهي معي كي ينقلب بي فيطعمني وخير الناس للمساكين جعفر بن أبي طالب ينقلب بنا فيطعمنا ما كان في بيته حتى إن كان ليخرج إلينا العكة ليس فيها شيء فنشتقها فنلعق ما فيها.

باب ٢٥٨ الدباء

٣٩٨۔ حدثنا عمرو بن علي حدثنا أزهر بن سعد عن ابن عون عن ثمامة بن أنس عن أنس رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أتى مولى له خياطا فأتي بدباء فجعل يأكله فلم أزل أحبه منذ رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يأكله.

باب ٢٥٩ الرجل يتكلف الطعام لإخوانه

٣٩٩۔ حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن الأعمش عن أبي وائل عن أبي مسعود الأنصاري قال كان من الأنصار رجل يقال له أبو شعيب كان له غلام لحام فقال اصنع لي طعاما أدعو رسول الله صلى الله عليه وسلم خامس خمسة فدعا رسول

ہمیں بطور ہدیہ جو تحفہ آیا ہے پس آپ نے فرمایا کہ وہ اس کیلئے صدقہ اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

میٹھی چیز اور شہد

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میٹھی چیزوں اور شہد کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنا اپنے اوپر لازم کر رکھا تھا تاکہ میرا پیٹ بھرتا رہے جبکہ مجھے کھانے کو روٹی اور پہننے کو ریشم نہیں ملتا تھا اور کوئی لونڈی غلام میرا خدمت گزار نہ تھا بلکہ میں اپنے پیٹ پر پتھر باندھے رہتا اور آتے جاتے آدمی کو آیت سناتا تاکہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائے اور کھانا کھلا دے اور غریبوں کے حق میں حضرت جعفر بن ابوطالب بہت اچھے آدمی تھے کیونکہ اکثر اوقات وہ ہمیں ساتھ لے جاتے اور گھر میں جو کھانا موجود ہوتا ہمیں کھلا دیتے تھے۔ یہاں تک کہ اگر کچھ نہ ہوتا تو وہ خالی کپی کو ہمارے پاس لے آتے جس میں کچھ نہ ہوتا تو میں اسے پھاڑ کر چاٹ لیا کرتا تھا۔

کدو

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ایک غلام کے پاس گئے جو درزی کا کام کرتا تھا۔ پس اس نے آپ کی خدمت میں کدو (پکا ہوا) پیش کیا آپ نے وہ تناول فرمایا۔ اس روز سے میں برابر اسے (کدو کو) پسند کرتا ہوں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسے کھاتے ہوئے دیکھا۔

اپنے بھائیوں کو کھلانے میں تکلف کرنا

ابووائل نے حضرت مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انصار کے اندر ابوشعیب نامی ایک شخص تھا۔ اس کا ایک غلام تھا جو گوشت کا کام کرتا تھا۔ انہوں نے اس سے فرمایا کہ میرے لئے کھانا تیار کر تاکہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت کروں۔ پس اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سمیت پانچ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَۃٍ فَتَبِعَھُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکَ دَعَوْتَنَا خَامِسَ خَمْسَۃٍ وَھٰذَا رَجُلٌ قَدْ تَبِعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَذِنْتَ لَہٗ وَاِنْ شِئْتَ تَرَکْتَہٗ قَالَ بَلْ اَذِنْتُ لَہٗ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ یَقُوْلُ اِذَا کَانَ الْقَوْمُ عَلَی الْمَائِدَۃِ لَیْسَ لَھُمْ اَنْ یُّنَاوِلُوْا مِنْ مَّائِدَۃٍ اِلٰی مَائِدَۃٍ اُخْرٰی وَلٰکِنْ یُّنَاوِلُ بَعْضُھُمْ بَعْضًا فِیْ تِلْکَ الْمَائِدَۃِ اَوْ یَدَعُ۔

بَابٌ ۲۶۰ مَنْ اَضَافَ رَجُلًا اِلَی الطَّعَامِ وَ اَقْبَلَ ھُوَ عَلٰی عَمَلِہٖ۔

۴۰۰۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُنِیْرٍ سَمِعَ النَّضْرَ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ثُمَامَۃُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنْتُ غُلَامًا اَمْشِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی غُلَامٍ لَّہٗ خَیَّاطٍ فَاَتَاہُ بِقَصْعَۃٍ فِیْھَا طَعَامٌ وَّعَلَیْہِ دُبَّاءٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ قَالَ فَلَمَّا رَاَیْتُ ذٰلِکَ جَعَلْتُ اَجْمَعُہٗ بَیْنَ یَدَیْہِ قَالَ فَاَقْبَلَ الْغُلَامُ عَلٰی عَمَلِہٖ قَالَ اَنَسٌ لَّا اَزَالُ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مَا صَنَعَ۔

بَابٌ ۲۶۱ اَلْمَرَقِ

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَّالِکٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ اَنَّ خَیَّاطًا دَعَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَہٗ فَذَھَبْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ خُبْزَ شَعِیْرٍ وَّمَرَقًا فِیْہِ دُبَّاءٌ وَّقَدِیْدٌ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَی الْقَصْعَۃِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ یَوْمِئِذٍ۔

بَابٌ ۲۶۲ اَلْقَدِیْدِ

آدمیوں کو بلایا۔ آں حضرت کے پیچھے پیچھے ایک آدمی اور آ گیا۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے پانچ آدمیوں کی دعوت کی تھی اور یہ آدمی ہمارے پیچھے آ گیا ہے۔ لہٰذا اگر تم چاہو تو اسے بھی اجازت دے دو اور اگر چاہو تو اسے چھوڑ دو۔ عرض گزار ہوا کہ میں نے اسے بھی اجازت دی۔ محمد بن یوسف کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن اسماعیل کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب لوگ ایک دستر خوان پر جمع ہوں تو مناسب نہیں ہے کہ ایک دستر خوان والے دوسرے دستر خوان والوں کو کوئی چیز دیں یا لیں، ہاں ایک ہی دستر خوان پر کھانے والوں کو اختیار ہے ایک دوسرے کو چیز دیں یا نہ دیں۔

دوسرے کو مدعو کر کے خود کسی کام میں مشغول ہو جانا

حضرت انس رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں کہ ایام لڑکپن کے اندر میں رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم اپنے ایک درزی غلام کے گھر پہنچے جس نے آپ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا اور اس میں کھانے کی کوئی چیز تھی اور کدو تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں سے کدو تلاش فرمانے لگے۔ ان کا بیان ہے جب میں نے یہ بات دیکھی تو آپ کے سامنے انہیں جمع کرنے لگا۔ ان کا بیان ہے کہ وہ غلام اپنے کام میں مشغول ہو گیا تھا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اس وقت سے میں برابر کدو کو پسند کرتا ہوں۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو وہ کرتے دیکھا جو آپ نے کیا۔

شوربہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک درزی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے پر بلایا جو اس نے تیار کیا تھا۔ پس میں بھی نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے ہمراہ گیا۔ پس اس نے جو کی روٹیاں اور شوربہ پیش کیا جس میں کدو اور سوکھا گوشت بھی تھا۔ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پیالے کی اطراف سے کدو کو تلاش فرما رہے تھے۔ پس اس روز سے میں کدو کو ہمیشہ پسند کرنے لگا ہوں۔

سوکھا ہوا گوشت

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِمَرَقَةٍ فِیْهَا دُبَّاءٌ وَقَدِیْدٌ فَرَاَیْتُهٗ یَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ یَاْکُلُهَا

حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے حضور شوربہ پیش کیا گیا جس میں کدو اور سوکھا گوشت بھی ڈالا گیا تھا میں نے دیکھا کہ آپ کھانے کے لئے کدو تلاش فرما رہے ہیں۔

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا قَبِیْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا فَعَلَهٗ اِلَّا فِیْ عَامٍ جَاعَ النَّاسُ اَرَادَ اَنْ یُّطْعِمَ الْغَنِیُّ الْفَقِیْرَ وَاِنْ کُنَّا لَنَرْفَعُ الْکُرَاعَ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ وَمَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَاْدُوْمٍ ثَلَاثًا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہیں کہ آپ نے ایسا فرمان کا گوشت جمع کرنے سے منع کرنا اس سال کیا جبکہ لوگ بھوکوں مر رہے تھے ورنہ بکری کے پائے ہم خود اٹھا رکھتے اور پندرہ پندرہ روز بعد کھاتے تھے۔ حالانکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی آل نے سالن کے ساتھ گندم کی روٹی متواتر تین دن تک نہیں کھائی۔

بَابُ ۲۶۳ مَنْ نَاوَلَ اَوْقَدَّمَ اِلٰی صَاحِبِهٖ عَلَی الْمَائِدَةِ شَیْئًا

دسترخوان پر دوسرے کو چیز دینا

وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لَا بَاْسَ اَنْ یُّنَاوِلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَلَا یُنَاوِلُ مِنْ هٰذِهِ الْمَائِدَةِ اِلٰی مَائِدَةٍ اُخْرٰی

حضرت عبداللہ بن مبارک کا ارشاد ہے کہ دسترخوان پر ایک دوسرے کو چیز دینے میں حرج نہیں لیکن ایک دسترخوان سے دوسرے پر نہیں دینی چاہیے۔

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ اِنَّ خَیَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهٗ قَالَ اَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِّنْ شَعِیْرٍ وَّمَرَقًا فِیْهِ دُبَّاءٌ وَّقَدِیْدٌ قَالَ اَنَسٌ فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوْلِ الْقَصْعَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ یَّوْمِئِذٍ وَقَالَ ثُمَامَةُ عَنْ اَنَسٍ فَجَعَلْتُ اَجْمَعُ الدُّبَّاءَ بَیْنَ یَدَیْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو کھانے کے لئے بلایا جو اس نے تیار کیا تھا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں بھی اس دعوت میں رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے ہمراہ گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے حضور جو کی روٹیاں اور شوربہ پیش کیا گیا جس میں کدو اور سوکھا ہوا گوشت بھی تھا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم پیالے کی ہر طرف سے کدو تلاش فرما رہے ہیں۔ انس بولے اس روز سے میں برابر کدو کو پسند کرتا ہوں۔ ثمامہ نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ میں آپ کے سامنے کدو جمع کرتا رہا۔

بَابُ ۲۶۴ الرُّطَبِ بِالْقِثَّاءِ

تازہ کھجوریں ککڑی کے ساتھ کھانا

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی

حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابوطالب رضی اللہ تعالے عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کو ککڑی کے ساتھ تر کھجوریں کھاتے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ.

بَاب ۲۶۵

۴۰۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ تَضَيَّفْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ سَبْعًا فَكَانَ هُوَ وَامْرَاَتُهُ وَخَادِمُهُ يَعْتَقِبُوْنَ اللَّيْلَ اَثْلَاثًا يُصَلِّيْ هٰذَا ثُمَّ يُوْقِظُ هٰذَا وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَصْحَابِهِ تَمْرًا فَاَصَابَنِيْ سَبْعُ تَمَرَاتٍ اِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ.

۴۰۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا تَمْرًا فَاَصَابَنِيْ مِنْهُ خَمْسٌ اَرْبَعُ تَمَرَاتٍ وَحَشَفَةٌ ثُمَّ رَاَيْتُ الْحَشَفَةَ هِيَ اَشَدُّهُنَّ لِضِرْسِيْ.

پھر سے دیکھا۔

کھجوریں تقسیم کرنا

عباس جریری کا بیان ہے کہ ابو عثمان نے فرمایا کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سات روز مہمان رہا پس وہ اُن کی بیوی اور اُن کا خادم تینوں باری باری رات کو جاگتے چنانچہ ایک نماز پڑھتا اور دوسرا سو جاتا۔ میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں کھجوریں تقسیم فرمائیں تو مجھے سات کھجوریں ملیں جن میں سے ایک کھجور سخت تھی۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان کھجوریں تقسیم فرمائیں۔ مجھے اُن میں سے پانچ کھجوریں ملیں۔ چار پکی ہوئی تھیں اور ایک سخت۔ جب میں نے اس سخت کھجور کو دیکھا تو وہ مجھ سے مشکل چبائی گئی۔

بَاب ۲۶۶ الرُّطَبِ وَالتَّمْرِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُزِّيْ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرِ ابْنِ صَفِيَّةَ حَدَّثَتْنِيْ اُمِّيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ.

تر اور خشک کھجوریں

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا، تجھ پر تازہ پکی کھجوریں گریں گی (سورۂ مریم، آیت ۲۵)۔ محمد بن یوسف، سفیان، منصور بن صفیہ، اُن کی والدہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی تو کھجوروں اور پانی سے ہم شکم سیر ہو جاتے تھے۔

---

۴۰۸ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ يَهُوْدِيٌّ وَكَانَ يُسْلِفُنِيْ فِيْ تَمْرِيْ اِلَى الْجِدَادِ وَكَانَتْ لِجَابِرٍ الْاَرْضُ الَّتِيْ بِطَرِيْقِ رُوْمَةَ فَجَلَسَتْ فَخَلَا عَامًا فَجَاءَنِيْ الْيَهُوْدِيُّ عِنْدَ الْجِدَادِ وَلَمْ اَجُدَّ مِنْهَا شَيْئًا فَجَعَلْتُ اَسْتَنْظِرُهُ اِلٰى قَابِلٍ فَيَاْبٰى فَاُخْبِرَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِاَصْحَابِهِ امْشُوْا نَسْتَنْظِرْ لِجَابِرٍ مِنَ الْيَهُوْدِيِّ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کے اندر ایک یہودی تھا جو کھجوروں کی فصل کاٹنے تک مجھے بیع سلم کیا کرتا تھا۔ حضرت جابر کی بئر رومہ کے راستے میں زمین تھی۔ ایک سال اُس زمین میں پیداوار نہ ہوئی لیکن فصل کاٹنے کے وقت یہودی آ موجود ہوا جبکہ مجھے اس زمین سے کچھ نہیں ملا سو اُس سے میں نے اگلے سال تک کی مہلت مانگی لیکن اُس نے انکار کر دیا۔ پس میں نے اس کی خبر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دی تو آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ چلو یہودی سے جابر کے لئے مہلت مانگیں گے۔ جب آپ میرے باغ میں جلوہ افروز ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہودی سے گفتگو کرنے لگے۔ پس اُس نے کہا۔ اے ابوالقاسم! میں انہیں

فَجَاءَ فِي نَخْلِي فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ الْيَهُودِيَّ فَيَقُولُ أَبَا الْقَاسِمِ لَا أُنْظِرُهُ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ ثُمَّ جَاءَهُ فَكَلَّمَهُ فَأَبَى فَقُمْتُ فَجِئْتُ بِقَلِيلِ رُطَبٍ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ عَرِيشُكَ يَا جَابِرُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ افْرُشْ لِي فِيهِ فَفَرَشْتُهُ فَدَخَلَ فَرَقَدَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَجِئْتُهُ بِقَبْضَةٍ أُخْرَى فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ قَامَ فَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ فَأَبَى عَلَيْهِ فَقَامَ فِي الرِّطَابِ فِي النَّخْلِ الثَّانِيَةَ ثُمَّ قَالَ يَا جَابِرُ جُدَّ وَاقْضِ فَوَقَفَ فِي الْجُدَادِ فَجَدَدْتُ مِنْهَا مَا قَضَيْتُهُ وَفَضَلَ مِنْهُ فَخَرَجْتُ حَتَّى جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ عُرُوشٌ وَعَرِيشٌ بِنَاءٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَعْرُوشَاتٍ مَا يُعَرَّشُ مِنَ الْكُرُومِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ يُقَالُ عُرُوشُهَا أَبْنِيَتُهَا. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ فَخَلَا لَيْسَ عِنْدِي مُقَيَّدًا ثُمَّ قَالَ فَجَلَّى لَيْسَ فِيهِ شَكٌّ.

مہلت نہیں دیتا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ صورتِ حال ملاحظہ فرمائی تو آپ درختوں کے پاس تشریف لائے اور پھر یہودی کے پاس جا کر اس سے گفتگو فرمانے لگے مگر اُس نے انکار کر دیا پس میں کھڑا ہوا اور تھوڑی سی تر کھجوریں لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا۔ آپ نے تناول فرمائیں، پھر دریافت فرمایا کہ اے جابر تمہاری جھونپڑی کہاں ہے؟ میں نے آپ کو بتا دی۔ فرمایا: میرے لئے اس میں کوئی چیز بچھا دو۔ پس میں نے بستر بچھا دیا آپ اندر داخل ہو گئے اور سو گئے جب آپ بیدار ہوئے تو میں دوبارہ ایک مٹھی کھجوریں لے کر حاضر خدمت ہوا تو آپ نے تناول فرمائیں چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور یہودی سے تیسری بار گفتگو فرمائی تو اُس نے انکار ہی کیا چنانچہ آپ دوبارہ تر کھجوروں کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے جابر فصل کاٹو اور قرض ادا کرتے جاؤ۔ آپ پھلوں کے پاس بیٹھ گئے اور قرض ادا کر دیا اور کھجوریں بچ بھی رہیں پس میں باہر نکلا یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گیا پس آپ نے مجھے بشارت دی۔ اور فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ عُروش اور عریش عمارت، مکان اور جھونپڑی کو کہتے ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ انگوروں سے گھری ہوئی جگہ کو معروشات کہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ عُروشُہا سے اُن کے مکانات مراد ہیں۔

بَابُ ٢٦٧ أَكْلِ الْجُمَّارِ

۴۰۹ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ إِذْ أُتِيَ بِجُمَّارِ نَخْلَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ لَمَا بَرَكَتُهُ كَبَرَكَةِ الْمُسْلِمِ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَعْنِي النَّخْلَةَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ الْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا عَاشِرُ عَشَرَةٍ أَنَا أَحْدَثُهُمْ فَسَكَتُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ.

جُمّار یعنی کھجور کا گابھ کھانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کی خدمت میں کھجور کا گابھ پیش کیا گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک درخت ایسا ہے جس کی برکت مسلمان جیسی ہے۔ پس میں سمجھ گیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ پس میں نے ارادہ کیا کہ عرض کر دوں: یا رسول اللہ! وہ کھجور کا درخت ہے لیکن جب میں نے دوسرے حضرات پر نظر ڈالی تو محسوس کیا کہ میں تو ان حضرات کا عشر عشیر بھی نہیں ہوں کہ منہ کھولوں۔ پس میں خاموش رہا۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

بَابُ ٢٦٨ الْعَجْوَةِ

عجوہ کھجور

۴۱۰ - حَدَّثَنَا جُمُعَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ.

بَابُ ۲۶۹ الْقِرَانِ فِي التَّمْرِ

۴۱۱ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ قَالَ أَصَابَنَا عَامُ سَنَةٍ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَزَقَنَا تَمْرًا فَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا وَنَحْنُ نَأْكُلُ وَيَقُولُ لَا تُقَارِنُوا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقِرَانِ ثُمَّ يَقُولُ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ قَالَ شُعْبَةُ الْإِذْنُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ.

بَابُ ۲۷۰ الْقِثَّاءِ

۴۱۲ - حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ.

بَابُ ۲۷۱ بَرَكَةِ النَّخْلِ

۴۱۳ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ تَكُونُ مِثْلَ الْمُسْلِمِ وَهِيَ النَّخْلَةُ.

بَابُ ۲۷۲ جَمْعِ اللَّوْنَيْنِ أَوِ الطَّعَامَيْنِ بِمَرَّةٍ

۴۱۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ.

بَابُ ۲۷۳ مَنْ أَدْخَلَ الضِّيفَانَ عَشَرَةً عَشَرَةً وَالْجُلُوسِ عَلَى الطَّعَامِ عَشَرَةً عَشَرَةً

عامر بن سعد نے اپنے والد ماجد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت روزانہ سات عجوہ کھجوریں کھا لیا کرے تو اس روز اُسے کوئی زہر اور جادو تکلیف نہ دے گا۔

دو کھجوریں ملا کر کھانا

جبلہ بن سحیم کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر کے زمانہ میں ایک سال ہم قحط میں مبتلا ہو گئے تو ان دنوں ہمیں صرف کھجوریں میسر آتی تھیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہمارے پاس سے گزرا کرتے اور ہم کھا رہے ہوتے تو فرماتے کہ دو دو کھجوریں ملا کر نہ کھایا کرو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو دو کھجوریں کھانے سے منع فرمایا ہے پھر فرماتے ہیں کہ سوائے اس کے کہ آدمی اپنے بھائی سے اجازت طلب کرے۔ شعبہ کا بیان ہے کہ اجازت کا قول حضرت ابن عمر کا ہے

ککڑی

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ککڑی کے ساتھ تر کھجوریں کھاتے ہوئے دیکھا۔

کھجور کی برکت

مجاہد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے جس کی مثال مسلمان جیسی ہے اور وہ کھجور کا درخت ہے۔

دو کھانے ایک ساتھ کھانا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ککڑی کے ساتھ تر کھجوریں کھاتے ہوئے دیکھا۔

دس دس آدمیوں کو دسترخوان پر بٹھا کر کھانا کھلانا

۴۱۵ ۔ حدثنا الصلت بن محمد حدثنا حماد بن زيد عن الجعد ابي عثمان عن انس وعن هشام عن محمد عن انس وعن سنان ابي ربيعة عن انس ان ام سليم امه عمدت الى مد من شعير جشته وجعلت منه خطيفة وعصرت عكة عندها ثم بعثتني الى النبي صلى الله عليه وسلم فاتيته وهو في اصحابه فدعوته قال ومن معي فجئت فقلت انه يقول ومن معي فخرج اليه ابو طلحة قال يا رسول الله انما هو شيء صنعته ام سليم فدخل فجيء به وقال ادخل علي عشرة فدخلوا فاكلوا حتى شبعوا ثم قال ادخل علي عشرة فدخلوا فاكلوا حتى شبعوا ثم قال ادخل علي عشرة حتى عد اربعين ثم اكل النبي صلى الله عليه وسلم ثم قام فجعلت انظر هل نقص منها شيء۔

باب ۲۷۴ ما يكره من الثوم والبقول فيه

عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

۴۱۶ ۔ حدثنا مسدد حدثنا عبد الوارث عن عبد العزيز قال قيل لانس ما سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول في الثوم فقال من اكل فلا يقربن مسجدنا۔

۴۱۷ ۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا ابو صفوان عبد الله بن سعيد اخبرنا يونس عن ابن شهاب قال حدثني عطاء ان جابر بن عبد الله رضي الله عنهما زعم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اكل ثوما او بصلا فليعتزلنا او ليعتزل مسجدنا۔

باب ۲۷۵ الكباث وهو ثمر الاراك

۴۱۸ ۔ حدثنا سعيد بن عفير حدثنا ابن وهب عن يونس عن ابن شهاب قال اخبرني ابو سلمة قال اخبرني جابر بن عبد الله قال كنا مع رسول

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تین سندوں کے ساتھ مروی ہے کہ اُن کی والدہ ماجدہ حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک مُد جَو لے کر اُن سے دلیہ تیار کیا پھر جو اُن کے پاس کپّی تھی اس میں سے گھی نکال کر ڈالا۔ پھر مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا پس میں حاضر خدمت ہوا جبکہ آپ اپنے اصحاب کے مجمع میں جلوہ افروز تھے۔ پس میں نے انہیں پیغام دے دیا۔ فرمایا اور جو میرے ساتھ ہیں! پس میں واپس آیا اور بتایا کہ آپ یہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی میرے پاس ہیں وہ بھی آئیں۔ پس حضرت ابو طلحہ آپ کی جانب روانہ ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمارے پاس تھوڑا سا کھانا ہے جو اُم سلیم نے آپ کے لئے تیار کیا ہے۔ پس آپ اُن کے ساتھ تشریف لے آئے اور فرمایا کہ دس آدمیوں کو بلاؤ۔ پس وہ آئے اور انہوں نے شکم سیر ہو کر کھانا کھایا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ دس آدمی میرے پاس اور بھیج دو۔ پس وہ داخل ہوئے اور شکم سیر ہو کر کھا گئے۔ پھر فرمایا کہ دس آدمی میرے پاس اور بلاؤ۔ پس وہ آئے اور پیٹ بھر کر کھا گئے۔ پھر ارشاد ہوا کہ دس آدمیوں کو میرے پاس اور بھیجو یہاں تک کہ چالیس افراد شمار کئے گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھانا تناول فرمایا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ پس میں کھانے کو دیکھنے لگا کہ کیا اس میں سے کچھ کم ہوا ہے؟

لہسن اور بدبودار چیزوں کی کراہت

اس بارے میں حضرت ابن عمر نے رسول خدا سے روایت کی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لہسن کے بارے میں کیا سنا ہے؟ بتایا کہ حضور نے فرمایا۔ جو اسے کھائے وہ ہماری مسجد کے نزدیک نہ آئے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز وغیرہ کھائے تو اسے چاہیے کہ ہم سے دور رہے یا اُسے چاہیے کہ ہماری مسجد سے دور رہے۔

پیلو یعنی درخت پیلو کا پھل

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ مر الظہران کے مقام پر پیلو کے پھل چُن رہے تھے۔ پس آپ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمر الظهران نجني الكباث فقال عليكم بالأسود منه فإنه أطيب فقال أكنت ترعى الغنم قال نعم وهل من نبي إلا رعاها.

باب ٢٧٦ المضمضة بعد الطعام.

٤١٩ - حدثنا علي حدثنا سفيان سمعت يحيى بن سعيد عن بشير بن يسار عن سويد بن النعمان قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى خيبر فلما كنا بالصهباء دعا بطعام فما أتي إلا بسويق فأكلنا فقام إلى الصلاة فتمضمض ومضمضنا قال يحيى سمعت بشيرا يقول حدثنا سويد خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى خيبر فلما كنا بالصهباء قال يحيى وهي من خيبر على روحة دعا بطعام فما أتي إلا بسويق فلكناه فأكلنا معه ثم دعا بماء فمضمض ومضمضنا معه ثم صلى بنا المغرب ولم يتوضأ وقال سفيان كأنك تسمعه من يحيى.

باب ٢٧٧ لعق الأصابع ومصها قبل أن تمسح بالمنديل.

٤٢٠ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن عطاء عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا أكل أحدكم فلا يمسح يده حتى يلعقها أو يلعقها

باب ٢٧٨ المنديل

٤٢١ - حدثني إبراهيم بن المنذر قال حدثني محمد بن فليح قال حدثني أبي عن سعيد بن الحارث عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما أنه سأله عن الوضوء مما مست النار فقال لا قد كنا زمان النبي صلى الله عليه وسلم لا نجد مثل ذلك من

نے فرمایا کہ تمہیں ان میں سے کالے چن چننے چاہییں کیونکہ وہ زیادہ عمدہ ہوتے ہیں۔ حضرت جابر عرض گزار ہوئے کہ کیا آپ نے بکریاں چرائی ہیں؟ فرمایا۔ ہاں اور ایسا نبی کوئی نہیں جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

کھانے کے بعد کلی کرنا

حضرت سُوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی جانب نکلے جب ہم صہبا کے مقام پر پہنچے تو آپ نے کھانا طلب فرمایا پس آپ کی خدمت میں ستو ہی پیش کیے جا سکے۔ پس ہم نے وہ کھائے پھر آپ نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہو گئے اور آپ نے کلی فرمائی تو ہم نے بھی کلیاں کیں۔ یحییٰ راوی کا بیان ہے کہ میں نے بُشیر بن یسار کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت سُوید نے بتایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر جانے کے لیے نکلے، تو جب ہم صہبا کے مقام پر پہنچے یحییٰ راوی کا بیان ہے کہ وہ خیبر سے ایک منزل کے فاصلے پر ہے۔ پس حضور نے کھانا طلب فرمایا۔ آپ کی خدمت میں صرف ستو ہی پیش کیے جا سکے ہم نے وہ پھانکے اور آپ کے ساتھ کھائے۔ پھر آپ نے پانی منگوا کر کلی فرمائی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ کلیاں کیں۔ پھر آپ نے مغرب کی نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا سفیان راوی کا بیان ہے کہ گویا آپ اسے یحییٰ کی زبانی سن رہے ہیں

رومال کے ساتھ پونچھنے سے پہلے انگلیوں کو چاٹنا

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھانا کھا چکے تو جب تک انگلیوں کو چاٹ نہ لے یا چٹا نہ لے اس وقت تک ہاتھ نہ پونچھے۔

رومال

سعید بن حارث کا بیان ہے کہ انہوں نے آگ سے پکائی ہوئی چیز کے کھانے کے بعد وضو کرنے کے بارے میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں بیشک۔ ہمیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں کھانے کی چیزیں بہت کم دستیاب تھیں

الطَّعَامِ إِلَّا قَلِيلًا فَإِذَا نَحْنُ وَجَدْنَاهُ لَمْ يَكُنْ لَنَا مَنَادِيلُ إِلَّا أَكُفَّنَا وَسَوَاعِدَنَا وَأَقْدَامَنَا ثُمَّ نُصَلِّي وَلَا نَتَوَضَّأُ.

بَابُ ۲۷۹ مَا يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ

۴۲۲ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا.

۴۲۳ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ وَقَالَ مَرَّةً إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَفَانَا وَأَرْوَانَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَكْفُورٍ وَقَالَ مَرَّةً لَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى رَبَّنَا.

بَابُ ۲۸۰ الْأَكْلِ مَعَ الْخَادِمِ

۴۲۴ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ أَوْ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ فَإِنَّهُ وَلِيَ حَرَّهُ وَعِلَاجَهُ.

بَابُ ۲۸۱ الطَّاعِمِ الشَّاكِرِ مِثْلُ الصَّائِمِ الصَّابِرِ

فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ۲۸۲ الرَّجُلِ يُدْعَى إِلَى طَعَامٍ فَيَقُولُ وَهٰذَا مَعِي

وَقَالَ أَنَسٌ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مُسْلِمٍ لَا يُتَّهَمُ فَكُلْ مِنْ طَعَامِهِ وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ.

۴۲۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ حَدَّثَنَا

لہذا جب ہمیں کھانا میسر ہوتا تو ہمارے پاس رومال نہیں ہوتے تھے بلکہ ہتھیلیوں، بازوؤں اور پیروں سے ہی یہ کام لیتے تھے پھر نماز ادا کرتے اور وضو نہیں کیا کرتے تھے۔

کھانے سے فارغ ہو کر کیا پڑھے

خالد بن معدان نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنا دستر خوان اٹھاتے تو زبان حق ترجمان پر یہ الفاظ جاری ہو جاتے۔ اس میں تعریف خدا کی ہے بہت زیادہ، پاکیزہ اور برکت والی اے ہمارے رب! ایسی تعریف جو ختم نہ ہو، نہ ایسی جو ایک بار ہو کر رہ جائے اور نہ ایسی جس کی حاجت نہ رہے۔

خالد بن معدان نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے اور ایک دفعہ فرمایا کہ جب اپنا دستر خوان اٹھاتے تو زبان مبارک پر یہ الفاظ ہوتے۔ سب تعریفیں اس خدا کے لئے جس نے ہمیں کافی ہوا اور سیراب کیا۔ ایسی تعریفیں نہیں جو ایک بار کر کے ختم ہو جائیں یا جس کے بعد ناشکری کی جائے۔ ایک مرتبہ آپ نے یہ دعا بیان کی۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اے ہمارے رب! ایسی تعریفیں جو ختم نہ ہوں، ایک بار ہو کر نہ رہ گئے ہوں

خادم کے ساتھ کھانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارا خادم (یا نوکر) تمہارے لئے کھانا لے کر آئے تو اگر اسے اپنے ساتھ نہ بٹھاؤ تو کم از کم اتنا تو کرو کہ اسے ایک دو نوالے یا ایک دو لقمے دے دو کیونکہ اس نے کھانے کی تیاری میں گرمی اور مشقت کی تکلیف اٹھائی ہے۔

شکر گزار کھانے والا صابر روزہ دار کی طرح ہے

اس باب میں حضرت ابو ہریرہ نے رسول خدا سے روایت کی ہے۔

جس کی دعوت کی جائے اگر وہ کسی اور کو بھی ساتھ لے آئے

حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب تم اپنے ایسے مسلمان بھائی کے پاس جاؤ جس پر کوئی الزام نہیں تو اس کا کھانا کھا سکتے ہو اور اس کا پانی پی سکتے ہو۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار میں ایک آدمی تھا جس کی کنیت ابو شعیب تھی۔ اس کا ایک غلام گوشت کا کام کرتا تھا۔

أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُكْنَى أَبَا شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَعَرَفَ الْجُوعَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ إِلَى غُلَامِهِ اللَّحَّامِ فَقَالَ اصْنَعْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً لَعَلِّي أَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَصَنَعَ لَهُ طُعَيِّمًا ثُمَّ أَتَاهُ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا شُعَيْبٍ إِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَذِنْتَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ قَالَ بَلْ أَذِنْتُ لَهُ.

بَابُ إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ فَلَا يَعْجَلْ عَنْ عَشَائِهِ.

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّينَ الَّتِي كَانَ يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ. وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ. وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ تَعَشَّى مَرَّةً وَهُوَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ.

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَ

پس وہ حضرت شعیب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جبکہ آپ اپنے اصحاب کے جھرمٹ میں جلوہ افروز تھے۔ پس انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ انور سے بھوک کے آثار پہچان لئے پس وہ اپنے قصائی غلام کے پاس گئے اور اس سے فرمایا کہ میرے لئے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر دو کیونکہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے کیلئے بلاؤں تو آپ پانچویں ہوں۔ پس وہ کھانا تیار کرکے حضرت ابو شعیب کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ انہوں نے حضور کو بلایا تو آپ کے پیچھے ایک آدمی اور آ گیا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو شعیب! یہ آدمی ہمارے پیچھے آ گیا ہے۔ اگر تم چاہو تو اسے بھی اجازت دے دو اور اگر چاہو تو اسے چھوڑ دو۔ وہ عرض گزار ہوئے:۔ بلکہ میں اسے بھی اجازت دیتا ہوں۔

جب شام کا کھانا آ جائے تو نماز عشا کی جلدی نہ کرے

جعفر بن عمرو بن امیہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت عمرو بن امیہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بکری کے شانے کا گوشت اپنے ہاتھ میں لے کر کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے پس نماز کے لئے اذان ہو گئی تو آپ نے اُسے رکھ دیا اور جس چھری کے ساتھ کاٹ کاٹ کر تناول فرما رہے تھے اُسے ایک طرف ڈال دیا پھر اٹھ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی لیکن آپ نے وضو نہیں فرمایا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات کا کھانا تمہارے سامنے رکھ دیا جائے اور ادھر نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھا لو۔ ایوب نافع حضرت ابن عمر نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ایوب نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر ایک دفعہ رات کا کھانا تناول فرما رہے تھے۔ حالانکہ وہ امام کے قرأت پڑھنے کی آواز سن رہے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز عشاء کھڑی ہو جائے اور ادھر رات کا کھانا تمہارے

حضر العشاء فابدءوا بالعشاء. قال وهيب ويحيى بن سعيد عن هشام إذا وضع العشاء.

باب ۲۳۳ قول الله تعالى فإذا طعمتم فانتشروا

۴۲۹ - حدثني عبد الله بن محمد حدثنا يعقوب بن إبراهيم قال حدثني أبي عن صالح عن ابن شهاب أن أنسا قال أنا أعلم الناس بالحجاب كان أبي بن كعب يسألني عنه أصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم عروسا بزينب ابنة جحش وكان تزوجها بالمدينة فدعا الناس للطعام بعد ارتفاع النهار فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم وجلس معه رجال بعد ما قام القوم حتى قام رسول الله صلى الله عليه وسلم فمشى ومشيت معه حتى بلغ باب حجرة عائشة ثم ظن أنهم خرجوا فرجعت معه فإذا هم جلوس مكانهم فرجع ورجعت معه الثانية حتى بلغ باب حجرة عائشة فرجع ورجعت معه فإذا هم قد قاموا فضرب بيني وبينه سترا وأنزل الحجاب.

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب العقيقة

باب ۲۸۴ تسمية المولود غداة يولد لمن لم يعق عنه وتحنيكه.

۴۳۰ - حدثني إسحق بن نصر حدثنا أبو أسامة قال حدثني بريد عن أبي بردة عن أبي موسى رضي الله عنه قال ولد لي غلام فأتيت به النبي صلى الله عليه وسلم فسماه إبراهيم فحنكه بتمرة ودعا له بالبركة ودفعه إلي وكان أكبر ولد أبي

سامنے رکھ دیا جائے تو پہلے کھانا کھا لو۔ وہیب، یحییٰ ابن سعید ابن ہشام کی روایت میں حضر العشاء کی جگہ وضع العشاء ہے۔

حکم خدا ہے کہ دعوت کھا کر چلے جانا چاہیے

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بارے میں مجھے سب لوگوں سے زیادہ علم ہے۔ حضرت ابی ابن کعب بھی مجھ سے ہی پوچھتے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش کے ساتھ نکاح کرکے صبح کی اور یہ نکاح مدینہ منورہ میں ہوا تو آپ نے دن چڑھے لوگوں کو کھانے کے لئے بلایا۔ پس آپ بیٹھ گئے اور کچھ لوگ آپ کے پاس بیٹھے رہے جبکہ اکثر چلے گئے تھے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چل دیے اور میں آپ کے ساتھ چل دیا تو آپ حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے کے دروازے تک جا پہنچے۔ آپ کا خیال تھا کہ اب وہ چلے گئے ہوں گے تو میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹا تو وہ اشخاص اب بھی اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ واپس لوٹے اور میں بھی دوسری دفعہ آپ کے ساتھ واپس لوٹا یہاں تک کہ جب حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے کے دروازے تک پہنچ گئے۔ پھر آپ واپس لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹ آیا تو اس وقت وہ لوگ اٹھ کھڑے ہوئے۔ پس آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا اور اس وقت پردے کا حکم نازل ہوا۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

عقیقہ کا بیان

جس بچے کا عقیقہ نہ کیا جائے اس کا اگلے روز نام رکھنا اور تحنیک کرنا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے لڑکا پیدا ہوا تو میں اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے حاضر ہوگیا۔ پس آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور کے ساتھ اس کی تحنیک فرمائی، اس کے لیے برکت کی دعا کی اور مجھے واپس دے دیا۔ یہ حضرت ابو موسیٰ کا سب سے بڑا لڑکا تھا۔

مُوسٰی.

۴۳۱ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ يُحَنِّكُهُ فَبَالَ عَلَيْهِ فَأَتْبَعَهُ الْمَاءَ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بچہ لایا گیا تو آپ نے اُس کی تحنیک فرمائی۔ بچے نے آپ کے اوپر پیشاب کر دیا تو آپ نے اُس کے اوپر پانی بہا دیا۔

۴۳۲ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِالتَّمْرَةِ ثُمَّ دَعَا لَهُ فَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ فَفَرِحُوا بِهِ فَرَحًا شَدِيدًا لِأَنَّهُمْ قِيلَ لَهُمْ إِنَّ الْيَهُودَ قَدْ سَحَرَتْكُمْ فَلَا يُولَدُ لَكُمْ.

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں کہ مکہ مکرمہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر اُن کے شکم مبارک میں تھے۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب میں نے ہجرت کی تو قریب الولادت تھی۔ پس میں مدینہ منورہ پہنچ گئی اور قبا میں ٹھہری تو اُن کی ولادت قبا میں ہو گئی۔ پس میں اُسے لے کر رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئی اور اسے آپ کی گود میں دے دیا۔ پھر آپ نے کھجور منگوائی اور اُسے چبا کر عبداللہ کے منہ میں رکھ دیا۔ پس پہلی چیز جو اُس کے پیٹ میں گئی وہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا لعاب دہن ہے۔ پھر آپ نے کھجور کے ساتھ تحنیک فرمائی اور اُس کے لئے دعا کی اور برکت کی دعا دی۔ وہ دارالاسلام کے اندر پیدا ہونے والا سب سے پہلا بچہ تھا۔ پس اُس کی پیدائش پر مسلمانوں نے بڑی مسرت کا اظہار کیا کیونکہ یہ افواہ عام پھیلی ہوئی تھی کہ یہودیوں نے جادو کر رکھا ہے جس کے باعث مسلمانوں کے ہاں کوئی بچہ پیدا نہیں ہو گا۔

ف: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند اکبر تھے۔ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں۔ انھیں بارگاہِ رسالت سے حواریِ رسول ہونے کا اعزاز حاصل ہوا تھا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد تھے۔ یعنی آپ کی پھوپھی جان حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لخت جگر تھے۔ بڑے بہادر، جری اور نامور مجاہد تھے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔ یہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بڑی بہن تھیں۔ جنھوں نے ہجرت کی رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذات النطاقین کا لقب پایا تھا یعنی دو کمر بندوں والی۔

مسلمان جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچ گئے تھے تو وہاں کے یہودیوں نے یہ مشہور کر رکھا تھا کہ ہم نے مسلمانوں پر ایسا جادو کر دیا ہے جس کے باعث ان کے ہاں کوئی بچہ پیدا ہو گا ہی نہیں۔ اگرچہ مسلمان ایسے توہمات کے قائل نہیں ہوا کرتے کیونکہ موت اور زندگی کا معاملہ صرف اللہ رب العزت کے ہاتھ میں ہے لیکن افواہ تو پھیلی ہوئی تھی اور عین اسی وقت جبکہ مسلمان ابھی قبا شریف میں ہی ٹھہرے ہوئے تھے جو ان دنوں مدینہ طیبہ کی ایک نواحی بستی تھی، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہو گئے۔ آپ مسلمانوں میں دارالاسلام کے اندر پیدا ہونے والے یہ سب سے پہلے فرزند تھے۔ پیدا ہوتے ہی انھیں بارگاہِ رسالت میں پیش کیا گیا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی تحنیک فرمائی یعنی کھجور چبا کر

کر چبائی اور ان کے منہ میں رکھ دی، یوں سب سے پہلے ان کے پیٹ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لعابِ دہن گیا۔ اُس لعابِ دہن کی برکتوں اور کرشمہ کاریوں کا کچھ اندازہ صاحبِ نظر قدر دان ہی کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد اللہ کے محبوب نے ان کے لیے برکت کی دعا فرمائی تھی۔ مذکورہ افراد کے باعث جملہ اہلِ اسلام نے ان کی پیدائش پر بہت خوشی منائی اور دل کھول کر اظہارِ مسرت کیا۔ اسی حدیث کے یہ الفاظ پھر ملاحظہ ہوں:۔ ـــــ فَفَرِحُوْا بِهٖ فَرَحًا شَدِيْدًا ـــــ افسوس! آج مسلمان کہلانے والوں میں بعض ایسے بھی مل جاتے ہیں کہ جب مسلمان محبوبِ پروردگار کی ولادت کی یاد تازہ رکھتے ہوئے اظہارِ مسرت کرتے ہیں تو ان مہربانوں کا مزاج ہی بگڑ جاتا ہے۔ ایسی صورتِ حال کے پیشِ نظر بعض مسلمان یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں:۔

؎ نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاوّل!
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

جب یزید پلید مسلمانوں کی مسندِ اقتدار پر بیٹھا اور اس نے اپنا اصل رنگ روپ دکھایا تو سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے امیر المؤمنین تسلیم نہ کیا۔ اپنے عزیز و اقارب کی جانیں اور اپنی جان تو شمعِ ہدایت پر قربان کر دی لیکن نامراد کے ہاتھ پر بیعت نہ کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نامور نواسے نے یزید پلید کے ہاتھ پر بیعت نہ کی اور اپنی جان تک قربان کر دی تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یارِ غار سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نامور نواسے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی اُس بدبخت کے ہاتھ پر بیعت نہ کی اور بالآخر خانۂ کعبہ کے اندر اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

؎ ایسے ہی نوجواں بانروں کو روتے ہیں جہاں میں
شیروں کے پسر شیر ہی ہوتے ہیں جہاں میں

۴۳۳ ۔ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ ابْنٌ لِاَبِيْ طَلْحَةَ يَشْتَكِيْ فَخَرَجَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقُبِضَ الصَّبِيُّ فَلَمَّا رَجَعَ اَبُوْ طَلْحَةَ قَالَ مَا فَعَلَ ابْنِيْ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ هُوَ اَسْكَنُ مَا كَانَ فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ الْعَشَاءَ فَتَعَشّٰى ثُمَّ اَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ وَارِ الصَّبِيَّ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ اَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا قَالَ لِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ احْفَظْهُ حَتّٰى تَاْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَعَهٗ تَمَرَاتٌ فَاَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَعَهٗ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ کا ایک لڑکا بیمار رہتا۔ جب حضرت ابوطلحہ باہر گئے تو لڑکا وفات پا گیا۔ جب حضرت ابوطلحہ واپس لوٹے تو پوچھا کہ بچے کا حال کیسا ہے؟ ان کی والدہ ماجدہ حضرت اُمِّ سُلیم نے کہا کہ وہ پہلے سے بہتر ہے۔ پھر انہوں نے رات کا کھانا پیش کیا۔ کھانا کھا کر انہوں نے ان سے صحبت کی۔ جب فارغ ہو گئے تو حضرت اُمِّ سُلیم نے کہا کہ لڑکے کو دفن کر آؤ۔ حضرت ابوطلحہ صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے واقعہ عرض کیا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا آج رات تم نے ہمبستری کی ہے؟ عرض کی، ہاں۔ زبانِ حق ترجمان پر یہ الفاظ جاری ہوئے۔ اے اللہ! ان دونوں کو برکت دے۔ پس میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ جب حضرت ابوطلحہ نے مجھ سے فرمایا کہ اس کی خوب نگہداشت کرنا یہاں تک کہ اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے جائیں۔ پس وہ بچے کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور ان کے ساتھ چند کھجوریں

ثُمَّ قَالُوْا نَعَمْ تَمَرَاتٌ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَغَهَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ فِيْهِ فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ وَحَنَّكَهُ بِهِ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ.

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ.

بَابٌ ۲۹ إِمَاطَةِ الْأَذٰى عَنِ الصَّبِيِّ فِي الْعَقِيْقَةِ.

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ وَقَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ وَقَتَادَةُ وَهِشَامٌ وَحَبِيْبٌ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَاصِمٍ وَهِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ يَزِيْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ سَلْمَانَ قَوْلَهُ وَقَالَ أَصْبَغُ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ جَرِيْرِ ابْنِ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ حَدَّثَنَا سَلْمَانُ بْنُ عَامِرٍ الضَّبِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ فَأَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيْطُوْا عَنْهُ الْأَذٰى.

۴۳۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ قَالَ أَمَرَنِي ابْنُ سِيْرِيْنَ أَنْ أَسْأَلَ الْحَسَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيْثَ الْعَقِيْقَةِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ.

بَابٌ ۲۰ الْفَرَعِ

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

بھیجی گئیں پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بچے کو لے لیا اور فرمایا۔ کیا اس کے ساتھ بھی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا۔ ہاں کھجوریں ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں منہ میں چبایا اور پھر اس کے منہ میں رکھ دیں ۔۔

محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، ابن عون، محمد بن سیرین نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مذکورہ بالا روایت کی ہے۔

عقیقہ کر کے بچے کی تکلیف دور کرنا

ابو النعمان، حماد بن زید، ایوب، محمد بن سیرین نے حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ لڑکے کا عقیقہ کرنا چاہئے۔ حجاج، حماد، ایوب، قتادہ، ہشام، حبیب، ابن سیرین، حضرت سلمان نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔ کئی حضرات نے، عاصم اور ہشام، حفصہ بنت سیرین، رباب، حضرت سلمان بن عامر ضبی نے اسے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ یزید بن ابراہیم، ابن سیرین نے حضرت سلمان سے اُن کا ارشاد نقل کیا ہے۔ اصبغ، ابن وہب، جریر بن حازم، ایوب سختیانی، محمد بن سیرین، حضرت سلمان بن عامر ضبی کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ عقیقہ لڑکے کے ساتھ ہے لہٰذا اُس کی طرف سے خون بہاؤ اور اُس سے اذیت کو ہٹاؤ۔

حبیب بن شہید کا بیان ہے کہ مجھ سے محمد بن سیرین نے فرمایا کہ میں امام حسن بصری سے دریافت کروں کہ انہوں نے عقیقے سے متعلق حدیث کس سے سُنی ہے۔ پس میں نے اُن سے دریافت کیا انہوں نے فرمایا کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

اونٹنی کا پہلا بچہ جو بتوں کے لئے ذبح کیا جاتا تھا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرع اور عتیرہ کوئی چیز نہیں۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ وَالْفَرَعُ أَوَّلُ النِّتَاجِ كَانُوْا يَذْبَحُوْنَهُ لِطَوَاغِيْتِهِمْ وَالْعَتِيْرَةُ فِي رَجَبٍ.

فرع اونٹنی کے اس پہلے بچے کو کہتے تھے جسے کفار بتوں کے لئے ذبح کرتے اور عتیرہ اس قربانی کو کہتے جو بتوں کے نام پر رجب میں دی جاتی۔

بَابُ ۲۸۸ الْعَتِيْرَةِ

جو قربانی رجب میں بتوں کے نام پر دی جائے

۴۳۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ. قَالَ وَالْفَرَعُ أَوَّلُ نِتَاجٍ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ كَانُوْا يَذْبَحُوْنَهُ لِطَوَاغِيْتِهِمْ وَالْعَتِيْرَةُ فِي رَجَبٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرع اور عتیرہ کوئی چیز نہیں ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ فرع اونٹنی کے اس پہلے بچے کو کہا جاتا تھا جس کو لوگ اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے اور رجب میں دی جانے والی قربانی کو وہ عتیرہ کہا کرتے تھے۔

الحمد للہ کہ بائیسواں پارہ ختم ہوا

پارہ — ۲۳

ذبیحہ اور شکار کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ ۲۸۹ الذَّبَائِحِ وَالصَّيْدِ وَالتَّسْمِيَةِ عَلَى الصَّيْدِ. وَقَوْلِ اللّٰهِ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ إِلَى قَوْلِهِ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمُ الْآيَةَ وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْعُقُودُ الْعُهُودُ مَا أُحِلَّ وَحُرِّمَ إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمُ الْخِنْزِيرُ يَجْرِمَنَّكُمْ يَحْمِلَنَّكُمْ شَنَآنُ عَدَاوَةٌ. الْمُنْخَنِقَةُ تُخْنَقُ فَتَمُوتُ الْمَوْقُوذَةُ تُضْرَبُ بِالْخَشَبِ يُوقِذُهَا فَتَمُوتُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ تَتَرَدَّى مِنَ الْجَبَلِ وَالنَّطِيحَةُ تُنْطَحُ الشَّاةُ فَمَا أَدْرَكْتَهُ يَتَحَرَّكُ بِذَنَبِهِ أَوْ بِعَيْنِهِ فَاذْبَحْ وَكُلْ.

ذبیحہ اور شکار پر بسم اللہ پڑھنا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ تم پر حرام ہے مردار ۔۔۔ تا فلا تخشوہم (سورۃ المائدہ، آیت ۳)۔ نیز فرمایا:۔ اے ایمان والو! ضرور اللہ تمہیں آزمائے گا ایسے بعض شکار سے جن تک تمہارا ہاتھ اور نیزے پہنچیں (سورۃ المائدہ آیت ۹۴) یہ بھی فرمایا ہے:۔ تمہارے لیے حلال ہوئے بے زبان مویشی مگر وہ جو آگے سنایا جائے گا تم کو (سورۃ المائدہ، آیت پہلی)۔ ابن عباس کا قول ہے کہ الْعُقُوْد سے مراد وہ معاہدے ہیں جو حلت و حرمت کے بارے میں کیے جائیں۔ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ۔ خنزیر۔ يَجْرِمَنَّكُمْ تمہیں ابھارے۔ شَنَآنُ۔ دشمنی۔ الْمُنْخَنِقَةُ جس کا گلا گھونٹ کر مارا جائے۔ الْمَوْقُوْذَةُ جس کو لاٹھی وغیرہ کی ضرب سے مارا جائے۔ الْمُتَرَدِّيَةُ جو پہاڑ وغیرہ سے گر کر مر جائے۔ النَّطِيْحَةُ جس کو بکری وغیرہ سینگ سے مار دیں۔ اگر وہ جانور اپنی دم یا آنکھ ہلاتا ہوا پائے تو ذبح کر کے کھالو۔

---

۴۳۹. حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ قَالَ مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْهُ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ فَإِنَّ أَخْذَ الْكَلْبِ ذَكَاةٌ وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ أَوْ كِلَابِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ فَخَشِيتَ أَنْ يَكُونَ أَخَذَهُ مَعَهُ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس شکار کے بارے میں دریافت کیا جو تیر کے ڈنڈے سے کیا جائے۔ ارشاد فرمایا کہ اگر تم نے اسے ڈنڈے کی نوک سے زخمی کیا ہے تو کھالو اور اگر صرف ڈنڈا مارا ہے تو وہ الْمَوْقُوْذَةُ کے حکم میں ہے۔ میں نے آپ سے کتے کے شکار کے بارے میں بھی پوچھا تو فرمایا کہ جسے وہ تمہارے لیے روک رکھے اسے کھالو کیونکہ کتے کا پکڑنا ہی گویا

وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلٰى غَيْرِهِ۔

باب ۲۹۰ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْمَقْتُولَةِ بِالْبُنْدُقَةِ تِلْكَ الْمَوْقُوْذَةُ وَكَرِهَهُ سَالِمٌ وَالْقَاسِمُ وَمُجَاهِدٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَعَطَاءٌ وَالْحَسَنُ وَكَرِهَ الْحَسَنُ رَمْيَ الْبُنْدُقَةِ فِي الْقُرٰى وَالْأَمْصَارِ وَلَا يَرٰى بَأْسًا فِيمَا سِوَاهُ۔

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ فَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلَا تَأْكُلْ فَقُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَكُلْ قُلْتُ فَإِنْ أَكَلَ قَالَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ لَمْ يُمْسِكْ عَلَيْكَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهِ قُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ قَالَ لَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى آخَرَ۔

باب ۲۹۱ مَا أَصَابَ الْمِعْرَاضُ بِعَرْضِهِ

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ قَالَ كُلْ مَا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلْنَ قُلْتُ وَإِنَّا نَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ قَالَ كُلْ مَا خَزَقَ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ۔

باب ۲۹۲ صَيْدِ الْقَوْسِ وَقَالَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ إِذَا ضَرَبَ صَيْدًا فَبَانَ مِنْهُ يَدٌ أَوْ رِجْلٌ لَا تَأْكُلُ الَّذِي بَانَ وَتَأْكُلُ سَائِرَهُ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا ضَرَبْتَ عُنُقَهُ أَوْ وَسَطَهُ فَكُلْهُ وَقَالَ الْأَعْمَشُ

زبان کتا ہے اور اگر تم اپنے کتے یا کتوں کے ساتھ کوئی اور کتا بھی پاؤ اور تمہیں خدشہ ہو کہ شاید پکڑنے میں یہ بھی ساتھ رہا ہو اور اس نے مار ڈالا ہو تو اسے نہ کھاؤ۔

معراض سے مارا ہوا شکار

ابن عمر کا قول ہے کہ جو غلہ سے مارا گیا وہ موقوذہ کے حکم میں ہے۔ سالم، قاسم، مجاہد، ابراہیم، عطاء اور حسن بصری کے نزدیک آبادیوں میں غلہ چلانا مکروہ ہے جبکہ آبادیوں سے باہر کوئی حرج نہیں۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شکار کے بارے میں دریافت کیا جو تیر کے ڈنڈے سے کیا ہو۔ فرمایا کہ اگر اس کی نوک سے شکار کیا ہے تو کھا لو اور اگر ڈنڈا عرضاً مارا اور جانور مر گیا تو وہ اَلْمَوْقُوْذَۃ کے حکم میں ہے لہٰذا اسے نہ کھاؤ۔ پھر میں عرض گزار ہوا کہ اگر میں شکار کی طرف اپنا کتا بھیجوں؟ فرمایا اگر تم اپنے کتے کو بھیجو اور اس پر بسم اللہ پڑھو تو اسے کھاؤ۔ میں نے عرض کی اگر کتا اس میں سے کچھ کھالے۔ فرمایا کہ پھر اس میں سے نہ کھاؤ کیونکہ اس نے شکار تمہارے لیے نہیں بلکہ اپنے لیے روکا ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں نے اپنا کتا شکار کی طرف بھیجا لیکن میں نے اس کے پاس ایک کتا اور بھی پایا۔ ارشاد ہوا کہ اسے نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی ہے نہ کہ دوسرے پر۔

تیر کے ڈنڈے سے عرضاً کیا ہوا شکار

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہم سکھائے ہوئے کتوں کو شکار پر بھیجتے ہیں؟ فرمایا کہ جو تمہارے لیے روک رکھے تو کھالو۔ میں نے عرض کی کہ اگر جان سے مار ڈالے؟ فرمایا کہ خواہ جان سے مار ڈالے۔ میں عرض گزار ہوا کہ ہم تیر کے ڈنڈے سے شکار کرتے ہیں۔ فرمایا اگر گوشت کو چیر ڈالے تو کھالو اور ڈنڈا اگر عرضاً مارا ہے تو نہ کھاؤ۔

کمان سے شکار کرنا۔

حسن بصری اور ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ جب تم کسی جانور کو شکار کرو تو اگر اس کا ہاتھ یا پیر جسم سے جدا ہو جائے تو اس حصے کو نہ کھاؤ جو جدا ہوا ہے اور باقی جسم کو کھالو۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے جب تم نے

عَنْ زَيْدٍ: اسْتَعْصَى عَلَى رَجُلٍ مِنْ آلِ عَبْدِ اللَّهِ حِمَارٌ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَضْرِبُوهُ حَيْثُ تَيَسَّرَ، دَعُوا مَا سَقَطَ مِنْهُ وَكُلُوهُ.

۴۳۲ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ أَفَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ، وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ فَمَا يَصْلُحُ لِي؟ قَالَ: أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا، وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ.

باب ۲۹۳ الْخَذْفِ وَالْبُنْدُقَةِ

۴۳۳ ۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَاللَّفْظُ لِيَزِيدَ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ أَوْ كَانَ يَكْرَهُ الْخَذْفَ، وَقَالَ إِنَّهُ لَا يُصَادُ بِهِ صَيْدٌ وَلَا يُنْكَى بِهِ عَدُوٌّ وَلَكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ، ثُمَّ رَآهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ أَوْ كَرِهَ الْخَذْفَ وَأَنْتَ تَخْذِفُ، لَا أُكَلِّمُكَ كَذَا وَكَذَا.

باب ۲۹۴ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ.

۴۳۴ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ

اس کی گردن یا جسم کے درمیان تیر لگا ہو اسے کھالو۔ اعمش نے زید کے حوالے سے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے ساتھیوں میں سے ایک شخص کا گدھا بدک گیا شکار نہ کر سکا تو انہوں نے انہیں حکم دیا کہ اس کے جسم پر جہاں آسانی سے ضرب لگائی جا سکے لگاؤ۔

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا، یا نبی اللہ! میں اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے علاقے میں رہتا ہوں تو کیا ان کے برتنوں میں کھا لیا کروں اور شکار کی جگہ میں رہائش پذیر ہوں جبکہ کمان اور سدھائے ہوئے اور بغیر سدھائے ہوئے کتوں سے شکار کرتا ہوں، پس ان کا میرے لیے کیا صورت کیا ہے؟ ارشاد ہوا کہ تم نے جو اہل کتاب کا ذکر کیا تو اگر ان کے برتنوں کے سوا اور برتن مل جائیں تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ اور اگر نہ ملیں تو دھو کر ان میں کھالو اور جو تم نے تیر سے شکار کیا تو اگر اس پر بسم اللہ پڑھی تھی تو کھالو اور جو تم نے سکھائے ہوئے کتے کے ذریعے شکار کیا اور چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھی تو اسے کھالو اور جو تم نے بغیر سکھائے ہوئے کتے کے ذریعے شکار کیا تو اگر تم اسے ذبح کر سکو تو کھالو۔

روڑے سے اور گولی مار کر شکار کرنا

عبداللہ بن بریدہ نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو روڑے چلاتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ روڑے نہ مار کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روڑے چلانے سے منع فرمایا ہے یا روڑے چلانے کو ناپسند فرمایا ہے کیونکہ ان سے نہ شکار ہوتا ہے اور نہ دشمن کو زخمی کیا جا سکتا ہے بلکہ یہ صرف دانت توڑتا یا آنکھ پھوڑتا ہے۔ انہوں نے پھر اسے روڑے چلاتے ہوئے دیکھا تو اس سے فرمایا کہ میں نے تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بتایا تھا کہ آپ نے روڑے چلانے سے منع فرمایا یا روڑے چلانے کو ناپسند فرمایا ہے اور اس کے باوجود تم روڑے چلا رہے ہو لہٰذا آئندہ میں تم سے کلام نہیں کروں گا۔

شکار اور نگرانی کے سوا کتا پالنے کا حکم۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ایسا کتا پالے

قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارِيَةٍ نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطَانِ.

۴۳۵ ـ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ ضَارٍ لِصَيْدٍ أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ.

۴۳۶ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ [illegible] قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ.

بَابُ ۲۱۹ إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ. وَقَوْلِهِ تَعَالَى

يَسْئَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ الصَّوَائِدُ وَالْكَوَاسِبُ. اِجْتَرَحُوا: اِكْتَسَبُوا تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ سَرِيعُ الْحِسَابِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ فَقَدْ أَفْسَدَهُ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَاللّٰهُ يَقُولُ: تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَتُضْرَبُ وَتُعَلَّمُ حَتَّى يَتْرُكَ وَكَرِهَهُ ابْنُ عُمَرَ. وَقَالَ عَطَاءٌ إِنْ شَرِبَ الدَّمَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ.

۴۳۷ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَإِنْ قَتَلْنَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا

[illegible]

کہ جو نہ جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو اور نہ شکار کے کام آئے تو اس کے نامۂ اعمال سے روزانہ دو قیراط ثواب گھٹتا رہے گا۔

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے ایسا کتا پالا جو نہ جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو اور نہ شکار کے کام آئے تو اس کے نامۂ اعمال سے روزانہ دو قیراط ثواب کم ہوتا رہے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ایسا کتا پالے کہ نہ وہ جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو اور نہ شکار کے لیے تو اس کے نامۂ اعمال سے روزانہ دو قیراط ثواب کم ہوتا رہے گا۔

اگر کتا شکار میں سے کھالے۔

ارشادِ ربانی ہے:۔ اے محبوب! تم سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لیے کیا حلال ہوا؟ تم فرما دو کہ حلال کی گئیں تمہارے لیے پاک چیزیں اور جو شکاری جانور تم نے سدھا لیے، انہیں شکار پر دوڑاتے ہوئے (سورۃ المائدہ، آیت ۴)۔ الجوارح کمانے والے، اجترحوا کمایا۔ نیز فرمایا:۔ جو علم تمہیں خدا نے دیا اس میں سے انہیں سکھاتے ہو، تو کھاؤ اس میں سے جو وہ مار کر تمہارے لیے رہنے دیں (آیت مذکورہ)۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اگر کتا شکار میں سے کھائے تو اسے خراب کر دیا کیونکہ اس نے اپنے لیے شکار روکا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو اللہ نے تمہیں علم دیا ہے اس میں سے انہیں سکھاتے ہو۔ ایسے کتے کو مار کر شکار کا طریقہ سکھانا چاہیے یہاں تک کہ عادت چھوڑ دے۔ ابن عمر نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے عرض گزار ہوا کہ ہم ایسے لوگ ہیں جو ان کتوں کے ذریعے شکار کرتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم نے اپنے سدھائے ہوئے کتے کو شکار کی طرف بھیجا اور اس پر بسم اللہ پڑھی تو اس شکار کو کھا لو جسے وہ تمہارے لیے روک رکھیں، اگرچہ جان سے مار ڈالیں، سوائے اس کے کہ کتا اس میں سے کھالے کیونکہ مجھے اس میں خدشہ ہے کہ اس نے اپنے لیے ہی روکا ہو

كِلَابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ

بَابُ ٢٩٦ الصَّيْدِ إِذَا غَابَ عَنْهُ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً

٣٤٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَأَمْسَكَ وَقَتَلَ فَكُلْ وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ، وَإِذَا خَالَطَ كِلَابًا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهَا فَأَمْسَكْنَ وَقَتَلْنَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهَا قَتَلَ وَإِنْ رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَوَجَدْتَهُ بَعْدَ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ لَيْسَ بِهِ إِلَّا أَثَرُ سَهْمِكَ فَكُلْ وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ وَقَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيٍّ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقْتَفِرُ أَثَرَهُ الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ ثُمَّ يَجِدُهُ مَيِّتًا وَفِيهِ سَهْمُهُ قَالَ يَأْكُلُ إِنْ شَاءَ.

بَابُ ٢٩٧ إِذَا وَجَدَ مَعَ الصَّيْدِ كَلْبًا آخَرَ

٣٤٩ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرْسِلُ كَلْبِي وَأُسَمِّي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَأَخَذَ فَقَتَلَ فَأَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ إِنِّي أُرْسِلُ كَلْبِي أَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَهُ فَقَالَ لَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَبْتَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلَا تَأْكُلْ.

بَابُ ٢٩٨ مَا جَاءَ فِي التَّصَيُّدِ

٣٥٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنِي ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ

اور اگر تمہارے کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا بھی شامل ہو جائے تو اس شکار کو نہ کھاؤ

جو شکار دو تین روز بعد ملے

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم شکار کی طرف اپنا کتا بھیجو اور اس پر بسم اللہ پڑھ دو۔ پس وہ شکار کو تمہارے لیے روک رکھے خواہ قتل ہی کر ڈالے تو اسے کھاؤ اور اگر اس میں سے کھائے تو اس شکار کو نہ کھاؤ کیونکہ اس نے اپنے لیے ہی روکا ہے اور اگر اس کے ساتھ دوسرا کتا شامل ہو جائے تو اس پر تم نے چونکہ بسم اللہ نہیں پڑھی ہے تو اگر وہ روک لیں اور شکار کو جان سے مار ڈالے تو اسے نہ کھاؤ کیونکہ تمہیں کیا معلوم کہ کون سے کتے نے مارا ہے اور اگر تم شکار کو تیر مارو پھر شکار کو ایک دو روز بعد پاؤ اور اس کے جسم پر تمہارے تیر کے سوا اور کوئی نشان نہ ہو تو اسے کھا لو اور اگر پانی میں گر جائے تو اسے نہ کھاؤ — حضرت عدی بن حاتم کی دوسری روایت میں ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ کوئی شکار کو تیر مارتا ہوں پھر دو تین روز تک تلاش کرتا رہتا ہوں، پھر اسے مرا ہوا پاتا ہوں اور میرا تیر اس کے جسم میں ہے۔ ارشاد فرمایا اگر چاہو تو اسے کھا لو۔

جب شکار کے پاس دوسرا کتا ملے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا: میں بسم اللہ پڑھ کر اپنے کتے کو شکار کی طرف بھیجتا ہوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے کتے کو بسم اللہ پڑھ کر چھوڑتے ہو پس وہ شکار کو پکڑ کر مار ڈالتا ہے اور اس میں سے کچھ کھا لیتا ہے تو اسے نہ کھاؤ کیونکہ اس نے اپنے لیے روکا ہے۔ میں نے عرض کی کہ میں نے اپنا کتا چھوڑا اور میں اس کے ساتھ دوسرا کتا بھی پاؤں جبکہ مجھے معلوم نہ ہو کہ دونوں میں سے شکار کو کس نے پکڑا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ اسے نہ کھاؤ کیونکہ تم نے بسم اللہ اپنے کتے پر پڑھی ہے اور دوسرے پر تو نہیں پڑھی۔ پھر میں نے آپ سے تیر کے ٹکڑے کے ساتھ شکار کرنے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ جب تم اس کی نوک کے ساتھ زخمی کرو تو کھا لو اور جب تم چوڑائی سے ضرب لگاؤ تو نہ کھاؤ کیونکہ وہ

شکار کے احکام۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

عن عامر عن عدي بن حاتم رضي الله عنه قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت: إنا قوم نتصيد بهذه الكلاب فقال إذا أرسلت كلابك المعلمة وذكرت اسم الله فكل مما أمسكن عليك إلا أن يأكل الكلب فلا تأكل فإني أخاف أن يكون إنما أمسك على نفسه وإن خالطها كلب من غيرها فلا تأكل.

۴۵۱ - حدثنا أبو عاصم عن حيوة وحدثني أحمد بن أبي رجاء حدثنا سلمة بن سليمان عن ابن المبارك عن حيوة بن شريح قال سمعت ربيعة بن يزيد [illegible] [illegible] الله عنه يقول أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله إنا بأرض قوم أهل الكتاب نأكل في آنيتهم وأرض صيد أصيد بقوسي وأصيد بكلبي المعلم والذي ليس معلما فأخبرني ما الذي يحل لنا من ذلك فقال أما ما ذكرت أنك بأرض قوم أهل الكتاب تأكل في آنيتهم فإن وجدتم غير آنيتهم فلا تأكلوا فيها وإن لم تجدوا فاغسلوها ثم كلوا فيها وأما ما ذكرت أنك بأرض صيد فما صدت بقوسك فاذكر اسم الله ثم كل وما صدت بكلبك المعلم فاذكر اسم الله ثم كل وما صدت بكلبك الذي ليس معلما فأدركت ذكاته فكل.

۴۵۲ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن شعبة قال حدثني هشام بن زيد عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال أنفجنا أرنبا بمر الظهران فسعوا عليها حتى لغبوا فسعيت عليها حتى أخذتها فجئت بها إلى أبي طلحة فبعث إلى النبي صلى الله عليه وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم ایسی قوم ہیں جو ان کتوں کے ساتھ شکار کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ جب تم نے اپنے کتے کو (شکار کی طرف) روانہ کیا اور اس پر بسم اللہ پڑھی تو اس کو کھا لو جبکہ تمہارے لیے روک رکھا ہو مگر جس میں سے کتا کھالے اسے نہ کھاؤ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ اس نے اپنے لیے ہی روکا ہو اور اگر اس کے ساتھ کسی دوسرے کا کتا شامل ہو گیا تو اسے نہ کھاؤ۔

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے علاقے میں رہتے اور ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں اور وہ شکار کی جگہ ہے جہاں میں اپنی کمان اور اپنے [illegible] ہوئے اور غیر سکھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرتا ہوں، لہٰذا مجھے بتائیے کہ ان میں سے میرے لیے کون سی چیز حلال ہے؟ فرمایا کہ جو تم نے بتایا کہ میں اہل کتاب کے علاقے میں رہتا اور ان کے برتنوں میں کھاتا ہوں تو اگر تمہیں ان کے برتنوں کے سوا دوسرے برتن مل جائیں تو ان میں نہ کھاؤ اور اگر دوسرے نہ ملیں تو انہیں دھولو اور پھر ان میں کھاؤ اور جو تم نے بیان کیا کہ میں شکار کی جگہ میں رہتا ہوں تو جو تم اپنی کمان سے شکار کرو اور اس پر بسم اللہ پڑھ لو تو اسے کھا لو اور جو تم اپنے سکھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرو اور اس پر بسم اللہ پڑھو تو اسے کھا لو اور اگر بغیر سکھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرو تو اگر اس کے ذبح کرنے کا موقع مل جائے تو کھا لیا کرو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مر الظہران کے مقام پر ہم ایک خرگوش کو ہم نے بھگایا۔ پس کئی حضرات اس کے پیچھے بھاگے لیکن وہ ہاتھ نہ آیا۔ پھر میں اس کے پیچھے دوڑا اور اسے پکڑ لیا۔ پس میں اسے لے کر حضرت ابو طلحہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا پس انہوں نے اس کی رانوں

فأبى بعضهم وأكل بعضهم. فقلت: أنا أستوقف لكم النبي صلى الله عليه وسلم فأدركته فحدثته الحديث فقال لي: أبقي معكم شيء منه؟ قلت: نعم فقال: كلوا فهو طعم أطعمكموه الله.

باب قول الله تعالى أحل لكم صيد البحر

وقال عمر: صيده ما اصطيد، وطعامه ما رمى به. وقال أبو بكر: الطافي حلال. وقال ابن عباس: طعامه ميتته إلا ما قذرت منها، والجري لا تأكله اليهود ونحن نأكله. وقال شريح صاحب النبي صلى الله عليه وسلم: كل شيء في البحر مذبوح. وقال عطاء: أما الطير فأرى أن يذبحه. وقال ابن جريج: قلت لعطاء: صيد الأنهار وقلات السيل أصيد بحر هو؟ قال: نعم ثم تلا: هذا عذب فرات وهذا ملح أجاج ومن كل تأكلون لحما طريا. وركب الحسن عليه السلام على سرج من جلود كلاب الماء. وقال الشعبي: لو أن أهلي أكلوا الضفادع لأطعمتهم. ولم ير الحسن بالسلحفاة بأسا. وقال ابن عباس: كل من صيد البحر إن صاده نصراني أو يهودي أو مجوسي. وقال أبو الدرداء في المري: ذبح الخمر النينان والشمس.

۳۵۶ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن ابن جريج قال أخبرني عمرو أنه سمع جابرا رضي الله عنه يقول: غزونا جيش الخبط وأمر أبو عبيدة فجعنا جوعا شديدا فألقى البحر حوتا ميتا لم ير مثله يقال له العنبر فأكلنا منه نصف شهر فأخذ أبو عبيدة عظما من عظامه فمر الراكب تحته.

۳۵۷ - حدثنا عبد الله بن محمد أخبرنا سفيان عن عمرو قال سمعت جابرا يقول: بعثنا النبي صلى الله

بعض حضرات نے انکار کیا اور بعض نے اس میں سے کھا لیا۔ میں نے لوگوں سے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے متعلق اس کا حکم دریافت کروں گا۔ پس میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ عرض کیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا۔ کیا اس میں سے کچھ بچا ہوا تمہارے پاس ہے؟ میں عرض گزار ہوا، ہاں

دریائی شکار حلال ہے۔ (ارشاد ربانی)

حضرت عمر کا قول ہے کہ شکار وہ جس کو کسی حیلے سے پکڑا جائے اور طعام وہ جس کو دریا پھینک دے۔ حضرت ابوبکر کا قول ہے کہ دریا میں مرکر تیرنے والے جانور حلال ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ طعام سے مراد مرا ہوا دریائی جانور ہے مگر جسے اس سے نفرت آئے اور بام مچھلی کو یہودی نہیں کھاتے جبکہ ہم کھاتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت شریح نے فرمایا کہ دریا کی ہر چیز ذبح کی ہوئی کے حکم میں ہے اور عطاء کا قول ہے کہ میرے خیال میں دریا پر اُڑنے والے پرندے کو ذبح کرنا چاہیئے۔ ابن جریج کا قول ہے کہ میں نے عطاء سے کہا کہ نہروں اور جوہڑوں کا شکار کیا دریائی شکار کے حکم میں ہے؟ فرمایا، ہاں اور پھر یہ آیت تلاوت کی:۔ یہ میٹھا ہے نہایت شیریں جس کا پانی خوشگوار اور یہ کھاری ہے نہایت تلخ اور ہر ایک میں سے تم کھاتے ہو تازہ گوشت (سورۃ فاطر آیت ۱۲)۔ امام حسن علیہ السلام دریائی کتے کی کھال سے بنائی ہوئی زین پر سوار ہوئے۔ شعبی کا قول ہے کہ اگر میرے گھر والے مینڈک کھاتے تو میں انہیں کھلاتا۔ حسن بصری نے کچھوے کے کھانے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ دریائی شکار کھاؤ خواہ نصرانی، یہودی اور آتش پرست نے کیا ہو۔ حضرت ابو درداء نے فرمایا کہ جس شراب میں نمک اور

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نے جہاد جیش الخبط کیا اور ہمارے امیر لشکر حضرت ابو عبیدہ ابن الجراح تھے۔ ہمیں وہاں سخت بھوک کا سامنا کرنا پڑا۔ پس دریا نے ہماری جانب ایک ایسی مچھلی پھینک دی کہ ایسی دیکھی نہ تھی۔ اسے عنبر کہا جاتا تھا۔ ہم نصف ماہ تک اسے کھاتے رہے۔ حضرت ابو عبیدہ نے اس کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی لی تو ایک سوار اس کے نیچے سے گزر گیا۔

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم تین سو

بِوَرِكِهَا أَوْ فَخِذَيْهَا فَقَبِلَهُ .

۴۵۳ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ ثُمَّ سَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطًا فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللَّهُ .

۴۵۴ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ

بَابٌ ۳۹۹ التَّصَيُّدِ عَلَى الْجِبَالِ ۔

۴۵۵ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَأَنَا رَجُلٌ حِلٌّ عَلَى فَرَسٍ وَكُنْتُ رَقَّاءً عَلَى الْجِبَالِ فَبَيْنَا أَنَا عَلَى ذَلِكَ إِذْ رَأَيْتُ النَّاسَ مُتَشَوِّفِينَ لِشَيْءٍ فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ حِمَارُ وَحْشٍ فَقُلْتُ لَهُمْ مَا هَذَا قَالُوا لَا نَدْرِي قُلْتُ هُوَ حِمَارٌ وَحْشِيٌّ فَقَالُوا هُوَ مَا رَأَيْتَ وَكُنْتُ نَسِيتُ سَوْطِي فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُونِي سَوْطِي فَقَالُوا لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُ ثُمَّ ضَرَبْتُ فِي أَثَرِهِ فَلَمْ يَكُنْ إِلَّا ذَاكَ حَتَّى عَقَرْتُهُ فَأَتَيْتُ إِلَيْهِمْ فَقُلْتُ لَهُمْ قُومُوا فَاحْتَمِلُوا قَالُوا لَا نَمَسُّهُ فَحَمَلْتُهُ حَتَّى جِئْتُهُمْ بِهِ

اور سرین کا حصہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے قبول فرمایا۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ کے راستوں میں سے ایک راستے کے اندر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جبکہ آپ کے اصحاب میں سے بعض حضرات نے احرام باندھا ہوا تھا اور بعض احرام باندھے ہوئے نہ تھے۔ پس انہوں نے ایک گورخر دیکھا تو اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے۔ پھر اپنے ساتھیوں سے کوڑا پکڑانے کو کہا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنا نیزہ مانگا تب بھی انہوں نے انکار کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے خود (نیزہ) لے لیا پھر گورخر پر ٹوٹ پڑے اور اسے قتل کر دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے اس میں سے کھایا اور بعض نے انکار کر دیا۔ جب یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بارے ۔۔۔

اسمٰعیل، مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار نے حضرت ابو قتادہ سے اسی طرح روایت کی ہے مگر اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ کیا اس کے گوشت میں سے کچھ تمہارے پاس ہے؟

پہاڑی شکار

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان (یعنی ایک سفر میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ لوگ احرام باندھے ہوئے تھے اور میں بغیر احرام کے گھوڑے پر سوار تھا۔ مجھے پہاڑوں پر چڑھنے کا بہت شوق تھا۔ اسی اثنا میں لوگ کسی چیز کی طرف جھانک جھانک کر نظریں سے دیکھتے ہوئے نظر آئے۔ میں صورت حال دیکھنے کے لیے گیا تو وہ وحشی گدھا تھا۔ میں نے لوگوں سے کہا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں معلوم نہیں۔ میں نے کہا کہ وہ وحشی گدھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہی ہوگا جو آپ نے دیکھا۔ میں (سوار ہوتے وقت) اپنا کوڑا لینا بھول گیا تھا۔ پس میں نے ان سے کہا کہ میرا کوڑا مجھے پکڑا دیجئے۔ انہوں نے کہا کہ اس کام میں ہم آپ کی مدد نہیں کریں گے۔ میں نے اتر کر اسے لے لیا۔ پھر میں اس (گورخر) کے پیچھے لگ گیا اور برابر پیچھا کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے اسے پچھاڑ لیا۔ پس میں ان کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ اسے لاد کر لے آیئے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم تو اسے ہاتھ بھی نہیں لگائیں گے۔ پس میں خود اسے لاد کر لوگوں کے پاس لے آیا۔

[illegible]

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَمِائَةِ رَاكِبٍ وَأَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ نَرْصُدُ عِيرًا لِقُرَيْشٍ فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّيَ جَيْشَ الْخَبَطِ وَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا بِوَدَكِهِ حَتَّى صَلَحَتْ أَجْسَامُنَا قَالَ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ وَكَانَ فِينَا رَجُلٌ فَلَمَّا اشْتَدَّ الْجُوعُ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَهَاهُ أَبُو عُبَيْدَةَ۔

سواروں کو روانہ فرمایا اور ہمارے امیر لشکر حضرت ابوعبیدہ تھے اور ہم قریش کے قافلے کی گھات میں تھے۔ پس ہمیں سخت بھوک کا سامنا کرنا پڑا حتیٰ کہ ہم نے پتے بھی کھائے اسی لیے اسے جیش الخبط کہتے ہیں۔ سمندر نے ایک مچھلی باہر پھینک دی جسے عنبر مچھلی کہتے ہیں۔ ہم نصف مہینے تک اس کا گوشت کھاتے اور اس کی چربی سے مالش کرتے رہے یہاں تک کہ ہمارے جسم درست ہو گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت ابوعبیدہ نے اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی لے کر کھڑی کر دی تو ایک سوار اس کے نیچے سے نکل گیا۔ ہم میں سے ایک آدمی ایسا بھی تھا کہ جب بھوک ہم پر غلبہ کرتی تو وہ تین اونٹ ذبح کر دیتا۔ پھر اس نے تین اونٹ ذبح کیے۔ پھر اسے حضرت ابوعبیدہ نے منع کر دیا۔

ف: تین سو سواروں کا یہ لشکر قافلہ قریش کی گھات میں روانہ کیا گیا تھا۔ یہ حضرات بڑی آزمائش میں مبتلا ہوئے کہ زاد راہ قریباً ختم ہو گیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ سارا زاد راہ جمع کیا گیا اور امیر لشکر حضرت ابوعبیدہ ابن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم سے روزانہ کسی ایک کھجور ملنے لگی۔ کسی نے اس حدیث کے راوی سے پوچھا کہ سارے دن میں ایک کھجور سے کیا بنتا ہوگا۔ فرمایا کہ اس ایک کھجور روزانہ کی قدر بھی ہمیں اس وقت معلوم ہوئی جب اس کا ملنا بھی بند ہو گیا اور درختوں کے پتوں پر گزر اوقات ہونے لگی۔ اسی لیے اس لشکر کا نام جیش الخبط پڑ گیا تھا۔

جب یہ ساحلِ سمندر کے ساتھ ساتھ جا رہے تھے تو خدائے ذوالمنن نے سمندر سے ایک بہت بڑی عنبر مچھلی ان کی طرف پھینک دی۔ یہ حضرات آدھا مہینہ اس کا گوشت کھاتے رہے اور اس کی چربی سے مالش کرتے رہے جس کے باعث بھوک کی وجہ سے جو کمزوری لاحق ہو گئی تھی وہ جاتی رہی اور خوب تازہ دم ہو گئے۔ غور کا مقام ہے کہ وہ ایک ایک کھجور کھا کر جہاد کرنے کا عزم لیے ہوئے تھے۔ حتیٰ کہ درختوں کے پتوں پر گزر اوقات ہونے لگی تب بھی ان بزرگوں کے پائے استقلال میں جنبش نہیں آئی تھی۔ اس طرح کی تکلیفیں اٹھا کر اسلاف نے اسلام کو ہم تک پہنچانے کا اہتمام کیا تھا۔ ضروری ہے کہ ہم احسان فراموش نہ بنیں اور پوری امت محمدیہ ان محسنوں کو انتہائی قدر کی نگاہوں سے دیکھیں اور ان کا ذکر ہمیشہ اچھے لفظوں میں کریں۔ بجا طور پر وہ ساری امت کی طرف سے حسن سلوک کے مستحق ہیں۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یار و جاں نثار اور اعیان و انصار ہونے کی بدولت ان حضرات کا حق بنتا ہے کہ ہر صاحب ایمان ان کے راستے میں دیدہ و دل کا فرش بچھائے، اُن سے دلی محبت کرے اور ان سے محبت رکھنے کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ہی کا ایک حصہ شمار کیا جائے اور ان سے عداوت رکھنا گویا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عداوت رکھنا ہے۔ خدائے ذوالمنن ہمیں اُن بزرگوں کا حق پہچاننے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین۔

بَابُ ٣١ - أَكْلِ الْجَرَادِ

ٹڈی کھانا

٥٠٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَوْ سِتًّا كُنَّا نَأْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ قَالَ سُفْيَانُ

ابو یعفور کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ چھ یا سات غزوات میں شرکت کی اور ہم آپ کے ساتھ ٹڈی کھایا کرتے تھے۔

وَأَبُو عَوَانَةَ وَإِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى سَبْعَ غَزَوَاتٍ

بَابُ ٣٠٢ آنِيَةِ الْمَجُوسِ وَالْمَيْتَةِ

٢٥٩ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنَّا بِأَرْضِ أَهْلِ الْكِتَابِ فَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ فَلَا تَأْكُلُوا فِي آنِيَتِهِمْ إِلَّا أَنْ لَا تَجِدُوا بُدًّا فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا بُدًّا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكُمْ بِأَرْضِ صَيْدٍ فَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَكُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْهُ.

٢٦٠ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا أَمْسَوْا يَوْمَ فَتَحُوا خَيْبَرَ أَوْقَدُوا النِّيرَانَ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا أَوْقَدْتُمْ هَذِهِ النِّيرَانَ. قَالُوا لُحُومُ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ. قَالَ أَهْرِيقُوا مَا فِيهَا وَاكْسِرُوا قُدُورَهَا. فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ: نُهَرِيقُ مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ ذَاكَ.

بَابُ ٣٠٣ التَّسْمِيَةِ عَلَى الذَّبِيحَةِ وَمَنْ تَرَكَ مُتَعَمِّدًا.

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَنْ نَسِيَ فَلَا بَأْسَ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ. وَالنَّاسِي لَا يُسَمَّى فَاسِقًا وَقَوْلُهُ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ

دوسری سند کے ساتھ حضرت ابن ابی اوفیٰ سے سات غزوات مروی ہیں۔

مجوسیوں کے برتن اور مردار

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں لہٰذا ان کے برتنوں میں کھالیتے ہیں اور شکار کی زمین میں رہتے ہیں لہٰذا میں اپنی کمان اور اپنے سکھائے ہوئے اور بغیر سکھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرتا ہوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تم نے ذکر کیا کہ تم اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہو تو ان کے برتنوں میں نہ کھایا کرو مگر جبکہ کوئی چارہ کار نہ ہو یعنی اگر کوئی اور برتن نہ ملے تو دھو کر ان میں کھا لو اور جو تم نے ذکر کیا کہ شکار کی جگہ میں رہتے ہو۔ تو جب تم اپنی کمان سے شکار کرو تو اس پر بسم اللہ پڑھو اور کھا لیا کرو اور جو تم بغیر سکھائے ہوئے کتے کے ذریعے شکار کرو تو اگر اس کے ذبح کرنے کا موقع مل جائے تو کھا لیا کرو۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس روز خیبر فتح ہوا اس کی شام کو لوگوں نے آگ جلائی ہوئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے یہ آگ کیا چیز پکانے کے لیے جلائی ہوئی ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ پالتو گدھوں کا گوشت پکانے کے لیے۔ فرمایا کہ جو ہانڈیوں میں ہے اسے الٹ دو اور ہانڈیوں کو توڑ دو۔ ایک شخص کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ ہم گوشت کو الٹ دیں اور ہانڈیوں کو دھو نہ لیں! پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چلو ایسا کر لو۔

ذبیحہ پر بسم اللہ پڑھنا اور جان بوجھ کر چھوڑنا۔

ابن عباس کا قول ہے کہ جو بھول جائے تو کوئی حرج نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور اسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا اور وہ بے شک حکم عدولی ہے" (سورۃ الانعام، آیت ۱۲۱) اور بھول جانے والے کو فاسق نہیں کہا جاتا۔ نیز ارشاد ربانی ہے: "اور بے شک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں کہ تم سے

sunnahschool.blogspot.com

وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ

١٣٦١ - حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ ابْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ فَأَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ فَعَجِلُوا فَنَصَبُوا الْقُدُورَ فَدُفِعَ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا. قَالَ وَقَالَ جَدِّي إِنَّا لَنَرْجُوا أَوْ نَخَافُ أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ فَقَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْهُ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ.

باب ٣٠٤ مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَالْأَصْنَامِ

١٣٦٢ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِأَسْفَلِ بَلْدَحٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَقَدَّمَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةً فِيهَا لَحْمٌ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَا آكُلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ وَلَا آكُلُ إِلَّا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ.

باب ٣٠٥ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جنگ میں اور اگر تم ان کا کہنا مانو تو اس وقت تم مشرک ہو گے (حوالہ مذکورہ)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ذوالحلیفہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ جب لوگوں کو سخت بھوک کا سامنا کرنا پڑا۔ غنیمت میں ہمیں اونٹ اور بکریاں ملی تھیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پچھلے حضرات کے ساتھ تھے۔ پس لوگوں نے جلدی کی دیکھ جانور ذبح کر لیے اور ہانڈیاں چڑھا دیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو آپ کے حکم سے ہانڈیاں الٹا دی گئیں۔ پھر آپ نے غنیمت کی تقسیم فرمائی اور ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر رکھا۔ پھر ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ لوگوں کے پاس گھوڑے کم تھے کہ اسے پکڑتے لہٰذا وہ عاجز رہ گئے۔ پس ایک آدمی نے اس کی جانب تیر پھینکا تو اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان چارپایوں میں بھی بھاگ جانے والے اور وحشی جانور ہوتے ہیں، لہٰذا جب کوئی جانور بھاگ جائے تو اس کے ساتھ یہی کیا کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے دادا جان عرض گزار ہوئے کہ ہمیں امید یا ڈر ہے کہ جب کل ہمارا دشمن سے آمنا سامنا ہوگا اور ہمارے پاس چھری نہ ہو تو کیا ہم بانس سے ذبح کر لیا کریں۔ فرمایا کہ جو چیز خون بہادے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھالو، سوائے دانت اور ناخن کے اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

جو تھانوں پر اور بتوں کے لیے ذبح کیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ زید بن عمرو بن نفیل سے آپ کی بلدح کے نشیب میں ملاقات ہوئی اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اس نے دسترخوان پیش کیا جس پر گوشت بھی تھا تو آپ نے اس کے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ میں اس میں سے نہیں کھاتا جو تم اپنے تھانوں پر ذبح کرتے ہو اور میں نہیں کھاتا مگر جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرنا چاہیے۔

فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ۔

۴۶۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ قَالَ ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُضْحِيَةً ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا أُنَاسٌ قَدْ ذَبَحُوا ضَحَايَاهُمْ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَآهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ ذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ حَتَّى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ۔

باب ۳۶ - مَا أَنْهَرَ الدَّمَ مِنَ الْقَصَبِ وَالْمَرْوَةِ وَالْحَدِيدِ۔

۴۶۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ سَمِعَ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَارِيَةً لَهُمْ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا بِسَلْعٍ فَأَبْصَرَتْ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا فَقَالَ لِأَهْلِهِ لَا تَأْكُلُوا حَتَّى آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ أَوْ حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَنْ يَسْأَلُهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَعَثَ إِلَيْهِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَكْلِهَا۔

۴۶۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ أَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ تَرْعَى غَنَمًا لَهُ بِالْجُبَيْلِ الَّذِي بِالسُّوقِ وَهُوَ بِسَلْعٍ فَأُصِيبَتْ شَاةٌ فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا فَذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ بِأَكْلِهَا۔

۴۶۶ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَيْسَ لَنَا مُدًى فَقَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ لَيْسَ الظُّفُرَ وَالسِّنَّ أَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَأَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَنَدَّ

حضرت جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ قربانی کی تو ایسا ہوا کہ بعض حضرات نے نماز عید سے پہلے ہی اپنی قربانی کو ذبح کر دیا۔ جب فارغ ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ انہوں نے نماز سے پہلے ہی قربانیاں ذبح کر لی ہیں تو آپ نے فرمایا کہ جو نماز سے پہلے ذبح کر چکا اسے چاہیئے کہ اس کی جگہ دوسری قربانی دے اور جس نے ہمارے نماز پڑھ لینے تک ذبح نہیں کیا تو اسے چاہیئے کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

جو چیز خون بہادے اس سے ذبح کرو

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بتایا کہ ان کی ایک لونڈی سلع پہاڑ کے اوپر بکریاں چرا رہی تھی۔ اس نے دیکھا کہ ایک بکری قریب المرگ ہے تو ایک پتھر توڑ کر اسے ذبح کر لیا پس حضرت کعب نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ اسے نہ کھاؤ یہاں تک کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر معلوم نہ کرلوں یا کسی کو آپ کی خدمت میں بھیج کر دریافت نہ کرلوں۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے یا کسی کو آپ کے پاس بھیجا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کھا لینے کا حکم فرمایا۔

بنی سلمہ کے ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن کعب سے روایت کی ہے کہ ان کے والد حضرت کعب بن مالک کی ایک لونڈی سلع پہاڑ کی ایک چوٹی پر بکریاں چرا رہی تھی تو ان کی ایک بکری بیمار ہو گئی پس اس نے ایک پتھر توڑا اور اسے ذبح کر دیا۔ پس انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے اسے کھانے کا انہیں حکم دیا۔

رافع نے اپنے دادا جان حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ ہمارے پاس چھری نہیں ہوتی تو آپ نے فرمایا کہ جو چیز خون بہادے وہ کافی ہے اور دانت ہڈی ہے اور ایک اونٹ بھاگ گیا، پس اسے روک لیا گیا۔ پس ارشاد ہوا کہ ان اونٹوں کی عادت بھی وحشی جانوروں

بعير فحبسه فقال: إن لهذه الإبل أوابد كأوابد الوحش فما غلبكم منها فاصنعوا به هكذا.

جیسی ہے توان میں سے اگر کوئی تمہیں تھکا دے تو اس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا کرو۔

باب ۳۰۷ ذبيحة المرأة والأمة

۴۶۷ ۔ حدثنا صدقة أخبرنا عبدة عن عبيد الله عن نافع عن ابن لكعب بن مالك عن أبيه أن امرأة ذبحت شاة بحجر فسئل النبي صلى الله عليه وسلم عن ذلك فأمر بأكلها. وقال الليث حدثنا نافع أنه سمع رجلا من الأنصار يخبر عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم أن جارية لكعب بهذا.

عورت اور لونڈی کا ذبیحہ۔

ابن کعب بن مالک نے اپنے والد ماجد رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے پتھر کے ساتھ بکری ذبح کی پس اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تو آپ نے اس کے کھانے کا حکم فرمایا۔ لیث، نافع، ایک انصاری آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے حضرت کعب کی لونڈی کا یہی واقعہ سنایا۔

۴۶۸ ۔ حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك عن نافع عن رجل من الأنصار عن معاذ بن سعد أو سعد بن معاذ أخبره أن جارية لكعب بن مالك كانت ترعى غنما بسلع فأصيبت شاة منها فأدركتها فذبحتها بحجر فسئل النبي صلى الله عليه وسلم فقال كلوها.

انصار کے ایک آدمی نے حضرت معاذ بن سعد سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب بن مالک کی لونڈی سلع پہاڑی پر بکریاں چرا رہی تھی توان میں سے ایک بکری بیمار ہوگئی۔ پس وہ اس کے پاس گئی اور پتھر کے ساتھ اسے ذبح کر دیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے کھالو۔

باب ۳۰۸ لا يذكى بالسن والعظم والظفر

۴۶۹ ۔ حدثنا قبيصة حدثنا سفيان عن أبيه عن عباية بن رفاعة عن رافع بن خديج قال قال النبي صلى الله عليه وسلم كل يعني ما أنهر الدم إلا السن والظفر.

دانت، ہڈی اور ناخن سے ذبح نہ کیا جائے

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز خون بہادے اس کا ذبیحہ کھالو سوائے ذبیحۂ دانت و ناخن کے۔

باب ۳۰۹ ذبيحة الأعراب ونحوهم

۴۷۰ ۔ حدثنا محمد بن عبيد الله حدثنا أسامة بن حفص المدني عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها أن قوما قالوا للنبي صلى الله عليه وسلم إن قوما يأتونا باللحم لا ندري أذكروا اسم الله عليه أم لا فقال سموا عليه أنتم وكلوه قالت وكانوا حديثي عهد بالكفر

جاہلوں کا ذبیحہ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی ہے کہ کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ہم ایسے لوگ ہیں جن کے پاس گوشت آتا ہے اور ہم نہیں جانتے کہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں۔ ارشاد ہوا کہ تم اس پر بسم اللہ پڑھ کر کھا لیا کرو۔ حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ یہ زمانۂ کفر کے قریب کی بات ہے۔

تَابَعَهُ عَلِيٌّ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ وَتَابَعَهُ أَبُو خَالِدٍ وَالطُّفَاوِيُّ.

بَابُ ۳۱۰ ذَبَائِحِ أَهْلِ الْكِتَابِ وَشُحُومِهَا

مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ وَغَيْرِهِمْ. وَقَوْلِهِ تَعَالَى: اَلْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَا بَأْسَ بِذَبِيحَةِ نَصَارَى الْعَرَبِ وَإِنْ سَمِعْتَهُ يُسَمِّي لِغَيْرِ اللهِ فَلَا تَأْكُلْ وَإِنْ لَمْ تَسْمَعْهُ فَقَدْ أَحَلَّهُ اللهُ وَعَلِمَ كُفْرَهُمْ وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوُهُ وَقَالَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ: لَا بَأْسَ بِذَبِيحَةِ الْأَقْلَفِ.

۴۷۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مُحَاصِرِينَ قَصْرَ خَيْبَرَ فَرَمَى إِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيهِ شَحْمٌ فَنَزَوْتُ لِآخُذَهُ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: طَعَامُهُمْ ذَبَائِحُهُمْ.

بَابُ ۳۱۱ مَا نَدَّ مِنَ الْبَهَائِمِ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْوَحْشِ

وَأَجَازَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا أَعْجَزَكَ مِنَ الْبَهَائِمِ مِمَّا فِي يَدَيْكَ فَهُوَ كَالصَّيْدِ وَفِي بَعِيرٍ تَرَدَّى فِي بِئْرٍ مِنْ حَيْثُ قَدَرْتَ عَلَيْهِ فَذَكِّهِ، وَرَأَى ذَلِكَ عَلِيٌّ وَابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ.

۴۷۲ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ: اعْجَلْ أَوْ أَرِنْ، مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ. وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ

اسی طرح علی بن مدینی نے دراوردی سے روایت کی اور اسی طرح ابو خالد نے طفاوی سے۔

اہل کتاب اور حربی کافروں وغیرہ کا ذبیحہ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ آج تمہارے لیے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے (سورۃ المائدہ، آیت ۵)۔ زہری کا قول ہے کہ عرب کے نصاریٰ کے ذبح کیے ہوئے میں کوئی حرج نہیں اور اگر تم سنو کہ انہوں نے اللہ کے سوا کسی اور کا نام لے کر ذبح کیا تو نہ کھاؤ اور اگر تم نہ سنو تو اللہ نے اسے حلال کیا حالانکہ ان کا کفر معلوم ہے اور حضرت علی سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ حسن بصری اور ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ غیر مختون کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم قلعۂ خیبر کا محاصرہ کیے ہوئے تھے تو کسی شخص نے ایک تھیلا باہر پھینکا جس کے اندر چربی تھی میں اسے لینے کے لیے لپکا۔ جب میں نے مڑ کے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے نزدیک ہی تھے۔ پس مجھے آپ سے حیا آئی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ طعامہم سے ان کا ذبیحہ مراد ہے۔

جو جانور بھاگ جائے وہ وحشی کے حکم میں ہے۔

حضرت ابن مسعود نے اس کو جائز کہا ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ جو جانور تمہارے قبضے سے نکل کر بھاگ جائے وہ شکار ہے اور جو اونٹ کنوئیں میں گر جائے تو جہاں سے تم اسے ذبح کر سکتے ہو وہاں سے کرلو۔ حضرت علی، حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ کی رائے بھی یہی ہے۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کل ہماری دشمن سے مڈبھیڑ ہوگی اور ہمارے پاس چھری نہیں ہے۔ ارشاد فرمایا کہ ذبح جلد یا پھرتی سے کرنا چاہیے نیز جو چیز خون بہادے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو اسے کھاؤ لیکن دانت اور ناخن سے نہ ہو کیونکہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔ ہمیں غنیمت میں اونٹ اور بکریاں ہاتھ آئیں تو ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ پس ایک آدمی نے اسے

غَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوا بِهِ هٰكَذَا۔

تیر مار کر روک لیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان اونٹوں میں بھی بعض جنگلی جانوروں کی طرح وحشی ہیں لہٰذا جب وہ تمہارے قبضے سے نکل کر بھاگ جائیں تو ان کے ساتھ بھی یونہی کرو۔

بَابُ ۳۱۲ النَّحْرِ وَالذَّبْحِ. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ لَا ذَبْحَ وَلَا مَنْحَرَ إِلَّا فِي الْمَذْبَحِ وَالْمَنْحَرِ، قُلْتُ أَيُجْزِئُ مَا يُذْبَحُ أَنْ أَنْحَرَهُ؟ قَالَ نَعَمْ ذَكَرَ اللهُ ذَبْحَ الْبَقَرَةِ، فَإِنْ ذَبَحْتَ شَيْئًا يُنْحَرُ جَازَ، وَالنَّحْرُ أَحَبُّ إِلَيَّ. وَالذَّبْحُ قَطْعُ الْأَوْدَاجِ قُلْتُ فَيُخَلِّفُ الْأَوْدَاجَ حَتَّى يَقْطَعَ النِّخَاعَ، قَالَ لَا إِخَالُ، وَأَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ نَهَى عَنِ النَّخْعِ، يَقُولُ يَقْطَعُ مَا دُونَ الْعَظْمِ ثُمَّ يَدَعُ حَتَّى تَمُوتَ وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى، وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً. وَقَالَ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ. وَقَالَ سَعِيدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: الذَّكَاةُ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَأَنَسٌ إِذَا قَطَعَ الرَّأْسَ فَلَا بَأْسَ

نحر اور ذبح۔ ابن جریج نے عطاء کا قول نقل کیا ہے کہ ذبح اور نحر درست نہیں مگر حلق اور سینے پر۔ میں نے کہا کہ ذبح کرنے والے جانور کو اگر میں نحر کر دوں تو کیا یہ جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے گائے ذبح کرنے کا ذکر فرمایا ہے لہٰذا اگر تم نحر کرنے والے جانور کو ذبح کر دو تو جائز ہے جبکہ نحر میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے ذبح حلق کی رگوں کو کاٹنے کا نام ہے۔ میں نے کہا کہ کیا رگیں چھوڑ دی جائیں یہاں تک کہ حرام مغز کٹ جائے؟ انہوں نے کہا میں اسے مناسب نہیں سمجھتا اور نافع نے مجھے بتایا کہ حضرت ابن عمر نے حرام مغز کو کاٹنے سے منع فرمایا ہے وہ فرمایا کرتے کہ ہڈی تک کاٹ کر چھوڑ دیا کرو یہاں تک کہ جانور مر جائے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا کہ خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو" (سورۃ البقرہ، آیت ۶۷) اور فرمایا "تو انہوں نے اسے ذبح کیا اور ذبح کرتے معلوم نہ ہوتے تھے" (آیت ۷۱)۔ سعید نے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ ذبح حلق اور لبہ پر ہے۔ ابن عمر، ابن عباس

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ امْرَأَتِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ نَحَرْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَأَكَلْنَاهُ۔

ہشام بن عروہ کو ان کی اہلیہ محترمہ فاطمہ بنت منذر نے بتایا کہ حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم نے ایک گھوڑے کا نحر کیا اور پھر اسے ہم نے کھایا۔

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ سَمِعَ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ ذَبَحْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا وَنَحْنُ بِالْمَدِينَةِ فَأَكَلْنَاهُ۔

فاطمہ بنت منذر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں ہم نے گھوڑا ذبح کیا اور ہم مدینہ منورہ میں تھے تو ہم نے اسے کھایا۔

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ

حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم نے گھوڑا نحر کیا

قَالَتْ نَحَرْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَأَكَلْنَاهُ ، تَابَعَهُ وَكِيْعٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ فِي النَّحْرِ .

اور پھر ہم نے اسے کھایا ــــ نحر کے بارے میں وکیع، ابن عیینہ نے ہشام بن عروہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

بَابُ ۳۱۳ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْمُثْلَةِ وَالْمَصْبُوْرَةِ وَالْمُجَثَّمَةِ .

مثلہ، مصبورہ اور مجثمہ کرنا مکروہ ہے۔

۴۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَنَسٍ عَلَى الْحَكَمِ بْنِ أَيُّوْبَ فَرَأَى غِلْمَانًا أَوْ فِتْيَانًا نَصَبُوْا دَجَاجَةً يَرْمُوْنَهَا فَقَالَ أَنَسٌ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ .

ہشام بن زید کا بیان ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ساتھ حضرت حکم بن ایوب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پس میں نے چند لڑکوں یا نوجوانوں کو دیکھا کہ ایک مرغی کو باندھ کر اس پر تیر چلا رہے ہیں۔ حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے جانوروں کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَغُلَامٌ مِنْ بَنِيْ يَحْيَى رَابِطٌ دَجَاجَةً يَرْمِيْهَا فَمَشَى إِلَيْهَا ابْنُ عُمَرَ حَتَّى حَلَّهَا ثُمَّ أَقْبَلَ بِهَا وَبِالْغُلَامِ مَعَهُ فَقَالَ ازْجُرُوْا غُلَامَكُمْ عَنْ أَنْ يَصْبِرَ هٰذَا الطَّيْرَ لِلْقَتْلِ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُصْبَرَ بَهِيْمَةٌ أَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ .

اسحاق بن سعید بن عمرو نے اپنے والد محترم کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما حضرت یحیٰی بن سعید کے پاس گئے تو یحیٰی کی اولاد میں سے ایک لڑکے کو دیکھا کہ مرغی کو باندھ کر اسے پتھر مار رہا ہے تو حضرت ابن عمر اس کے پاس تشریف لے گئے یہاں تک کہ اسے آزاد کر دیا۔ پھر مرغی اور اس لڑکے کو ساتھ لے کر حضرت یحیٰی بن سعید کے پاس گئے اور کہا کہ اپنے لڑکے کو منع کیجئے کہ پرندے کو اس طرح بے بس نہ کیا کرے کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے مویشیوں وغیرہ کو باندھ کر قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَمَرُّوْا بِفِتْيَةٍ أَوْ بِنَفَرٍ نَصَبُوْا دَجَاجَةً يَرْمُوْنَهَا فَلَمَّا رَأَوُا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوْا عَنْهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا . تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ عَنْ شُعْبَةَ .

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے نزدیک تھا تو ان کا گزر چند لڑکوں یا آدمیوں کے پاس سے ہوا جو ایک مرغی کو باندھ کر نشانہ بازی کر رہے تھے۔ جب انہوں نے حضرت ابن عمر کو دیکھا تو منتشر ہو گئے اور حضرت ابن عمر نے دریافت فرمایا کہ یہ کام کس نے کیا ہے؟ بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر لعنت فرمائی ہے جو ایسا کام کرے ــ سلیمان نے بھی شعبہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ . وَقَالَ عَدِيٌّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر لعنت فرمائی ہے جو جانور کے ناک کان وغیرہ کاٹے ــ عدی، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی۔

۴۸۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن یزید

قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النُّهْبَةِ وَالْمُثْلَةِ.

باب ۳۱۳ الدَّجَاجِ

۳۸۱ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى يَعْنِي الْأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ دَجَاجًا.

۳۸۲ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ أَبِي تَمِيمَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ إِخَاءٌ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ أَحْمَرُ فَلَمْ يَدْنُ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ ادْنُ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ أَكَلَ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا آكُلَهُ فَقَالَ ادْنُ أُخْبِرْكَ أَوْ أُحَدِّثْكَ إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ وَهُوَ يَقْسِمُ نَعَمًا مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا قَالَ مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ثُمَّ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبٍ مِنْ إِبِلٍ فَقَالَ أَيْنَ الْأَشْعَرِيُّونَ أَيْنَ الْأَشْعَرِيُّونَ قَالَ فَأَعْطَانَا خَمْسَ ذَوْدٍ غُرَّ الذُّرَى فَلَبِثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي نَسِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ فَوَاللَّهِ لَئِنْ تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا فَرَجَعْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا اسْتَحْمَلْنَاكَ فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا فَظَنَنَّا أَنَّكَ نَسِيتَ يَمِينَكَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ حَمَلَكُمْ إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے لوٹ مار کرنے اور ناک کان وغیرہ اعضاء کاٹنے سے منع فرمایا۔

مرغ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا کہ آپ مرغ کا گوشت تناول فرما رہے تھے۔

* * *

زہدم کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے جبکہ ہمارے اور اس قبیلہ بنی جرم کے درمیان بھائی بندی تھی۔ ہمارے سامنے کھانا لایا گیا تو اس میں مرغ کا گوشت بھی تھا۔ لوگوں میں ایک سرخ رنگ والا آدمی بھی بیٹھا ہوا تھا لیکن وہ کھانے کے قریب نہ پھٹکا۔ حضرت ابوموسیٰ نے اس سے فرمایا کہ قریب آجاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغ کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ میں نے اسے کوئی چیز کھاتے ہوئے دیکھا جس کے باعث مجھے اس کے کھانے سے نفرت ہے اور اسی لیے میں نے قسم کھائی ہے کہ مرغ نہیں کھاؤں گا۔ فرمایا کہ نزدیک آجاؤ تاکہ میں تمہیں بتاؤں یا تمہارے سامنے بیان کروں کہ میں اشعری حضرات کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ خدمتِ عالی میں واقعہ عرض کروں لیکن اس وقت آپ غصے کی حالت میں تھے اور لوگوں میں صدقے کے جانور تقسیم فرما رہے تھے۔ ہم نے آپ سے سواری کیلئے جانور مانگا تو آپ نے ہمیں جانور نہ دینے کی قسم کھالی۔ فرمایا کہ میرے پاس کوئی جانور نہیں ہے کہ میں تمہیں اس پر سوار کروں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال غنیمت کے کافی اونٹ آگئے تو آپ نے فرمایا کہ اشعری لوگ کہاں ہیں؟ اشعری کہاں ہیں؟ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے ہمیں پانچ اونٹ مرحمت فرمائے جن کے رنگ سفید اور کوہان بلند تھے۔ ابھی ہم تھوڑی دور چلے گئے تھے کہ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قسم بھول گئے ہیں۔ خدا کی قسم اگر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی قسم یاد نہ کرائی تو ہم کبھی فلاح نہ پائیں گے۔ پس ہم نبی کریم

فَارَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا.

بَابُ ٣١٥ لُحُومِ الْخَيْلِ

٤٨٣ ـ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَاهُ.

٤٨٤ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَرَخَّصَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ.

بَابُ ٣١٦ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ، فِيهِ عَنْ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٤٨٥ ـ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ الْأَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ.

٤٨٦ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ. تَابَعَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ. وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَالِمٍ.

٤٨٧ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتْعَةِ عَامَ خَيْبَرَ وَلُحُومِ حُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ.

٤٨٨ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

کی خدمت میں واپس لوٹے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ہم نے آپ سے سواری کے لیے جانور مانگے تھے تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ میں تمہیں جانور نہ دوں گا۔

گھوڑے کا گوشت۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ہم نے گھوڑا ذبح کیا اور پھر ہم نے اسے کھایا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے روز گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑے کے گوشت کی رخصت (اجازت) مرحمت فرمائی۔

پالتو گدھوں کا گوشت۔

اس بارے میں حضرت سلمہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح عبداللہ بن مبارک، عبیداللہ، نافع سے اور ابواسامہ، عبیداللہ نے سالم سے روایت کی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے سال متعہ کرنے اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ (آج متعہ کا جواز پیش کرنے والے محض اپنی نفسانی خواہش کی تسکین کا سامان کرتے ہیں)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے

جو میں نظر آتا ہے تو بھلائی والی صورت کو اختیار کر لیتا اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں

عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَرَخَّصَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ.

۴۸۹ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَدِيٌّ عَنِ الْبَرَاءِ وَابْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ.

۴۹۰ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ. تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَعُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. وَقَالَ مَالِكٌ وَمَعْمَرٌ وَالْمَاجِشُونُ وَيُونُسُ وَابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ.

۴۹۱ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ أُكِلَتِ الْحُمُرُ. ثُمَّ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ أُكِلَتِ الْحُمُرُ. ثُمَّ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ أُفْنِيَتِ الْحُمُرُ. فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى فِي النَّاسِ: إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ وَإِنَّهَا لَتَفُورُ بِاللَّحْمِ.

۴۹۲ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ حُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ. فَقَالَ قَدْ كَانَ يَقُولُ ذَاكَ الْحَكَمُ بْنُ عَمْرٍو الْغِفَارِيُّ عِنْدَنَا بِالْبَصْرَةِ، وَلٰكِنْ أَبٰى ذَاكَ الْبَحْرُ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی وَقَرَأَ قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا.

بَابٌ ۳۱۔ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے خیبر کے روز گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑے کا گوشت کھانے کی رخصت (اجازت) مرحمت فرمائی۔

عدی بن ثابت نے حضرت براء ابن عازب اور حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت حرام فرمایا ہے ــــ اسی طرح زبیدی، عقیل نے ابن شہاب سے روایت کی ہے ــــ مالک، معمر، ماجشون، یونس اور ابن اسحاق نے زہری سے روایت کی نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے ہر پھاڑ کھانے والے درندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی نے آکر عرض کی کہ گدھے کھائے گئے۔ پھر دوسرے شخص نے آکر عرض کی کہ گدھے کھائے گئے۔ پھر تیسرا آدمی حاضر خدمت ہو کر عرض گذار ہوا کہ گدھے ختم کر دئے گئے۔ پس آپ نے ایک ندا کرنے والے کو حکم فرمایا تو اس نے لوگوں میں اعلان کیا کہ اللہ اور اس کا رسول تمہیں حکم دیتے ہیں کہ گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرماتے ہیں کیونکہ ناپاک ہے پس ہانڈیاں الٹ دی گئیں حالانکہ ان میں گوشت پک رہا تھا۔

سفیان بن عیینہ سے عمرو بن دینار نے کہا کہ میں نے حضرت جابر بن زید سے کہا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ بصرے میں ہمارے نزدیک حضرت حکم بن عمرو غفاری بھی یہی فرماتے ہیں لیکن علوم کا یہ سمندر یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس بات کا انکار کرتے ہیں اور انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

دانتوں والا ہر درندہ حرام ہے۔

۴۹۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ تَابَعَهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَالْمَاجِشُونُ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

ابو ادریس خولانی نے حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں سے پھاڑ کر کھانے والے ہر درندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح یونس، معمر، ابن عیینہ، ماجشون نے زہری سے روایت کی ہے۔

بَابُ ۳۱۸ جُلُودِ الْمَيْتَةِ

مُردار کی کھال۔

۴۹۴ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ بِإِهَابِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيِّتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا.

ابن شہاب کو عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی کہ انہیں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک مری ہوئی بکری کے پاس سے ہوا تو آپ نے فرمایا، تم نے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ تو مردار ہے۔ فرمایا کہ اس کا کھانا حرام کیا گیا ہے۔

۴۹۵ - حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَنْزٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ مَا عَلَى أَهْلِهَا لَوِ انْتَفَعُوا بِإِهَابِهَا.

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر ایک مردہ بکری کے پاس سے ہوا تو فرمایا، اس کے مالک کو کیا ہو گیا ہے؟ کاش اوہ اس کی کھال سے نفع اٹھاتا۔

بَابُ ۳۱۹ الْمِسْكِ

مشک۔

۴۹۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَكْلُومٍ يُكْلَمُ فِي اللّٰهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكَلْمُهُ يَدْمَى اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو راہِ خدا میں زخمی کیا جائے وہ قیامت کے روز اس حالت میں حاضر بارگاہ ہوگا کہ اس کے خون کا رنگ تو خون جیسا ہوگا لیکن اس کی خوشبو مشک جیسی ہوگی۔

۴۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھے اور برے مصاحب کی مثال مشک والے اور بھٹی دھونکنے والے جیسی

الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسُّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً.

ہے کیونکہ مشک والا یا تو تحفتہً تمہیں تھوڑی بہت دے گا، یا تم اس سے خرید لو گے ورنہ عمدہ خوشبو تو تمہیں پہنچ ہی جائے گی۔ رہی بھٹی والے لوہار کی بات تو یا تمہارے کپڑے جلا دے گا ورنہ تمہیں (بھٹی کی) بدبو تو پہنچ ہی جائے گی۔

ف: خون اور سوری کی طرح صحبت کو بھی انسان کی گفتار و کردار اور زاویۂ نظر میں بڑا دخل ہے۔ نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے والے کو نیکی کی جانب رغبت ہوگی اور بُرے آدمیوں کے پاس بیٹھنے والا برائی کی طرف مائل ہوتا چلا جائے گا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہمیشہ نیک آدمیوں کی صحبت میں بیٹھنے کی کوشش کی جائے جبکہ بُرے آدمی کی صحبت میں بیٹھنے سے تو تنہا بیٹھا رہنا بھی بہتر ہے۔ بڑے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کو اللہ والوں کی صحبت میسر آ جائے۔ اگر کسی کو ایسا کوئی مل جاتا ہے تو اس کی صحبت کو اپنے اوپر لازم کر لینا چاہیے کیونکہ اس پُرفتن دور میں یہ چیز بڑی حد تک نایاب ہے۔ اس کی افادیت ایسی ہے۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اللہ والوں سے مراد وہ بزرگ ہیں جو فکرِ آخرت بانٹتے ہیں۔ وہ اپنی اور دوسروں کی اُخروی زندگی سنوارنے میں کوشاں رہتے ہیں۔ ان کی ساری بھاگ دوڑ اُخروی، اصل اور دائمی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے ہوتی ہے۔ وہ اسی انداز پر زندگی گزارنے کی کوشش کرتے ہیں جس کا نمونہ ہادیٔ اعظم سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیش فرمایا تھا۔ وہ اپنے اوپر یہی رنگ چڑھاتے ہیں اور کوشاں رہتے ہیں کہ دوسروں کو بھی اسی رنگ میں رنگ دیں۔ کیونکہ مقصودِ زندگی یہی ہے۔

جن علماء کی بھاگ دوڑ دنیا کمانے یا شہرت پانے کے لیے ہو، وہ علمائے سُو ہیں اور ان کی صحبت زہرِ قاتل ہے۔ نیز جن علماء نے اولیاء اللہ والے دین و مذہب کو چھوڑ کر پیچھے اسلام کے نام سے حق باتیں بتانے کے بہانے رنگ برنگے اسلام بنا کر کھڑے کیے ہوئے ہیں، وہ اصل اسلام کے خیر خواہ نہیں بلکہ بدخواہ ہیں۔ در اصل وہ انبیائے کرام اور اولیائے عظام سے روگرداں ہیں۔ ان کے اصل اسلام، اصل دین و مذہب سے روگرداں ہیں۔ ان کے پاس اپنے بڑوں کے گھڑے ہوئے جعلی اسلام ہیں۔ انہوں نے غیر مسلموں کے اشاروں پر مسلمانوں کی جمعیت کو توڑا ہے۔ ان کو فرقوں میں بانٹ کر آپس میں متحارب کر دیا ہے۔ ایسے تمام علماء سے کوسوں دُور رہنا بہت ہی ضروری ہے۔ ان کی صحبت سے خواہ اور کچھ نہ بگڑے لیکن ایمان کی دولت پلّے نہیں رہتی۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے شر سے تمام مسلمانوں کو محفوظ رکھے، آمین۔

باب ۳۲۰- الْأَرْنَبِ

۸۰۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا وَنَحْنُ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغِبُوا فَأَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِوَرِكَيْهَا أَوْ قَالَ بِفَخِذَيْهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهَا.

خرگوش

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مرّ الظہران کے مقام پر ہم نے ایک خرگوش کو بھگایا۔ کچھ لوگ اسے پکڑنے دوڑے لیکن قابو نہ پا سکے۔ آخرکار میں نے اسے پکڑ لیا۔ میں اسے لے کر حضرت ابوطلحہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کی دونوں رانیں یا دونوں کولھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیئے تو آپ نے انہیں قبول فرما لیا۔

باب ۳۲۱ الضَّبِّ

۴۹۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضَّبُّ لَسْتُ آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ.

۵۰۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُونَةَ فَأُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ أَخْبِرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ فَقَالُوا هُوَ ضَبٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَفَعَ يَدَهُ فَقُلْتُ أَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَا وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ

باب ۳۲۲ إِذَا وَقَعَتِ الْفَأْرَةُ فِي السَّمْنِ الْجَامِدِ أَوِ الذَّائِبِ.

۵۰۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ. قِيلَ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ مَعْمَرًا يُحَدِّثُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ إِلَّا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مِرَارًا.

۵۰۲ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ

گوہ

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نہ خود گوہ کھاتا ہوں اور نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت میمونہ کے کاشانہ اقدس میں داخل ہوئے۔ پس آپ کی خدمت میں ایک بھنی ہوئی گوہ پیش کی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی طرف اپنا دست مبارک بڑھایا۔ اس وقت بعض مستورات نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دینا چاہیے کہ وہ کس چیز کے کھانے کا ارادہ فرما رہے ہیں۔ پس وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! یہ گوہ ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنا دست مبارک اٹھا لیا۔ میں (حضرت خالد) نے کہا کہ یا رسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا کہ نہیں لیکن یہ میری قوم کے علاقے میں پائی نہیں جاتی لہٰذا میں اس سے نفرت کرتا ہوں۔ حضرت خالد فرماتے ہیں کہ پھر میں نے اسے اپنی جانب کھینچ لیا اور کھانے لگا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ

منجمد یا بہنے والے گھی میں چوہا گرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک چوہا گھی میں گر کر مر گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ پس آپ نے فرمایا کہ اسے اور اس کے ارد گرد کے گھی کو نکال کر پھینک دو اور باقی گھی کو کھا لو۔ سفیان سے کہا گیا کہ معمر تو زہری اور سعید بن مسیب کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے تو زہری سے صرف اسی سند یعنی عبیداللہ، ابن عباس، میمونہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سنا ہے اور اسے ان سے بار بار سنا ہے۔

یونس نے زہری سے اس جانور کے بارے میں جو

يونس عن الزهري عن الدابة تموت في الزيت والسمن وهو جامد أو غير جامد، الفأرة أو غيرها قال بلغنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمر بفأرة ماتت في سمن فأمر بما قرب منها فطرح ثم أكل عن حديث عبيد الله بن عبد الله.

۵۰۳۔ حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثنا مالك عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس عن ميمونة رضي الله عنهم قالت سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن فأرة سقطت في سمن فقال ألقوها وما حولها وكلوه.

باب ۳۲۲ الوسم والعلم في الصورة۔

۵۰۴۔ حدثنا عبيد الله بن موسى عن حنظلة عن سالم عن ابن عمر أنه كره أن تعلم الصورة وقال ابن عمر نهى النبي صلى الله عليه وسلم أن تضرب. تابعه قتيبة حدثنا العنقزي عن حنظلة وقال تضرب الصورة.

۵۰۵۔ حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة عن هشام بن زيد عن أنس قال: دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم بأخ لي يحنكه وهو في مربد له فرأيته يسم شاة حسبته قال في آذانها.

باب ۳۲۳ إذا أصاب قوم غنيمة فذبح بعضهم غنما أو إبلا بغير أمر أصحابهم لم تؤكل لحديث رافع عن النبي صلى الله عليه وسلم. وقال طاوس وعكرمة في ذبيحة السارق: اطرحوه.

۵۰۶۔ حدثنا مسدد حدثنا أبو الأحوص حدثنا سعيد بن مسروق عن عباية بن رفاعة عن أبيه عن جده رافع بن خديج قال: قلت

روغن زیتون یا گھی میں گر کر مرجائے اور وہ چیز منجمد ہو یا پگھلی ہوئی اور جانور خواہ چوہا ہو یا کوئی اور، روایت کی ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھی میں مرے ہوئے چوہے کے نکال پھینکنے کا حکم دیا اور حکم فرمایا کہ اردگرد کا گھی پھینک دیا جائے چنانچہ اسے پھینک کر باقی کھا لیا گیا۔ یہ حدیث عبیداللہ بن عبداللہ کے طریق پر ہے۔

عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چوہے کے بارے میں پوچھا گیا جو گھی میں گر جائے۔ ارشاد فرمایا کہ اسے اور اس کے اردگرد کے گھی کو نکال کر باقی کو کھالو۔

چہرے پر داغ یا نشان لگانا۔

سالم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما چہرے پر نشان لگانے کو ناپسند فرماتے تھے۔ حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (چہرے پر) مارنے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت حنظلہ کی روایت میں تُعرب کی جگہ تضرب الصورۃ ہے۔

ہشام بن زید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں اپنے بھائی کو لے کر اس کی تحنیک کروانے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ اونٹوں کے تھان میں تھے تو آپ ایک بکری کو داغ رہے تھے۔ میرا خیال ہے کہ اس کے

مشترکہ مال غنیمت میں سے اگر ایک آدمی کسی جانور کو ذبح کرلے۔ ایسے جانور کا گوشت نہیں کھانا چاہیے جیسا کہ حضرت رافع نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ طاؤس اور عکرمہ کا قول ہے کہ چوری کے ذبیحہ کو پھینک دو۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ کل ہم نے دشمن سے مقابلہ کرنا ہے لیکن (راوی) ہمارے پاس جانور

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّا نَلْقَى العَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلُوا مَا لَمْ يَكُنْ سِنٌّ وَظُفُرٌ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الحَبَشَةِ وَتَقَدَّمَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَأَصَابُوا مِنَ الغَنَائِمِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ النَّاسِ فَنَصَبُوا قُدُورًا فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ وَقَسَمَ بَيْنَهُمْ وَعَدَلَ بَعِيرًا بِعَشْرِ شِيَاهٍ ثُمَّ نَدَّ بَعِيرٌ مِنْ أَوَائِلِ القَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ: إِنَّ لِهٰذِهِ البَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هٰذَا فَافْعَلُوا مِثْلَ هٰذَا.

باب ٣٢٥ إِذَا نَدَّ بَعِيرٌ لِقَوْمٍ فَرَمَاهُ

بَعْضُهُمْ بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ فَأَرَادَ إِصْلَاحَهُمْ فَهُوَ جَائِزٌ لِخَبَرِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٥٠٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَدَّ بَعِيرٌ مِنَ الإِبِلِ قَالَ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ، قَالَ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ لَهَا أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا، قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَكُونُ فِي المَغَازِي وَالأَسْفَارِ فَنُرِيدُ أَنْ نَذْبَحَ فَلَا تَكُونُ مُدًى قَالَ: أَرِنْ مَا نَهَرَ أَوْ أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ غَيْرَ السِّنِّ وَالظُّفُرِ فَإِنَّ السِّنَّ عَظْمٌ وَالظُّفُرَ مُدَى الحَبَشَةِ

باب ٣٢٦ أَكْلِ المُضْطَرِّ لِقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا

الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ۝ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ

ذبح کرنے کے لیے) چھری نہیں ہے۔ فرمایا کہ جو چیز خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھالو جبکہ دانت یا ناخن سے ذبح نہ کیا ہو اور میں تمہیں اس بارے میں بتاتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔ پھر کچھ لوگوں نے جلدی کی اور انہیں غنیمت کے جانور مل گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پچھلے لوگوں کے ساتھ تھے۔ انہوں نے جانور ذبح کرکے) ہانڈیاں چڑھادیں۔ پس آپ کے حکم سے انہیں الٹا دیا گیا اور لوگوں کے درمیان انہیں تقسیم کیا گیا جبکہ دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر رکھا گیا۔ پس اگلے لوگوں کے پاس سے ایک اونٹ بھاگ نکلا اور ان کے ساتھ کوئی گھوڑ سوار نہ تھا۔ پس ایک آدمی نے اس کو تیر مارا اور اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ ارشاد ہوا کہ ایسے جانور بھی وحشی جانوروں کی طرح بھاگ جاتے ہیں لہٰذا جب کوئی بھاگے۔

بھاگے ہوئے اونٹ کو کوئی آدمی تیر سے شکار کرلے۔ اگر بھلائی کا ارادہ ہو تو جائز ہے جیسا کہ حضرت رافع نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو اونٹوں میں سے ایک اونٹ بھاگ کھڑا ہوا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اس کو تیر مارا اور روک لیا۔ حضور نے فرمایا کہ ان جانوروں میں بھی وحشی جانوروں کی طرح بھاگنے والے ہوتے ہیں۔ پس جو تمہارے قابو سے باہر ہو جائے تو اس کے ساتھ یہی کیا کرو۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہم جہاد اور سفر میں ہیں۔ پس ہم چاہتے ہیں کہ جانور ذبح کریں لیکن ہمارے پاس چھری نہیں ہے۔ فرمایا کہ اس چیز سے ذبح کرلو جو خون بہادے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھالو، ماسوائے دانت اور ناخن کے کیونکہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

❖　❖　❖

حالتِ اضطرار میں کھانا

چنانچہ ارشاد باری تعالےٰ ہے:۔ اے ایمان والو! کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور اللہ کا احسان مانو اگر اسی کی عبادت کرتے ہو۔ اس نے یہی تم پر حرام کیے ہیں مردار

الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَقَالَ فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ وَقَوْلِهِ فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ. وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا

مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ وَإِنَّ كَثِيرًا لَيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ. وَقَالَ فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاشْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْأَضَاحِيِّ

بَابُ ٣٢ سُنَّةِ الْأُضْحِيَّةِ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ هِيَ سُنَّةٌ وَمَعْرُوفٌ

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ الْإِيَامِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ مَنْ فَعَلَهُ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلُ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَقَدْ ذَبَحَ

اور خون اور سؤر کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا تو جو ناچار ہو، نہ یوں کہ خواہش سے کھائے اور نہ یوں کہ ضرورت سے آگے بڑھے تو اس پر گناہ نہیں بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (سورۃ البقرۃ، آیت ۱۷۳) ـــ اور فرمایا: ـــ تو جو بھوک پیاس کی شدت میں ناچار ہو، یوں کہ گناہ کی طرف نہ جھکے (سورۃ المائدہ، آیت ۳) ـــ نیز فرمایا: ـــ تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اس کی آیتیں مانتے ہو اور تمہیں کیا ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا،

وہ تو تم سے مفصل بیان کر چکا جو کچھ تم پر حرام ہوا مگر جب تمہیں اس سے مجبوری ہو اور بے شک بہتیرے اپنی خواہشوں سے گمراہ کرتے ہیں بے علم کے۔ بے شک تمہارا رب حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے۔ (سورۃ الانعام، آیت ۱۱۸، ۱۱۹) ـــ یہ بھی فرمایا: ـــ تم فرماؤ، میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کھانا حرام ہے مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں کا بہتا خون یا سؤر کا گوشت کہ نجاست ہے یا بے حکمی کا جانور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا، تو جو ناچار ہوا، نہ یوں کہ آپ خواہش کرے اور نہ یوں کہ ضرورت سے بڑھے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (سورۃ الانعام، آیت ۱۴۵) ـــ ارشاد ربانی ہے: ـــ تو اللہ کی دی ہوئی روزی حلال پاکیزہ کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کو پوجتے ہو تم پر تو یہی حرام کیا ہے مردار اور خون اور سؤر کا گوشت اور وہ جس کے ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام پکارا گیا پھر جو ناچار ہو نہ خواہش کرتا اور نہ حد سے بڑھتا تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (سورۃ النحل، آیت ۱۱۵)۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قربانی کا بیان

قربانی کرنا سنت ہے۔

حضرت ابن عمر کا قول ہے کہ یہ مشہور سنت ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ـ آج (عید الاضحیٰ) کے روز جو کام ہم سب سے پہلے کرتے ہیں وہ نماز ہے، پھر ہم واپس لوٹتے ہیں تو قربانی کرتے ہیں۔ جس نے اس طرح کیا اس نے ہمارے طریقے کو پا لیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ اس کے گھر والوں کے لیے گوشت ہے جس کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں۔ حضرت ابو بردہ بن دینار کھڑے ہوئے جو نماز سے پہلے قربانی کر چکے

فَقَالَ اِنَّ عِنْدِیْ جَذَعَةً فَقَالَ اِذْبَحْهَا وَلَنْ تُجْزِیَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ قَالَ مُطَرِّفٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ تَمَّ نُسُكُهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

تھے اور عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس ایک بکرا ہے۔ ارشاد ہوا کہ اس کو ذبح کر دو اور تمہارے بعد دوسرے کا ایسا کرنا کافی نہیں ہے۔ حضرت براء کا بیان ہے کہ نبی کریم نے فرمایا کہ جس نے نماز کے بعد قربانی کی تو اس کی قربانی پوری ہو گئی اور اس نے مسلمانوں کے طریقے کو پا لیا۔

حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس موقع پر چھ ماہ کے بکری کے بچے کی قربانی پیش کرنے کی اجازت فرمائی۔ ائمہ دین نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص سے شمار کیا ہے کہ اپنے مخصوص خداداد اختیار کی وجہ سے آپ نے انہیں اجازت مرحمت فرمائی جبکہ شرعاً بکری، بکرے کی عمر ایک سال ہونا ضروری ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصوصی خداداد اختیارات ثابت کرنے کی غرض سے امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے **جو ایمان افروز، خار جبیت سوز رسالہ الامن والعلی کے نام سے لکھا تھا اس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصوصی اختیارات** علاوہ آیات مقدسہ اور تین سو احادیث مطہرہ سے ثابت کیے ہیں۔ اُنہی رسالے کے اندر اسی حدیث پر بحث کرتے ہوئے انھوں نے تحریر فرمایا ہے:۔ ـــــ "صحیحین میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ اُن کے ماموں حضرت ابو بُردہ بن نیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی تھی جب معلوم ہوا کہ یہ کافی نہیں تو عرض کی یا رسول اللہ! وہ تو میں کر چکا، اب میرے پاس چھ مہینے کا بکری کا بچہ ہے مگر سال بھر والے سے اچھا ہے۔ فرمایا:۔

اِجْعَلْهُ مَكَانَهٗ وَلَنْ تَجْزِیَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ۔

اُس کی جگہ اسے کر دو اور ہرگز اتنی عمر کی بکری تمہارے بعد دوسرے کی قربانی میں کافی نہ ہو گی۔

ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں اسی حدیث کے نیچے ہے:۔

خُصُوْصِیَّةً لَّهٗ لَا تَكُوْنُ لِغَیْرِهٖ اِذْ كَانَ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّخُصَّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْكَامِ۔

یہ اُن (حضرت ابو بردہ) کو خصوصیت بخشی جس میں دوسرے کا حصہ نہیں، اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار تھا کہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرما دیں۔

صحیحین میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قربانیاں [illegible] ان کے حصہ میں شش ماہہ بکری آئی۔ حضور سے حال عرض کیا۔ فرمایا ضَحِّ بِهَا تم اس کی قربانی کر دو۔ سنن بیہقی میں بسند صحیح اتنا زائد ہے:۔

وَلَا رُخْصَةَ فِیْهَا لِاَحَدٍ بَعْدَكَ۔

تمہارے بعد اور کسی کے لیے اس میں رخصت نہیں۔

شیخ محقق اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں اسی حدیث کے نیچے فرماتے ہیں:۔ ـــــ "احکام مفوض بود بوے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بر قول صحیح" ـــــ اس حدیث کا یہ مضمون الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ اسی جلد کی حدیث ۵۱۲، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۳، ۵۲۴ اور ۵۲۶ کے اندر بھی موجود ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ عَنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. مَنْ ذَبَحَ
قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ
الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ.

- بَابُ ٣٢٨ قِسْمَةِ الْإِمَامِ الْأَضَاحِيَّ بَيْنَ النَّاسِ

٥١٠ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ
عَنْ يَحْيَى عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ
الْجُهَنِيِّ قَالَ. قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ
أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَصَارَتْ لِعُقْبَةَ جَذَعَةٌ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللهِ صَارَتْ جَذَعَةٌ قَالَ. ضَحِّ بِهَا.

- بَابُ ٣٢٩ الْأُضْحِيَّةِ لِلْمُسَافِرِ وَالنِّسَاءِ

٥١١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ
عَلَيْهَا وَحَاضَتْ بِسَرِفَ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَ مَكَّةَ وَهِيَ
تَبْكِي فَقَالَ. مَا لَكِ؟ أَنَفِسْتِ؟ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ إِنَّ
هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي
الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كُنَّا بِمِنًى أُتِيتُ
بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا؟ قَالُوا ضَحَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ بِالْبَقَرِ.

- بَابُ ٣٣٠ مَا يُشْتَهٰى مِنَ اللَّحْمِ يَوْمَ النَّحْرِ.

٥١٢ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ
عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ
الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ. فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ
إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهٰى فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ جِيرَانَهُ وَعِنْدِي
جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَلَا أَدْرِي
أَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لَا. ثُمَّ انْكَفَأَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا فَقَامَ

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو اس نے اپنے لیے کی اور جس نے نماز کے بعد کی تو اس کی قربانی پوری ہوئی اور اس نے مسلمانوں کے طریقے کو پالیا۔

امام کا لوگوں میں قربانی کے جانور تقسیم کرنا۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں قربانی کے جانور تقسیم فرمائے تو عقبہ کے حصے میں (ایک برس کا) بکرا آیا۔ پس میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے حصے میں تو ایک سال کا بکرا آیا ہے۔ فرمایا کہ اسی کی قربانی کردو۔

مسافروں اور عورتوں کی قربانی۔

قاسم بن محمد بن ابی بکر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ان کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جبکہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے مقام سرف میں قیام تھا اور وہ رو رہی تھیں۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہوگیا؟ کیا حیض آنے لگا؟ عرض گزار ہوئیں، ہاں۔ فرمایا کہ یہ تو ایسی بات ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دی ہے تو جس طرح دوسرے حجاج کرتے ہیں تم بھی وہی کرنا صرف بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ جب ہم منیٰ میں تھے تو میرے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ جواب ملا کہ رسول اللہ نے اپنی ازواج مطہرات کی جانب سے گائے کی قربانی کی ہے۔

قربانی کے روز گوشت کھانے کی خواہش۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے روز فرمایا، جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہے تو وہ دوبارہ کرے۔ پس ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ ایسا دن ہے کہ اس میں گوشت کھانے کی خواہش ہوتی ہے اور ہمسایوں کا ذکر بھی کیا اور کہا کہ میرے پاس ایک سال کا بکرا ہے جو گوشت میں دو بکریوں سے زیادہ ہے۔ تو آپ نے اسے اس بات کی اجازت دے دی اور مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے اس کے سوا کسی اور کو اجازت دی ہو۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

النَّاسُ اِلٰی غُنَیْمَۃٍ فَتَوَزَّعُوْهَا اَوْ قَالَ فَتَجَزَّعُوْهَا۔

بَاب ۳۳۱ مَنْ قَالَ الْاَضْحٰی یَوْمُ النَّحْرِ۔

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَیْئَتِهٖ یَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِیْ بَیْنَ جُمَادٰی وَشَعْبَانَ اَیُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَیُسَمِّیْهِ بِغَیْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَیْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ اَیُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَیُسَمِّیْهِ بِغَیْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَیْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاَیُّ یَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَیُسَمِّیْهِ بِغَیْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَیْسَ یَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَیْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ یَوْمِكُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَیَسْاَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ ضُلَّالًا یَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا لِیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ یُبَلَّغُهٗ اَنْ یَكُوْنَ اَوْعٰی لَهٗ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهٗ وَكَانَ مُحَمَّدٌ اِذَا ذَكَرَهٗ قَالَ صَدَقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ۔

بَاب ۳۳۲ الْاَضْحٰی وَالْمَنْحَرِ بِالْمُصَلّٰی

۵۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِیُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ یَنْحَرُ فِی الْمَنْحَرِ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ یَعْنِیْ مَنْحَرَ

دو مینڈھوں کی جانب متوجہ ہوئے اور انہیں ذبح کیا اور لوگ اپنی بکریوں

جس نے کہا قربانی صرف عید کے روز ہے۔

حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زمین و آسمان جب سے پیدا ہوئے زمانہ اپنی اسی ہیئت پر گردش کر رہا ہے کہ سال بارہ مہینوں کا ہوتا ہے اور ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔ تین تو متواتر ہیں یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم۔ رہا مضر کا رجب تو وہ جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان ہے۔ بھلا یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہمارا گمان ہوا کہ آپ کوئی دوسرا ہی نام بیان فرمائیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کیوں نہیں۔ ارشاد فرمایا کہ یہ کون سا شہر ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پس آپ خاموش ہو گئے اور ہمیں گمان گزرا کہ شاید آپ کوئی اور ہی نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ ہمارا شہر البلدہ نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ ارشاد فرمایا کہ آج کون سا دن ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پس آپ خاموش ہو گئے اور ہم نے گمان کیا کہ آپ کوئی اور ہی نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ ارشاد فرمایا کہ تمہارے خون اور تمہارے مال، محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ میرے خیال میں حضرت ابی بکرہ نے یہ بھی فرمایا کہ تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس شہر میں اور تمہارے اس مہینے میں۔ عنقریب تم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو گے اور وہ تمہارے اعمال کی بابت پوچھے گا۔ خبردار! میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو۔ تمہیں چاہیئے کہ حاضرین یہ باتیں ان لوگوں تک پہنچا دیں جو موجود نہیں ہیں کیونکہ بعض وہ لوگ جن تک بات پہ

قربانی اور نحر عیدگاہ میں۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ذبح کرنے کی جگہ پر قربانی کو ذبح کیا کرتے تھے۔ عبیداللہ کا بیان ہے کہ اس جگہ پر جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نحر فرمایا کرتے تھے۔

جلد دوم دیکھو! میں نے پیغام پہنچا دیا، دیکھو! میں نے پیغام پہنچا دیا۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٥١٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى.

بَابُ ٣٢٢ فِي أُضْحِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَيُذْكَرُ سَمِينَيْنِ. وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ قَالَ كُنَّا نُسَمِّنُ الْأُضْحِيَّةَ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُسَمِّنُونَ.

٥١٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ. كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ وَأَنَا أُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ.

٥١٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ. تَابَعَهُ وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَ إِسْمٰعِيلُ وَحَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ.

٥١٨ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ أَنْتَ بِهِ.

بَابُ ٣٢٣ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بُرْدَةَ ضَحِّ بِالْجَذَعِ مِنَ الْمَعْزِ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ.

٥١٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

نافع کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذبح اور نحر عیدگاہ میں کیا کرتے تھے۔

حضور نے دو سینگوں والے دنبے کی قربانی دی

یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ میں نے ابوامامہ بن سہل کو فرماتے ہوئے سنا کہ مدینہ منورہ میں ہم قربانی کے جانوروں کو خوب موٹے کرتے اور سب مسلمانوں کا یہی معمول تھا۔

عبدالعزیز بن صہیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو دنبوں کی قربانی دیا کرتے اور میں بھی دو دنبوں کی قربانی پیش کیا کرتا تھا۔

ابوقلابہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو دنبوں کی جانب متوجہ ہوئے جو سینگوں والے اور چتکبرے تھے اور انہیں دست مبارک سے ذبح فرمایا۔ وہیب، ایوب، اسمٰعیل اور حاتم بن وردان، ایوب، ابن سیرین نے بھی حضرت انس سے اسی طرح روایت کی ہے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک بکری عطا فرمائی جبکہ آپ اپنے اصحاب کے درمیان قربانی کے جانور تقسیم فرما رہے تھے آخر کار ایک ... ایک بکرا بچ رہا تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم اسی کی قربانی دے دو۔

ابوبردہ کے لیے چھ ماہ کے بچے کی اجازت

حضور نے فرمایا کہ یہ بات تمہارے سوا دوسرے کو کفایت نہیں کرے گی۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ ضَحَّى خَالٌ لِي يُقَالُ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ عِنْدِي دَاجِنًا جَذَعَةً مِنَ الْمَعَزِ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تَصْلُحَ لِغَيْرِكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهِ، وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ. تَابَعَهُ عُبَيْدَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَإِبْرَاهِيمَ وَتَابَعَهُ وَكِيعٌ عَنْ حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَقَالَ عَاصِمٌ وَدَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عِنْدِي عَنَاقُ لَبَنٍ وَقَالَ زُبَيْدٌ وَفِرَاسٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عِنْدِي جَذَعَةٌ وَقَالَ أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنَاقًا جَذَعَةً وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنَاقٌ جَذَعٌ عَنَاقُ لَبَنٍ.

٥٢٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ ذَبَحَ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْدِلْهَا. قَالَ لَيْسَ عِنْدِي إِلَّا جَذَعَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ قَالَ اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ. وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَنَاقٌ جَذَعَةٌ.

بَابُ ٣٣٥ مَنْ ذَبَحَ الْأَضَاحِيَّ بِيَدِهِ

٥٢١۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ.

بَابُ ٣٣٦ مَنْ ذَبَحَ ضَحِيَّةَ غَيْرِهِ وَأَعَانَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ فِي بَدَنَتِهِ. وَأَمَرَ أَبُو

میرے خالو حضرت ابو بردہ نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تمہاری وہ بکری گوشت کے لیے ہوئی۔ یہ عرض گزار ہوئے:۔ یا رسول اللہ! میرے پاس ایک موٹا تازہ چھ ماہ کا بچہ ہے۔ فرمایا کہ اسی کو ذبح کر دو اور تمہارے سوا کسی کے لیے ایسا کرنا درست نہ ہوگا۔ پھر فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو اس نے اپنے لیے کی اور جس نے نماز کے بعد قربانی دی تو اس کی قربانی مکمل ہوئی اور اس نے مسلمانوں کے راستے کو پا لیا۔ اسی طرح عبیدہ، شعبی نے ابراہیم نخعی سے روایت کی۔ اسی طرح وکیع، حریث نے شعبی سے۔ عاصم، داؤد، شعبی نے کہا کہ میرے نزدیک عناق لبن ہے۔ زبید، فراس، شعبی نے کہا کہ میرے نزدیک جذعہ ہے۔ ابو الاحوص، منصور نے کہا کہ عناق جذعہ ہے۔ ابن عون کا قول ہے کہ عناق جذع عناق لبن ہے۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو بردہ نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بدلے دوسری قربانی دو۔ عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس تو ایک چھ مہینے کا بچہ ہے۔ شعبہ کا قول ہے کہ میرے خیال میں انہوں نے یہ بھی عرض کی کہ وہ ایک سال کی بکری سے بہتر ہے۔ فرمایا اس کی جگہ اسی کی قربانی دے دو لیکن تمہارے سوا کسی اور کے لیے ایسا کرنا کافی نہ ہوگا۔ حاتم بن وردان، ایوب، محمد، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ انہوں نے عناق جذعہ کہا۔

قربانی کا جانور جو اپنے ہاتھ سے ذبح کرے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چتکبرے دنبوں کی قربانی دی۔ پس میں نے دیکھا کہ آپ نے اپنا قدم مبارک ان کے پہلوؤں پر رکھا، بسم اللہ اللہ اکبر پڑھی پھر اپنے دست اقدس سے دونوں کو ذبح فرمایا۔

جو دوسرے کی قربانی کا جانور ذبح کرے۔

ایک شخص نے قربانی کرتے ہوئے حضرت ابن عمر کی مدد کی۔ حضرت ابو موسیٰ نے

نُوسِی بَنَاتَہٗ اَنْ یُّضَحِّیْنَ بِاَیْدِیْھِنَّ۔

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ وَاَنَا اَبْکِیْ فَقَالَ مَالَکِ اَنَفِسْتِ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ھٰذَا اَمْرٌ کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلٰی بَنَاتِ اٰدَمَ اِقْضِیْ مَا یَقْضِی الْحَاجُّ غَیْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِیْ بِالْبَیْتِ وَضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ نِّسَآئِہٖ بِالْبَقَرِ۔

بَابُ ۳۳ الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْھَالِ، حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ زُبَیْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِیَّ عَنِ الْبَرَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَاُ مِنْ یَّوْمِنَا ھٰذَا اَنْ نُّصَلِّیَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ھٰذَا فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ نَّحَرَ فَاِنَّمَا ھُوَ لَحْمٌ یُّقَدِّمُہٗ لِاَھْلِہٖ لَیْسَ مِنَ النُّسُکِ فِیْ شَیْءٍ۔ فَقَالَ اَبُوْ بُرْدَۃَ، یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اُصَلِّیَ وَعِنْدِیْ جَذَعَۃٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّسِنَّۃٍ فَقَالَ: اجْعَلْھَا مَکَانَھَا وَلَنْ تَجْزِیَ اَوْ تُوْفِیَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَکَ۔

بَابُ ۳۴ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ اَعَادَ۔

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُّحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ فَلْیُعِدْ فَقَالَ رَجُلٌ ھٰذَا یَوْمٌ یُّشْتَھٰی فِیْہِ اللَّحْمُ فَذَکَرَ مِنْ جِیْرَانِہٖ فَکَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَذَرَہٗ وَعِنْدِیْ جَذَعَۃٌ خَیْرٌ مِّنْ شَاتَیْنِ فَرَخَّصَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَا اَدْرِیْ بَلَغَتِ الرُّخْصَۃُ اَمْ لَا ثُمَّ انْکَفَاَ اِلٰی کَبْشَیْنِ یَعْنِیْ فَذَبَحَھُمَا ثُمَّ انْکَفَاَ النَّاسُ اِلٰی غُنَیْمَۃٍ فَذَبَحُوْھَا۔

اپنی صاحبزادیوں کو حکم دیا کہ اپنے ہاتھ سے قربانی کیا کرو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرف کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی۔ ارشاد فرمایا۔ تمہیں کیا ہوگیا؟ کیا حیض آگیا ہے؟ میں عرض گزار ہوئی ہاں۔ فرمایا کہ یہ تو وہ بات ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دی ہے، لہٰذا جس طرح دوسرے حاجی کریں تم بھی کرنا ماسوائے طواف بیت اللہ کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی جانب سے گائے کی قربانی دی۔

قربانی نماز کے بعد کی جائے

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ آج کے روز ہم سب سے پہلے نماز پڑھتے ہیں، پھر جب واپس لوٹتے ہیں تو قربانی ذبح کرتے ہیں۔ جس نے اس طرح کیا اس نے ہمارے طریقے کو پالیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ اس نے اپنے گھر والوں کے لیے گوشت جیسا ہے جس کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں۔ اس پر حضرت ابو بردہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میں نے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی ذبح کرلی ہے اور میرے پاس بکری کا صرف چھ ماہ کا بچہ ہے جو سال کے بچے سے بہتر ہے۔ ارشاد ہوا کہ اس کے بدلے اسی کی قربانی دے دو اور تمہارے بعد ایسا کرنا کسی کے لیے کافی روا نہ ہوگا۔

نماز سے پہلے قربانی دی تو دوبارہ دے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے نماز سے پہلے قربانی کی وہ دوبارہ کرے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا۔ اس روز گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور اپنے ہمسائیوں کا ذکر کیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا عذر قبول فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس بکری کا ایک ایسا بچہ ہے جو دو بکریوں سے بہتر ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت مرحمت فرمادی۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ اجازت عام رکھی یا نہ رکھی پھر آپ دو دنبوں کی جانب متوجہ ہوئے اور انہیں ذبح فرمایا اس کے بعد لوگ اپنے جانوروں کی طرف گئے اور انہیں ذبح کیا۔

٥٢٥ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ سَمِعْتُ جُنْدَبَ بْنَ سُفْيَانَ الْبَجَلِيَّ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا اُخْرٰى وَمَنْ لَّمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ۔

٥٢٦ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ، صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا فَلَا يَذْبَحْ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَقَامَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَلْتُ فَقَالَ: هُوَ شَيْءٌ عَجَّلْتَهٗ. قَالَ فَاِنَّ عِنْدِيْ جَذَعَةً هِيَ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّتَيْنِ اٰذْبَحُهَا قَالَ نَعَمْ ثُمَّ لَا تَجْزِيْ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ. قَالَ عَامِرٌ هِيَ خَيْرُ نَسِيْكَتَيْهِ۔

باب ٣٣٩ وَضْعِ الْقَدَمِ عَلٰى صَفْحِ الذَّبِيْحَةِ۔

٥٢٧ ۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ وَوَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰى صَفْحَتِهِمَا وَيَذْبَحُهُمَا بِيَدِهٖ۔

باب ٣٤٠ التَّكْبِيْرِ عِنْدَ الذَّبْحِ۔

٥٢٨ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ، ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا۔

باب ٣٤١ اِذَا بَعَثَ بِهَدْيِهٖ لِيُذْبَحَ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ۔

٥٢٩ ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَّسْرُوْقٍ اَنَّهٗ اَتٰى

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں کہ قربانی کے روز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کی ہے تو وہ دوبارہ کرے یعنی اس کی جگہ دوسری اور جس نے قربانی ذبح نہیں کی تو اب چاہیے کر ذبح کرے۔

حضرت براء رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے کے بعد فرمایا۔ جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہمارے قبلے کی جانب منہ کیا وہ قربانی ذبح نہ کرے مگر نماز سے لوٹ کر۔ پس حضرت ابوبردہ بن دینار کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یارسول اللہ! میں ایسا کر چکا۔ ارشاد فرمایا کہ یہ تم نے عجلت سے کام لیا۔ عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس ایک چھ ماہ کا بچہ ہے جو سال کے دو بچوں سے بہتر ہے، کیا اسے ذبح کر دوں؟ فرمایا، ہاں۔ لیکن تمہارے بعد یہ بات کسی دوسرے کو کافی نہیں ہوگی۔ عامر کا قول ہے کہ یہ قربانی ان کی اچھی رہی۔

ذبیحہ کے پہلو پر قدم رکھنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو دنبے ذبح فرمایا کرتے جو چتکبرے اور سینگوں والے ہوتے۔ آپ پیر مبارک ان کے پہلوؤں پر رکھا کرتے اور اپنے دستِ مبارک سے ذبح فرمایا کرتے تھے۔

ذبح کے وقت تکبیر کہنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دنبے ذبح فرمائے جو چتکبرے اور سینگوں والے تھے، آپ نے اس وقت بسم اللہ اور تکبیر پڑھی اور اپنے اپنا پیر مبارک ان کے پہلوؤں پر رکھا۔

جب ذبح کرنے کے لیے قربانی بھیج دی تو اس حاجی پر کوئی چیز حرام نہیں۔

مسروق کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ اے ام المومنین! ایک

عَائِشَةَ فَقَالَ لَهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ رَجُلًا يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ إِلَى الْكَعْبَةِ وَيَجْلِسُ فِي الْمِصْرِ فَيُوصِي أَنْ تُقَلَّدَ بَدَنَتُهُ فَلَا يَزَالُ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ مُحْرِمًا حَتَّى يَحِلَّ النَّاسُ، قَالَ فَسَمِعْتُ تَصْفِيقَهَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ فَقَالَتْ لَقَدْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ هَدْيَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ فَمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ مِمَّا حَلَّ لِلرِّجَالِ مِنْ أَهْلِهِ حَتَّى يَرْجِعَ النَّاسُ.

آدمی کعبہ کی طرف اپنی قربانی بھیجتا اور اپنے شہر میں بیٹھا رہتا ہے، پھر وہ وصیت کر دیتا ہے کہ اس کے گلے میں قلادہ ڈال دیا جائے، اس کے بعد وہ اس وقت تک حالتِ احرام میں رہتا ہے جب تک دوسرے لوگ احرام نہیں کھولتے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے پردے کے پیچھے سے تالی کی آواز سنی، پھر فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے گلے کا ہار بٹتی تھی، پھر اپنی قربانی کو آپ کعبہ کی طرف روانہ فرماتے لیکن آپ پر وہ چیز بھی حرام نہ ہوتی جو مردوں پر اپنی بیویوں کے بارے میں حلال ہے، یہاں تک کہ لوگ لوٹ آتے۔

باب ۲۲ مَا يُؤْكَلُ مِنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ وَمَا يُتَزَوَّدُ مِنْهَا

قربانی کا کتنا گوشت کھائیں اور کتنا جمع کر کے رکھ لیں۔

۵۳۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ غَيْرَ مَرَّةٍ لُحُومَ الْهَدْيِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان کرتے سنا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں قربانیوں کا گوشت مدینہ منورہ واپس پہنچنے تک کے لیے جمع کر لیا کرتے تھے۔ کئی مرتبہ انہوں نے لحوم الاضاحی کی جگہ لحوم الھدی کہا۔

۵۳۱ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّ ابْنَ خَبَّابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ كَانَ غَائِبًا فَقَدِمَ فَقُدِّمَ إِلَيْهِ لَحْمٌ قَالَ وَهَذَا مِنْ لَحْمِ ضَحَايَانَا، فَقَالَ أَخِّرُوهُ لَا أَذُوقُهُ، قَالَ ثُمَّ قُمْتُ فَخَرَجْتُ حَتَّى آتِيَ أَبَا قَتَادَةَ وَكَانَ أَخَاهُ لِأُمِّهِ وَكَانَ بَدْرِيًّا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ.

ابن خباب نے بتایا کہ انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں باہر گیا ہوا تھا۔ جب واپس آیا تو میرے سامنے گوشت رکھا گیا اور بتایا کہ یہ گوشت ہماری قربانیوں کا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسے ہٹاؤ، میں اسے ہاتھ بھی نہیں لگاؤں گا۔ پس وہ باہر نکلے اور اپنے بھائی ابو قتادہ کے پاس پہنچے جو ان کے ماں جائے بدری بھائی تھے۔ پس میں نے اس بات کا ان سے تذکرہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ بات تمہارے بعد پیدا ہوئی ہے۔

۵۳۲ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَفِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ الْمَاضِي قَالَ كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا فَإِنَّ ذَلِكَ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو تم میں سے قربانی کرے تو تیسرے روز کی صبح اس کے گھر میں قربانی کا گوشت نہیں ہونا چاہیے۔ جب اگلا سال آیا تو لوگ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ کیا ہم اسی طرح کریں جیسے پچھلے سال کیا تھا؟ ارشاد فرمایا کہ کھاؤ، کھلاؤ اور جمع بھی کر لو کیونکہ وہ سال لوگوں پر تنگی کا تھا تو میرا ارادہ ہوا

الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِينُوا فِيهَا.

٥٢٣. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ الضَّحِيَّةُ كُنَّا نُمَلِّحُ مِنْهُ فَنَقْدَمُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَا تَأْكُلُوا إِلَّا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ. وَلَيْسَتْ بِعَزِيمَةٍ وَلٰكِنْ أَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ مِنْهُ وَاللهُ أَعْلَمُ.

٥٢٤. حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ يَوْمَ الْأَضْحٰى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَصَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَاكُمْ عَنْ صِيَامِ هٰذَيْنِ الْعِيدَيْنِ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَيَوْمٌ تَأْكُلُونَ نُسُكَكُمْ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ. ثُمَّ شَهِدْتُ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَكَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَصَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ قَدِ اجْتَمَعَ لَكُمْ فِيهِ عِيدَانِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي فَلْيَنْتَظِرْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْجِعَ فَقَدْ أَذِنْتُ لَهُ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ، ثُمَّ شَهِدْتُهُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَصَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لُحُومَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلَاثٍ. وَعَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ نَحْوَهُ.

٥٢٥. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ

کہ اس میں تم ایک دوسرے کی مدد کرو۔

عمرہ بنت عبدالرحمان کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کے اندر ہم قربانی کے گوشت میں نمک لگا کر رکھ چھوڑا کرتے اور اس میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا کرتے۔ آپ فرماتے کہ تین دن سے زائد نہ کھایا کرو لیکن یہ تاکیدی حکم نہ تھا بلکہ دوسروں کو کھلانے کی ترغیب تھی، آگے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

ابو عبیدہ مولیٰ ابن ازہر کا بیان ہے کہ میں عید الاضحیٰ کے روز حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عید گاہ میں حاضر ہوا۔ پس خطبہ سے پہلے نماز پڑھی، پھر انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:۔ اے لوگو! بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں ان دونوں عیدوں کے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ ان میں سے ایک تو تمہارے روزوں کی افطاری کا دن ہے اور دوسرے روز تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔

ابو عبیدہ کا بیان ہے کہ پھر میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نماز عید میں شامل ہوا اور وہ روز جمعہ تھا۔ پس خطبہ سے پہلے نماز پڑھی پھر انہوں نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:۔ اے لوگو! آج کے روز تمہارے لیے دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں لہٰذا باشندگانِ عوالی سے جو چاہے نماز جمعہ کا انتظار کر سکتا ہے اور جو واپس جانا چاہے تو اسے میں اجازت دیتا ہوں۔ ابو عبیدہ کا بیان ہے کہ پھر میں حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نماز عید میں شامل ہوا تو انہوں نے بھی خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی، پھر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں منع فرمایا ہے کہ اپنی قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ کھاؤ۔ معمر و زہری نے بھی ابو عبیدہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم قربانی کا گوشت تین دن تک کھا سکتے ہو۔ حضرت عبداللہ بن عمر جب

عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا مِنَ الْأَضَاحِي ثَلَاثًا وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَأْكُلُ بِالزَّيْتِ حِينَ يَنْفِرُ مِنْ مِنًى مِنْ أَجْلِ لُحُومِ الْهَدْيِ.

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ ۲۳ الْأَشْرِبَةِ

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ.

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ.

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِإِيلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا ثُمَّ أَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرِيلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ وَلَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ. تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَابْنُ الْهَادِ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَالزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ غَيْرِي قَالَ: مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَقِلَّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قَيِّمُهُنَّ رَجُلٌ وَاحِدٌ.

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

منیٰ سے لوٹتے تو قربانی کا گوشت ہونے کے باوجود روغن زیتون کے ساتھ روٹی کھایا کرتے تھے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

شراب کا بیان

شراب پینا شیطانی کام ہے۔

ارشادِ ربانی ہے۔ بے شک شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام (سورۃ المائدہ، آیت ۹۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے دنیا میں شراب پی اور اس سے توبہ نہ کی تو آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ شبِ معراج جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایلیا کے مقام پہنچے تو آپ کی خدمت میں شراب اور دودھ کے دو پیالے پیش کیے گئے۔ جب آپ نے ان کی جانب توجہ فرمائی تو دودھ کا پیالہ لے لیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام عرض گزار ہوئے کہ سب تعریفیں اس خدا کے لیے جس نے فطرت کی جانب آپ کو ہدایت فرمائی۔ اگر آپ شراب کا پیالہ لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔ معمر، ابن الہاد، عثمان بن عمر، زبیدی نے بھی زہری سے ایسے ہی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایسی حدیث سنی ہے جو تمہیں میرے سوا اور کوئی نہیں بتا سکتا۔ فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ جہالت غالب آ جائے گی اور علم گھٹ جائے گا، زنا عام ہو جائے گا اور شراب پی جائے گی، مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت ہو جائے گی، یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا نگران ایک مرد ہو گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولَانِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَقُولُ كَانَ أَبُو بَكْرٍ يُلْحِقُ مَعَهُنَّ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَبْصَارَهُمْ فِيهَا حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

باب ۳۴۳ الْخَمْرُ مِنَ الْعِنَبِ

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ هُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَمَا بِالْمَدِينَةِ مِنْهَا شَيْءٌ.

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا الْخَمْرُ حِينَ حُرِّمَتْ وَمَا نَجِدُ يَعْنِي بِالْمَدِينَةِ خَمْرَ الْأَعْنَابِ إِلَّا قَلِيلًا وَعَامَّةُ خَمْرِنَا الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ.

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَامَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ.

باب ۳۴۴ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں ہوتا، چور چوری کرتے وقت مومن نہیں ہوتا — ابن شہاب، عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر ایسے حضرت ابوہریرہ سے روایت کرکے فرماتے۔ حضرت ابوبکر ان باتوں کے ساتھ یہ بھی ملاتے کہ جو شخص دن دہاڑے ڈاکہ ڈالے اور لوگ اسے ڈاکہ ڈالتے ہوئے دیکھ بھی رہے ہوں تو اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔

انگور کی شراب۔

مالک بن مغول نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ انگور کی شراب اس وقت حرام ہوئی جب مدینہ منورہ میں اس کا نشان بھی نہ تھا۔

ثابت بنانی کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ ہم پر شراب حرام ہوئی جب بھی ہوئی لیکن ہم مدینہ منورہ میں اس وقت انگور کی شراب بہت کم پاتے تھے، اس وقت کچی اور پکی کھجوروں کی شراب عام تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا:- اما بعد، شراب کی حرمت نازل ہو چکی اور وہ پانچ قسم کی ہوتی ہے۔ انگور کی، کھجوروں کی، شہد کی، گندم کی اور جو کی۔ خمر (شراب) وہ ہے جو عقل و خرد کو پردے ہٹا دے۔

شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ کچی اور پکی کھجوروں سے تیار ہوتی تھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں

حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَسْقِي أَبَا عُبَيْدَةَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ مِنْ فَضِيخِ زَهْوٍ وَتَمْرٍ فَجَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ قُمْ يَا أَنَسُ فَأَهْرِقْهَا فَأَهْرَقْتُهَا.

٥٤٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ أَسْقِيهِمْ عُمُومَتِي وَأَنَا أَصْغَرُهُمُ الْفَضِيخَ فَقِيلَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالُوا أَكْفِئْهَا فَكَفَأْنَا قُلْتُ لِأَنَسٍ مَا شَرَابُهُمْ قَالَ رُطَبٌ وَبُسْرٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ وَكَانَتْ خَمْرَهُمْ فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ.

٥٤٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يُوسُفُ أَبُو مَعْشَرٍ الْبَرَّاءُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ الْخَمْرَ حُرِّمَتْ وَالْخَمْرُ يَوْمَئِذٍ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ.

بَابٌ ٣٣ الْخَمْرُ مِنَ الْعَسَلِ وَهُوَ الْبِتْعُ

وَقَالَ مَعْنٌ سَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنِ الْفُقَّاعِ فَقَالَ إِذَا لَمْ يُسْكِرْ فَلَا بَأْسَ وَقَالَ ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ سَأَلْنَا عَنْهُ فَقَالُوا لَا يُسْكِرُ لَا بَأْسَ بِهِ.

٥٤٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ.

٥٤٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ نَبِيذُ الْعَسَلِ

حضرت ابو عبیدہ، حضرت طلحہ اور حضرت ابی بن کعب کو کچی اور پکی کھجوروں کی شراب پلا رہا تھا کہ ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ شراب حرام ہو چکی ہے۔ پس حضرت طلحہ نے مجھ سے فرمایا کہ اے انس! کھڑے ہو جاؤ اور اسے بہا دو۔ پس میں نے وہ بہا دی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک قبیلے کے پاس کھڑا ہو کر اپنے چچاؤں کو شراب پلا رہا تھا اور میں ان میں سب سے کم عمر تھا۔ پس کہا گیا کہ شراب حرام ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسے پھینک دو۔ پس ہم نے وہ پھینک دی۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے دریافت کیا کہ وہ شراب کس چیز کی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ تر اور خشک کھجوروں کی۔ ابوبکر بن انس نے کہا کہ یہی ان کی شراب تھی تو حضرت انس نے اس بات کا انکار نہ کیا۔ میرے بعض ساتھیوں نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت انس کو فرماتے سنا ہے ہم [illegible]

بکر بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ جب شراب حرام فرمائی گئی تو ان دنوں کچی اور پکی کھجوروں کی شراب دستیاب تھی۔

بتع نامی شہد کی شراب۔

معن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے فقاع کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر نشہ نہ لائے تو کوئی حرج نہیں۔ ابن الدراوردی کا قول ہے کہ ہم نے اس کے بارے میں پوچھا تو بتایا گیا کہ اگر نشہ نہ لائے تو کوئی ڈر نہیں۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بتع کے بارے میں پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا کہ ہر شراب جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بتع کے بارے میں دریافت کیا گیا جو شہد سے تیار ہوتی ہے اور جس کو اہل یمن پیتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَكَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَشْرَبُونَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُلْحِقُ مَعَهَا الْحَنْتَمَ وَالنَّقِيرَ۔

باب ۳۳۷ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْخَمْرَ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ مِنَ الشَّرَابِ

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ: الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ۔ وَثَلَاثٌ وَدِدْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُفَارِقْنَا حَتَّى يَعْهَدَ إِلَيْنَا عَهْدًا: الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا عَمْرٍو فَشَيْءٌ يُصْنَعُ بِالسِّنْدِ مِنَ الرُّزِّ قَالَ ذَاكَ لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ۔ وَقَالَ حَجَّاجٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ مَكَانَ الْعِنَبِ الزَّبِيبَ۔

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ: الْخَمْرُ يُصْنَعُ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْعَسَلِ۔

باب ۳۳۸ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَسْتَحِلُّ الْخَمْرَ وَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ

وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ الْكِلَابِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَنْمٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ أَوْ أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ وَاللهِ

وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر شراب جو نشہ لائے وہ حرام ہے — حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کدو کے تونبے اور روغنی برتن میں خرابت یا شیرہ بھی نہ بنایا کرو اور حضرت ابوہریرہ اس کے ساتھ حنتم اور نقیر بھی ملا کرتے (یعنی شراب کے دو برتنوں کے مزید نام)

شراب وہ ہے جو عقل کو زائل کر دے اس سے متعلق حدیثیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ شراب کی حرمت نازل ہو چکی ہے اور یہ پانچ چیزوں سے تیار ہوتی ہے انگور، کھجور، گندم، جو اور شہد سے اور شراب وہ ہے جو عقل کو زائل کر دے۔ میری یہ خواہش تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک ہم سے جدا نہ ہوں جب تک تین باتوں کی پوری پوری وضاحت نہ فرما دیں۔ دادا، کلالہ اور سود کے ذرائع — ابوحیان نے شعبی سے پوچھا کہ اے ابوعمرو! سندھ میں بعض لوگ چاولوں سے شراب بناتے ہیں؟ فرمایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں نہیں بنتی تھی یا حضرت عمر کے دور خلافت میں نہ تھی — حجاج، حماد نے ابوحیان سے العنب کی جگہ الزبیب کا لفظ روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ شراب پانچ چیزوں سے تیار کی جاتی ہے یعنی منقیٰ، کھجور، گندم، جو اور شہد سے

دوسرا نام رکھ کر شراب کو حلال سمجھنا۔

ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، عبدالرحمن بن یزید بن جابر، عطیہ بن قیس کلابی، عبدالرحمن بن غنم اشعری، ابوعامر یا ابومالک اشعری رضی اللہ تعالے عنہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم جھوٹ نہیں کہتا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے ضرور کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور

ماكذبني سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول ليكونن من امتي اقوام يستحلون الحر والحرير والخمر والمعازف ولينزلن اقوام الى جنب علم يروح عليهم بسارحة لهم يأتيهم يعني الفقير لحاجة فيقولوا ارجع الينا غدا فيبيتهم الله ويضع العلم ويمسخ آخرين قردة وخنازير الى يوم القيامة.

گانے باجوں کو اپنے لیے حلال کرلیں گے اور پہاڑ کے دامن میں کچھ لوگ ایسے رہتے ہوں گے کہ جب شام کو اپنا ریوڑ لے کر واپس لوٹیں گے اور ان کے پاس کوئی مسکین اپنی حاجت لے کر آئے تو اس سے کہیں گے کہ کل ہمارے پاس آنا۔ پس راتوں رات اللہ تعالیٰ ان پر پہاڑ گرا کر ہلاک کر دے گا اور باقیماندہ کو بندر اور خنزیر بنا دے گا کہ قیامت تک اسی حال میں رہیں۔

باب ۳۴۹ الانتباذ في الاوعية والتور

برتنوں اور پیالوں میں نبیذ بنانا۔

۵۵۰۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا يعقوب بن عبد الرحمن عن ابي حازم قال سمعت سهلا يقول اتى ابو اسيد الساعدي فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم في عرسه فكانت امرأته خادمهم وهي العروس قالت اتدرون ما سقيت رسول الله صلى الله عليه وسلم انقعت له تمرات من الليل في تور.

ابو حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابو اسید ساعدی حاضر بارگاہ ہوئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے ولیمہ کی دعوت میں شریک ہونے کی التجا کی۔ ان کی بیوی عروسی کی حالت میں میزبانی کے فرائض انجام دے رہی تھی۔ اس (عروس) نے پوچھا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا چیز پلائی ہے؟ میں نے ایک پیالے میں رات کے وقت آپ کے لیے چند کھجوریں بھگو دی تھیں۔

باب ۳۵۰ ترخيص النبي صلى الله عليه وسلم في الاوعية والظروف بعد النهي.

شراب کے برتنوں کی ممانعت کے بعد حضور نے اجازت دیدی

۵۵۱۔ حدثنا يوسف بن موسى حدثنا محمد بن عبد الله ابو احمد الزبيري حدثنا سفيان عن منصور عن سالم عن جابر رضي الله عنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الظروف فقالت الانصار انه لا بد لنا منها قال فلا اذا. وقال خليفة حدثنا يحيى بن سعيد حدثنا سفيان عن منصور عن سالم بن ابي الجعد بهذا.

سالم کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے برتنوں کو استعمال کرنے سے منع فرمایا تھا۔ انصار عرض گزار ہوئے کہ (غربت کے باعث) انہیں استعمال کرنے کے سوا ہمارے لیے چارہ کار نہیں۔ فرمایا کہ اس صورت میں ممانعت نہیں ہے۔ خلیفہ نے کہا کہ یحییٰ بن سعید، سفیان، منصور، سالم بن ابو الجعد سے بھی اسی کی روایت ہے۔

۵۵۲۔ حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا سفيان بهذا وقال فيه لما نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن الاوعية.

عبداللہ بن محمد نے سفیان سے اسی طرح روایت کی اور کہا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے برتنوں کی ممانعت فرمائی۔

۵۵۳۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان عن سليمان بن ابي مسلم الاحول عن مجاهد عن

حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شراب کے برتنوں

أَبِي عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَسْقِيَةِ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ سِقَاءً فَرَخَّصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ۔

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ۔

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا۔

۵۵۶۔ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قُلْتُ لِلْأَسْوَدِ هَلْ سَأَلْتَ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا يُكْرَهُ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ فَقَالَ نَعَمْ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ؟ قَالَتْ نَهَانَا فِي ذٰلِكَ أَهْلَ الْبَيْتِ أَنْ نَنْتَبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قُلْتُ أَمَا ذَكَرَتِ الْجَرَّ وَالْحَنْتَمَ قَالَ إِنَّمَا أُحَدِّثُكَ مَا سَمِعْتُ، أُحَدِّثُ مَا لَمْ أَسْمَعْ۔

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ الْأَخْضَرِ قُلْتُ أَنَشْرَبُ فِي الْأَبْيَضِ قَالَ لَا۔

بَابُ ۳۵۱ نَقِيعِ التَّمْرِ مَا لَمْ يُسْكِرْ

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ الْعَرُوسُ فَقَالَتْ: مَا تَدْرُونَ مَا أَنْقَعْتُ

میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی کہ ہر شخص کو مشک میسر نہیں ہے۔ پس آپ نے لاکھ لگے ہوئے برتنوں کے سوا باقی کی اجازت مرحمت فرمادی۔

حارث بن سوید نے حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے اور لاکھی برتن کے استعمال سے منع فرمایا۔

عثمان، جریر نے اعمش سے مذکورہ حدیث کی روایت کی ہے۔

ابراہیم نخعی کا بیان ہے کہ میں نے اسود بن یزید سے پوچھا کیا آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے یہ بات دریافت کی کہ کون سے برتنوں میں نبیذ بنانا مکروہ ہے؟ انھوں نے کہا، ہاں۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے ام المومنین! بھلا کن برتنوں میں نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے نبیذ بنانے سے منع فرمایا؟ انھوں نے فرمایا کہ حضور نے ہم اہل بیت کو کدو کے تونبے اور لاکھ لگے ہوئے برتنوں سے منع فرمایا۔ میں نے ان سے پوچھا کیا حضور نے ٹھلیا اور سبز مرتبان کا ذکر نہیں فرمایا؟ انھوں نے جواب دیا کہ جو

شیبانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالے عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز ٹھلیا کو استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ میں نے کہا کہ کیا ہم سفید ٹھلیا میں پی لیا کریں؟ فرمایا کہ نہیں۔

کھجور کا شیرہ جب تک نشہ نہ لائے۔

ابو حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالے عنہ سے سنا کہ حضرت ابو اسید ساعدی نے اپنے ولیمہ کی دعوت میں شرکت فرمانے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے التجا کی۔ اس وقت ان کی اہلیہ محترمہ حالت عروسی میں میزبانی کے فرائض انجام دے رہی تھیں۔ دلھن نے کہا،

لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَنْقَعْتُ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ.

کیا آپ حضرت کو معلوم ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کس چیز کا شربت بنایا؟ میں نے رات کے وقت آپ کے لیے چند کھجوریں لکڑی کے پیالے میں بھگوری تھیں۔

باب ۳۵۲ - الْبَاذَقِ وَمَنْ نَهَى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ مِنَ الْأَشْرِبَةِ

جس نے ہر نشہ لانے والے مشروب سے منع کیا۔

وَرَأَى عُمَرُ وَأَبُو عُبَيْدَةَ وَمُعَاذٌ شُرْبَ الطِّلَاءِ عَلَى الثُّلُثِ وَشَرِبَ الْبَرَاءُ وَأَبُو جُحَيْفَةَ عَلَى النِّصْفِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اشْرَبِ الْعَصِيرَ مَا دَامَ طَرِيًّا. وَقَالَ عُمَرُ: وَجَدْتُ مِنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ رِيحَ شَرَابٍ وَأَنَا سَائِلٌ عَنْهُ، فَإِنْ كَانَ يُسْكِرُ جَلَدْتُهُ.

شیرہ کے بارے میں حضرت عمر، حضرت ابو عبیدہ بن جراح اور حضرت معاذ بن جبل کی رائے یہ ہے کہ تہائی رہ جانے تک جائز ہے۔ حضرت براء بن عازب اور حضرت ابو جحیفہ نے نصف رہ جانے والا شیرہ پیا ہے۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ شیرہ پیو جب تک تازہ ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ مجھے عبید اللہ کے منہ سے شراب جیسی بو آئی ہے۔ میں ان سے دریافت کروں گا، اگر وہ نشہ آور ہے تو انہیں کوڑے لگاؤں گا۔

۵۵۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْبَاذَقِ فَقَالَ: سَبَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَاذَقَ، فَمَا أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ. قَالَ: الشَّرَابُ الْحَلَالُ الطَّيِّبُ. قَالَ: لَيْسَ بَعْدَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ إِلَّا الْحَرَامُ الْخَبِيثُ.

ابو الجویریہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے باذق شراب کا حکم پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ باذق کا تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلے ہی فیصلہ فرما گئے ہیں کہ جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔ ابو الجویریہ نے کہا کہ یہ شراب تو حلال طیب ہوگی۔ فرمایا کہ حلال طیب کے بعد حرام اور خبیث کے سوا اور کیا ہے۔

۵۶۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میٹھی چیز اور شہد کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

باب ۳۵۳ - مَنْ رَأَى أَنْ لَا يَخْلِطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ إِذَا كَانَ مُسْكِرًا وَأَنْ لَا يَجْعَلَ إِدَامَيْنِ فِي إِدَامٍ.

کچی اور پکی کھجوروں کا شیرہ ملانا اگر نشہ لائے تو نہ ملایا جائے۔

یعنی دونوں قسم کے عرق کو ملانا درست نہیں۔

۵۶۱ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّي لَأَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا دُجَانَةَ وَسُهَيْلَ بْنَ الْبَيْضَاءِ خَلِيطَ بُسْرٍ وَتَمْرٍ إِذْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَذَفْتُهَا وَأَنَا سَاقِيهِمْ وَأَصْغَرُهُمْ وَإِنَّا نَعُدُّهَا يَوْمَئِذٍ الْخَمْرَ. وَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ سَمِعَ أَنَسًا.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو طلحہ، حضرت ابو دجانہ اور حضرت سہیل بن بیضاء کو کچی پکی کھجوروں کی ملی جلی شراب پلا رہا تھا جبکہ شراب کی حرمت نازل ہوگئی۔ پس میں نے اسے پھینک دیا۔ میں اس وقت انہیں شراب پلا رہا تھا اور ان میں سب سے کم عمر تھا اور ان دنوں ہم اسے شراب سمجھتے تھے۔ عمرو بن حارث، قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے ایسا ہی سنا ہے۔

۵۶۲ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: نَهَى

عطاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالرُّطَبِ۔

منقیٰ، پکی کھجوریں، خشک اور تازہ کھجوروں کے شیرہ کو ملانے سے منع فرمایا۔

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ: نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّجْمَعَ بَیْنَ التَّمْرِ وَالزَّھْوِ، وَالتَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ وَلْیُنْبَذْ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا عَلٰی حِدَۃٍ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پکی اور ادھ پکی کھجوروں نیز پکی کھجوروں اور منقیٰ کے شیرہ کو ملانے سے منع فرمایا ہے۔ پس ان میں سے ہر ایک کے شیرہ کو علیحدہ رکھا جائے۔

باب ۳۵۴۔ شُرْبِ اللَّبَنِ وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ بَیْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِّلشَّارِبِیْنَ۔

دودھ پینا۔ (ارشادِ ربانی ہے) ۱: گوبر اور خون کے بیچ میں سے خالص دودھ گلے سے سہل اترتا پینے والوں کے لیے۔ سورۃ النحل

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِہٖ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَّقَدَحِ خَمْرٍ۔

سعید بن لیث کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ عرفہ کے روز لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں دودھ کا پیالہ اور شراب کا پیالہ پیش کیا گیا۔

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ سَمِعَ سُفْیَانَ اَخْبَرَنَا سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ اَنَّہٗ سَمِعَ عُمَیْرًا مَّوْلٰی اُمِّ الْفَضْلِ یُحَدِّثُ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ شَکَّ النَّاسُ فِیْ صِیَامِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عَرَفَۃَ فَاَرْسَلْتُ اِلَیْہِ بِاِنَاءٍ فِیْہِ لَبَنٌ فَشَرِبَ فَکَانَ سُفْیَانُ رُبَّمَا قَالَ شَکَّ النَّاسُ فِیْ صِیَامِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عَرَفَۃَ فَاَرْسَلَتْ اِلَیْہِ اُمُّ الْفَضْلِ فَاِذَا وُقِفَ عَلَیْہِ قَالَ ھُوَ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ۔

عمیر مولیٰ اُمّ الفضل کا بیان ہے کہ حضرت اُمّ الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ عرفہ کے روز لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے متعلق شک ہوا۔ پس میں نے ایک برتن کے اندر آپ کی خدمت میں دودھ بھیجا تو آپ نے نوش فرما لیا۔ سفیان کا بیان ہے کہ جب لوگوں کو عرفہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے میں شک ہوا تو حضرت اُمّ الفضل نے آپ کی خدمت میں دودھ بھیجا۔ جب ان سے کہا جاتا کہ کیا یہ حدیث موقوف ہے تو فرماتے کہ یہ تو حضرت اُمّ الفضل سے مروی ہے۔

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ وَّاَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ جَاءَ اَبُوْ حُمَیْدٍ بِقَدَحٍ مِّنْ لَّبَنٍ مِّنَ النَّقِیْعِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا خَمَّرْتَہٗ وَلَوْ اَنْ تَعْرِضَ عَلَیْہِ عُوْدًا۔

ابوسفیان کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نقیع کے مقام سے ابوحمید ایک دودھ کا پیالہ لے کر حاضرِ بارگاہ ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اسے ڈھانپا کیوں نہیں! کچھ نہ سہی تو اوپر لکڑی ہی رکھ لیتے۔

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ یَذْکُرُ اُرَاہُ

اعمش کا بیان ہے کہ میں نے ابوصالح کو بیان کرتے سنا جو میرے خیال میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ مِنَ النَّقِيعِ بِإِنَاءٍ مِّنْ لَّبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُوْدًا. وَحَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا.

٥٦٨ - حَدَّثَنِي مَحْمُوْدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ. قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّكَّةَ وَأَبُو بَكْرٍ مَّعَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَّرَرْنَا بِرَاعٍ وَّقَدْ عَطِشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. فَحَلَبْتُ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ فِي قَدَحٍ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ. وَأَتَانَا سُرَاقَةُ ابْنُ جُعْشُمٍ عَلَى فَرَسٍ فَدَعَا عَلَيْهِ فَطَلَبَ إِلَيْهِ سُرَاقَةُ أَنْ لَّا يَدْعُوَ عَلَيْهِ وَأَنْ يَّرْجِعَ فَفَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٥٦٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَّالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً تَغْدُوْ بِإِنَاءٍ وَّتَرُوْحُ بِآخَرَ

٥٧٠ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ: إِنَّ لَهُ دَسَمًا. وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعْتُ إِلَى السِّدْرَةِ فَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ فَأَمَّا الظَّاهِرَانِ النِّيْلُ

کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ انصار سے ابو حمید نامی ایک شخص نقیع سے آیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک برتن کے اندر دودھ لے کر حاضر ہوا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اسے ڈھانپا کیوں نہیں، خواہ ایک لکڑی ہی اوپر رکھ لیتے ۔۔۔ اس کی ابو سفیان نے بھی حضرت جابر سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ تعالٰی عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے تشریف لائے تو حضرت ابو بکر آپ کے ساتھ تھے۔ حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ ہمارا گزر ایک چرواہے کے پاس سے ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیاس لگی ہوئی تھی۔ حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ میں ایک برتن میں کچھ دودھ دوہ کر لایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمایا یہاں تک کہ میں باغ باغ ہو گیا۔ پھر سراقہ بن جعشم ایک گھوڑے پر سوار ہو کر ہمارے نزدیک آپہنچا۔ آپ نے اس کے خلاف دعا کی۔ سراقہ نے آپ سے التجا کی کہ اس کے خلاف دعا نہ کی جائے اور وہ واپس لوٹ جائے گا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خلاف دعا نہ کی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہترین صدقہ ایسی اونٹنی کا دینا ہے جو خوب دودھ دیتی ہو یا ایسی بکری کا دینا ہے جو خوب دودھ دیتی ہو یعنی ایک برتن صبح کو بھر دیتی ہو اور ایک برتن دوسرے وقت۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ نوش فرمایا، پھر کلی کر کے فرمایا: اس میں چکنائی ہوتی ہے ۔۔۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجھے سدرۃ المنتہٰی تک لے جایا گیا تو وہاں چار نہریں تھیں۔ دو ظاہری نہریں اور دو باطنی نہریں۔ ظاہری نہروں کے نام نیل اور فرات ہیں۔ باطنی نہریں جنت میں واقع ہیں۔ پس میرے حضور تین پیالے پیش کیے گئے۔ ایک پیالے میں دودھ تھا

وَالْفُرَاتُ. وَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ فَأُتِيتُ بِثَلَاثَةِ أَقْدَاحٍ، قَدَحٌ فِيهِ لَبَنٌ وَقَدَحٌ فِيهِ عَسَلٌ وَقَدَحٌ فِيهِ خَمْرٌ فَأَخَذْتُ الَّذِي فِيهِ اللَّبَنُ فَشَرِبْتُ فَقِيلَ لِي أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ أَنْتَ وَأُمَّتُكَ. قَالَ هِشَامٌ وَسَعِيدٌ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَنْهَارِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرُوا ثَلَاثَةَ أَقْدَاحٍ.

باب ۳۵۵ اِسْتِعْذَابِ الْمَاءِ

۵۰۷۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ، وَكَانَ أَحَبَّ مَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ. قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ. قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ مَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعْهَا يَا رَسُولَ … رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ أَوْ رَايِحٌ شَكَّ عَبْدُ اللَّهِ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَفِي بَنِي عَمِّهِ. وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى رَابِحٌ.

باب ۳۵۶ شَوْبِ اللَّبَنِ بِالْمَاءِ

۵۰۷۲ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[illegible]

میں شہد اور تیسرے میں شراب تھی۔ میں نے اس پیالے کو لیا جس میں دودھ تھا اور اسے پی لیا۔ پس مجھ سے کہا گیا کہ آپ نے اور آپ کی امت نے فطرت کو پالیا۔ ہشام اور سعید اور ہمام نے حضرت قتادہ سے، انہوں نے حضرت انس بن مالک سے اور انہوں نے حضرت مالک بن صعصعہ سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن انہوں نے تین پیالوں کا ذکر نہیں کیا۔

میٹھا پانی تلاش کرنا۔

اسحاق بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کر انصار مدینہ میں کھجوروں کی دولت کے لحاظ سے حضرت ابو طلحہ بہت مالدار تھے اور انہیں اپنا بیرحا باغ بہت محبوب تھا جو مسجد نبوی کے سامنے تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گاہے بگاہے اس میں تشریف لے جا کر اس کا نفیس پانی نوش فرمایا کرتے تھے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ، تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو (سورۂ آل عمران آیت ۹۲)، حضرت ابو طلحہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے:۔ یارسول اللہ! بے شک اللہ تعالے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون فرماتا ہے اور مجھے اپنی جائیداد میں بیرحا باغ سب سے پیارا ہے اور یہ اللہ کے لیے صدقہ ہے جس کی بھلائی اور ذخیرے کی اللہ تعالے سے امید رکھتا ہوں۔ یارسول اللہ! آپ جس طرح مناسب سمجھیں اسے راہ خدا میں خرچ فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو بہت نفع بخش یا مال کو بڑھانے والا سودا ہے۔ عبداللہ راوی کو اس میں شک ہے۔ پھر فرمایا کہ جو کچھ تم نے کہا وہ میں نے سن لیا۔ میرے خیال میں تم اسے اپنے قرابت داروں کو دے دو۔ حضرت ابو طلحہ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! میں ایسا ہی کر دیتا ہوں۔

دودھ میں پانی ڈال کر پینا۔

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ نوش فرماتے ہوئے دیکھا اور جب ان کے گھر تشریف فرما ہوئے تو

شَرِبَ لَبَنًا وَاَتٰی دَارَہٗ فَحَلَبْتُ شَاۃً فَشُبْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبِئْرِ فَتَنَاوَلَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ عَنْ یَّسَارِہٖ اَبُوْبَکْرٍ وَعَنْ یَّمِیْنِہٖ اَعْرَابِیٌّ فَاَعْطَی الْاَعْرَابِیَّ فَضْلَہٗ ثُمَّ قَالَ الْاَیْمَنَ فَالْاَیْمَنَ.

٥٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَہٗ صَاحِبٌ لَّہٗ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ کَانَ عِنْدَکَ مَاءٌ بَاتَ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃَ فِیْ شَنَّۃٍ وَّاِلَّا کَرَعْنَا قَالَ وَالرَّجُلُ یُحَوِّلُ الْمَاءَ فِیْ حَائِطِہٖ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عِنْدِیْ مَاءٌ بَائِتٌ فَانْطَلِقْ اِلَی الْعَرِیْشِ قَالَ فَانْطَلَقَ بِھِمَا فَسَکَبَ فِیْ قَدَحٍ ثُمَّ حَلَبَ عَلَیْہِ مِنْ دَاجِنٍ لَّہٗ قَالَ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ شَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِیْ جَاءَ مَعَہٗ.

بَابٌ ۳۵۰ شَرَابِ الْحَلْوَاءِ وَالْعَسَلِ وَقَالَ الزُّھْرِیُّ: لَا یَحِلُّ شُرْبُ بَوْلِ النَّاسِ لِشِدَّۃٍ تَنْزِلُ لِاَنَّہٗ رِجْسٌ. قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ. وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فِی السَّکَرِ اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَجْعَلْ شِفَاءَکُمْ فِیْمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمْ.

٥٠٤ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ھِشَامٌ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ. کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْجِبُہُ الْحَلْوَاءُ وَالْعَسَلُ.

بَابٌ ۳۵۱ الشُّرْبِ قَائِمًا

٥٠٥ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ مَیْسَرَۃَ عَنِ النَّزَّالِ قَالَ اَتٰی عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَلٰی بَابِ الرَّحْبَۃِ فَشَرِبَ قَائِمًا فَقَالَ

میں ملی ہوئی دودھ اور کنوئیں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی نکالا پس آپ نے پیالے سے کر دودھ نوش فرمایا۔ حضور کے بائیں جانب حضرت ابوبکر اور دائیں جانب ایک اعرابی تھا۔ پس بچا ہوا دودھ آپ نے اعرابی کو مرحمت فرمایا اور ارشاد ہوا کہ دائیں جانب والا زیادہ حق دار ہے۔

سعید بن حارث کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس تشریف فرما ہوئے اور آپ کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری سے فرمایا کہ اگر تمہارے پاس رات کا باسی پانی ہے تو ہمیں پلا دو ورنہ ہم کسی اور جگہ جھک کے پی لیں گے اور وہ انصاری اس وقت اپنے باغ کو پانی دے رہا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ انصاری عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے پاس پانی باسی موجود ہے، آپ جھونپڑی کی طرف تشریف لے چلیں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ دونوں کو لے گیا۔ ایک پیالے میں کچھ پانی ڈال کر اس میں بکری کا دودھ دوہا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نوش فرمایا اور پھر اس شخص نے پیا جو آپ کے ساتھ آیا تھا۔

میٹھی چیز اور شہد پینا۔ زہری کا قول ہے کہ سخت ضرورت میں بھی آدمی کا پیشاب پینا حلال نہیں کیونکہ ناپاک ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے لیے پاک چیزیں حلال کی ہیں۔ ابن مسعود کا نشہ آور چیزوں کے بارے میں قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حرام چیزوں میں تمہارے لیے شفا نہیں رکھی ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد کو بہت پسند فرمایا کرتے تھے۔

کھڑے ہو کر پینا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا جبکہ وہ باب الرحبہ کے پاس تھے تو انہوں نے کھڑے کھڑے پانی نوش فرمایا اور ارشاد ہوا کہ اگر کوئی آدمی کھڑا ہو کر پانی

إن ناسا يكره أحدهم أن يشرب وهو قائم وإني رأيت النبي صلى الله عليه وسلم فعل كما رأيتموني فعلت.

٥٧٦ - حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا عبد الملك بن ميسرة سمعت النزال بن سبرة يحدث عن علي رضي الله عنه أنه صلى الظهر ثم قعد في حوائج الناس في رحبة الكوفة حتى حضرت صلاة العصر ثم أتي بماء فشرب وغسل وجهه ويديه وذكر رأسه ورجليه ثم قام فشرب فضله وهو قائم ثم قال إن ناسا يكرهون الشرب قائما وإن النبي صلى الله عليه وسلم صنع مثل ما صنعت.

٥٧٧ - حدثنا أبو نعيم حدثنا سفيان عن عاصم الأحول عن الشعبي عن ابن عباس قال شرب النبي صلى الله عليه وسلم قائما من زمزم.

باب ٣٥٩ من شرب وهو واقف على بعيره.

٥٧٨ - حدثنا مالك بن إسماعيل حدثنا عبد العزيز بن أبي سلمة أخبرنا أبو النضر عن عمير مولى ابن عباس عن أم الفضل بنت الحارث أنها أرسلت إلى النبي صلى الله عليه وسلم بقدح لبن وهو واقف عشية عرفة فأخذ بيده فشربه زاد مالك عن أبي النضر على بعيره.

باب ٣٦٠ الأيمن فالأيمن في الشرب

٥٧٩ - حدثنا إسمعيل قال حدثني مالك عن ابن شهاب عن أنس بن مالك رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أتي بلبن قد شيب بماء وعن يمينه أعرابي وعن شماله أبو بكر فشرب ثم أعطى الأعرابي وقال الأيمن فالأيمن.

باب ٣٦١ هل يستأذن الرجل من عن يمينه في الشرب ليعطي الأكبر.

پیتے تو کچھ لوگ اسے مکروہ جانتے ہیں حالانکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح پانی پیتے ہوئے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے کرتے دیکھا۔

عبدالملک بن میسرہ کا بیان ہے کہ میں نے نزال بن سبرہ کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق بیان کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے نماز ظہر پڑھی، پھر لوگوں کی حاجت روائی کرنے کے لیے کوفہ کی جامع مسجد کے سامنے والے چبوترے پر بیٹھ گئے، یہاں تک کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا پھر آپ کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا تو آپ نے نوش فرمایا اور اپنے منہ ہاتھ دھوئے، شعبہ راوی نے سر اور پیروں کا بھی ذکر کیا ہے۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور کھڑے کھڑے بچا ہوا پانی نوش فرمایا، پھر فرمایا کہ بعض لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو م؟

شعبی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آب زمزم کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

اونٹ پر سوار ہونے کی حالت میں پینا۔

عمیر مولیٰ ابن عباس نے حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالے کے اندر دودھ بھیجا جبکہ آپ عرفہ کی شام کو ٹھہرے ہوئے تھے۔ آپ نے اسے دست مبارک میں لے کر نوش فرما لیا۔ امام مالک نے ابوالنضر سے جو روایت کی اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ اپنے اونٹ پر تھے۔

پینے میں دائیں جانب والا زیادہ حق دار ہے۔

ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی ڈالا ہوا تھا۔ آپ کے دائیں جانب ایک اعرابی اور بائیں طرف حضرت ابوبکر صدیق تھے۔ پس آپ نے نوش فرمایا اور بچا ہوا اعرابی کو دے کر فرمایا کہ دائیں جانب والا زیادہ حقدار ہے۔

دائیں جانب والے سے اجازت لے کر بڑے آدمی کو پہلے پلانا۔

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا، قَالَ فَتَلَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ۔

ابو حازم بن دینار نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پینے کی کوئی چیز پیش کی گئی تو آپ نے وہ نوش فرمائی۔ آپ کے دائیں طرف ایک لڑکا اور بائیں جانب بڑے آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ پس آپ نے لڑکے سے پوچھا۔ کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ یہ ان کو دے دوں؟ لڑکا عرض گزار ہوا کہ خدا کی قسم، یا رسول اللہ! میں آپ سے ملنے والی چیز میں اپنے اوپر کسی کو بھی ترجیح نہیں دوں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ

بَابٌ ۳۶۲ الْكَرْعِ فِي الْحَوْضِ

چلو سے حوض کا پانی پینا۔

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبُهُ فَرَدَّ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي وَهِيَ سَاعَةٌ حَارَّةٌ وَهُوَ يُحَوِّلُ فِي حَائِطٍ لَهُ يَعْنِي الْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ وَإِلَّا كَرَعْنَا وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطٍ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ فَانْطَلَقَ إِلَى الْعَرِيشِ فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ مَاءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس تشریف لے گئے اور ایک ساتھی آپ کی صحبت میں تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھی نے اسے سلام کیا تو اس آدمی نے سلام کا جواب دیا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، اس وقت تو بہت گرمی ہے اور اس وقت وہ اپنے باغ کو پانی دے رہا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تمہارے پاس مشک میں رات کا پانی ہے تو پلا دو ورنہ ہم کسی اور جگہ سے چلو سے پی لیں گے۔ وہ آدمی باغ کو پانی دے رہا تھا مگر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے پاس مشک میں رات کا پانی موجود ہے لہٰذا آپ چھپر کی طرف تشریف لے چلیے۔ چنانچہ ایک پیالے میں اس نے پانی ڈالا اور پھر اپنی بکری کا اس میں دودھ دوہا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نوش فرمایا۔ پھر وہ شخص دوبارہ لے آیا تو اس آدمی نے پی لیا جو آپ کے ساتھ آیا تھا۔

بَابٌ ۳۶۳ خِدْمَةِ الصِّغَارِ الْكِبَارَ

چھوٹوں کا بڑوں کی خدمت کرنا۔

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ أَسْقِيهِمْ عُمُومَتِي وَأَنَا أَصْغَرُهُمُ الْفَضِيخَ فَقِيلَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالَ اكْفِئْهَا فَكَفَأْنَا قُلْتُ لِأَنَسٍ مَا شَرَابُهُمْ قَالَ رُطَبٌ وَبُسْرٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ وَكَانَتْ خَمْرَهُمْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک قبیلے کے پاس کھڑا ہو کر میں اپنے چچاؤں کو فضیخ شراب پلا رہا تھا اور میں عمر کے لحاظ سے ان میں سب سے چھوٹا تھا۔ جب اس وقت کہا گیا کہ شراب حرام ہوگئی ہے تو چچا جان نے فرمایا کہ اسے پھینک دو، چنانچہ ہم نے وہ پھینک دی۔ سلیمان راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا کہ وہ کون سی شراب تھی؟ فرمایا کہ تازہ اور خشک کھجوروں کی جب

فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ. وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ: كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ.

بَابُ ٣٦٣ تَغْطِيَةِ الْإِنَاءِ

٥٨٣ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَأَوْكُوا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا وَأَطْفِئُوا مَصَابِيحَكُمْ.

٥٨٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ إِذَا رَقَدْتُمْ وَغَلِّقُوا الْأَبْوَابَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَوْ بِعُودٍ تَعْرُضُهُ عَلَيْهِ.

بَابُ ٣٦٤ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ

٥٨٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ يَعْنِي أَنْ تُكْسَرَ أَفْوَاهُهَا فَيُشْرَبَ مِنْهَا.

٥٨٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ

[illegible]

ابوبکر بن انس نے کہا کہ یہی ان کی شراب ہوتی ہوگی تو حضرت انس نے تردید نہیں فرمائی۔ میرے بعض ساتھیوں کا بیان ہے کہ حضرت انس کو فرماتے ہوئے

برتنوں کو ڈھانپ کر رکھنا۔

عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب رات کی تاریکی چھلنے یا شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو گھر روک لو کیونکہ شیاطین اس وقت پھیلے ہوئے ہوتے ہیں اور جب ایک گھنٹہ رات گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو۔ اب اللہ کا نام لے کر دروازوں کو بند کرو کیونکہ شیطان بند دروازوں کو نہیں کھولتے اور اللہ کا نام لے کر اپنی مشک کا منہ بند کرو اور اللہ کا نام لے کر اپنے برتنوں کو ڈھک دو، خواہ چوڑائی میں ہی ان کے اوپر کوئی چیز رکھی جائے اور اپنے چراغوں کو بجھا دو۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم سونے لگو تو اپنے چراغوں کو بجھا دو اور دروازوں کو بند کر دو اور اپنی مشکوں کے منہ بند کر دو اور کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھانپ دو اور میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ خواہ ان کے اوپر چوڑائی میں لکڑی ہی رکھو۔

مشک کا منہ کھول کر پانی پینا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ مشک کا منہ کھلا چھوڑ کر اس سے پانی پیا جائے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشک کے ساتھ منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرماتے ہوئے سنا۔ عبداللہ نے معمر وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ اس سے مراد منہ لگا کر

اخْتِنَاثُ الأَسْقِيَةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ مَعْمَرٌ أَوْ غَيْرُهُ هُوَ الشُّرْبُ مِنْ أَفْوَاهِهَا .

باب ٣٦٦ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ السِّقَاءِ

٥٨٧ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ لَنَا عِكْرِمَةُ أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَشْيَاءَ قِصَارٍ حَدَّثَنَا بِهَا أَبُو هُرَيْرَةَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ الْقِرْبَةِ أَوِ السِّقَاءِ وَأَنْ يَمْنَعَ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِي جِدَارِهِ .

٥٨٨ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ .

٥٨٩ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ .

باب ٣٦٧ التَّنَفُّسِ فِي الإِنَاءِ

٥٩٠ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَتَنَفَّسْ فِي الإِنَاءِ وَإِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَمْسَحْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَإِذَا تَمَسَّحَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ .

باب ٣٦٨ الشُّرْبِ بِنَفَسَيْنِ أَوْ ثَلاَثَةٍ

٥٩١ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالاَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ أَنَسٌ يَتَنَفَّسُ فِي الإِنَاءِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ ثَلاَثًا .

باب ٣٦٩ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ .

پانی پینا ہے۔

مشک سے منہ لگا کر پانی پینا۔

ایوب کا بیان ہے کہ عکرمہ نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ چھوٹی چھوٹی باتیں نہ بتاؤں جو مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزہ یا مشک کے ساتھ منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا اور اس بات سے بھی منع فرمایا ہے جو اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کیل نہیں ٹھونکنے دیتے۔

عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے

برتن کے اندر سانس لینا۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو برتن میں سانس نہ لے اور جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو ذکر کو اپنا دایاں ہاتھ نہ لگائے اور اگر لگانا پڑے تو دایاں ہاتھ نہ لگایا جائے۔

دو یا تین سانسوں میں پانی پینا۔

ثمامہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ برتن سے پانی پیتے وقت دو یا تین سانس لیتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین سانس لیا کرتے تھے۔

سونے کے برتن میں پینا۔

٥٩٢۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِقَدَحِ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ، وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هُنَّ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ۔

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدائن میں تھے تو انہوں نے پانی مانگا تو ایک کسان چاندی کے پیالے میں ان کے لیے پانی لایا۔ انہوں نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ میں اسے نہ پھینکتا لیکن یہ شخص منع کرنے کے باوجود باز نہ آیا حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ریشم اور دیباج (پہننے) نیز سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے سے منع فرمایا ہے اور حضور نے فرمایا کہ دنیا میں یہ چیزیں ان (کافروں) کے لیے ہیں اور آخرت میں تمہارے لیے ہیں۔

بَابُ آنِيَةِ الْفِضَّةِ

چاندی کے برتن میں پینا۔

٥٩٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ خَرَجْنَا مَعَ حُذَيْفَةَ وَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَالدِّيبَاجَ فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ۔

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نکلے تو انہوں نے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ پیا کرو نیز ریشم اور دیباج نہ پہنا کرو کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں ان (کافروں) کے لیے ہیں اور آخرت میں تمہارے لیے ہیں۔

٥٩٤۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الَّذِي يَشْرَبُ فِي إِنَاءِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- جو چاندی کے برتن سے پیئے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ بھرتا ہے۔

٥٩٥۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ، أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ. وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ أَوْ قَالَ آنِيَةِ الْفِضَّةِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا۔ آپ نے ہمیں بیمار کی عیادت کرنے، جنازے کے ساتھ چلنے، چھینکنے والے کو جواب دینے، دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرنے، سلام کو پھیلانے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم کھانے والوں کی قسم کو پورا کر دینے کا حکم فرمایا ہے۔ اور سونے کی انگوٹھی، چاندی میں پینے یا فرمایا کہ چاندی کے برتن میں پینے

وَعَنِ الْمَيَاثِرِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْإِسْتَبْرَقِ.

نیز ریشمی گدوں اور پردوں سے روکا اور ریشم حریر دیباج اور استبرق (پہننے سے) منع فرمایا۔

بَابُ ٣٤١ الشُّرْبِ فِي الْأَقْدَاحِ

پیالوں میں پینا۔

٥٩٦ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّهُمْ شَكُّوا فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَبُعِثَ إِلَيْهِ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَهُ.

عمیر مولیٰ امّ الفضل نے حضرت امّ الفضل رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ لوگوں کو عرفہ کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے بارے میں شک ہوا، تو انہوں نے حضور کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ بھیجا تو آپ نے اسے نوش فرمالیا۔

بَابُ ٣٤٢ الشُّرْبِ مِنْ قَدَحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآنِيَتِهِ. وَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ قَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: أَلَا أَسْقِيكَ فِي قَدَحٍ شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ.

حضور کے پیالے یا برتن سے پینا۔

حضرت ابو بردہ کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ کیا میں آپ کو اس پیالے میں پانی نہ پلاؤں جس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نوش فرماتے تھے۔

٥٩٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنَ الْعَرَبِ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَقَدِمَتْ فَنَزَلَتْ فِي أُجُمِ بَنِي سَاعِدَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَاءَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ مُنَكِّسَةٌ رَأْسَهَا فَلَمَّا كَلَّمَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ. فَقَالَ قَدْ أَعَذْتُكِ مِنِّي فَقَالُوا لَهَا أَتَدْرِينَ مَنْ هٰذَا؟ قَالَتْ لَا. قَالُوا هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَخْطُبَكِ. قَالَتْ كُنْتُ أَنَا أَشْقٰى مِنْ ذٰلِكَ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتّٰى جَلَسَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثُمَّ قَالَ: اسْقِنَا يَا سَهْلُ. فَخَرَجْتُ لَهُمْ بِهٰذَا الْقَدَحِ فَأَسْقَيْتُهُمْ فِيهِ. فَأَخْرَجَ لَنَا

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ایک عربی عورت کا ذکر کیا گیا تو آپ نے حضرت ابو اسید ساعدی کو حکم دیا کہ اسے بلا بھیجو۔ پس انہوں نے اس کی طرف پیغام بھیج دیا تو وہ آئی اور بنی ساعدہ کے ایک گھر میں آ ٹھہری۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے اور اس کے پاس جا پہنچے، دیکھا تو وہ عورت سر جھکائے بیٹھی ہے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ سلسلہ کلام شروع کیا تو اس نے کہا۔ میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میری جانب سے تم پناہ میں ہو۔ لوگوں نے اس عورت سے کہا۔ کیا تو جانتی ہے کہ یہ کون ہیں؟ عورت نے نفی میں جواب دیا تو لوگوں نے کہا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے جو تجھے نکاح کا پیغام دینے آئے تھے۔ عورت کہنے لگی کہ پھر تو میں بڑی بدبخت ہوں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے روانہ ہو گئے، یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں سمیت سقیفہ بنی ساعدہ

سهل ذلك القدح فشربنا منه. قال ثم استوهبه عمر بن عبد العزيز بعد ذلك فوهبه له.

۵۹۸۔ حدثنا الحسن بن مدرك قال حدثني يحيى بن حماد أخبرنا أبو عوانة عن عاصم الأحول قال رأيت قدح النبي صلى الله عليه وسلم عند أنس بن مالك وكان قد انصدع فسلسله بفضة قال وهو قدح جيد عريض من نضار قال قال أنس لقد سقيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا القدح أكثر من كذا وكذا قال وقال ابن سيرين إنه كان فيه حلقة من حديد فأراد أنس أن يجعل مكانها حلقة من ذهب أو فضة فقال له أبو طلحة لا تغيرن شيئا صنعه رسول الله صلى الله عليه وسلم فتركه.

میں جلوہ افروز ہوا ہوئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اے سہل! ہمیں پانی تو پلاؤ۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ میں ان کے لیے یہ پیالہ لایا اور میں نے اس میں

عاصم احول کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک پیالہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دیکھا جو پھٹ گیا تھا اور چاندی کی تاروں سے گانٹھا ہوا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ وہ پیالہ بہت عمدہ، اور چوڑا اور بہترین لکڑی کا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت انس نے فرمایا کہ میں نے اس پیالے میں بے شمار مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پلایا۔ ان کا بیان ہے کہ ابن سیرین نے کہا کہ اس کے گرد لوہے کا ایک حلقہ تھا۔ پس حضرت انس کا ارادہ ہوا کہ اس کے گرد سونے یا چاندی کا حلقہ لگوائیں تو حضرت ابو طلحہ نے ان سے فرمایا کہ جس چیز کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنایا ہے اس کو تبدیل کرنے کی ذرا بھی کوشش نہ کرو۔ چنانچہ انہوں نے ارادہ ترک کر دیا۔

[illegible]

باب ۳۴۳ شرب البركة والماء المبارك

برکت والا پانی پینا۔

۵۹۹۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا جرير عن الأعمش قال حدثني سالم بن أبي الجعد عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما هذا الحديث قال قد رأيتني مع النبي صلى الله عليه وسلم وقد حضرت العصر وليس معنا ماء غير فضلة فجعل في إناء فأتي النبي صلى الله عليه وسلم به فأدخل يده فيه وفرج أصابعه ثم قال حي على أهل الوضوء البركة من الله فلقد رأيت الماء يتفجر من بين أصابعه فتوضأ الناس وشربوا فجعلت لا آلو ما جعلت في بطني منه فعلمت أنه بركة قلت لجابر كم كنتم يومئذ قال ألفا وأربع مائة تابعه عمرو عن جابر. وقال حصين وعمرو بن مرة عن سالم عن جابر خمس عشرة مائة وتابعه سعيد بن المسيب عن جابر.

سالم بن ابو الجعد نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مذکورہ حدیث کی روایت کرتے ہوئے کہا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا لیکن ذرا سے بچے ہوئے پانی کے سوا کچھ نہ تھا جو ایک برتن میں جمع کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ حضور نے اپنا دست مبارک اس میں داخل کیا اور پھر انگشت ہائے مبارک کھول دیں پھر ارشاد فرمایا کہ وضو کرنے والے آئیں اور اللہ کی برکت سے فائدہ اٹھائیں۔ پس میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگشت ہائے مبارک سے پھوٹ پھوٹ کر نکل رہا ہے۔ پس لوگوں نے وضو کیا اور پانی پیا۔ چنانچہ میں نے اپنا پیٹ بھرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی کیونکہ میرے نزدیک وہ پانی متبرک تھا۔ میں (سالم بن ابو الجعد) نے حضرت جابر کی خدمت میں عرض کی کہ اس روز آپ کتنے حضرات تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ چودہ سو۔ عمرو بن دینار نے بھی حضرت جابر سے اس کی روایت کی ہے۔ حصین بن عمرو بن مرہ نے سالم سے اور انہوں نے حضرت جابر سے پندرہ سو حاضرین کی روایت کی ہے اور اسی طرح سعید بن مسیب نے حضرت جابر سے روایت کی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كتاب المرضى

باب ٣٢٣ ما جاء في كفارة المرض وقول الله تعالى من يعمل سوءا يجز به

٦٠٠ - حدثنا أبو اليمان الحكم بن نافع أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني عروة بن الزبير أن عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مصيبة تصيب المسلم إلا كفر الله بها عنه حتى الشوكة يشاكها.

٦٠١ - حدثني عبد الله بن محمد حدثنا عبد الملك بن عمرو حدثنا زهير بن محمد عن محمد بن عمرو بن حلحلة عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد الخدري وعن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما يصيب المسلم من نصب ولا وصب ولا هم ولا حزن ولا أذى ولا غم حتى الشوكة يشاكها إلا كفر الله بها من خطاياه.

٦٠٢ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن سفيان عن سعد عن عبد الله بن كعب عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال مثل المؤمن كالخامة من الزرع تفيئها الريح مرة وتعدلها مرة، ومثل المنافق كالأرزة لا تزال حتى يكون انجعافها مرة واحدة. وقال زكريا حدثني سعد حدثنا ابن كعب عن أبيه كعب عن النبي صلى الله عليه وسلم.

٦٠٣ - حدثنا إبراهيم بن المنذر قال حدثني محمد بن فليح قال حدثني أبي عن هلال بن علي من بني عامر بن لؤي عن عطاء بن يسار عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

مریضوں کا بیان

مرض کے کفارہ ہونے کا بیان

ارشاد ربانی ہے۔ جو برا کام کرے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مصیبت ایسی نہیں جو کسی مسلمان کو پہنچے مگر اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے، یہاں تک کہ اس کانٹے کے بدلے بھی جو اسے چبھے۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان کو پہنچنے والا کوئی دکھ، تکلیف، غم، ملال، اذیت اور دکھ ایسا نہیں، خواہ اس کے پیر میں کانٹا ہی چبھے مگر اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

* * *

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کی مثال کھیتی کے پودوں جیسی ہے جنہیں ہوائیں ادھر ادھر جھکاتی اور کبھی سیدھا کر دیتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت جیسی ہے کہ ہمیشہ ایک حالت میں رہتا ہے اور ہوا ایک ہی دفعہ اسے بیخ و بن سے اکھاڑ کر پھینک دیتی ہے ۔ زکریا، سعد، ابن کعب، حضرت کعب بن مالک سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی مثال کھیتی کے پودوں جیسی ہے، جب ہوا آتی ہے تو اسے ایک جانب جھکا دیتی ہے اور جب رک جاتی ہے تو وہ سیدھا ہو جاتا ہے

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيحُ كَفَأَتْهَا فَإِذَا اعْتَدَلَتْ تَكَفَّأُ بِالْبَلَاءِ وَالْفَاجِرُ كَالْأَرْزَةِ صَمَّاءَ مُعْتَدِلَةً حَتَّى يَقْصِمَهَا اللَّهُ إِذَا شَاءَ.

۶۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ أَبَا الْحُبَابِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ.

بَابُ شِدَّةِ الْمَرَضِ

۶۰۵۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ وَهُوَ يُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا وَقُلْتُ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا قُلْتُ إِنَّ ذَاكَ بِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ قَالَ أَجَلْ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى إِلَّا حَاتَّ اللَّهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ.

یعنی بلا سے محفوظ ہو جاتا ہے اور بدکار آدمی کی مثال صنوبر کے درخت جیسی ہے جو اکڑ کر سیدھا کھڑا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو اسے بیخ و بن سے اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابو صعصعہ، سعید بن یسار، ابوالحباب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتے تو اسے تکالیف میں مبتلا کرتا ہے۔

شدتِ مرض

ابووائل نے مسروق سے روایت کی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ درد میں مبتلا ہوا ہو۔

حارث بن سوید نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کے دوران آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت آپ کو سخت بخار چڑھا ہوا تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ حضور کو تو بڑا سخت بخار ہے، شاید یہ اس وجہ سے ہے کہ آپ کے لیے دوگنا اجر ہے۔ فرمایا کہ ہاں اسی طرح کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اسے تکلیف پہنچے مگر اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

ف: تکالیف سے متعلقہ یہ بات اسی جلد کی حدیث ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۲۰، ۶۲۱ اور ۶۲۷ میں بھی موجود ہے۔ آرام و راحت اور دکھ درد سب کچھ پروردگارِ عالم کی طرف سے ہے۔ وہ انعامات سے نواز کر اور راحت پہنچا کر شکر کا امتحان لیتا ہے اور مصائب میں مبتلا کر کے اپنے بندوں کا صبر دکھاتا ہے۔ اگر تکالیف کو بندہ اپنے مالک کی طرف سے جان کر صابر و شاکر رہے اور اس کا شکوہ نہ کرے تو فرمانِ الٰہی ہے۔

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ — بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

کے مطابق اپنے خالق و مالک کی معیت کو حاصل کر لیتا ہے۔ معیت یہی ہے کہ وہ اپنے اس بندے سے خوش ہو جاتا ہے اور اسے اپنے قرب سے نوازتا ہے۔ ہر تکلیف اور مصیبت پر اس کی اذیت کے مطابق گناہ جھڑتے ہیں اور یہ اسی وقت ہوتا ہے جبکہ اسے اپنے مالک کا انعام سمجھ کر قبول کرے اور صبر سے کام لے۔ درحقیقت مصائب و تکالیف اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کا حصہ ہیں۔ یہ نعمت خاص

طور پر انبیائے کرام کو ملتی تھی اور وہی ان سے لطف اندوز ہوا کرتے تھے۔ ارشت کے طور پر اولیاء اللہ کو بھی ان میں سے حصہ ملتا ہے۔ ہمارے اور ساری کائنات کے آقا و مولیٰ سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لوگوں نے تمام انبیائے کرام سے زیادہ اذیتیں پہنچائیں۔ یہاں تک کہ لوگوں نے آپ پر پتھر برسائے لیکن آپ نے دعائیں ہی دیں۔ ؎

الٰہی رحم فرما ان طائف کے مکینوں پر
الٰہی مینہ برسا پتھروں والی زمینوں پر

غالباً ۱۹۵۵ء یا ۱۹۵۶ء کی بات ہے کہ راقم الحروف کے ولیٔ نعمت مرشدِ برحق، سابق مفتی اعظم دہلی، شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۶ھ / ۱۹۶۶ء) پر فالج کا حملہ ہو گیا۔ احقر نے دہلی خط لکھ کر حال دریافت کیا تو تھوڑے ہی دنوں کے بعد جوابی گرامی موصول ہوا جس میں تحریر تھا: ——— "عزیزم! بالکل ٹھیک ہوں۔ تمہارے جیسے نیک لوگوں کی دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تندرست کر دیا ہوں۔ میں اس قابل کہاں ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے مبتلائے آلام رکھے یہ چیزیں تو اس کے خاص بندوں کا حصہ ہیں۔" — سبحان اللہ!

سرمایۂ ملت کے عدیم المثال نگہبان حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء) نے اپنی اسیری کے دوران حضرت بدیع الدین رحمۃ اللہ علیہ کے لیے مکتوبِ گرامی بھیجا جس کے اندر یہ بھی تحریر فرمایا۔

"مقبول بندہ وہ ہے جو اپنے مولیٰ کی رضا پر راضی رہے جو اپنی رضا کا طالب ہے وہ اپنے نفس کا بندہ ہے بندے کو چاہیے کہ مالک اگر اس کے گلے پر چھری بھی چلائے تو شاداں و فرحاں رہے اور مالک کے اس فعل کو اپنی مرضی جانے۔ اگر معاذ اللہ اس فعل کی جانب سے کراہت پیدا ہوئی یا دل نے تنگی محسوس کی تو یہ آئینِ بندگی کے خلاف اور راندۂ درگاہ ہونا ہے (مکتوبات دفتر دوم، المکتوب ۸۸)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو جہانگیر نے جب قلعہ گوالیار سے رہائی عطا کی تو فوج کے ساتھ رہنے کی پابندی لگا دی۔ فوج کی اس معیت کے دوران اس مردِ حق آگاہ نے اپنے مخدوم زادگان خواجہ عبد اللہ اور خواجہ عبید اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے نام مکتوبِ گرامی لکھتے ہوئے اس میں یہ بھی تحریر فرمایا۔

"ایام حبس میں جب اپنی ناکامی اور بے اختیاری کو دیکھتا ہوں تو عجب لطف اٹھاتا اور نرالا ذوق پاتا ہوں۔ اہلِ نعم و راحت میں وقت گزارنے والے مصیبت زدگان کے ذوق کو کیا جانیں اور اس کی مصیبت کے جمال کا کیا ادراک کریں۔ بچوں کی لذت مٹھائی میں منحصر ہے اور جس نے تلخی کی لذت پائی ہو وہ اسے ایک جَو کے بدلے نہیں خریدتا۔ (مکتوبات دفتر سوم، المکتوب ۸۳)

جان ہے عشقِ مصطفےٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزا نازِ دوا اٹھائے کیوں ؎

باب ۲۶ اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ

سب لوگوں سے زیادہ انبیائے کرام کو تکالیف پہنچیں۔ پھر وہ بھی درجات کے مطابق تھیں۔

۷ ۱۰۳ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ

حارث بن سوید نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْعَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ تُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا. قَالَ أَجَلْ إِنِّيْ أُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قُلْتُ ذٰلِكَ إِنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ قَالَ أَجَلْ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهُ أَذًى شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا سَيِّاٰتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا.

بَابٌ ٣٢٧ وُجُوْبِ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ

٢٠٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ.

٢٠٩ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيْثَرَةِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَتْبَعَ الْجَنَائِزَ وَنَعُوْدَ الْمَرِيْضَ وَنُفْشِيَ السَّلَامَ.

بَابٌ ٣٢٨ عِيَادَةِ الْمُغْمٰى عَلَيْهِ

٢١٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ مَرِضْتُ مَرَضًا فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَوَجَدَانِيْ أُغْمِيَ عَلَيَّ، فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ وَضُوْءَهُ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِيْ مَالِيْ، كَيْفَ أَقْضِيْ فِيْ مَالِيْ فَلَمْ

کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو بخار تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ کو تو بہت سخت بخار چڑھا ہوا ہے۔ فرمایا، ہاں مجھے اتنا بخار چڑھا ہوا ہے جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو چڑھتا ہے۔ میں نے عرض کی کیا اس وجہ سے ہوگا کہ آپ کے لیے دوگنا اجر ہے۔ فرمایا، ہاں ویسے کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اسے کانٹا چبھنے کی تکلیف یا اس سے زیادہ پہنچتی ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے۔

بیمار کی عیادت کرنا ضروری ہے۔

ابو وائل نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی مزاج پرسی کرو اور قیدی کو چھڑایا کرو۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ نے ہمیں سونے کی انگوٹھی اور ریشم، دیباج اور استبرق کے کپڑے پہننے اور قسی و میثرہ کپڑوں کے استعمال سے منع فرمایا اور جنازوں کے ساتھ جانے اور بیمار کی عیادت کرنے اور سلام پھیلانے کا ہمیں حکم فرمایا ہے۔

بے ہوش کی عیادت کرنا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں بیمار پڑ گیا، پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میری عیادت کے لیے پیدل تشریف لائے۔ انہوں نے مجھے بے ہوشی کی حالت میں پایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور وضو سے بچا ہوا پانی میرے اوپر چھڑکا تو مجھے ہوش آ گیا۔ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں اپنے مال کی تقسیم کس طرح کروں! میں اپنے مال کا فیصلہ کیا کروں! آپ نے مجھے کوئی جواب مرحمت نہ فرمایا یہاں تک

يُجْزِيْنِي بِشَيْءٍ حَتّٰى نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمِيْرَاثِ۔

کہ میراث کی آیت نازل ہو گئی۔

باب ٣٧٩ فَضْلِ مَنْ يُصْرَعُ مِنَ الرِّيْحِ

ریاحی مرگی کی فضیلت۔

٦١١۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عِمْرَانَ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أُرِيْكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ هٰذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أُصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِي قَالَ إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَكِ فَقَالَتْ أَصْبِرُ فَقَالَتْ إِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا۔

عطاء بن ابی رباح کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھ سے فرمایا۔ کیا میں تمہیں جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں (عطاء) نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ کالی عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی تھی کہ مجھے مرگی ہوتی ہے اور میرا ستر بھی کھل جاتا ہے، پس اللہ تعالیٰ سے میرے حق میں دعا کیجئے۔ فرمایا کہ اگر تم چاہو تو صبر کرو اور تمہیں جنت ملے گی اور اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے تمہارے لیے دعا کر دوں کہ وہ تمہیں تندرست فرما دے؟ وہ عورت عرض گزار ہوئی کہ میرا ستر کھل جاتا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ میرا ستر ننگا نہ ہوا کرے، پس آپ نے اس کے لیے دعا کر دی۔

٦١٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ رَأٰى أُمَّ زُفَرَ تِلْكَ امْرَأَةً طَوِيْلَةً سَوْدَاءَ عَلٰى سِتْرِ الْكَعْبَةِ۔

عطاء کا بیان ہے کہ انہوں نے ام زفر یعنی مذکورہ عورت کو جو طویل القامت اور سیاہ رنگ تھی خانۂ کعبہ کے پردوں کے پاس دیکھا۔

باب ٣٨٠ فَضْلِ مَنْ ذَهَبَ بَصَرُهٗ

نابینا ہونے کی فضیلت۔

٦١٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ قَالَ إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِيْ بِحَبِيْبَتَيْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهٗ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ يُرِيْدُ عَيْنَيْهِ تَابَعَهٗ أَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ وَأَبُوْ ظِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، جب میں اپنے کسی بندے کو دو چیزوں کے ذریعے آزماتا ہوں، مراد آنکھیں ہیں تو ان کے بدلے میں اسے جنت دیتا ہوں۔ اسی طرح اشعث بن جابر اور ابو ظلال نے حضرت انس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

باب ٣٨١ عِيَادَةِ النِّسَاءِ الرِّجَالَ وَعَادَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْمَسْجِدِ مِنَ الْأَنْصَارِ

عورتوں کا مردوں کی عیادت کرنا۔

ام درداء نے مسجد میں رہنے والے ایک انصاری کی عیادت کی۔

٦١٤۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وُعِكَ أَبُوْ بَكْرٍ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ فَدَخَلْتُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرزمین مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بخار آنے لگا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں دونوں حضرات کے پاس

عليهما قلت يا أبت كيف تجدك ويا بلال كيف تجدك، قالت وكان أبو بكر إذا أخذته الحمى يقول:

كل امرئ مصبح في أهله
والموت أدنى من شراك نعله

وكان بلال إذا أقلعت عنه يقول:

ألا ليت شعري هل أبيتن ليلة
بواد وحولي إذخر وجليل
وهل أردن يوما مياه مجنة
وهل تبدون لي شامة وطفيل

قالت عائشة فجئت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبرته فقال اللهم حبب إلينا المدينة كحبنا مكة أو أشد اللهم وصححها وبارك لنا في مدها وصاعها وانقل حماها فاجعلها بالجحفة.

گئی اور کہا:۔ ابا جان! آپ کا کیا حال ہے؟ اے بلال! آپ کا کیا حال ہے؟ ان کا بیان ہے کہ جب حضرت ابوبکر کو بخار چڑھتا تو فرماتے:۔

ہوتا ہے شاد آدمی اہل و عیال سے
حالانکہ موت ہے قریب اُس کے نعال سے

اور حضرت بلال کا جب بخار اترتا تو یوں گویا ہوتے:۔

کاش کہ پھر اپنی وادی میں گزاروں ایک شب
ہو نباتاتِ جلیل اِذخر کا نظارہ عجب ہے
کیا گزر ہوگا مرا آبِ مجنہ پر کبھی
کیا [illegible] و شامہ کی ہوگی زیارت پھر بھی اب

وہ فرماتی ہیں کہ پھر میں رسول صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور صورت حال آپ کے گوش گزار کی تو آپ یوں دعا گو ہوئے:۔ اے اللہ! مدینہ سے ہمیں ایسی ہی محبت عطا فرما جیسی محبت مکے سے مرحمت فرمائی ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اس کو صحت بخش بنا دے اور اس کے مُد و صاع میں بھی برکت عنایت فرما اور اس کے بخار کو جحفہ کی جانب بھیج دے۔

باب ۳۲ عيادة الصبيان

بچوں کی عیادت کرنا۔

۵۱۵۔ حدثنا حجاج بن منهال حدثنا شعبة قال أخبرني عاصم قال سمعت أبا عثمان عن أسامة بن زيد رضي الله عنهما أن ابنة للنبي صلى الله عليه وسلم أرسلت إليه وهو مع النبي صلى الله عليه وسلم وسعد وأبي نحسب أن ابنتي قد حضرت فاشهدنا فأرسل إليها السلام ويقول إن لله ما أخذ وما أعطى وكل شيء عنده مسمى فلتحتسب ولتصبر فأرسلت تقسم عليه فقام النبي صلى الله عليه وسلم وقمنا فرفع الصبي في حجر النبي صلى الله عليه وسلم ونفسه تقعقع ففاضت عينا النبي صلى الله عليه وسلم فقال له سعد ما هذا يا رسول الله قال هذه رحمة وضعها الله في قلوب من شاء من عباده

ابو عثمان نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے آپ کو بلوایا اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور حضرت سعد بن عبادہ اور حضرت اُبی بن کعب بھی۔ پیغام یہ تھا کہ میری لڑکی لبِ دم ہے لہٰذا قدم رنجہ فرمائیے۔ آپ نے صاحبزادی کے لیے سلام بھیجا اور فرمایا کہ بے شک اللہ جو کچھ لیتا ہے وہ اسی کا ہے اور جو دیتا ہے وہ بھی اسی کا ہے۔ ہر ایک کا اس کے پاس ایک مقررہ مدت ہے۔ لہٰذا راضی برضا ہو کر صبر کرنا چاہیے۔ صاحبزادی نے قسم دے کر بلوایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ ہم بھی۔ پس انہوں نے بچی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں دے دیا اور بچی کو رک رک کر سانس آ رہا تھا لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چشمانِ مبارک سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت سعد عرض گزار ہوئے:۔ یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ رحمت ہے جسے اللہ تعالے اپنے جن بندوں کے دلوں میں چاہتا ہے ڈالتا ہے۔ اور اللہ اپنے بندوں پر رحم نہیں

وَلَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الرُّحَمَاءَ.

باب ۳۸۳ عِيَادَةِ الْأَعْرَابِ

۶۱۶۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَعُودُهُ فَقَالَ لَهُ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللهُ، قَالَ قُلْتُ طَهُورٌ كَلَّا بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ أَوْ تَثُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ تُزِيرُهُ الْقُبُورَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَعَمْ إِذًا.

باب ۳۸۴ عِيَادَةِ الْمُشْرِكِ

۶۱۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ غُلَامًا لِيَهُودَ كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَالَ، أَسْلِمْ فَأَسْلَمَ. وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ لَمَّا حُضِرَ أَبُو طَالِبٍ جَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۳۸۵ إِذَا عَادَ مَرِيضًا فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِهِمْ جَمَاعَةً.

۶۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ يَعُودُونَهُ فِي مَرَضِهِ فَصَلَّى بِهِمْ جَالِسًا فَجَعَلُوا يُصَلُّونَ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمُ اجْلِسُوا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ إِنَّ الْإِمَامَ لَيُؤْتَمُّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِنْ صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ هَذَا الْحَدِيثُ مَنْسُوخٌ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ مَا صَلَّى صَلَّى

فرمایا مگر رحم دلوں پر۔

دیہاتیوں کی عیادت کرنا۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کرنے تشریف لے گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی مریض کی عیادت کرتے تو فرمایا: کوئی حرج نہیں، اللہ نے چاہا تو گناہوں سے پاک ہے۔ ہمارے راوی کا بیان ہے کہ اعرابی نے کہا، آپ اسے پاک بتاتے ہیں حالانکہ یہ بخار تو ایک بوڑھے آدمی پر ابل آور ہوا کہ قبر میں پہنچا کر چھوڑے گا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا ایسا ہی سہی۔

مشرک کی عیادت کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہودیوں کا ایک لڑکا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گاہے بگاہے خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت (مزاج پرسی) کے لیے تشریف لے گئے۔ پس آپ نے اس سے فرمایا کہ مسلمان ہو جا تو وہ مسلمان ہو گیا۔ سعید بن مسیب نے اپنے والد ماجد حضرت مسیب بن حزن سے روایت کی ہے کہ جب ابو طالب قریب المرگ ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے۔

عیادت کے دوران نماز کا وقت ہو جائے تو وہیں باجماعت نماز ادا کر لیں۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کے دوران کچھ لوگ آپ کی عیادت کے لیے حاضر خدمت ہوئے۔ پس آپ نے انہیں بیٹھ کر نماز پڑھائی لیکن وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو آپ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔ جب فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے لہٰذا جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

ابو عبداللہ امام بخاری کا بیان ہے کہ حمیدی نے فرمایا یہ حدیث منسوخ ہے

قَاعِدًا وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامٌ۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آخری نماز پڑھائی تھی آپ بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے۔

بَابُ ٣٦٦ وَضْعِ الْيَدِ عَلَى الْمَرِيضِ۔

مریض پر ہاتھ رکھنا۔

٦١٩۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْجُعَيْدُ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَاهَا قَالَ تَشَكَّيْتُ بِمَكَّةَ شَكْوًا شَدِيدًا فَجَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أَتْرُكُ مَالًا وَإِنِّي لَمْ أَتْرُكْ إِلَّا ابْنَةً وَاحِدَةً فَأُوصِي بِثُلُثَيْ مَالِي وَأَتْرُكُ الثُّلُثَ قَالَ لَا، قُلْتُ فَأُوصِي بِالنِّصْفِ وَأَتْرُكُ لَهَا النِّصْفَ قَالَ لَا، قُلْتُ فَأُوصِي بِالثُّلُثِ وَأَتْرُكُ لَهَا الثُّلُثَيْنِ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ۔ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِي وَبَطْنِي ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَأَتْمِمْ لَهُ هِجْرَتَهُ فَمَا زِلْتُ أَجِدُ بَرْدَهُ عَلَى كَبِدِي فِيمَا يُخَالُ إِلَيَّ حَتَّى السَّاعَةِ۔

عائشہ بنت سعد نے اپنے والد محترم حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مکہ مکرمہ کے اندر میں سخت بیمار پڑ گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری مزاج پرسی کے لیے تشریف لائے۔ میں عرض گزار ہوا۔ یا نبی اللہ! میں مال چھوڑ رہا ہوں اور پیچھے میری صرف ایک لڑکی ہے۔ کیا میں دو تہائی مال کی وصیت کر کے ایک تہائی چھوڑ دوں؟ آپ نے انکار فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ نصف کی وصیت کر کے نصف چھوڑ دوں؟ آپ نے انکار فرمایا۔ میں نے عرض کی کہ تہائی کی وصیت کر دوں اور دو تہائی اس کے لیے چھوڑ دوں؟ فرمایا کہ تہائی کی کر دو لیکن تہائی بھی زیادہ ہے۔ اس کے بعد آپ نے میری پیشانی پر اپنا دست مبارک رکھا، پھر اپنا دست اقدس میرے چہرے اور پیٹ پر پھیرا، اس کے بعد دعا کی۔ اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما اور اس کی ہجرت کو پایۂ تکمیل تک پہنچا۔ حضرت سعد فرماتے ہیں کہ اس وقت سے اب تک جب بھی ایسا خیال آتا ہے تو حضور کے دست شفقت کی

٦٢٠۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ، دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلْ إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ فَقُلْتُ ذَلِكَ إِنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مَرَضٌ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا۔

حارث بن سوید نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ کو بخار چڑھا ہوا تھا۔ پس میں نے ہاتھ لگا کر دیکھا اور عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! آپ کو تو بہت سخت بخار چڑھا ہوا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں بے شک مجھے تمہارے دو آدمیوں کے برابر بخار چڑھا ہوا ہے۔ میں نے عرض کی کہ یہ تو دوگنا اجر ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اثبات میں جواب دیا پھر فرمایا کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اسے کوئی اذیت یا مرض وغیرہ کی تکلیف پہنچے مگر اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتوں کو جھاڑ دیتا ہے۔

بَابُ ٣٨٧ مَا يُقَالُ لِلْمَرِيضِ وَمَا يُجِيبُ

مریض سے کیا کہیں اور وہ کیا جواب دے۔

٦٢١۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حارث بن سوید کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کے دوران میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے ہاتھ لگا کر دیکھا

فِي مَرَضِهِ فَمَسِسْتُهُ وَهُوَ يُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا فَقُلْتُ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا وَذٰلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ قَالَ أَجَلْ وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى إِلَّا حَاتَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ.

٦٢٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ يَعُودُهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالَ كَلَّا بَلْ حُمَّى تَفُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ كَيْمَا تُزِيرَهُ الْقُبُورَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَنَعَمْ إِذًا.

بَابُ ٣٦٨ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ رَاكِبًا وَمَاشِيًا وَرِدْفًا عَلَى الْحِمَارِ

٦٢٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِكَافٍ عَلَى قَطِيفَةٍ فَدَكِيَّةٍ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَسَارَ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللّٰهِ وَفِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ قَالَ لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَقَفَ وَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللّٰهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ إِنَّهُ لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجْلِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاغْشَنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ

تو آپ کو سخت بخار تھا۔ پس میں عرض گزار ہوا کہ آپ کو تو بڑا سخت بخار ہے اور یہ اس لیے کہ آپ کے لیے دوگنا اجر ہے۔ فرمایا: ہاں اور کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ جب اس کو کوئی اذیت پہنچے تو اس کے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے درخت کے پتے گر جاتے ہیں۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا کوئی ڈرنے کی بات نہیں اللہ نے چاہا تو گناہوں سے پاکی ہے۔ اس نے کہا، ہرگز نہیں، بلکہ یہ بخار تو اس طرح ایک نہایت بوڑھے پر جوش مار رہا ہے کہ قبر میں پہنچائے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا ایسا ہی سہی۔

عیادت کے لیے پیدل یا سوار یا دوسرے کے پیچھے گدھے پر بیٹھ کر جانا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر فدک کی چادر ڈال رکھی تھی اور حضرت اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھا کر حضرت سعد بن عبادہ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ یہ غزوۂ بدر سے پہلے کی بات ہے۔ آپ تشریف لے جا رہے تھے کہ ایک مجلس کے پاس سے گزر ہوا۔ جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول بھی تھا اور یہ اس کے اسلام لانے سے پہلے کی بات ہے۔ اس مجلس میں مسلمان، مشرک، بت پرست اور یہودی موجود تھے۔ اسی مجلس میں حضرت عبداللہ بن رواحہ بھی تھے۔ جب سواری کی گرد مجلس پر چھا گئی تو عبداللہ بن ابی نے چادر کے ساتھ اپنی ناک چھپائی اور کہا کہ ہم پر دھول نہ اڑاؤ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا، رک گئے، گدھے سے اترے، انہیں خدا کی طرف بلایا اور قرآن کریم سنایا۔ پس عبداللہ بن ابی نے کہا، اے بھلے مانس! جو کچھ تم کہہ رہے ہو میں اسے اچھا نہیں سمجھتا۔ اگر تم حق پر ہو تو ہماری مجلس میں اس کے ذریعے ہمیں نہ ستاؤ۔ اپنے گھر چلے جاؤ اور جو تمہارے پاس آئے اسے یہ قصے سنایا کرو۔ حضرت ابن رواحہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ ہماری مجالس میں تشریف

ذَلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَكَتُوا فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ فَلَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ مَا أَعْطَاكَ وَلَقَدِ اجْتَمَعَ أَهْلُ هَذِهِ الْبَحْرَةِ أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُوهُ فَلَمَّا رَدَّ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذَلِكَ فَذَلِكَ الَّذِي فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ.

لایا کریں، ہمیں یہ بہت پسند ہے۔ اس پر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں تو تو میں میں ہونے لگی اور ایک دوسرے پر حملہ آور ہونے کے قریب تھے۔ جب تک وہ خاموش ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہیں تشریف فرما رہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جانور پر سوار ہو کر حضرت سعد بن عبادہ کے پاس پہنچ گئے اور ان سے فرمایا:۔ اے سعد! کیا تم نے وہ بات سنی جو ابو حباب یعنی عبداللہ بن ابی نے کہی ہے؟ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اسے معاف کر دیجئے اور اس سے درگزر فرمائیے کیونکہ اللہ نے آپ کو رحمۃ للعالمین بنایا ہے۔ بات یہ ہے کہ اس شہر کے لوگ جمع ہو کر اس کی تاج پوشی کرنا چاہتے تھے کہ سرداری کی پگڑی اس کے سر پر رکھیں لیکن اس حق کے سبب جو اللہ نے آپ کو مرحمت فرمایا، یہ بات رنگ گئی تو وہ ایسی حرکتیں دل میں بس کر کرتا رہتا ہے جیسی کہ حضور نے ملاحظہ فرمائی ہے۔

٦٢٤۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلاَ بِرْذَوْنٍ.

ابن المنکدر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مزاج پرسی کے لیے تشریف لائے لیکن نہ آپ خچر پر سوار تھے اور نہ گھوڑے پر۔

بَابٌ ٣٨٩ قَوْلِ الْمَرِيضِ إِنِّي وَجِعٌ أَوْ وَا رَأْسَاهْ أَوِ اشْتَدَّ بِي الْوَجَعُ وَقَوْلِ أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ. إِنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ.

مریض کا کہنا کہ مجھے تکلیف ہے یا ہائے وائے کرنا یا کہنا کہ میرا مرض بڑھ گیا جیسا کہ حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا کہ مجھے تکلیف لاحق ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

٦٢٥۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ وَأَيُّوبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ الْقِدْرِ فَقَالَ. أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَا الْحَلاَّقَ فَحَلَقَهُ ثُمَّ أَمَرَنِي بِالْفِدَاءِ.

عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میں ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا:۔ کیا یہ جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ ہاں۔ پس آپ نے ایک حجام کو بلوایا جس نے میرا سر مونڈ دیا اور پھر مجھے فدیہ دینے کا حکم فرمایا۔

٦٢٦۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَبُو زَكَرِيَّاءَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَا رَأْسَاهْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرُ لَكِ وَأَدْعُو لَكِ. فَقَالَتْ

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا:۔ ہائے سر پھٹا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کاش! میری زندگی میں ایسا ہو جاتا تو میں تمہارے لیے استغفار کرتا اور دعا مانگتا۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں:۔ ہائے مصیبت! خدا کی قسم، کیا میں یہ گمان کروں کہ آپ میری موت چاہتے ہیں اور اگر ایسا

عائشة واثكلياه والله إني لأظنك تحب موتي ولو كان ذاك لظللت آخر يومك معرسا ببعض أزواجك. فقال النبي صلى الله عليه وسلم بل أنا وارأساه لقد هممت أو أردت أن أرسل إلى أبي بكر وابنه وأعهد أن يقول القائلون أو يتمنى المتمنون ثم قلت يأبى الله ويدفع المؤمنون أو يدفع الله ويأبى المؤمنون.

ہو گیا تو آپ دوسرا دن اپنی کسی دوسری بیوی کے پاس ہی گزاریں گے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ میرا سر درد سے پھٹا جا رہا ہے لہٰذا میرا انتقال ہوا یا میں نے ارادہ کیا کہ ابو بکر اور ان کے صاحبزادے کو بلا بھیجوں اور ان سے عہد خلافت لے لوں کہنے والے جو چاہیں کہیں گے اور خواہش کرنے والے خواہش کریں گے۔ پھر میں نے کہا کہ اس کی ضرورت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کا خلاف نہیں چاہتا اور مسلمان اس کی مخالفت کو ہٹا دیں گے یا اللہ خلافت کو ہٹا دے گا اور مسلمان کسی دوسرے کو قبول نہیں کریں گے۔

٦٢٧۔ حدثنا موسى حدثنا عبد العزيز بن مسلم حدثنا سليمان عن إبراهيم التيمي عن الحارث بن سويد عن ابن مسعود رضي الله عنه قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يوعك فمسسته فقلت إنك لتوعك وعكا شديدا قال أجل كما يوعك رجلان منكم قال لك أجران قال نعم ما من مسلم يصيبه أذى مرض فما سواه إلا حط الله سيئاته كما تحط الشجرة ورقها.

حارث بن سوید کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ بخار میں مبتلا تھے۔ پس میں نے آپ کے جسم اطہر کو مس کر کے دیکھا اور عرض گزار ہوا۔ آپ کو تو بہت سخت بخار ہے۔ فرمایا ہاں اور کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اسے کوئی اذیت یا مرض وغیرہ پہنچے مگر اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو ایسے جھاڑتا ہے جیسے درخت اپنے پتوں کو جھاڑ دیتا ہے۔

٦٢٨۔ حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا عبد العزيز بن عبد الله بن أبي سلمة أخبرنا الزهري عن عامر بن سعد عن أبيه قال جاءنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يعودني من وجع اشتد بي زمن حجة الوداع فقلت بلغ بي ما ترى وأنا ذو مال ولا يرثني إلا ابنة لي أفأتصدق بثلثي مالي قال لا قلت بالشطر قال لا قلت الثلث قال الثلث كثير أن تدع ورثتك أغنياء خير من أن تذرهم عالة يتكففون الناس ولن تنفق نفقة تبتغي بها وجه الله إلا أجرت عليها حتى ما تجعل في في امرأتك.

عامر بن سعد کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حجۃ الوداع کے دنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے جبکہ میں سخت بیمار ہو گیا تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں اس درجہ تکلیف میں ہوں جیسے کہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں اور میں ایک مالدار آدمی ہوں اور ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں ہے تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی کہ آدھا؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ تہائی؟ فرمایا کہ تہائی بھی زیادہ ہے اور اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ دو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑو اور وہ لوگوں کے دست نگر بن کر رہیں اور جو کچھ تم رضائے الٰہی کیلئے خرچ کرتے ہو تو تمہیں اس کا اجر ملے گا یہاں تک کہ اس لقمے کا بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو۔

باب ٣٩٠ قول المريض قوموا عني

مریض کا یہ کہنا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ۔

٦٢٩۔ حدثنا إبراهيم بن موسى حدثنا هشام

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ

عن معمر وحدثنی عبد اللہ بن محمد حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن الزہری عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال لما حضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی البیت رجال فیہم عمر بن الخطاب قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھلم اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعدہ فقال عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد غلب علیہ الوجع وعندکم القرآن حسبنا کتاب اللہ فاختلف اھل البیت فاختصموا منہم من یقول قربوا یکتب لکم النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتابا لن تضلوا بعدہ ومنہم من یقول ما قال عمر فلما اکثروا اللغو والاختلاف عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوموا قال عبید اللہ فکان ابن عباس یقول ان الرزیۃ کل الرزیۃ ما حال بین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین ان یکتب لہم ذلک الکتاب من اختلافہم۔

تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا وقت قریب آیا اور کاشانۂ اقدس کے اندر بہت سے حضرات تھے جن میں حضرت عمر بن خطاب بھی موجود تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے لکھنے کا سامان لا کر دو تاکہ میں ایسی تحریر لکھ دوں جس کے باعث میرے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ حضرت عمر نے کہا کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم درد کی شدت میں ایسا فرما رہے ہیں حالانکہ ان کا دیا ہوا قرآن کریم تمہارے پاس ہے اور اللہ کی کتاب ہمارے لیے کافی ہے۔ اس پر اہل بیت اطہار نے اختلاف کیا۔ ان کا جھگڑا اس بات پر تھا کہ بعض لوگ کہتے تھے کہ لکھنے کا سامان لا دیا جائے تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسی تحریر لکھ دیں کہ اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو سکو اور بعض وہ کہتے تھے جو حضرت عمر نے کہا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور بیکار کلام اور جھگڑا ہونے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس فرمایا کرتے کہ کتنی بڑی مصیبت پیش آئی کہ لوگوں کا اختلاف اور ان کا شور وغل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لکھی جانے والی تحریر کے درمیان حائل ہو گیا۔

باب ۳۹۱ من ذھب بالصبی المریض لیدعی لہ۔

مریض بچے کو دعا کرنے کے لیے لے جانا۔

۶۳۰۔ حدثنا ابراھیم بن حمزۃ حدثنا حاتم ھو ابن اسماعیل عن الجعید قال سمعت السائب یقول ذھبت بی خالتی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان ابن اختی وجع فمسح راسی ودعا لی بالبرکۃ ثم توضا فشربت من وضوئہ وقمت خلف ظہرہ فنظرت الی خاتم النبوۃ بین کتفیہ مثل زر الحجلۃ۔

جعید بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری خالہ مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! میرے بھانجے کو تکلیف ہے۔ پس حضور نے دست شفقت میرے سر پر پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی۔ پھر آپ نے وضو فرمایا اور بچے ہوئے پانی سے مجھے پلایا چنانچہ میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ تو میں نے مہر نبوت کو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان دیکھا جو چھپر کھٹ کی گھنڈی کی طرح تھی۔

باب ۳۹۲ تمنی المریض الموت

مریض کا موت کی آرزو کرنا۔

۶۳۱۔ حدثنا آدم حدثنا شعبۃ حدثنا ثابت البنانی عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص تکلیف کے باعث جو

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ أَصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لَابُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي.

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ نَعُودُهُ وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعَ كَيَّاتٍ فَقَالَ إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ سَلَفُوا مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا، وَإِنَّا أَصَبْنَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ، وَلَوْلَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ. ثُمَّ أَتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرَى وَهُوَ يَبْنِي حَائِطًا لَهُ فَقَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ يُؤْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُنْفِقُهُ إِلَّا فِي شَيْءٍ يَجْعَلُهُ فِي هٰذَا التُّرَابِ.

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدًا عَمَلُهُ الْجَنَّةَ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللّٰهُ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَلَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَ.

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَيَّ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ.

اسے چاہیے موت کی آرزو نہ کرے اور اگر ایسا کیے بغیر کوئی چارہ نظر نہ آئے تو یوں کہے :۔ اے اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھنا جب تک زندگی میں بھلائی ہے اور مجھے وفات دینا جب میرے لیے موت میں بھلائی ہو۔

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ جب ہم حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے تو انہوں نے سات داغ لگوائے ہوئے تھے۔ پھر انہوں نے فرمایا۔ ہمارے جو ساتھی دنیا سے رخصت ہوئے (کوچ کر گئے) دنیا نے ان کے اجر سے کچھ بھی نہیں گھٹایا اور ہم نے مال پایا ہے جو زمین میں ہی رکھا جا سکتا ہے اور اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی آرزو کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں اس کے لیے دعا کرتا۔ پھر ہم دوسری مرتبہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ اپنے باغ کی دیوار بنا رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ مسلمان کو ہر اس چیز کا اجر ملتا ہے جو وہ خرچ کرے ماسوائے اس کے جو وہ اس مٹی میں لگائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی شخص کا عمل اس کو جنت میں داخل نہیں کر سکے گا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کا بھی عمل نہیں؟ فرمایا کہ نہیں، میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی آغوش فضل و رحمت میں ڈھانپ لے۔ پس تم اخلاص کے ساتھ عمل کرو اور میانہ روی اختیار کرو اور کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے خواہ وہ نیک ہی کیوں نہ ہو شاید اس کی بھلائیوں میں اضافہ ہو جائے اور خواہ وہ خطاکار ہی کیوں نہ ہو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ تائب ہو جائے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ نے میرے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق کے ساتھ ملا۔

باب ۳۹۳ دُعَاءِ الْعَائِدِ لِلْمَرِيضِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهَا: اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا قَالَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عیادت کرنے والے کا مریض کے لیے دعا کرنا۔

عائشہ بنت سعد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضور نے دعا کی:۔ اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما۔

۶۳۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا أَوْ أُتِيَ بِهِ قَالَ: أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا. قَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَأَبِي الضُّحَى إِذَا أُتِيَ بِالْمَرِيضِ. أَوْ قَالَ جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى وَحْدَهُ وَقَالَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا.

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے یا کسی مریض کو آپ کی خدمت میں لایا جاتا تو کہتے:۔ اے لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما دے اور شفا دینے والا تو ہے۔ شفاء نہیں مگر تیری شفاء ایسی شفاء مرحمت فرما جو بیماری کا نشان نہ چھوڑے۔ عمرو بن ابو قیس، ابراہیم بن طہمان، منصور، ابراہیم اور ابوالضحٰی نے کہا کہ جب کسی مریض کو آپ کی خدمت میں لایا جاتا — یا جریر، منصور، ابوالضحٰی اکیلے نے کہا کہ جب آپ کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے۔

باب ۳۹۴ وُضُوءِ الْعَائِدِ لِلْمَرِيضِ

عیادت کرنے والے کا مریض کے لیے وضو کرنا۔

۶۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فَتَوَضَّأَ فَصَبَّ عَلَيَّ أَوْ قَالَ صُبُّوا عَلَيْهِ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ لَا يَرِثُنِي إِلَّا كَلَالَةٌ فَكَيْفَ الْمِيرَاثُ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ.

محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں بیمار تھا۔ پس آپ نے وضو کر کے میرے اوپر پانی چھڑکا یا یہ فرمایا کہ اس پر پانی چھڑکو۔ چنانچہ مجھے ہوش آ گیا تو میں عرض گزار ہوا۔ ایک کلالہ کے سوا میرا کوئی وارث نہیں ہے لہٰذا میری میراث کیسے تقسیم ہوگی؟ پس میراث کی آیت نازل ہو گئی۔

باب ۳۹۵ مَنْ دَعَا بِرَفْعِ الْوَبَاءِ وَالْحُمَّى

وبا اور بخار دفع ہونے کے لیے دعا کرنا۔

۶۳۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ ٥

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہاں جلوہ گری ہوئی تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال کو بخار آنے لگا۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ میں دونوں حضرات کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا:۔ اے ابا جان! آپ کے مزاج کیسے ہیں؟ اور اے حضرت بلال! آپ کے مزاج کیسے ہیں؟ اور حضرت ابوبکر کو جب بخار چڑھتا تو فرماتے:۔

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ
وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ فَيَقُولُ:
أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ تَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ
قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ، فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ.

ہر شخص ہے شاد ادوی اہل وعیال سے
حالانکہ موت ہے قریں اُس کے نعال سے
اور حضرت بلال کا جب بخار اتر تا تو بلند آواز سے یوں گویا ہوتے:۔

کاش کہ پھر اپنی وادی میں گزاروں ایک شب
ہوں نباتات جلیل اذخر کا تنگ رو عجب
کیا گزر ہوگا مرا آب مجنہ پر کبھی
کیا طفیل وشامہ کی ہوگی زیارت بھی طلب

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر صورت حال آپ کے حضور عرض کی تو آپ یوں گویا ہوئے:۔ اے اللہ! مدینہ منورہ کی محبت ہمیں عطا فرما جیسے تو نے مکہ معظمہ کی محبت مرحمت فرمائی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اس کو ہمارے لیے شفا بخش بنا دے اور اس کے صاع اور مد میں ہمیں

[illegible]

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

كِتَابُ الطِّبِّ

طب کا بیان

بَابُ ۳۹۶ مَا أَنْزَلَ اللهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً

۶۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً.

اللہ تعالیٰ نے جو بیماری اتاری اس کی شفا بھی اتاری ہے۔

عطاء بن ابی رباح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نازل نہیں کی مگر اس کی شفا بھی اتاری ہے۔ (یعنی دنیا میں ہر بیماری کے لیے سامانِ شفا موجود ہے)۔

بَابُ ۳۹۷ هَلْ يُدَاوِي الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ أَوِ الْمَرْأَةُ الرَّجُلَ.

۶۳۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ رُبَيِّعَ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ، كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ

کیا مرد عورت کا یا عورت مرد کا علاج کرے۔

خالد بن ذکوان کا بیان ہے کہ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک جہاد تھیں چنانچہ مسلمانوں کو پانی پلانا اُن کی خدمت کرنا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نسقی القوم ونخدمھم ونرد القتلی والجرحی الی المدینۃ۔ نیز شہیدوں اور زخمیوں کو مدینہ منورہ پہنچایا کرتی تھیں۔

ف: حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ بیان کہ ہم مجاہدین کے ساتھ جا کر مجاہدین کو پانی پلاتیں اور اُن کی خدمت کیا کرتی تھیں نیز شہیدوں اور زخمیوں کو مدینہ منورہ پہنچایا کرتی تھیں، پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات تھی۔ پردے کا حکم نازل ہوجانے کے بعد نہ کبھی مسلمان عورتیں جہادوں میں شامل ہوئیں اور نہ انھوں نے غیر محرم مردوں کی خدمت کی۔ آج کل جو ایسی احادیث کو موجودہ عورتوں کی بے پردگی اور بے راہ روی کے لیے دلیل بناتے ہیں، وہ ان کی بدبختی ہے اور ایسے مرد اور ایسی عورتیں اس قسم کی احادیث سے اپنی بے راہ روی اور ذہنی آوارگی کو تسکین پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اس توبہ شکن فتنے نے مسلمانوں کے خرمن دین و ایمان میں آگ لگائی ہوئی ہے۔ خدائے ذوالمنن اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے مسلمانوں کو دین دیانت کی دولت، تقویٰ و غیرت سے سرفراز کر کے پرہیزگار بنائے وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔

معلوم ہونا چاہیے کہ پردے کا حکم نازل ہوجانے پر مسلمانوں کی ملی غیرت کا پورا پورا اہتمام کر دیا گیا تھا۔ عورتوں کو تاکید کر دی گئی تھی کہ اُن کے ظاہری سنگار تو رہے ایک طرف وہ اپنے چھپے ہوئے سنگار کی گھروں میں رہتے ہوئے جھنکار بھی غیر مردوں تک نہ پہنچنے دیں۔ نامحرم مردوں کو دیکھنے اور انھیں اپنا آپ دکھانے کی ممانعت کر دی گئی۔ مسلمان عورتوں کو بتا دیا گیا کہ تم چراغ خانہ ہو، شمع محفل ہرگز نہیں ہو۔ فرما دیا گیا تھا کہ اب کوئی مسلمان عورت بغیر شرعی ضرورت اور حوائج ضروریہ کے اپنے گھر سے باہر نہ جائے چنانچہ صاف صاف حکم الٰہی آ گیا تھا کہ کھول کر سنا دیا تھا:

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى (۳۳:۳۳)

اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی تھی۔

واضح طور پر اہتمام کر کے مسلمان عورت کو یہی دیا گیا تھا۔

بتول باش و پنہاں شو ازیں عصر
کہ در آغوش شبیرے بگیری

باب ۳۹۸ الشِّفَاءُ فِيْ ثَلَاثٍ — شفا تین چیزوں میں ہے

۶۴۰۔ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا سَالِمٌ الْأَفْطَسُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ الشِّفَاءُ فِيْ ثَلَاثَةٍ شَرْبَةِ عَسَلٍ وَشَرْطَةِ مِحْجَمٍ وَكَيَّةِ نَارٍ وَأَنْهٰى أُمَّتِيْ عَنِ الْكَيِّ رَفَعَ الْحَدِيْثَ وَرَوَاهُ الْقُمِّيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَسَلِ وَالْحَجْمِ

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ شفا تین چیزوں میں ہے یعنی شہد پینے، پچھنے لگوانے اور آگ سے داغنے میں لیکن میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں۔ اس حدیث کو مرفوعاً بھی روایت کیا گیا ہے۔ قمی نے لیث، مجاہد، حضرت ابن عباس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شہد اور پچھنوں کی روایت کی ہے۔

۶۴۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ أَخْبَرَنَا — محمد بن عبدالرحیم، سریج بن یونس ابوالحارث،

سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ أَبُو الْحَارِثِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ابْنُ شُجَاعٍ عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثَةٍ فِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ وَأَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الْكَيِّ.

بَابُ ۳۹۹ الدَّوَاءِ بِالْعَسَلِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ.

۴۲۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الْحَلْوَاءُ وَالْعَسَلُ.

۴۲۳ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْغَسِيلِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ أَوْ يَكُونُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ تُوَافِقُ الدَّاءَ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ.

۴۲۴ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخِي يَشْتَكِي بَطْنَهُ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا ثُمَّ أَتَى الثَّانِيَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ فَعَلْتُ فَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ فَبَرَأَ.

بَابُ ۴۰۰ الدَّوَاءِ بِأَلْبَانِ الْإِبِلِ

۴۲۵ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا كَانَ بِهِمْ سَقَمٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ آوِنَا

مروان بن شجاع، سالم الافطس، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ شفا تین چیزوں میں ہے: سینگی پچھنے لگوانا، شہد پینا اور آگ سے داغ لگانا لیکن میں اپنی امت کو داغ لگوانے سے منع کرتا ہوں۔

شہد سے علاج۔

ارشادِ ربانی ہے:۔ اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تمہاری دواؤں میں کچھ ہے یا تمہاری دوائیوں میں کوئی بھلائی ہے تو پچھنے لگوانے یا شہد پینے یا آگ سے داغ لگوانے میں ہے یعنی جو چیز مرض سے موافقت کرے لیکن میں داغ لگوانے کو ناپسند کرتا ہوں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ میرے بھائی کے پیٹ میں درد ہے۔ پس آپ نے فرمایا کہ اسے شہد پلاؤ۔ پھر وہ دوبارہ آیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے شہد پلاؤ۔ پھر آیا (تیسری مرتبہ) اور کہنے لگا میں نے ہدایت پر عمل کیا ہے تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سچا ہے اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ لہٰذا اسے شہد پلاؤ۔ پس اسے پلایا تو شفایاب ہو گیا۔

اونٹ کے دودھ سے علاج کرنا۔

ثابت نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ کچھ لوگ جو بیمار تھے عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ہمیں پناہ دیجئے اور کھانے کا بندوبست فرمائیے۔ جب وہ تندرست ہو گئے تو کہنے لگے کہ مدینہ منورہ

فَاطْعَمْنَا فَلَمَّا صَحُّوا، قَالُوا اِنَّ الْمَدِيْنَةَ وَخِمَةٌ فَاَنْزَلَهُمُ الْحَرَّةَ فِيْ ذَوْدٍ لَّهٗ فَقَالَ اشْرَبُوْا اَلْبَانَهَا فَلَمَّا صَحُّوْا قَتَلُوْا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوْا ذَوْدَهٗ فَبَعَثَ فِيْ اٰثَارِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ اَعْيُنَهُمْ فَرَاَيْتُ الرَّجُلَ مِنْهُمْ يَكْدِمُ الْاَرْضَ بِلِسَانِهٖ حَتّٰى يَمُوْتَ. قَالَ سَلَّامٌ فَبَلَغَنِيْ اَنَّ الْحَجَّاجَ قَالَ لِاَنَسٍ حَدِّثْنِيْ بِاَشَدِّ عُقُوْبَةٍ عَاقَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهٗ بِهٰذَا فَبَلَغَ الْحَسَنَ فَقَالَ وَدِدْتُ اَنَّهٗ لَمْ يُحَدِّثْهُ.

[illegible]

بَابُ ۳۰۱ الدَّوَاءِ بِاَبْوَالِ الْاِبِلِ

۶۲۶ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَاسًا اجْتَوَوْا فِي الْمَدِيْنَةِ فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّلْحَقُوْا بِرَاعِيْهِ يَعْنِي الْاِبِلَ فَيَشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَلَحِقُوْا بِرَاعِيْهِ فَشَرِبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا حَتّٰى صَلَحَتْ اَبْدَانُهُمْ فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَسَاقُوا الْاِبِلَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فِيْ طَلَبِهِمْ فَجِيْءَ بِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ اَعْيُنَهُمْ. قَالَ قَتَادَةُ فَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ الْحُدُوْدُ.

بَابُ ۳۰۲ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ

۶۲۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ خَرَجْنَا وَمَعَنَا غَالِبُ بْنُ اَبْجَرَ فَمَرِضَ فِي الطَّرِيْقِ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَهُوَ مَرِيْضٌ فَعَادَهُ ابْنُ اَبِيْ عَتِيْقٍ فَقَالَ لَنَا عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْحُبَيْبَةِ السَّوْدَاءِ فَخُذُوْا مِنْهَا خَمْسًا اَوْ سَبْعًا فَاسْحَقُوْهَا ثُمَّ اقْطُرُوْهَا فِيْ اَنْفِهٖ بِقَطَرَاتِ زَيْتٍ فِيْ هٰذَا الْجَانِبِ وَفِيْ هٰذَا الْجَانِبِ فَاِنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْنِيْ اَنَّهَا ؂۱

کی آب و ہوا ہمارے موافق نہیں ہے تو انہیں اونٹوں کے ساتھ حرہ میں بھیج دیا گیا اور فرمایا کہ ان کا دودھ پیتے رہنا۔ جب وہ بالکل تندرست ہو گئے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر فرمودہ چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ آپ نے کچھ آدمیوں کو ان کے تعاقب میں بھیجا چنانچہ ان کے ہاتھ پیر کٹوا دیے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھروا دی گئی۔ میں نے ان میں سے ایک آدمی کو دیکھا کہ اپنی زبان سے زمین کو چاٹتا تھا۔ یہاں تک کہ مر گیا۔ سلام نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حجاج نے حضرت انس سے عرض کی کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ سخت ترین سزا بتایئے جو آپ نے کسی کو دی ہو۔ انہوں نے یہی حدیث بیان فرمائی۔ جب حسن بصری تک یہ حدیث پہنچی تو

اونٹ کے پیشاب سے علاج کرنا۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ کچھ لوگوں کو مدینہ طیبہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ اس چرواہے کے پاس چلے جائیں جو آپ نے اونٹوں کے لیے مقرر فرمایا ہے، پس وہاں اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا۔ پس وہ اس چرواہے سے جا ملے۔ پھر اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیتے رہے یہاں تک کہ ان کے بدن درست ہو گئے۔ تو انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو ان کی تلاش میں آدمی بھیجے گئے۔ جو انہیں لے کر آ گئے۔ لہٰذا ان کے ہاتھ پیر کٹوا دیے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھروا دی گئی۔ قتادہ کا [illegible]

کلونجی (کالا دانہ)

خالد بن سعد کا بیان ہے کہ ہم سفر پر نکلے اور ہمارے ساتھ غالب بن ابجر بھی تھے جو راستے میں بیمار پڑ گئے۔ جب ہم مدینہ منورہ میں آ کر پہنچے تب بھی وہ بیمار سے۔ ابن ابی عتیق ان کی عیادت کے لیے آئے اور کہا کہ آپ یہ چھوٹے چھوٹے سیاہ دانے (کلونجی) استعمال کریں یعنی ان کے پانچ سات دانے لے کر رگڑ دیا کریں اور پھر اس سفوف کو روغن زیتون کے قطروں کے ساتھ ناک میں اس طرف ڈالیں اور اس طرف بھی کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے

؂۱ [illegible] بیان ہے کہ جب میں نے محمد بن سیرین سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حدود کے نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ هٰذِهِ الْحَبَّةَ السَّوْدَاءَ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا مِنَ السَّامِ قُلْتُ وَمَا السَّامُ قَالَ الْمَوْتُ.

۶۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُوْ سَلَمَةَ وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّوْنِيْزُ.

باب ۴۰۳ التَّلْبِيْنَةِ لِلْمَرِيْضِ

۶۴۹۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِيْنِ لِلْمَرِيْضِ وَلِلْمَحْزُوْنِ عَلَى الْهَالِكِ وَكَانَتْ تَقُوْلُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ التَّلْبِيْنَةَ تُجِمُّ فُؤَادَ الْمَرِيْضِ وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ.

۶۵۰۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِيْنَةِ وَتَقُوْلُ هُوَ الْبَغِيْضُ النَّافِعُ.

باب ۴۰۴ السَّعُوْطِ

۶۵۱۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ.

باب ۴۰۵ السَّعُوْطِ بِالْقُسْطِ الْهِنْدِيِّ

الْبَحْرِيِّ وَهُوَ الْكُسْتُ مِثْلُ الْكَافُوْرِ وَالْقَافُوْرِ

سن کر یہ کالے دانے سام کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہیں۔ میں (خالد بن سعد) نے کہا کہ سام کیا چیز ہے؟ انہوں (حضرت عائشہ) نے کہا کہ موت۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ انہیں ابوسلمہ اور سعید بن مسیب نے بتایا کہ ان دونوں کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کالے دانے میں موت کے سوا ہر بیماری کے لیے شفا ہے ابن شہاب کا بیان ہے کہ سام سے مراد موت ہے اور کالا دانہ کلونجی کو کہتے ہیں۔

مریض کے لیے حریرہ بنانا۔

ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مریض اور ہلاک ہونے والے غم زدہ کے لیے تلبینہ تیار کرنے کا حکم فرمایا کرتیں اور فرماتیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تلبینہ مریض کے دل کو راحت پہنچاتا ہے۔ اور غموں کو دور کرتا ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تلبینہ تیار کرنے کا حکم فرمائیں کہ وہ (مریض کا) ناپسندیدہ مگر نفع بخش کھانا ہے

ناک میں دوائی ڈالنا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے پچھنے لگوائے اور حجام کو اس کی مزدوری عطا فرمائی اور ناک میں دوا ڈالی۔

ناک میں قسط ہندی ڈالنا۔

یہ دوائی ہوتی ہے، اسے کست بھی کہتے ہیں جیسے کافور اور

مِثْلُ كُشِطَتْ، نُزِعَتْ وَقَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ قُشِطَتْ.

۶۵۲ ـ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ. قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ، يُسْتَعَطُ بِهِ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ بِهِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ، وَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لِي لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّ عَلَيْهِ.

بَابُ ۴۰۶ أَيَّ سَاعَةٍ يَحْتَجِمُ وَاحْتَجَمَ أَبُو مُوسَى لَيْلًا.

۶۵۳ ـ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ.

بَابُ ۴۰۷ الْحَجْمِ فِي السَّفَرِ وَالْإِحْرَامِ قَالَهُ ابْنُ بُحَيْنَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۵۴ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

بَابُ ۴۰۸ الْحِجَامَةِ مِنَ الدَّاءِ

۶۵۵ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَجْرِ الْحَجَّامِ فَقَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ وَأَعْطَاهُ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخَفَّفُوا عَنْهُ وَقَالَ إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ وَقَالَ: لَا تُعَذِّبُوا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَةِ وَعَلَيْكُمْ بِالْقُسْطِ.

۶۵۶ ـ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَغَيْرُهُ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ

تا فرمایا جیسے کُشِطَتْ نُزِعَتْ اور عبداللہ بن مسعود نے قُشِطَتْ ہی پڑھا ہے۔

ام قیس بنت محصن رضی اللہ تعالے عنہا کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارے لیے عود ہندی کا استعمال ضروری ہے کیونکہ یہ سات بیماریوں میں مفید ہے لہٰذا، خناق یعنی حلق کے ورم میں سنگھائی جاتی ہے اور ذات الجنب (نمونیہ) میں چبائی جاتی ہے۔ وہ (حضرت ام قیس) فرماتی ہیں کہ میں اپنے شیر خوار بچے کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے آپ کے اوپر پیشاب کر دیا۔ پس آپ نے پانی منگوایا اور اس پر بہا دیا۔

پچھنے کس وقت لگوائے۔

حضرت ابو موسیٰ نے رات کے وقت پچھنے لگوائے۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے حالانکہ آپ روزہ دار تھے۔

سفر اور احرام کی حالت میں پچھنے لگوانا۔

اس کی ابن بحینہ نے حضور سے روایت کی ہے۔

عطاء کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے حالانکہ آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

بیماری کے باعث پچھنے لگوانا۔

حمید الطویل کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ سے حجام کی مزدوری کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور ابو طیبہ نے آپ کو پچھنے لگائے چنانچہ آپ نے اسے دو صاع اناج مرحمت فرمایا اور اس کے مالکوں سے گفتگو کی تو انہوں نے اس کے کام میں تخفیف کر دی۔ نیز فرمایا کہ جن چیزوں کے ساتھ تم علاج کرتے ہو ان میں بہتر یہ پچھنے لگوانا اور قسط بحری کا استعمال ہے اور اپنے بچوں کو گلے دبا

[illegible]

عاصم بن عمر بن قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہما مقنع کی عیادت

أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ لَا أَبْرَحُ حَتّٰى تَحْتَجِمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ فِيهِ شِفَاءً

بَابُ ٣٩ الْحِجَامَةِ عَلَى الرَّأْسِ

٦٥٧ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُحَيْنَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ بِلَحْيِ جَمَلٍ مِنْ طَرِيقِ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي وَسَطِ رَأْسِهِ. وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِي رَأْسِهِ.

بَابُ ٤٠ الْحَجْمِ مِنَ الشَّقِيقَةِ وَالصُّدَاعِ.

٦٥٨ ۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَأْسِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِ بِمَاءٍ يُقَالُ لَهُ لَحْيُ جَمَلٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي رَأْسِهِ مِنْ شَقِيقَةٍ كَانَتْ بِهِ.

٦٥٩ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ لَذْعَةٍ مِنْ نَارٍ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ.

بَابُ ٤١ الْحَلْقِ مِنَ الْأَذٰى

٦٦٠ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ

کے لیے تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میں اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک تم پچھنے نہ لگواؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس میں شفا ہے۔

سر میں پچھنے لگوانا۔

علقمہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لحی جمل کے مقام پر جو کہ مکہ مکرمہ کے راستے میں ہے، سر کے درمیانی حصے کے اندر پچھنے لگوائے حالانکہ آپ حالتِ احرام میں تھے۔ عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر میں پچھنے لگوائے۔

درد شقیقہ یا سر درد کے باعث پچھنے لگوانا۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درد کے باعث احرام کی حالت کے اندر سر میں پچھنے لگوائے اور اس وقت آپ اس چشمے کے پاس تھے جس کو لحی جمل کہتے ہیں۔ عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالتِ احرام میں پچھنے لگوائے اور یہ اس وجہ سے کہ آپ کے سر میں درد شقیقہ تھا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تمہاری دواؤں میں کچھ بھلائی ہے تو شہد پینے، پچھنے لگوانے اور آگ سے داغ لگوانے میں ہے لیکن میں پسند نہیں کرتا کہ داغ لگوایا جائے۔

تکلیف کے باعث سر منڈانا۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے مقام پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے

كَعْبٌ هُوَ ابْنُ عُجْرَةَ قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ بُرْمَةٍ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَنْ رَأْسِي فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةً أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً. قَالَ أَيُّوبُ لَا أَدْرِي بِأَيَّتِهِنَّ بَدَأَ.

باب ۱۲۱۲ مَنِ اكْتَوَى أَوْ كَوَى غَيْرَهُ وَفَضْلِ مَنْ لَمْ يَكْتَوِ

۱۶۶۱ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيلِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ شِفَاءٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ.

۱۶۶۲ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ فَذَكَرْتُهُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ وَالنَّبِيَّانِ يَمُرُّونَ مَعَهُمُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ حَتَّى رُفِعَ لِي سَوَادٌ عَظِيمٌ قُلْتُ مَا هٰذَا أُمَّتِي هٰذِهِ قِيلَ هٰذَا مُوسَى وَقَوْمُهُ قِيلَ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَإِذَا سَوَادٌ يَمْلَأُ الْأُفُقَ ثُمَّ قِيلَ لِي انْظُرْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا فِي آفَاقِ السَّمَاءِ فَإِذَا سَوَادٌ قَدْ مَلَأَ الْأُفُقَ قِيلَ هٰذِهِ أُمَّتُكَ وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ هٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ دَخَلَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ فَأَفَاضَ الْقَوْمُ وَقَالُوا نَحْنُ الَّذِينَ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَاتَّبَعْنَا رَسُولَهُ فَنَحْنُ هُمْ أَوْ أَوْلَادُنَا الَّذِينَ وُلِدُوا فِي الْإِسْلَامِ فَإِنَّا وُلِدْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ

تشریف لائے اور اس وقت میں ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہا تھا۔ اور میرے سر سے جوئیں جھڑ رہی تھیں۔ فرمایا کیا یہ تکلیف پہنچا رہی ہیں؟ میں نے عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ سر منڈا دو اور تین روزے رکھ لو یا چھ آدمیوں کو کھانا کھلا دو یا ایک قربانی کر دو۔ ایوب راوی کا بیان ہے کہ مجھے ان امور کی ترتیب یاد نہیں رہی۔

جو کسی کو داغ لگائے یا خود داغ لگوائے اور داغ نہ لگوانے کی فضیلت

عاصم بن قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی کے اندر کچھ ہے تو پچھنے لگوانے یا آگ سے داغ لگوانے میں ہے لیکن میں داغ لگوانے کو پسند نہیں کرتا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ کوئی دم نہیں مگر نظر بد یا زہریلے جانور کے کاٹنے کا۔ پس میں (حصین راوی) نے سعید بن جبیر سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مجھ پر کچھ امتیں پیش کی گئیں۔ پس ایک نبی یا دو نبی گزرے اور ان کے ساتھ لوگوں کی جماعت تھی اور ایک نبی ایسے تھے کہ ان کے ساتھ کوئی نہ تھا، یہاں تک کہ مجھے ایک بہت بڑی جماعت دکھائی گئی۔ میں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ کیا میری امت یہی ہے؟ کہا گیا کہ یہ حضرت موسٰی ہیں اور ان کی قوم۔ پھر کہا گیا کہ افق کی جانب دیکھئے۔ تو ایک ایسی درکثیر، جماعت نظر آئی جس نے افق کو بھرا ہوا تھا۔ پھر کہا گیا کہ ادھر ادھر بھی آسمانی افق کی جانب دیکھیے۔ دیکھا تو اس جماعت نے ہر طرف سے افق کو بھرا ہوا ہے کہا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور ان میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر آپ اندر تشریف لے گئے اور یہ وضاحت نہ فرمائی کہ وہ کون لوگ ہوں گے۔ چنانچہ لوگ جھگڑنے لگے کہ وہ ہم لوگ ہیں کیونکہ ہم اللہ پر ایمان لائے

فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَقَالَ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ فَقَالَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ نَعَمْ. فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ أَمِنْهُمْ أَنَا قَالَ سَبَقَكَ عُكَّاشَةُ.

بَابٌ ٤١٣ الْإِثْمِدِ وَالْكُحْلِ مِنَ الرَّمَدِ فِيْهِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ

٦٦٣۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَاشْتَكَتْ عَيْنَهَا فَذَكَرُوْهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرُوْا لَهُ الْكُحْلَ وَأَنَّهُ يُخَافُ عَلٰى عَيْنِهَا فَقَالَ لَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِيْ بَيْتِهَا فِيْ شَرِّ أَحْلَاسِهَا أَوْ فِيْ أَحْلَاسِهَا فِيْ شَرِّ بَيْتِهَا فَإِذَا مَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بَعْرَةً فَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

بَابٌ ٤١٤ الْجُذَامِ

وَقَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا سَلِيْمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْأَسَدِ.

بَابٌ ٤١٥ الْمَنُّ شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ

٦٦٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ. قَالَ شُعْبَةُ وَأَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ لَمَّا حَدَّثَنِيْ بِهِ الْحَكَمُ لَمْ أُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْمَلِكِ

[illegible]

اور اس کے رسول کی پیروی کی ہے مقدار وہ جماعت ہم ہیں یا ہماری اولاد ہوگی جو اسلام کے اندر ہی پیدا ہوئی کیونکہ ہماری پیدائش زمانۂ کفر میں ہوئی تھی جب نبی کریم کو یہ بات پہنچی تو آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ وہ جماعت ان لوگوں کی ہے جو نہ منتر پڑھواتے ہیں، نہ بدشگونی لیتے ہیں، نہ داغ لگواتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ پھر حضرت عکاشہ بن محصن کھڑے ہوئے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا میں اس جماعت سے ہوں؟ فرمایا ہاں۔ پھر ایک اور صاحب کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔

تکلیف کے باعث آنکھ میں سرمہ لگانا۔ روایت ام عطیہ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا اور اس کی آنکھوں میں سخت تکلیف ہو گئی۔ لوگوں نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور عرض گزار ہوئے کہ اس کے لیے سرمہ لگانا ضروری ہے ورنہ اس کی آنکھ کے چلی جانے کا خطرہ ہے۔ فرمایا کہ تم میں سے کسی کی عورت اپنے گھر میں بدترین کپڑوں کے اندر یا اپنے کپڑوں میں بدترین گھر کے اندر پڑی رہتی۔ جب کوئی کتا گزرتا تو وہ مینگنیاں پھینکتی ہوئی باہر نکلتی تھی، کیا اب چار ماہ دس دن صبر نہیں ہوتا۔

جذام (کوڑھ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہ چھوت کی بیماری ہے نہ بدشگونی ہے نہ الو کا جاہلانہ تصور ہے۔ اور نہ صفر کی جاہلانہ کار روائی کوئی چیز ہے اور کوڑھی سے یوں بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔

منّ میں آنکھ کے لیے شفا ہے۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کھمبی منّ کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفا بخش ہے۔ شعبہ، حکم بن عتیبہ، حسن العرنی، عمرو بن حریث، حضرت سعید بن زید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔ شعبہ کا بیان ہے کہ جب میں نے حکم بن عتیبہ کو عبد الملک کی مذکورہ حدیث سنائی تو انہوں نے اس کا انکار نہیں کیا۔

باب ٤١٦ اللَّدُودِ

٦٦٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ. قَالَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ لَدَدْنَاهُ فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ لَا تَلُدُّونِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي قُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَقَالَ لَا يَبْقَى فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ.

٦٦٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِي عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ عَلَى مَا تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهَذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ. فَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ بَيَّنَ لَنَا اثْنَيْنِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا خَمْسَةً قُلْتُ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ مَعْمَرًا يَقُولُ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ. قَالَ لَمْ يَحْفَظْ أَعْلَقْتُ عَنْهُ حَفِظْتُهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ. وَوَصَفَ سُفْيَانُ الْغُلَامَ يُحَنِّكُ بِالْإِصْبَعِ وَأَدْخَلَ سُفْيَانُ فِي حَنَكِهِ إِنَّمَا يَعْنِي رَفْعَ حَنَكِهِ بِإِصْبَعِهِ وَلَمْ يَقُلْ أَعْلِقُوا عَنْهُ شَيْئًا.

باب ٤١٧

٦٦٧ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ

منہ میں دوا رکھ دینا۔

عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو بوسہ دیا۔ عبیداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ تکلیف کے دوران ہم نے حضور کے منہ میں دوائی رکھ دی تھی جبکہ آپ ہمیں دوائی نہ رکھنے کا اشارہ فرماتے رہے۔ چنانچہ ہم نے کہا کہ یہ اسی طرح ہے جیسے ہر مریض دوا سے نفرت کرتا ہے۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو فرمایا۔ کیا میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا کہ میرے منہ میں دوائی نہ رکھو۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ ہم نے اسے مریض کی دوا سے نفرت پر محمول کیا تھا۔ فرمایا کہ گھر میں کوئی باقی نہ رہے بلکہ سب کے منہ میں دوائی ڈالو اور میں دیکھوں گا سوا [illegible]

حضرت ام قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے بچے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور میں نے خناق کے سبب اس کا گلا دبوایا تھا۔ فرمایا کہ تم گلے کو دبا کر اپنے بچوں کو کیوں تکلیف دیتی ہو؟ تمہیں چاہیے کہ عود ہندی استعمال کیا کرو کیونکہ اس میں سات بیماریوں کے لیے شفا ہے، جن میں سے ایک نمونیہ ہے۔ خناق کی صورت میں ناک میں سونگھائی جاتی ہے اور نمونیہ کے اندر منہ میں ڈالی جاتی ہے۔ پس میں (سفیان) نے زہری کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو بیماریاں ہمیں بتائیں لیکن اور پانچ کا اظہار نہیں کیا۔ میں (علی بن عبداللہ) نے سفیان سے کہا کہ معمر تو أعلقت عليه فرماتے تھے۔ فرمایا کہ انہیں یاد نہیں رہا کیونکہ أعلقت عنه ہے میں نے زہری کے منہ سے سن کر یاد کیا ہے اور سفیان نے لڑکے کی حالت بیان کی جس طرح انگلیوں سے اس کا گلا دبا دیا گیا تھا اور سفیان تالو یا گلے میں انگلی داخل کی یعنی اس طرح انگلی سے لڑکے کا گلا دبا دیا گیا تھا اور انہوں نے أعلقوا عنه شيئا نہیں کہا۔

بیمار کو نہلانا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری بڑھ گئی اور تکلیف میں اضافہ ہونے لگا تو دوران مرض کے لیے آپ نے اپنی ازواج مطہرات سے میرے گھر میں رہنے کی اجازت طلب

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ، بَيْنَ عَبَّاسٍ وَآخَرَ، فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الْآخَرُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ؟ قُلْتُ لَا، قَالَ هُوَ عَلِيٌّ. قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا دَخَلَ بَيْتَهَا وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ، هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ. قَالَتْ فَأَجْلَسْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقِرَبِ حَتَّى جَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ. قَالَتْ وَخَرَجَ إِلَى النَّاسِ فَصَلَّى لَهُمْ وَخَطَبَهُمْ۔

بَابُ ۴۱۸ الْعُذْرَةِ

۶۶۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيَّةَ أَسَدَ خُزَيْمَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أُخْتُ عُكَّاشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا قَدْ أَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُرِيدُ الْكُسْتَ وَهُوَ الْعُودُ الْهِنْدِيُّ. وَقَالَ يُونُسُ وَإِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَلَّقَتْ عَلَيْهِ۔

بَابُ ۴۱۹ دَوَاءِ الْمَبْطُونِ

۶۶۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ اسْقِهِ

فرمائی، چنانچہ انھوں نے اجازت دے دی۔ پس آپ دو آدمیوں کے درمیان (ان کا سہارا لے کر) تشریف لائے اور آپ کے پیر زمین کے ساتھ گھسٹتے رہے تھے یعنی حضرت عباس اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان۔ جب میں (عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ) نے حضرت ابن عباس کو یہ بات بتائی تو انھوں نے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ دوسرا آدمی کون تھا جس کا حضرت عائشہ نے نام نہیں لیا؟ جواب دیا کہ نہیں، کہا حضرت علی ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ آپ کا مرض بڑھ جانے اور میرے گھر میں تشریف لانے کے بعد حضور نے فرمایا کہ میرے اوپر سات مشکیں بہاؤ جن کے ابھی منہ نہ کھولے گئے ہوں، شاید میں لوگوں کو وصیت کر سکوں۔ وہ فرماتی ہیں کہ ہم نے حضور کو حضرت حفصہ زوجہ نبی کریم [illegible] بٹھایا اور پھر ہم آپ کے اوپر مشکوں سے پانی بہانے لگے یہاں تک کہ آپ نے اشارہ فرمایا کہ تم نے یہ کام پورا کر لیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر آپ لوگوں کے

گلے کی بیماری۔

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو اسد خزیمہ کی نسبت سے اسدیہ اور سب سے پہلے ہجرت کرنے والی عورتوں میں سے ہیں اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اور یہ حضرت عکاشہ کی بہن ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ وہ اپنے بچے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں جس کے گلے کی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی اولاد کو تالو دبا کر تکلیف کیوں دیا کرتی ہو، تمہیں چاہیے کہ عود ہندی استعمال کیا کرو کیونکہ اس کے اندر سات بیماریوں کی شفا ہے جن میں سے ایک نمونیہ ہے۔ عود ہندی سے مراد کست (قسط) ہے۔ یونس، اسحاق بن راشد نے بحوالہ زہری سے روایت کی اس میں عَلَّقَتْ عَلَيْهِ ہے۔

دستوں کا علاج۔

ابو المتوکل کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میرے بھائی کا پیٹ چل نکلا ہے۔ یعنی دست جاری ہو گئے ہیں۔ فرمایا کہ اسے شہد پلاؤ۔ پس اس نے شہد پلایا اور [illegible] نے

عَسَلًا فَسَقَاهُ، فَقَالَ إِنِّي سَقَيْتُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا. فَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ تَابَعَهُ النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ.

باب ۴۲۰ لَا صَفَرَ وَهُوَ دَاءٌ يَأْخُذُ الْبَطْنَ

۶۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَأْتِي الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ بَيْنَهَا فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ: فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ. رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ.

باب ۴۲۱ ذَاتِ الْجَنْبِ

۶۷۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا قَدْ عَلَّقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ عَلَى مَا تَدْغَرُونَ أَوْلَادَكُمْ بِهٰذِهِ الْأَعْلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُرِيدُ الْكُسْتَ يَعْنِي الْقُسْطَ قَالَ وَهِيَ لُغَةٌ.

۶۷۲۔ حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ قُرِئَ عَلَى أَيُّوبَ مِنْ كُتُبِ أَبِي قِلَابَةَ مِنْهُ مَا حَدَّثَ بِهِ وَمِنْهُ مَا قُرِئَ عَلَيْهِ وَكَانَ هٰذَا فِي الْكِتَابِ عَنْ

اسے شہد پلایا لیکن دست اور بڑھ گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے — اسی طرح نضر نے شعبہ سے روایت کی ہے۔

پیٹ کو پکڑنے والی صفر نام کی کوئی بیماری نہیں۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن وغیرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کوئی چھوت کی بیماری ہے نہ کوئی پیٹ کی بیماری اور اُلّو کا جاہلانہ تصور ہے۔ ایک اعرابی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے اونٹوں کا کیا حال ہے جو ریت میں ہرن کی طرح لیٹے ہیں، پھر ایک خارشی اونٹ آ کر دوسرے اونٹوں میں داخل ہوتا ہے اور سب کو خارشی بنا دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پھر پہلے کو خارش کس نے لگائی؟ — زہری نے بھی اس کی ابو سلمہ اور سنان بن ابو سنان سے روایت کی ہے۔

نمونیہ (پسلی کا درد)

عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت امّ قیس بنت محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو اسد خزیمہ سے ہونے کی بنا پر اسدیہ اور سب سے پہلے ہجرت کرنے والی عورتوں سے ہیں اور جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اور یہ حضرت عکاشہ کی بہن ہیں، انہوں نے بتایا کہ یہ اپنے بچے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، جس کا گلے کی بیماری (خناق) کے سبب انہوں نے تالو دبا دیا تھا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ سے ڈرو، تم اپنی اولاد کو تالو دبا کر تکلیف کیوں دیا کرتی ہو؟ تمہیں چاہیے کہ عود ہندی استعمال کیا کرو کیونکہ اس کے اندر سات بیماریوں سے شفا ہے، جن میں سے نمونیہ بھی ہے۔ الکُست سے مراد القسط ہے اور یہ لفظ دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

حماد کا بیان ہے کہ ایوب کے سامنے ابو قلابہ کی کتاب پڑھی گئی۔ اس میں بعض وہ حدیثیں تھیں جو انہوں نے بیان کیں اور بعض وہ تھیں جو ان کے سامنے پڑھی گئی تھیں۔ اسی کتاب میں حضرت انس رضی

انس أن أبا طلحة وأنس بن النضر كوياه وكواه أبو طلحة بيده. وقال عباد بن منصور عن أيوب عن أبي قلابة عن أنس بن مالك قال أذن رسول الله صلى الله عليه وسلم لأهل بيت من الأنصار أن يرقوا من الحمة والأذن. قال أنس كويت من ذات الجنب ورسول الله صلى الله عليه وسلم حي وشهدني أبو طلحة وأنس بن النضر وزيد بن ثابت وأبو طلحة كواني.

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو طلحہ اور حضرت انس بن نضر نے انہیں داغ لگایا اور حضرت ابو طلحہ نے انہیں اپنے ہاتھ سے داغ لگایا۔ عباد بن منصور، ایوب، ابو قلابہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری کے گھر والوں کو زہریلے جانوروں کے کاٹے اور کان درد کے دم کی اجازت مرحمت فرمائی۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ ذات الجنب کے باعث مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں داغ لگایا گیا اور میرے پاس حضرت ابو طلحہ، حضرت انس بن نضر اور زید بن ثابت موجود تھے جبکہ داغ مجھے حضرت ابو طلحہ نے لگایا۔

باب ۴۲۲ حرق الحصير ليسد به الدم

خون روکنے کے لیے ٹاٹ جلانا۔

٦٧٣ ـ حدثني سعيد بن عفير حدثنا يعقوب بن عبد الرحمن القاري عن أبي حازم عن سهل بن سعد الساعدي قال لما كسرت على رأس رسول الله صلى الله عليه وسلم البيضة وأدمي وجهه وكسرت رباعيته وكان علي يختلف بالماء في المجن وجاءت فاطمة عليها السلام تغسل عن وجهه الدم فلما رأت فاطمة الدم يزيد على الماء كثرة عمدت إلى حصير فأحرقتها وألصقتها على جرح رسول الله صلى الله عليه وسلم فرقأ الدم

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کا خود توڑ دیا گیا، چہرۂ انور خون آلود ہو گیا اور آگے کے دندان مبارک شہید کر دیے گئے تو حضرت علی ڈھال میں پانی بھر کر لاتے رہے اور حضرت فاطمہ آپ کے پُرنور چہرے سے خون دھوتی رہیں۔ جب حضرت فاطمہ علیہا السلام نے دیکھا کہ خون پانی سے زیادہ بہہ رہا ہے تو ٹاٹ جلایا اور اس کی راکھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں میں بھری تو خون بہنے سے بند ہو گیا۔

باب ۴۲۳ الحمى من فيح جهنم

بخار جہنم کی گرمی سے ہے۔

٦٧٤ ـ حدثني يحيى بن سليمان حدثني ابن وهب قال حدثني مالك عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الحمى من فيح جهنم فأطفئوها بالماء قال نافع وكان عبد الله يقول اكشف عنا الرجز.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بخار جہنم کا شعلہ ہے لہٰذا اسے پانی سے بجھایا کرو۔ نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر (بخار میں) کہا کرتے:۔ ہم سے عذاب کو پرے ہٹا۔

٦٧٥ ـ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن هشام عن فاطمة بنت المنذر أن أسماء بنت أبي بكر رضي الله عنهما كانت إذا أتيت بالمرأة قد حمت تدعو لها أخذت الماء فصبته بينها

فاطمہ بنت منذر کا بیان ہے کہ جب حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس کسی بخار والی عورت کو دعا کرانے کے لیے لایا جاتا تو آپ پانی لے کر اس کے گریبان میں ڈال دیا کرتیں اور فرماتیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم

وبين جيبها قالت وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرنا أن نبردها بالماء.

۶۷۶۔ حدثني محمد بن المثنى حدثنا يحيى حدثنا هشام أخبرني أبي عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: الحمى من فيح جهنم فأبردوها بالماء.

۶۷۷۔ حدثنا مسدد حدثنا أبو الأحوص حدثنا سعيد بن مسروق عن عباية بن رفاعة عن جده رافع بن خديج قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول الحمى من فيح جهنم فأبردوها بالماء.

باب ۴۲۴ من خرج من أرض لا تلايمه

۶۷۸۔ حدثنا عبد الأعلى بن حماد حدثنا يزيد بن زريع حدثنا سعيد حدثنا قتادة أن أنس بن مالك حدثهم أن ناسا أو رجالا من عكل وعرينة قدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم وتكلموا بالإسلام فقالوا يا نبي الله إنا كنا أهل ضرع ولم نكن أهل ريف واستوخموا المدينة فأمر لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بذود وبراع وأمرهم أن يخرجوا فيه فيشربوا من ألبانها وأبوالها فانطلقوا حتى كانوا ناحية الحرة كفروا بعد إسلامهم وقتلوا راعي رسول الله صلى الله عليه وسلم واستاقوا الذود فبلغ النبي صلى الله عليه وسلم فبعث الطلب في آثارهم وأمر بهم فسمروا أعينهم وقطعوا أيديهم وتركوا في ناحية الحرة حتى ماتوا على حالهم.

باب ۴۲۵ ما يذكر في الطاعون

۶۷۹۔ حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة قال أخبرني حبيب بن أبي ثابت قال سمعت

فرمایا ہے کہ اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کریں۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بخار جہنم کی گرمی سے ہے لہٰذا اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بخار جہنم کی گرمی سے ہے لہٰذا اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

ایسی جگہ سے نکلنا جہاں کی آب و ہوا موافق نہ ہو۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ کچھ افراد جو قبیلہ عکل اور قبیلہ عرینہ کے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، انہوں نے اسلام کا کلمہ پڑھا اور عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ! ہم مویشی پالنے والے لوگ ہیں، زراعت پیشہ نہیں ہیں لہٰذا مدینہ طیبہ کی آب و ہوا ہمارے موافق نہیں ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کچھ اونٹ اور چرواہا دینے کا حکم فرمایا کہ شہر سے باہر چلے جائیں اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیتے رہیں۔ وہ چلے گئے یہاں تک کہ جب مقام حرہ میں پہنچے تو مسلمانی کے دعوے سے پھر کر کافر ہو گئے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو کچھ لوگوں کو ان کی تلاش میں روانہ فرمایا۔ وہ ڈھونڈتے ہوئے گئے اور انہیں لے آئے۔ پس ان کی آنکھوں میں سلائی پھیر دی گئی اور ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے گئے اور حکم فرمایا کہ انہیں حرہ کے نزدیک ڈال آؤ، یہاں تک کہ وہ اس حالت میں مر گئے۔

طاعون کے متعلق روایتیں۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُونِ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فَقُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَلَا يُنْكِرُهُ قَالَ نَعَمْ.

۲۵۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ أُمَرَاءُ الْأَجْنَادِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِأَرْضِ الشَّامِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ ادْعُ لِي الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ فَدَعَاهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوا فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ وَلَا نَرٰى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرٰى أَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ. فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُوا لِي الْأَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ مِنْهُمْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوا نَرٰى أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ فَنَادٰى عُمَرُ فِي النَّاسِ إِنِّي مُصَبِّحٌ عَلٰى ظَهْرٍ فَأَصْبِحُوا عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ: أَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ نَعَمْ نَفِرُّ

علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تم سنو کہ فلاں جگہ طاعون کی بیماری ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب اس جگہ طاعون کی بیماری پھوٹ نکلے جہاں تم رہتے ہو تو وہاں سے باہر نہ نکلو۔ میں (حبیب بن ابو ثابت) نے کہا کہ کیا آپ (ابراہیم بن سعد) نے سنا کہ وہ (حضرت اسامہ) حضرت سعد سے روایت کرتے ہوں اور انہوں نے انکار نہ کیا ہو؟ انھوں نے کہا، ہاں۔

عبد اللہ بن عبد اللہ بن حارث بن نوفل نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کی طرف تشریف لے گئے یہاں تک کہ جب مقام سرغ پر پہنچے تو انھیں اجناد کے اُمرا یعنی حضرت ابو عبیدہ ابن الجراح اور ان کے ساتھی ملے اور انھوں نے آپ کو بتایا کہ سرزمین شام میں وبا پھوٹ نکلی ہے۔ ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا۔ مہاجرین اولین کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ پس انھیں بلایا گیا اور ان سے مشورہ کیا گیا اور بتایا کہ سرزمین شام میں وبا پھوٹ نکلی ہے۔ چنانچہ ان حضرات میں اختلاف واقع ہو گیا کیونکہ بعض حضرات نے کہا کہ ہم ایک کام کے لیے نکلے ہیں لہذا اسے انجام دیے بغیر لوٹنا مناسب نہیں جبکہ دوسرے حضرات کی رائے یہ تھی کہ آپ کے ساتھ منتخب افراد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں لہذا مناسب نہیں کہ اس وبا کی طرف پیش قدمی کی جائے۔ پس آپ نے فرمایا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ پھر فرمایا کہ انصار کو بلاؤ تو میں انھیں بلا کر لایا۔ چنانچہ آپ نے ان سے مشورہ کیا تو وہ بھی مہاجرین کے راستے پر چلے اور اسی طرح اختلاف کیا جیسے ان حضرات نے کیا تھا۔ فرمایا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ۔ پھر فرمایا کہ میرے پاس ان کا بر قریش کو بلاؤ جنھوں نے فتح مکہ سے پہلے ہجرت کی۔ انھیں بلایا گیا تو ان میں سے دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہ کیا اور کہا کہ ہماری رائے میں لوگوں کو لے کر لوٹنا چاہیے اور اس وبا کی طرف پیش قدمی کرنا مناسب نہیں ہے۔ پس حضرت عمر نے منادی کروا دی کہ کل صبح میں واپسی کے لیے سوار ہو جاؤں گا۔ حضرت ابو عبیدہ نے کہا۔ کیا آپ خدا کی تقدیر سے فرار کر رہے ہیں؟ حضرت عمر نے فرمایا:۔ کاش! یہ بات تمہارے سوا کوئی اور کہتا۔ اے ابو عبیدہ! ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی

مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ إِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ إِبِلٌ هَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ إِحْدَاهُمَا خَصِبَةٌ وَالْأُخْرٰى جَدْبَةٌ أَلَيْسَ إِنْ رَعَيْتَ الْخَصِبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ وَإِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ، قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي فِي هٰذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ.

٦٨١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا كَانَ بِسَرْغَ بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ.

٦٨٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ الْمَسِيحُ وَلَا الطَّاعُونُ.

٦٨٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ بِنْتُ سِيرِينَ قَالَتْ قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَحْيٰى بِمَا مَاتَ؟ قُلْتُ مِنَ الطَّاعُونِ. قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

٦٨٤ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

طرف فرار کر رہے ہیں۔ غور تو کرو کہ اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ایسی وادی میں اترو جس کے دو میدان ہوں یعنی ایک سرسبز و شاداب اور دوسرا سوکھا شرا۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ تم سرسبز میدان میں چراؤ گے تو یہ بھی تقدیر الٰہی سے ہے اور اگر خشک میدان میں چراؤ تو یہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف آگئے جو اپنی کسی ضرورت کے باعث وہاں موجود نہ تھے۔ انہوں نے کہا کہ اس بارے میں میرے پاس ایک علم ہے یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم کسی علاقے کے بارے میں ایسا سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب اس جگہ میں پھوٹ نکلے جہاں تم رہتے ہو تو اس سے فرار کرتے ہوئے وہاں سے نہ نکلو۔ حضرت عمر نے (سند ملنے پر) خدا کا شکر ادا کیا پھر لوٹ آئے۔

ابن شہاب نے عبداللہ بن عامر سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب شام کی طرف نکلے اور سرغ کے مقام پر پہنچے تو انہیں خبر پہنچی کہ شام میں وبا پھوٹ نکلی ہے۔ پس حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم کسی زمین میں اس کے متعلق سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب اس جگہ واقع ہو جائے جہاں تم رہتے ہو تو بیماری سے ڈرتے ہوئے وہاں سے نہ بھاگو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مدینہ منورہ کے اندر نہ دجال داخل ہو سکے گا اور نہ طاعون کی بیماری۔

⁂

حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا کہ تمہارے بھائی یحییٰ کی وفات کس بیماری سے ہوئی؟ میں نے کہا کہ طاعون سے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ طاعون ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔

⁂

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دستوں سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَالْمَطْعُونُ شَهِيدٌ.

باب ۴۲۶ أَجْرُ الصَّابِرِ فِي الطَّاعُونِ

۶۸۵ ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْنَا أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَجَعَلَهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَنْ يُصِيبَهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيدِ تَابَعَهُ النَّضْرُ عَنْ دَاوُدَ.

باب ۴۲۷ الرُّقَى بِالْقُرْآنِ وَالْمُعَوِّذَاتِ

۶۸۶ ـ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي الْمَرَضِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ فَلَمَّا ثَقُلَ كُنْتُ أَنْفِثُ عَلَيْهِ بِهِنَّ وَأَمْسَحُ بِيَدِ نَفْسِهِ لِبَرَكَتِهَا فَسَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ كَيْفَ يَنْفِثُ قَالَ كَانَ يَنْفِثُ عَلَى يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ.

باب ۴۲۸ الرُّقَى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۸۷ ـ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَوْا عَلَى حَيٍّ مِنْ

مرنے والا شہید اور طاعون کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے۔

طاعون پر صبر کرنے والے کا اجر۔

یحییٰ بن یعمر کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں دریافت کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا کہ یہ ایک عذاب ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے جن بندوں پر چاہے بھیجتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کے لیے اسے رحمت بنا دیا ہے پس کوئی بندہ ایسا نہیں کہ طاعون کی بیماری پھیلے اور وہ اپنے شہر میں صبر کر کے بیٹھا رہے، یہ جانتے ہوئے کہ اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچ سکتی مگر جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے لکھ دی ہے تو اس کے لیے شہید کے برابر ثواب ہے۔ اسی طرح نضر نے داؤد سے روایت کی ہے۔

قرآن سے معوذتین وغیرہ پڑھ کر دم کرنا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس مرض کے اندر جس میں آپ کا وصال ہوا معوذات پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کرتے تھے۔ جب آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں انہیں پڑھ کر آپ پر دم کیا کرتی اور بابرکت ہونے کے باعث آپ کے دستِ اقدس کو آپ کے جسمِ اطہر پر پھیرا کرتی۔ میں (معمر) نے زہری سے پوچھا دم کس طرح کیا جاتا تھا؟ انہوں نے کہا کہ وہ اپنے دونوں ہاتھوں پر پھونک مارتے اور پھر انہیں اپنے چہرے پر پھیرتے۔

سورۂ الفاتحہ پڑھ کر دم کرنا۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس نے حضور سے روایت کی ہے۔

ابو المتوکل نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ حضرات قبائلِ عرب میں سے ایک قبیلے کے اندر گئے تو انہوں نے ان کی ضیافت نہ کی۔ اسی اثنا میں ان کے سردار

أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوهُمْ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ لُدِغَ سَيِّدُ أُولَئِكَ فَقَالُوا هَلْ مَعَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ أَوْ رَاقٍ؟ فَقَالُوا إِنَّكُمْ لَمْ تَقْرُونَا وَلَا نَفْعَلُ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا فَجَعَلُوا لَهُمْ قَطِيعًا مِنَ الشَّاءِ فَجَعَلَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَيَجْمَعُ بُزَاقَهُ وَيَتْفِلُ فَبَرَأَ فَأَتَوْا بِالشَّاءِ فَقَالُوا لَا نَأْخُذُهُ حَتَّى نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ فَضَحِكَ وَقَالَ: وَمَا أَدْرَاكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ خُذُوهَا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ.

کو بچھو نے کاٹ کھایا تو وہ کہنے لگے :- کیا آپ کے پاس کوئی دوا یا دم کرنے والا ہے؟ انہوں نے کہا:- چونکہ تم نے ہماری ضیافت نہیں کی لہٰذا ہم اس وقت تک کچھ نہیں کریں گے جب تک تم ہمارے ساتھ کچھ مقرر نہ کر لو۔ پس انہوں نے کچھ بکریاں دینا منظور کیا۔ چنانچہ (ان میں سے ایک نے) سورۂ فاتحہ پڑھی اور تھوک منہ میں جمع کر کے شکایت والی جگہ پر تھوک دیا تو اس کی تکلیف دور ہو گئی۔ وہ بکریاں لے کر آئے تو انہوں نے کہا کہ ہم اس وقت تک نہیں لیں گے جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھ نہ لیں۔ پس آپ نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ دم کرنے کی چیز ہے؟ خیر بکریاں لے لو اور ان میں میرا حصہ بھی ہو۔

بَابُ ۳۲۹ الشَّرْطِ فِي الرُّقْيَةِ بِقَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ

دم کرنے کے لیے چند بکریاں لینے کی شرط رکھنا۔

۶۸۸۔ حَدَّثَنِي سِيدَانُ بْنُ مُضَارِبٍ أَبُو مُحَمَّدٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ الْبَصْرِيُّ هُوَ صَدُوقٌ يُوسُفُ بْنُ يَزِيدَ الْبَرَّاءُ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَخْنَسِ أَبُو مَالِكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا بِمَاءٍ فِيهِمْ لَدِيغٌ أَوْ سَلِيمٌ فَعَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَاءِ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ إِنَّ فِي الْمَاءِ رَجُلًا لَدِيغًا أَوْ سَلِيمًا فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى شَاءٍ فَبَرَأَ فَجَاءَ بِالشَّاءِ إِلَى أَصْحَابِهِ فَكَرِهُوا ذَلِكَ وَقَالُوا أَخَذْتَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا حَتَّى قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللَّهِ.

ابن ابی ملیکہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب کا چشمے والوں کے پاس سے گزر ہوا جن میں سے ایک آدمی کو سانپ یا بچھو نے کاٹ کھایا تھا۔ چشمے والوں نے ان حضرات کے پاس ایک آدمی بھیجا اور اس نے کہا:- کیا آپ حضرات کے اندر کوئی سانپ اور بچھو کے کاٹے کا دم جانتا ہے؟ کیونکہ چشمے والوں میں سے ایک کو سانپ یا بچھو نے کاٹ کھایا ہے۔ ان میں سے ایک صاحب گئے اور کچھ بکریوں کے بدلے سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کر دیا۔ پس وہ تندرست ہو گیا اور یہ بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آ گئے۔ انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا اور کہا کہ آپ نے اللہ کی کتاب پر اُجرت لی ہے۔ چنانچہ وہ مدینہ منورہ جا پہنچے اور عرض گزار ہوئے :- یا رسول اللہ! انہوں نے اللہ کی کتاب پر اُجرت لی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن باتوں کی تم مزدوری لیتے ہو ان میں اللہ کی کتاب سب سے زیادہ اُجرت کی مستحق ہے۔

بَابُ ۳۳۰ رُقْيَةِ الْعَيْنِ

نظر لگنے پر دم کرنا۔

۶۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَنِي

عبد اللہ بن شداد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حکم فرمایا

رسول الله صلى الله عليه وسلم او امر ان يسترقى من العين.

۶۹۰ ـ حدثني محمد بن خالد حدثنا محمد بن وهب بن عطية الدمشقي حدثنا محمد بن حرب حدثنا محمد بن الوليد الزبيدي اخبرنا الزهري عن عروة بن الزبير عن زينب ابنة ابي سلمة عن ام سلمة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم راى في بيتها جارية في وجهها سفعة فقال استرقوا لها فان بها النظرة. وقال عقيل عن الزهري اخبرني عروة عن النبي صلى الله عليه وسلم. تابعه عبد الله بن سالم عن الزبيدي.

باب ۴۳۱ العين حق

۶۹۱ ـ حدثنا اسحٰق بن نصر حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن همام عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال العين حق ونهى عن الوشم.

باب ۴۳۲ رقية الحية والعقرب

۶۹۲ ـ حدثنا موسى بن اسماعيل حدثنا عبد الواحد حدثنا سليمان الشيباني حدثنا عبد الرحمٰن بن الاسود عن ابيه قال سالت عائشة عن الرقية من الحمة فقالت رخص النبي صلى الله عليه وسلم الرقية من كل ذي حمة.

یا حکم دیا کہ نظر لگنے کا دم کیا کرو۔

عروہ بن زبیر نے زینب بنت ابوسلمہ سے اور انہوں نے اپنی والدۂ ماجدہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر کے اندر ایک لونڈی کو دیکھا جس کے چہرے پر نشانات تھے۔ ارشاد فرمایا کہ اس پر کچھ پڑھ کر دم کرو کیونکہ اس کو نظر لگ گئی ہے ۔ عقیل، زہری، عروہ بن زبیر نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔ اسی طرح عبداللہ بن سالم نے زبیدی سے روایت کی ہے۔

نظر واقعی لگ جاتی ہے۔

معمر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ نظر کا لگ جانا درست ہے اور آپ نے گودنے سے منع فرمایا۔

سانپ بچھو کے کاٹے پر دم کرنا

عبدالرحمٰن بن الاسود نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زہریلے جانور کے کاٹے پر دم کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر زہریلے جانور کے کاٹے پر دم کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

پارہ — ۲۴

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

بَابُ ۳۳ رُقْیَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ؕ

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَثَابِتٌ عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ ثَابِتٌ یَا اَبَا حَمْزَۃَ اِشْتَكَیْتُ فَقَالَ اَنَسٌ: اَلَا اَرْقِیْكَ بِرُقْیَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰی قَالَ: اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْھِبَ الْبَاسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شَافِیَ اِلَّا اَنْتَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا۔

حضور کا دم کرنا

عبد العزیز کا بیان ہے کہ میں اور ثابت دونوں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ چنانچہ ثابت نے کہا کہ اے ابو حمزہ! میں بیمار ہو گیا ہوں۔ حضرت انس نے فرمایا کہ کیا میں تمہارے اوپر وہ دعا پڑھ کر دم نہ کر دوں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھ کر دم فرمایا کرتے تھے۔ عرض کی کیوں نہیں۔ انہوں نے کہا: اے اللہ لوگوں کے رب! دکھوں کو دور کرنے والے! شفا دے کیونکہ شفا دینے والا تو ہے، تیرے سوا کوئی بھی شفا دینے والا نہیں ایسی شفا عطا فرما جو کسی مرض کو نہ چھوڑے۔

ف: قرآن مجید میں خود اللہ رب العزت نے فرمایا ہے:۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا۔ (۸۲:۱۷)

اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے اور اس سے ظالموں کو نقصان ہی بڑھتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ کلام الٰہی کے اندر شفا بھی ہے اور ایمان والوں کے لیے رحمت بھی ہے۔ یہ شفا اور رحمت دینی بھی ہے اور دنیاوی بھی۔ ایمانی بھی ہے اور اخلاقی بھی، روحانی بھی ہے اور جسمانی بھی، دنیاوی بھی ہے اور اخروی بھی۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود بھی قرآن مجید کی آیات یا دعائیہ کلمات پڑھ کر دم فرمایا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس حدیث میں اپنا معمول بتایا نیز خود اسی بخاری شریف کی متعدد احادیث کے اندر یہ واقعہ موجود ہے کہ ایک سریہ کا کسی قبیلے کے پاس سے گزر ہوا تو ان لوگوں نے ان بزرگوں کی مہمان نوازی سے انکار کر دیا۔ اتفاق کی بات ہے کہ اس قبیلے کے سردار کو سانپ یا بچھو نے ڈس لیا اور کسی تدبیر سے افاقہ نہ ہوا تو ایک آدمی ان حضرات کے پاس آکر عرض مدعا کرتا ہے۔ صحابۂ کرام میں سے ایک نے جا کر سورۂ فاتحہ پڑھ پڑھ کر اس پر دم کیا اور وہ بالکل تندرست ہو گیا۔ اس قبیلے والوں نے انہیں تیس بکریاں بطور انعام دیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کے انہوں نے آپ کے حکم سے تقسیم کیں بلکہ حضور نے یہاں تک فرمایا کہ میرا حصہ بھی نکالنا۔ تاکہ اعتراض یا عدم جواز کا کوئی شائبہ ہی نہ رہے۔ —— یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۹۹ اور ۱۰۰ میں بھی موجود ہے۔

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنِیْ سُلَیْمَانُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جب کوئی زوجہ مطہرہ بیمار

مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَوِّذُ بَعْضَ أَهْلِهِ يَمْسَحُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى وَيَقُولُ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ أَذْهِبِ الْبَاسَ اشْفِهِ وَأَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا. قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثْتُ بِهِ مَنْصُورًا فَحَدَّثَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ۔

۶۹۵۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْقِي يَقُولُ امْسَحِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا أَنْتَ۔

۶۹۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِلْمَرِيضِ: بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا۔

۶۹۷۔ حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الرُّقْيَةِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا وَرِيقَةُ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا۔

بَابُ ۳۳۴ النَّفْثِ فِي الرُّقْيَةِ۔

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفِثْ حِينَ يَسْتَيْقِظُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَإِنْ كُنْتُ

بعض گھر والوں پر دم کرتے تو اپنا دایاں ہاتھ اُن پر پھیرتے اور کہتے: اے اللہ! لوگوں کے رب! دکھوں کو دور کرنے والے! اسے شفا دے کیونکہ شفا دینے والا تو ہے، شفا نہیں مگر تیری شفا، ایسی شفا عطا فرما جو بیماری باقی نہ رہنے دے۔ اسی طرح سفیان، منصور، ابراہیم، مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دم کرتے تو کہا کرتے۔ تکلیف کو مٹا دے اے لوگوں کے رب! شفا تیرے دست قدرت میں ہے۔ ہر مشکل کا آسان کرنے والا تیرے سوا اور کوئی نہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مریض سے فرمایا کرتے: اللہ کے نام سے شروع، ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے بعض کے تھوک کے ساتھ ہمارے بیمار کو شفا دیتی ہے ہمارے رب کے حکم سے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دم کرتے وقت فرمایا کرتے تھے۔ ہماری زمین کی مٹی اور ہم میں سے بعض کے لعاب دہن، جس کے ذریعے ہمارے مریض کو شفا ملتی ہے ہمارے پروردگار کے حکم سے۔

دم کرتے وقت تھتکارنا

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جس کو وہ ناپسند کرتا ہے تو بیدار ہوتے ہی تین دفعہ تھتکار دے اور اس کے شر سے پناہ مانگے تو وہ اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ ابو سلمہ کا بیان ہے کہ میں اگر کوئی ایسا خواب بھی دیکھ لوں جو پہاڑ سے بھی بھاری

لَا اَرَى الرُّؤْيَا اَثْقَلَ عَلَيَّ مِنَ الْجَبَلِ فَمَا هُوَ اِلَّا اَنْ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَمَا اُبَالِيْهَا ؎

۶۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ [illegible] عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ نَفَثَ فِيْ كَفَّيْهِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَبِالْمُعَوِّذَتَيْنِ جَمِيْعًا ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَمَا بَلَغَتْ يَدَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا اشْتَكٰى كَانَ يَاْمُرُنِيْ اَنْ اَفْعَلَ ذٰلِكَ بِهٖ قَالَ يُوْنُسُ كُنْتُ اَرٰى ابْنَ شِهَابٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ اِذَا اَتٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ ؎

حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَهْطًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقُوْا فِيْ سَفْرَةٍ سَافَرُوْهَا حَتّٰى نَزَلُوْا بِحَيٍّ مِّنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوْهُمْ فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمْ فَلُدِغَ سَيِّدُ ذٰلِكَ الْحَيِّ فَسَعَوْا لَهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهٗ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ اَتَيْتُمْ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِيْنَ قَدْ نَزَلُوْا بِكُمْ لَعَلَّهٗ اَنْ يَّكُوْنَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَاَتَوْهُمْ فَقَالُوْا يَا اَيُّهَا الرَّهْطُ اِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ فَسَعَيْنَا لَهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهٗ شَيْءٌ فَهَلْ عِنْدَ اَحَدٍ مِّنْكُمْ شَيْءٌ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَرَاقٍ وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُوْنَا فَمَا اَنَا بِرَاقٍ لَّكُمْ حَتّٰى تَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا، فَصَالَحُوْهُمْ عَلٰى قَطِيْعٍ مِّنَ الْغَنَمِ فَانْطَلَقَ فَجَعَلَ يَتْفُلُ وَيَقْرَاُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ حَتّٰى لَكَاَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ، فَانْطَلَقَ يَمْشِيْ مَا بِهٖ قَلَبَةٌ قَالَ فَاَوْفَوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِيْ صَالَحُوْهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اقْسِمُوْا فَقَالَ الَّذِيْ رَقٰى لَا تَفْعَلُوْا

ہو، تو جب سے میں نے یہ حدیث سنی ہے میں اُس کی کوئی پروا نہیں کرتا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو سورہ اخلاص، سورہ الفلق اور سورہ الناس پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں پر دم کرتے پھر انہیں اپنے چہرہ انور پر ملتے اور جہاں تک جسم اطہر پر ہاتھ پہنچتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ جب حضور بیمار ہوئے تو آپ نے ایسا ہی کرنے کا حکم فرمایا۔ یونس کا بیان ہے کہ میں نے ابن شہاب کو دیکھا کہ وہ اپنے بستر پر جاتے وقت ایسا ہی کیا کرتے۔

ابو المتوکل نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب سفر پر نکلے اور قبائل عرب میں سے وہ ایک قبیلے والوں کے پاس پہنچے۔ وہ طلب گار ہوئے کہ انہیں مہمان بنایا جائے لیکن اُن لوگوں نے مہمان نوازی سے انکار کر دیا چنانچہ اُس قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا تو اُن لوگوں نے خوب بھاگ دوڑ کی لیکن سب رائیگاں گئی چنانچہ اُن میں سے کسی نے کہا کہ یہ لوگ جو تمہارے پاس آ کر ٹھہرے ہوئے ہیں، کاش! تم ان کے پاس بھی گئے ہوتے شاید اُن میں سے کسی کے پاس کوئی مفید چیز ہو پس وہ ان کے پاس آ کر کہنے لگے:— حضرات ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے، ہم نے سعی بسیار کی لیکن سب رائیگاں گئی اور کوئی فائدہ نہ ہوا، کیا آپ میں سے کسی کے پاس اس کا کوئی علاج ہے؟ چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا کہ ہاں، خدا کی قسم میں ضرور اسکا دم کرنا جانتا ہوں لیکن ہم طلب گار ہوئے تھے کہ تم ہمیں اپنے مہمان بناؤ مگر تم نے مہمان نوازی سے انکار کر دیا تھا لہٰذا میں اس وقت تک دم نہیں کروں گا جب تک تم کچھ مقرر نہ کر دو چنانچہ چند بکریوں پر فریقین کی رضامندی ہو گئی اور یہ چلے گئے پس یہ پھونک مارتے اور سورۂ الفاتحہ پڑھتے جاتے یہاں تک کہ وہ ایسا ہو گیا کہ اسکو کسی نے کاٹا ہی نہ تھا اور تندرست ہو کر چلنے پھرنے لگا۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے مصالحت کے مطابق وعدہ پورا کر دیا

حتى نأتي رسول الله صلى الله عليه وسلم فنذكر له الذي كان فننظر ما يأمرنا فقدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكروا له فقال: وما يدريك أنها رقية؟ أصبتم اقسموا واضربوا لي معكم بسهم.

باب ۲۳۵ مسح الراقي الوجع بيده اليمنى

۷۰۱- حدثني عبد الله بن أبي شيبة حدثنا يحيى عن سفيان عن الأعمش عن مسلم عن مسروق عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يعوذ بعضهم يمسحه بيمينه: أذهب الباس رب الناس واشف أنت الشافي لا شفاء إلا شفاؤك شفاء لا يغادر سقما فذكرته لمنصور فحدثني عن إبراهيم عن مسروق عن عائشة بنحوه.

باب ۲۳۶ في المرأة ترقي الرجل

۷۰۲- حدثني عبد الله بن محمد الجعفي حدثنا هشام أخبرنا معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان ينفث على نفسه في مرضه الذي قبض فيه بالمعوذات فلما ثقل كنت أنا أنفث عليه بهن فأمسح بيد نفسه لبركتها فسألت ابن شهاب كيف كان ينفث قال ينفث على يديه ثم يمسح بهما وجهه.

باب ۲۳۷ من لم يرق

۷۰۳- حدثنا مسدد حدثنا حصين بن نمير عن حصين بن عبد الرحمن عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: خرج علينا النبي صلى الله عليه وسلم يوما فقال

ان میں سے کسی نے کہا کہ انہیں تقسیم کر لو۔ دم کرنے والے نے کہا کہ ایسا نہ کیجیے یہاں تک کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ سارا حال عرض کر لیں اور ہم دیکھیں کہ آپ ہمارے لیے کیا حکم فرماتے ہیں۔ پس جب وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اس امر کا آپ سے ذکر کیا تو ارشاد فرمایا۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اسے پڑھ کر دم بھی کیا جاتا ہے، تم نے ٹھیک کیا، انہیں تقسیم کر لو اور ایک حصہ میرا بھی رکھنا

دم کرنے والے کا تکلیف کی جگہ دایاں ہاتھ پھیرنا۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنی کسی زوجۂ مطہرہ پر دم کرتے تو اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے اور کہتے: اے لوگوں کے رب تکلیف کو دور فرما۔ شفا عطا فرما کیونکہ شفا دینے والا تو ہے، شفا نہیں ہے مگر تیری شفا، ایسی شفا کہ بیماری کا نشان بھی باقی نہ چھوڑے۔ جب میں (سفیان) نے یہ حدیث منصور سے بیان کی تو انہوں نے مجھ سے ابراہیم، مسروق، حضرت عائشہ صدیقہ سے بھی حدیث بیان کر دی۔

عورت کا مرد پر دم کرنا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اس مرض میں جس کے اندر آپ کا وصال ہوا، معوذات پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کرتے تھے۔ جب تکلیف زیادہ بڑھ گئی تو میں وہی سورتیں پڑھ کر آپ پر دم کیا کرتی اور بابرکت ہونے کے باعث آپ کا دست اقدس پھیرا کرتی۔ میں (معمر) نے ابن شہاب سے پوچھا کہ آپ دم کس طرح کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ اپنے ہاتھوں پر پھونک مار کر پھر انہیں اپنے چہرے پر پھیر لیا کرتے تھے۔

جو دم نہ کرے

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ مجھ پر کئی امتیں پیش کی گئیں۔ پس ایک یا دو نبی گزرے اور ان کے ساتھ لوگوں کی جماعت تھی اور ایک نبی ایسے

عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلَانِ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ وَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَرَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ أُمَّتِي فَقِيلَ هَذَا مُوسَى وَقَوْمُهُ، ثُمَّ قِيلَ لِي انْظُرْ فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَقِيلَ لِي انْظُرْ هَكَذَا وَهَكَذَا فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَقِيلَ هَؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَمَعَ هَؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَلَمْ يُبَيَّنْ لَهُمْ، فَتَذَاكَرَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَمَّا نَحْنُ فَوُلِدْنَا فِي الشِّرْكِ وَلَكِنَّا آمَنَّا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَلَكِنْ هَؤُلَاءِ هُمْ أَبْنَاؤُنَا، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هُمُ الَّذِينَ لَا يَتَطَيَّرُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَكْتَوُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ نَعَمْ، فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ أَمِنْهُمْ أَنَا؟ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ.

بَابُ ۴۳۸ الطِّيَرَةِ

۷۰۴ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَالشُّؤْمُ فِي ثَلَاثٍ: فِي الْمَرْأَةِ وَالدَّارِ وَالدَّابَّةِ.

۷۰۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَأْلُ قَالُوا وَمَا الْفَأْلُ؟ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ.

بَابُ ۴۳۹ الْفَأْلِ

تھے کہ ان کے ساتھ کوئی شخص نہ تھا۔ یہاں تک کہ مجھے ایک بہت بڑی جماعت دکھائی گئی میں نے کہا کہ شاید یہ میری اُمت ہوگی۔ کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ ہیں اور ان کی قوم۔ پھر کہا گیا کہ اُفق کی جانب دیکھئے۔ تو ایک ایسی کثیر جماعت نظر آئی جس نے اُفق کو بھرا ہُوا تھا۔ کہا گیا کہ یہ آپ کی اُمت ہے اور ان میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنّت میں داخل ہوں گے۔ لوگ اِدھر اُدھر چلے گئے اور آپ نے یہ ظاہر نہ فرمایا کہ وہ کون لوگ ہونگے۔ چنانچہ لوگ کہنے لگے کہ وہ ہم ہیں کیونکہ اگرچہ ہم زمانہ شرک میں پیدا ہوئے لیکن اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں یا پھر وہ ہماری اولاد ہیں جب یہ بات نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ باہر تشریف لے آئے اور فرمایا کہ وہ جماعت اُن لوگوں کی ہے جو نہ بدشگونی لیں، نہ منتر کریں، نہ داغ لگوائیں بلکہ اپنے رب پر بھروسہ کریں۔ پھر عکاشہ بن محصن کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا میں بھی اُن لوگوں میں سے ہوں؟ فرمایا، ہاں۔ پھر ایک اور صحابی عرض گزار ہوئے: کیا میں بھی اُن میں ہوں؟ فرمایا کہ عکاشہ تم پر سبقت لے گئے ہیں۔

شگون لینا

ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بیماری کا اڑ کر لگنا کوئی چیز نہیں اور شگون لینا کوئی چیز نہیں۔ نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے:۔ عورت گھر اور سواری کا جانور۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ شگون لینا کوئی چیز نہیں۔ اس بارے میں فال لینا بہتر ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ فال کیا چیز ہے فرمایا کہ وہ اچھا لفظ جو تم میں سے کوئی سُنے۔

فال لینا

٧٠٦ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَأْلُ قَالَ وَمَا الْفَأْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ۔

٧٠٧ ۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ الصَّالِحُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ ۔

بَابُ لَا هَامَةَ

٧٠٨ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا النَّضْرُ اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيْلُ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ ۔

بَابُ الْكَهَانَةِ

٧٠٩ ۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي امْرَاَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ اقْتَتَلَتَا فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ فَاَصَابَ بَطْنَهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَقَتَلَتْ وَلَدَهَا الَّذِيْ فِيْ بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى اَنَّ دِيَةَ مَا فِيْ بَطْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ فَقَالَ وَلِيُّ الْمَرْاَةِ الَّتِيْ غَرِمَتْ كَيْفَ اَغْرَمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ، فَمِثْلُ ذٰلِكَ بَطَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ ۔

٧١٠ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شگون لینا کوئی چیز نہیں اور فال ان میں اچھی چیز ہے۔ دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ! فال کیا چیز ہے۔ فرمایا کہ وہ اچھا لفظ جو تم میں سے کوئی سنے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بیماری کا اُڑ کر لگنا کوئی چیز نہیں اور شگون لینا کوئی چیز نہیں اور اچھی فال مجھے پسند ہے جو اچھا لفظ ہوتا ہے۔

ہامہ کوئی چیز نہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: چھوت کی بیماری کوئی چیز نہیں، شگون کوئی چیز نہیں، اُلو اور پیٹ کی بیماری کا جاہلانہ تصور کوئی چیز نہیں (یعنی یہ تمام باتیں فرضی ہیں)

کہانت

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو عورتوں کا فیصلہ فرمایا جو قبیلہ ہذیل سے تھیں۔ جو آپس میں لڑ پڑی تھیں تو ایک نے دوسری کو پتھر مارا جو اُس کے پیٹ پر لگا اور وہ حاملہ تھی۔ چوٹ کے سبب اُس کا وہ بچہ مر گیا جو پیٹ میں تھا۔ پس انہوں نے اپنا مقدمہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا آپ نے فیصلہ فرمایا کہ پیٹ کے بچے کی دیت یہ ہے کہ ایک غلام یا لونڈی اسے دے دو۔ عورت کے ولی نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں ایسے بچے کی دیت کس طرح ادا کروں جس نے نہ پیا، نہ کھایا، نہ وہ بولا اور نہ چیخا۔ لہٰذا اُس کی تو دیت ہی نہیں۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بے شک کاہنوں کا بھائی ہے۔

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

شهاب عن أبي سلمة عن أبي هريرة رضي الله عنه أن امرأتين رمت إحداهما الأخرى بحجر فطرحت جنينها فقضى فيه النبي صلى الله عليه وسلم بغرة عبد أو وليدة. وعن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى في الجنين يقتل في بطن أمه بغرة عبد أو وليدة فقال الذي قضي عليه كيف أغرم ما لا أكل ولا شرب ولا نطق ولا استهل ومثل ذلك بطل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما هذا من إخوان الكهان۔

۷۱۱ ۔ حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا ابن عيينة عن الزهري عن أبي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث عن أبي مسعود قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن ثمن الكلب ومهر البغي وحلوان الكاهن۔

۷۱۲ ۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا هشام بن يوسف أخبرنا معمر عن الزهري عن يحيى بن عروة بن الزبير عن عروة عن عائشة رضي الله عنها قالت سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم ناس عن الكهان فقال: ليس بشيء فقالوا: يا رسول الله إنهم يحدثوننا أحيانا بشيء فيكون حقا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: تلك الكلمة من الحق يخطفها من الجني فيقرها في أذن وليه فيخلطون معها مائة كذبة قال علي قال عبد الرزاق مرسل الكلمة من الحق ثم بلغني أنه أسنده بعده۔

باب ۴۴۲ السحر وقول الله تعالى: ولكن الشياطين كفروا يعلمون الناس السحر وما أنزل على الملكين ببابل هاروت وماروت وما يعلمان

کی ہے کہ دو عورتوں نے آپس میں ایک دوسری پر پتھر چلائے، چنانچہ ایک کے پیٹ کا بچہ گر گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی دیت میں غلام یا لونڈی دی جائے۔ ابن شہاب نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بچے کا فیصلہ فرمایا جس کو اس کی والدہ کے پیٹ میں قتل کر دیا گیا تھا کہ اس کے بدلے میں ایک غلام یا لونڈی دی جائے۔ پس جس شخص نے دیت ادا کرنی تھی اس نے کہا کہ میں اس بچے کی دیت کس طرح ادا کروں جس نے نہ کھایا، نہ پیا، نہ بات کی نہ چیخا، یہ تو ایسی بات تھی جو آئی گئی ہوئی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک یہ آدمی کاہنوں کا بھائی ہے۔

ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث نے حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت زنا کا معاوضہ اور کاہن کی مٹھائی کھانے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ کچھ حضرات نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کاہنوں کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ ہمیں بعض ایسی باتیں بھی بتاتے ہیں جو سچ ثابت ہو جاتی ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ سچ ثابت ہونے والی بات جنات نے (آسمان سے) سنی ہوتی ہے پھر اسے اپنے دوست (کاہن) کے کان میں اس طرح ڈالتے ہیں پھر کاہن سو جھوٹ اس کے ساتھ ملا دیتے ہیں۔ علی بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں سمجھتا تھا کہ الکلمۃ من الحق کو عبدالرزاق نے مرسلاً روایت کیا ہے لیکن مجھے معلوم ہو گیا کہ انہوں نے یہ مسنداً کہا ہے۔

جادو

ارشاد ربانی ہے: ہاں شیطان کافر ہوئے لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں اور وہ جادو جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اترا اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے

مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ. وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى: وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى. وَقَوْلِهٖ: اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ. وَقَوْلِهٖ: يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى. وَقَوْلِهٖ: وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ. وَالنَّفَّاثَاتُ: السَّوَاحِرُ. تُسْحَرُوْنَ: تُعَمَّوْنَ.

تھے جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو نری آزمائش ہیں، تو اپنا ایمان ضائع نہ کر تو اُن سے سیکھتے وہ جو جدائی ڈالیں مرد اور اس کی عورت میں اور اس سے ضرر نہیں پہنچا سکتے کسی کو مگر خدا کے حکم سے اور وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان دے گا نفع نہ دے گا اور بیشک ضرور انہیں معلوم ہے کہ جس نے یہ سودا لیا آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں (سورۃ البقرہ، آیت ۱۰۲) نیز فرمایا۔ اور جادوگر کا بھلا نہیں کہیں آئے (سورۃ طٰہٰ، آیت ۶۹) یہ بھی فرمایا۔ کیا جادو کے پاس جاتے ہو دیکھ بھال کر (سورۃ الانبیاء، آیت ۳) نیز ارشاد فرمایا۔ اُن کے جادو کے زور سے اُن کے خیال میں دوڑتی ہوئی معلوم ہوئیں (سورۃ طٰہٰ، آیت ۶۶) یہ بھی فرمایا۔ اُن عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونک مارتی ہیں (سورۃ الفلق، آیت ۴)۔ النفّٰثٰت جادوگرنیاں۔ تسحرون جادو کیے گئے

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَحَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهٗ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ حَتّٰى كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهٗ، حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ عِنْدِيْ لٰكِنَّهٗ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ اَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰهَ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهٗ فِيْهِ؟ اَتَانِيْ رَجُلَانِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ فَقَالَ: مَطْبُوْبٌ. قَالَ: مَنْ طَبَّهٗ؟ قَالَ: لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ، قَالَ: فِيْ اَيِّ شَيْءٍ؟ قَالَ: فِيْ مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعِ نَخْلَةٍ ذَكَرٍ، قَالَ: وَاَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِيْ بِئْرِ ذَرْوَانَ، فَاَتَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَجَاءَ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ كَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ اَوْ كَاَنَّ رُءُوْسَ نَخْلِهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اسْتَخْرَجْتَهٗ؟ قَالَ: قَدْ عَافَانِيَ اللّٰهُ فَكَرِهْتُ اَنْ اُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ فِيْهِ شَرًّا فَاَمَرَ بِهَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بنی زریق کے ایک آدمی نے جادو کیا جس کو لبید بن اعصم کہا جاتا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ حالت ہو گئی کہ آپ نے ایک کام کیا نہیں ہوتا تھا لیکن خیال یہ گزرتا کہ میں نے یہ کام کر لیا ہے۔ ایک روز یا کسی رات جبکہ آپ میرے پاس تھے تو آپ نے بار بار دعا کی اور پھر فرمایا کہ اے عائشہ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ جو کچھ میں معلوم کرنا چاہتا تھا وہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے۔ میرے پاس دو شخص آئے اُن میں سے ایک میرے سرہانے اور دوسرا پیروں کی جانب کھڑا ہو گیا۔ ایک نے اپنے ساتھی سے دریافت کیا کہ اس مردِ حق آگاہ کو کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے کہا کہ ان پر جادو کیا گیا ہے۔ پوچھا کس نے کیا ہے؟ جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے۔ پوچھا کہ کس چیز میں کیا ہے؟ جواب دیا کہ کنگھی پر کنگھی سے جھڑنے والے بالوں اور کھجور کی بالی میں۔ پوچھا کہ یہ چیزیں کہاں ہیں؟ جواب دیا کہ ذروان کنوئیں کے اندر۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کچھ اصحاب کو ساتھ لیکر اُس کنوئیں پر تشریف لے گئے۔ جب واپس لوٹے تو فرمایا۔ اے عائشہ! اُس کنوئیں کا پانی گویا مہندی کے پانی کی طرح تھا اور وہاں کی کھجوریں شیطان کے سروں جیسی ہیں۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ نے انہیں نکلوا کیوں نہ لیا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا بخش دی ہے لہٰذا میں نے ناپسند کیا کہ اس شر کو مشتہر کروں لہٰذا اُس کے حکم سے انہیں

فَدَفَنَتْ تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ وَأَبُو ضَمْرَةَ وَابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ، وَقَالَ اللَّيْثُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ، فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ، يُقَالُ: الْمُشَاطَةُ مَا يَخْرُجُ مِنَ الشَّعَرِ إِذَا مُشِطَ وَالْمُشَاقَةُ مِنْ مُشَاقَةِ الْكَتَّانِ.

باب ٣٣ الشِّرْكُ وَالسِّحْرُ مِنَ الْمُوبِقَاتِ

٧١٤ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اجْتَنِبُوا الْمُوبِقَاتِ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَالسِّحْرُ.

باب ٣٤ هَلْ يَسْتَخْرِجُ السِّحْرَ

وَقَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَجُلٌ بِهِ طِبٌّ أَوْ يُؤَخَّذُ عَنِ امْرَأَتِهِ أَيُحَلُّ عَنْهُ أَوْ يُنَشَّرُ؟ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا يُرِيدُونَ بِهِ الْإِصْلَاحَ فَأَمَّا مَا يَنْفَعُ فَلَمْ يُنْهَ عَنْهُ.

٧١٥ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ جُرَيْجٍ [illegible] عَنْهُ فَحَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُحِرَ حَتَّى كَانَ يَرَى أَنَّهُ يَأْتِي النِّسَاءَ وَلَا يَأْتِيهِنَّ، قَالَ سُفْيَانُ وَهَذَا أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ السِّحْرِ إِذَا كَانَ كَذَا، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَعَلِمْتِ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلْآخَرِ مَا بَالُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ أَعْصَمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ حَلِيفٌ لِيَهُودَ كَانَ مُنَافِقًا، قَالَ: وَفِيمَ؟ قَالَ فِي

دفن کروا دیا ہے۔ اسی طرح ابو اسامہ، ابو ضمرہ اور ابن ابی الزناد نے ہشام بن عروہ سے روایت کی ہے۔ لیث اور ابن عیینہ نے ہشام سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ کنگھی اور کنگھی سے جھڑے ہوئے بالوں پر کہتے ہیں کہ المشاطۃ وہ بال ہیں جو کنگھی کرنے سے جھڑیں اور المشاقۃ روئی سے بنائے ہوئے دھاگے کو کہا جاتا ہے۔

شرک اور جادو ہلاک کرنے والی چیزیں ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا: ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچتے رہو اور وہ شرک اور جادو ہیں

کیا جادو کا توڑ کیا جائے

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن مسیب سے پوچھا کہ جس آدمی پر جادو کر دیا جائے یا جیسے عورت کے پاس جانے سے روک دیا جائے۔ کیا اس کے لئے اس کا توڑ کرنا حلال ہے؟ فرمایا کہ کوئی حرج نہیں کیونکہ اس سے اصلاح مراد ہے نیز جو چیز نفع دے اور اس سے منع نہ کیا گیا ہو وہ جائز ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر جادو کیا گیا۔ تو آپ کی یہ حالت ہو گئی کہ خیال فرماتے کہ میں کسی زوجہ مطہرہ کے پاس ہو آیا ہوں، حالانکہ آپ تشریف نہ لاتے تھے سفیان ثوری کا بیان ہے کہ جب یہ حالت ہو جائے تو یہ جادو کی سخت ترین قسم ہے چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ کیا تم جانتی ہو کہ جو چیز میں معلوم کرنا چاہتا تھا وہ مجھے اللہ تعالٰی نے بتا دی ہے یعنی میرے پاس دو شخص آئے اور ان میں سے ایک میرے سر کی طرف اور دوسرا میرے پائنتی کی طرف بیٹھ گیا۔ پس جو میرے سر کی طرف تھا اس نے دوسرے سے کہا کہ اس مرد کا کیا حال ہے؟ دوسرے نے کہا کہ ان پر جادو کیا گیا ہے۔ پوچھا کہ جادو کس نے کیا ہے؟ کہا کہ لبید بن اعصم نے جو بنی زریق کا ایک فرد، یہودیوں کا حلیف اور منافق تھا۔ پوچھا کہ کس چیز میں جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ کنگھی اور ان بالوں پر جو کنگھی سے جھڑے ہیں پوچھا کہ وہ کہاں رکھا گیا ہے؟ جواب دیا کہ نر کھجور کی جھلی میں لپیٹ کر چھپا کے ذروان کنوئیں میں ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر نبی کریم صلے اللہ تعالٰے

مُشْطٍ وَّمُشَاقَةٍ، قَالَ وَأَيْنَ؟ قَالَ فِيْ جُفِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ تَحْتَ رَعُوْفَةٍ فِيْ بِئْرِ ذَرْوَانَ قَالَتْ فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِئْرَ حَتّٰى اسْتَخْرَجَهُ فَقَالَ هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِيْ أُرِيْتُهَا وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ قَالَ فَاسْتُخْرِجَ قَالَتْ فَقُلْتُ۔ أَفَلَا أَيْ تَنَشَّرْتَ فَقَالَ أَمَا وَاللّٰهِ فَقَدْ شَفَانِيْ، وَأَكْرَهُ أَنْ أُثِيْرَ عَلٰى أَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ شَرًّا۔

بَابُ ۴۲۵ السِّحْرِ

۷۱۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتّٰى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ عِنْدِيْ دَعَا اللّٰهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ أَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيْهِ؟ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ جَاءَنِيْ رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِيْ وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْأَعْصَمِ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ بَنِيْ زُرَيْقٍ، قَالَ فِيْمَا ذَا؟ قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَّمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ، قَالَ فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ فِيْ بِئْرِ ذِيْ أَرْوَانَ، قَالَ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أُنَاسٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ إِلَى الْبِئْرِ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَخْلٌ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَأَخْرَجْتَهُ قَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِيَ اللّٰهُ وَشَفَانِيْ وَخَشِيْتُ أَنْ أُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا وَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ۔

علیہ وسلم اس کنوئیں پر تشریف لے گئے۔ یہاں تک کہ اُن چیزوں کو نکال لیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہی کنواں مجھے دکھایا گیا تھا۔ اس کنوئیں کا پانی مہندی کے نچوڑ کی طرح تھا اور اس کی کھجوریں شیطانوں کے سروں جیسی تھیں۔ عروہ راوی کا بیان ہے کہ پھر انہیں نکلوا لیا گیا۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی: آپ نے اس بات کو مشتہر کیوں نہ کیا؟ فرمایا کہ خدا کی قسم، مجھے اللہ تعالیٰ نے شفا عطا فرما دی، لہٰذا میں ناپسند کرتا ہوں کہ کسی کی برائی کا لوگوں میں عام چرچا کر دوں۔

حضور پر جادو کیا گیا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا تو آپ کی حالت یہ ہو گئی کہ کسی کام کے متعلق خیال گزرتا کہ میں نے کر لیا ہے۔ حالانکہ وہ کیا نہیں ہوتا تھا۔ ایک روز جبکہ آپ میرے پاس تھے تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے بار بار دعا کی پھر فرمایا کہ اے عائشہ! کیا تم جانتی ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتا دی ہے جو میں معلوم کرنا چاہتا تھا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ میرے پاس دو شخص آئے۔ ان میں سے ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے پیروں کے پاس بیٹھ گیا۔ ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: اس مرد حق آگاہ کو کیا تکلیف ہے؟ جواب دیا: ان پر جادو کیا گیا ہے۔ پوچھا کہ جادو کس نے کیا ہے؟ بتایا کہ لبید بن اعصم یہودی نے جو بنی زریق سے ہے۔ پوچھا کہ کس چیز سے کیا ہے؟ کہا کہ کنگھی، کنگھی سے جھڑے ہوئے بالوں اور نر کھجور کی جھلی پر۔ پوچھا کہ یہ چیزیں کہاں ہیں؟ جواب دیا کہ ذی اروان کے کنوئیں میں۔ عروہ کا بیان ہے کہ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کنوئیں کی طرف اپنے بعض اصحاب کے ساتھ تشریف لے گئے۔ پھر اس کی طرف نظر کی اور اس کے اوپر کھجور کا درخت تھا۔ اس کے بعد آپ حضرت عائشہ کے پاس واپس تشریف لائے اور فرمایا۔ خدا کی قسم اس کا پانی تو مہندی کے نچوڑ جیسا تھا اور اس کی کھجوریں شیطانوں کے سروں جیسی۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا آپ نے انہیں نکال لیا تھا؟ فرمایا کہ نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے صحت بخشی اور شفا عطا فرما دی ہے۔ البتہ میں نے خدشہ محسوس کیا کہ کسی کی برائی کو لوگوں میں مشہور کروں اور حکم دیا تو انہیں دفن کر دیا گیا۔

باب ۷۴۶ إن من البيان سحرا

۷۱۷۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن زيد بن أسلم عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أنه قدم رجلان من المشرق فخطبا فعجب الناس لبيانهما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن من البيان سحرا أو إن بعض البيان سحر.

باب ۷۴۷ الدواء بالعجوة للسحر

۷۱۸۔ حدثنا علي حدثنا مروان أخبرنا هاشم أخبرنا عامر بن سعد عن أبيه رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من اصطبح كل يوم تمرات عجوة لم يضره سم ولا سحر ذلك اليوم إلى الليل. وقال غيره سبع تمرات.

۷۱۹۔ حدثنا إسحاق بن منصور أخبرنا أبو أسامة حدثنا هاشم بن هاشم قال سمعت عامر بن سعد سمعت سعدا رضي الله عنه يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من تصبح سبع تمرات عجوة لم يضره ذلك اليوم سم ولا سحر.

باب ۷۴۸ لا هامة

۷۲۰۔ حدثني عبد الله بن محمد حدثنا هشام بن يوسف أخبرنا معمر عن الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لا عدوى ولا صفر ولا هامة فقال أعرابي يا رسول الله فما بال الإبل تكون في الرمل كأنها الظباء فيخالطها البعير الأجرب فيجربها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فمن أعدى الأول. وعن أبي سلمة سمع أبا هريرة بعد يقول قال

جادو اثر بیان

زید بن اسلم نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ مشرق کی جانب سے دو شخص آئے اور انہوں نے لوگوں سے خطاب کیا تو لوگ اُن کے بیان سے بہت متعجب ہوئے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض بیانات میں جادو ہوتا ہے کہ بعض بیانات جادو اثر ہوتے ہیں۔

جادو کا عجوہ کھجور سے علاج

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو روزانہ چند عجوہ کھجوریں کھالیا کرے تو اُس روز رات تک اُسے زہر اور جادو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ علی بن مدینی کے سوا دوسرے راویوں نے سات کھجوریں بیان کی ہیں۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالے تو اُس روز اُسے زہر اور جادو نقصان نہیں دے گا

ہامہ کوئی چیز نہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، چھوت کی بیماری کوئی چیز نہیں نیز پیٹ کی بیماری اور اُلّو کا جاہلانہ تصور کوئی چیز نہیں پس ایک اعرابی عرض گزار ہوا کیا رسول اللہ! اُن اونٹوں کا کیا حال ہے جو ریت میں ہرنوں کی طرح لگتے ہیں، پھر اُن میں ایک خارشی اونٹ آملتا ہے اور سب کو خارشی کر دیتا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ پھر پہلے کو بیماری کس نے لگائی؟ ابوسلمہ کا بیان ہے کہ میں نے اس کے بعد حضرت ابوہریرہ کو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ بیمار اونٹ کو تندرست اونٹوں

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُورِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ وَأَنْكَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَدِيثَ الْأَوَّلِ قُلْنَا أَلَمْ تُحَدِّثْ أَنَّهُ لَا عَدْوَى فَرَطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَمَا رَأَيْتُهُ نَسِيَ حَدِيثًا غَيْرَهُ.

باب ۴۴۲ لَا عَدْوَى

۷۲۱ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَمْزَةُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ إِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثٍ فِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالدَّارِ.

۷۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى. قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُورِدُوا الْمُمْرِضَ عَلَى الْمُصِحِّ. وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَرَأَيْتَ الْإِبِلَ تَكُونُ فِي الرِّمَالِ أَمْثَالَ الظِّبَاءِ فَيَأْتِيهَا الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَتَجْرَبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ.

۷۲۳ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ قَالُوا وَمَا الْفَأْلُ قَالَ كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ.

باب ۴۴۳ مَا يُذْكَرُ فِي سَمِّ النَّبِيِّ

کے پاس نہ لے جاؤ اور حضرت ابوہریرہ نے پہلی حدیث کا انکار کیا۔ ہم نے کہا کہ کیا آپ نے یہ روایت نہیں کی کہ چھوت کی بیماری کوئی چیز نہیں تو انہوں نے حبشی زبان میں کچھ کہا۔ ابوسلمہ کا بیان ہے کہ میں نے نہیں دیکھا کہ وہ اس کے سوا کوئی اور حدیث بھولے ہوں

عدوی کوئی چیز نہیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چھوت کی بیماری کوئی چیز نہیں اور نہ شگون کچھ ہے۔ بیشک نحوست تین چیزوں میں ہے یعنی گھوڑا، عورت اور گھر میں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک سے دوسرے کو بیماری لگنا فرضی بات ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیمار اونٹ کو تندرست اونٹوں کے پاس نہ لے جاؤ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک سے دوسرے کو بیماری لگنا فرضی بات ہے۔ چنانچہ ایک اعرابی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ غور فرمائیے کہ اونٹ ہرنوں کی طرح ریت میں ہوتے ہیں پھر ان میں ایک خارشی اونٹ آملتا ہے تو سب کو خارش ہو جاتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے کو بیماری کس نے لگائی تھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک سے دوسرے کو بیماری لگنا فرضی بات ہے اور شگون کوئی چیز نہیں لیکن فال مجھے پسند ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ فال کیا ہے؟ فرمایا کہ اچھا کلمہ۔

حضور کو زہر دیا گیا

صلى الله عليه وسلم، رواه عروة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم.

۷۲۴ - حدثنا قتيبة حدثنا الليث عن سعيد أبي سعيد عن أبي هريرة أنه قال لما فتحت خيبر أهديت لرسول الله صلى الله عليه وسلم شاة فيها سم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجمعوا إلي من كان ههنا من اليهود فجمعوا له فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم إني سائلكم عن شيء فهل أنتم صادقي عنه فقالوا نعم يا أبا القاسم فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم من أبوكم قالوا أبونا فلان فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كذبتم بل أبوكم فلان فقالوا صدقت وبررت، فقال هل أنتم صادقي عن شيء إن سألتكم عنه؟ فقالوا نعم يا أبا القاسم وإن كذبناك عرفت كذبنا كما عرفته في أبينا قال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم من أهل النار فقالوا نكون فيها يسيرا ثم تخلفونا فيها فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم اخسئوا فيها والله لا نخلفكم فيها أبدا۔ ثم قال لهم فهل أنتم صادقي عن شيء إن سألتكم عنه قالوا نعم فقال هل جعلتم في هذه الشاة سما فقالوا نعم، فقال ما حملكم على ذلك فقالوا أردنا إن كنت كذابا نستريح منك وإن كنت نبيا لم يضرك۔

عروہ، حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسکی روایت کی ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بکری کا بھنا ہوا گوشت پیش کیا جس میں زہر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنے یہاں یہودی ہیں، انہیں میرے پاس بلا لاؤ۔ چنانچہ انہیں آپ کے حضور جمع کر دیا گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ میں تم لوگوں سے ایک بات پوچھنے والا ہوں۔ کیا تم مجھے سچ سچ بتا دو گے؟ جواب دیا کہ اے ابو القاسم! ہاں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ تمہارا جدِ اعلیٰ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارا باپ فلاں ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے جھوٹ سے کام لیا بلکہ تمہارا جدِ اعلیٰ تو فلاں ہے۔ وہ کہنے لگے کہ آپ نے سچ فرمایا اور درست گوئی سے کام لیا۔ ارشاد فرمایا کہ اگر میں تم سے ایک بات پوچھوں تو کیا مجھے سچ سچ بتا دو گے؟ انہوں نے جواب دیا، اے ابو القاسم! ہاں اور اگر ہم آپ سے جھوٹ بولیں گے تو آپ کو اسی طرح پتہ لگ جائیگا جیسے ہمارے جدِ اعلیٰ کے بارے میں آپ جان گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بتاؤ دوزخی کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ تھوڑے سے دن ہم رہیں گے اور پھر ہماری جگہ (مستقل) آپ حضرات یعنی مسلمان۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں ذلیل ہونے والے، ہم خدا کی قسم تمہاری جگہ کبھی جہنم میں نہیں جائیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اگر میں کوئی بات تم سے پوچھوں تو کیا سچ سچ بتا دو گے؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ فرمایا کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا کہ تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ پس انہوں نے کہا۔ ہم نے یہ ارادہ کیا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں تو ہمیں آپ سے نجات مل جائے گی اور اگر آپ سچے نبی

باب ۳۵ شرب السم والدواء به وبما يخاف منه۔

زہر پینا اور اُسے اپنے خوف کا علاج بنانا

۷۲۵ - حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب حدثنا خالد بن الحارث حدثنا شعبة عن سليمان قال سمعت ذكوان يحدث عن أبي هريرة رضي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر ہلاک کرے وہ دوزخ میں جائے گا، ہمیشہ

الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من تردى من جبل فقتل نفسه فهو في نار جهنم يتردى فيه خالدا مخلدا فيها أبدا ومن تحسى سما فقتل نفسه فسمه في يده يتحساه في نار جهنم خالدا مخلدا فيها أبدا، ومن قتل نفسه بحديدة فحديدته في يده يجأ بها في بطنه في نار جهنم خالدا مخلدا فيها أبدا۔

۷۲۶۔ حدثنا محمد أخبرنا أحمد بن بشير أبو بكر أخبرنا هاشم بن هاشم قال أخبرني عامر بن سعد قال سمعت أبي يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من اصطبح بسبع تمرات عجوة لم يضره ذلك اليوم سم ولا سحر۔

باب ۳۵۲ ألبان الأتن۔

۷۲۷۔ حدثني عبد الله بن محمد حدثنا سفيان عن الزهري عن أبي إدريس الخولاني عن أبي ثعلبة الخشني رضي الله عنه قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن أكل كل ذي ناب من السبع. قال الزهري ولم أسمعه حتى أتيت الشام وزاد الليث قال حدثني يونس عن ابن شهاب قال وسألته هل نتوضأ أو نشرب ألبان الأتن أو مرارة السبع أو أبوال الإبل قال قد كان المسلمون يتداوون بها فلا يرون بذلك بأسا فأما ألبان الأتن فقد بلغنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن لحومها ولم يبلغنا عن ألبانها أمر ولا نهي، وأما مرارة السبع قال ابن شهاب أخبرني أبو إدريس الخولاني أن أبا ثعلبة الخشني أخبره أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن أكل كل ذي ناب من السبع۔

باب ۳۵۳ إذا وقع الذباب في الإناء۔

اُس میں گرتا رہے گا اور اُس میں ہمیشہ رہے گا۔ جو زہر کھا کر اپنے آپ کو ختم کرے تو وہ زہر دوزخ کے اندر اُس کے ہاتھ میں ہوگا جسے دوزخ میں کھاتا ہوگا اور ہمیشہ اُسی میں رہے گا۔ جو لوہے کے ہتھیار سے اپنے آپ کو قتل کرے تو وہ ہتھیار اُس کے ہاتھ میں ہوگا جسے دوزخ کی آگ کے اندر ہمیشہ اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا اور ہمیشہ اس کے اندر رہے گا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالے عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالے تو اُس روز اُسے زہر اور جادو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔

گدھی کا دودھ

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے دانتوں کے ساتھ شکار کرنے والے ہر جانور (درندے) کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ زہری کا قول ہے کہ میں نے یہ بات نہ سُنی حتی یہاں تک کہ میں شام گیا۔ لیث نے اضافہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یونس نے ابن شہاب کے حوالے سے کہا اور میں نے اُن سے پوچھا کہ کیا ہم گدھی کے دودھ سے وضو کریں اور پی لیں یا درندوں کے پتے کھائیں یا اُونٹ کا پیشاب پی لیں؟ فرمایا کہ مسلمان برابر انہیں استعمال کرتے رہے ہیں اور اس (اونٹ کے پیشاب) میں کوئی حرج شمار نہیں کرتے تھے۔ رہی گدھی کے دودھ کی بات تو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی پہنچا ہے کہ آپ نے ہمیں گدھے کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔ لیکن گدھی کے دودھ کے بارے میں حکم یا ممانعت کا کوئی ارشاد ہم تک نہیں پہنچا۔ رہی درندوں کے پتے کی بات تو ابن شہاب نے انہیں ابو ادریس خولانی نے انہیں ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالی عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ہر درندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

اگر برتن میں مکھی گر جائے

۷۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ مَوْلَى بَنِي تَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ مَوْلَى بَنِي زُرَيْقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِي الْآخَرِ دَاءً۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن کے اندر مکھی گر جائے تو چاہیے کہ اُسے پلیدی طرح غوطہ دے لے اور پھر پھینک دے کیونکہ اُس کے ایک پر میں شیفا اور دوسرے میں بیماری ہوتی ہے۔

كِتَابُ اللِّبَاسِ

لباس کا بیان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

بَابُ ۴۵۴ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ

زینت کو اللہ نے حلال کیا ہے

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَالْبَسُوا وَتَصَدَّقُوا فِي غَيْرِ إِسْرَافٍ وَلَا مَخِيلَةٍ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلْ مَا شِئْتَ وَالْبَسْ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَأَتْكَ اثْنَتَانِ: سَرَفٌ أَوْ مَخِيلَةٌ۔

ارشاد ربانی ہے۔ تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی (سورۃ الاعراف، آیت ۳۲) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کھاؤ پیو اور پہنو اور خیرات کرو بغیر فضول خرچی اور تکبر کے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ جو چاہو کھاؤ پیو اور پہنو لیکن دو غلطیاں نہ کرنا یعنی فضول خرچی اور تکبر۔

۷۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ يُخْبِرُونَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰے عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تکبر کے باعث کپڑا گھسیٹ کر چلے تو اللہ تعالٰے اُس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔

بَابُ ۴۵۵ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ مِنْ غَيْرِ خُيَلَاءَ

جو تکبر کے بغیر ازار لٹکائے

۷۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ إِزَارِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذَلِكَ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُهُ خُيَلَاءَ۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالٰے عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو تکبر کے باعث کپڑا گھسیٹے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میری چادر کا ایک سرا بغیر ارادی طور پر لٹک جاتا ہے۔ ماسوائے اس کے کہ ہر وقت اور متوجہ رہوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم اُن لوگوں میں سے نہیں ہو جو تکبر کے باعث ایسا کرتے ہیں۔

۷۳۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ

حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سورج کو گرہن

يونس عن الحسن عن أبي بكرة رضي الله عنه قال خسفت الشمس ونحن عند النبي صلى الله عليه وسلم فقام يجر ثوبه مستعجلا حتى أتى المسجد وثاب الناس فصلى ركعتين فجلي عنها ثم أقبل علينا وقال إن الشمس والقمر آيتان من آيات الله فإذا رأيتم منها فصلوا وادعوا الله حتى يكشفها

باب ٧٥٦ التشمير في الثياب

٧٣٢۔ حدثني إسحاق أخبرنا ابن شميل أخبرنا عمر بن أبي زائدة أخبرنا عون بن أبي جحيفة عن أبيه أبي جحيفة قال فرأيت بلالا جاء بعنزة فركزها ثم أقام الصلاة فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج في حلة مشمرا فصلى ركعتين إلى العنزة ورأيت الناس والدواب يمرون بين يديه من وراء العنزة۔

باب ٧٥٧ ما أسفل من الكعبين فهو في النار۔

٧٣٣۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا سعيد بن أبي سعيد المقبري عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ما أسفل من الكعبين من الإزار ففي النار۔

باب ٧٥٨ من جر ثوبه من الخيلاء۔

٧٣٤۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا ينظر الله يوم القيامة إلى من جر إزاره بطرا۔

٧٣٥۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا محمد بن زياد قال سمعت أبا هريرة يقول: قال النبي أو قال أبو القاسم صلى الله عليه وسلم بينما رجل يمشي في حلة تعجبه نفسه مرجل جمته

لگا اور ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے کہ آپ جلدی سے کپڑا گھسیٹتے ہوئے اُٹھے یہاں تک کہ مسجد میں پہنچ گئے اور لوگ بھی جمع ہو گئے تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر آفتاب روشن ہو گیا تو آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جب تم انہیں گہن لگا ہوا دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو یہاں تک کہ وہ پورا نظر آنے لگے

کپڑوں کو سمیٹنا

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے حضرت بلال کو دیکھا کہ آئے اور زمین پر نیزہ گاڑ دیا۔ پھر نماز کیلئے اقامت کہی تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حُلّہ پہنے اور اُسے سمیٹے ہوئے تشریف لے آئے اور آپ نے نیزہ کی طرف منہ کر کے دو رکعت نماز پڑھائی اور میں نے لوگوں اور جانوروں کو دیکھا کہ وہ آپ کے سامنے سے گزر رہے ہیں مگر نیزہ کے پرے کی طرف سے۔

ٹخنوں سے نیچے جو کپڑا ہے وہ جہنم میں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ازار کا جتنا حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہے۔

جو ازراہِ تکبر کپڑا گھسیٹے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اُس شخص کی طرف قیامت کے روز نظر بھی نہیں فرمائے گا جو ازراہ تکبر اپنی ازار کو گھسیٹ کر چلتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی یا ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی حُلّہ پہن کر اور خوش ہو کر جا رہا تھا اور اپنے بالوں میں کنگھی کر کے جاتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے زمین میں دھنسا دیا پس وہ قیامت تک زمین

إِذْ خَسَفَ اللّٰهُ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

۷۳۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلَّلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. تَابَعَهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَرْفَعْهُ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

۷۳۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ عَمِّهِ جَرِيرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَلَى بَابِ دَارِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

۷۳۸۔ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ لَقِيتُ مُحَارِبَ بْنَ دِثَارٍ عَلَى فَرَسٍ وَهُوَ يَأْتِي مَكَانَهُ الَّذِي يَقْضِي فِيهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي فَقَالَ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مَخِيلَةً لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقُلْتُ لِمُحَارِبٍ أَذَكَرَ إِزَارَهُ قَالَ: مَا خَصَّ إِزَارًا وَلَا قَمِيصًا، تَابَعَهُ جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَزَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ. وَتَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَقُدَامَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ۔

بَابُ الْإِزَارِ الْمُهَدَّبِ. وَيُذْكَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَحَمْزَةَ بْنِ

میں دھنستا ہی جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی (علیہ وسلم نے) فرمایا کہ کوئی آدمی زمین میں اپنی ازار کو گھسیٹتا ہوا جا رہا تھا کہ دھنسا دیا گیا اور قیامت تک وہ زمین میں دھنستا ہی جائے گا۔ اسی طرح یونس نے زہری سے روایت کی ہے لیکن شعیب نے حضرت ابوہریرہ سے مرفوعاً روایت نہیں کی۔

جریر بن زید کا بیان ہے کہ میں سالم بن عبداللہ بن عمر کے ساتھ اُن کے گھر کے دروازے پر تھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے۔

شعبہ کا بیان ہے کہ میں محارب بن دثار (قاضی کوفہ) سے ملا جبکہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر عدالت کی طرف جا رہے تھے، تو میں نے اُن سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:- جو ازراہ تکبر کپڑا گھسیٹ کر چلے اللہ تعالٰی قیامت کے روز اُس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔ میں نے محارب سے پوچھا کہ کیا انہوں نے ازار کا ذکر کیا؟ فرمایا کہ ازار یا قمیص کی تخصیص نہیں کی۔ جبلہ بن سحیم، زید بن اسلم اور زید بن عبداللہ، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

لیث، نافع نے حضرت ابن عمر سے اسی طرح روایت کی ہے۔

موسیٰ بن عقبہ، عمر بن محمد، قدامہ بن موسیٰ، سالم، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کی کہ جو اپنا کپڑا گھسیٹ کر چلے گا۔

حاشیہ والی ازار

أبي أسيد ومعاوية بن عبد الله بن جعفر أنهم لبسوا ثيابا مهدبة.

۷۳۹ - حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري أخبرني عروة بن الزبير أن عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت: جاءت امرأة رفاعة القرظي رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا جالسة وعنده أبو بكر فقالت يا رسول الله إني كنت تحت رفاعة فطلقني فبت طلاقي فتزوجت بعده عبد الرحمن بن الزبير وإنه والله ما معه يا رسول الله إلا مثل هذه الهدبة وأخذت هدبة من جلبابها فسمع خالد بن سعيد قولها وهو بالباب لم يؤذن له قالت فقال خالد: يا أبا بكر ألا تنهى هذه عما تجهر به عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فلا والله ما يزيد رسول الله صلى الله عليه وسلم على التبسم، فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم: لعلك تريدين أن ترجعي إلى رفاعة لا حتى يذوق عسيلتك وتذوقي عسيلته، فصار سنة بعد.

باب ۷۶۰ - الأردية. وقال أنس: جبذ أعرابي رداء النبي صلى الله عليه وسلم.

۷۴۰ - حدثنا عبدان أخبرنا عبد الله أخبرنا يونس عن الزهري أخبرني علي بن حسين أن حسين بن علي أخبره أن عليا رضي الله عنه قال: فدعا النبي صلى الله عليه وسلم بردائه، ثم انطلق يمشي واتبعته أنا وزيد بن حارثة حتى جاء البيت الذي فيه حمزة فاستأذن فأذنوا لهم.

باب ۷۶۱ - لبس القميص وقول الله تعالى حكاية عن يوسف: اذهبوا بقميصي هذا فألقوه على وجه أبي يأت بصيرا.

زہری، ابوبکر بن محمد، حمزہ بن ابواسید، معاویہ بن عبداللہ بن جعفر سے منقول ہے کہ انہوں نے حاشیہ دار کپڑے پہنے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت رفاعہ قرظی کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی جبکہ میں بیٹھی ہوئی تھی اور حضرت ابوبکر بھی آپ کے پاس تھے۔ اُس عورت نے کہا۔ یا رسول اللہ! میں رفاعہ کے نکاح میں تھی تو انہوں نے مجھے طلاق دے دی اور جب میری مدت طلاق پوری ہو گئی تو میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے نکاح کر لیا اور بیشک خدا کی قسم، یا رسول اللہ! اُن کے پاس کوئی چیز نہیں مگر اس پھندنے جیسی اور اپنی چادر کا کنارا پکڑ کر دکھایا۔ جب خالد بن سعید نے اُس کی یہ بات سنی جو دروازے پر تھے اور جنہیں اجازت نہیں ملی تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ انہوں نے کہا۔ اے ابوبکر! اس عورت کو روکتے کیوں نہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آواز بلند کر رہی ہے خدا کی قسم میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے سوا کچھ نہ دیکھا کہ آپ تبسم پر رک گئے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید تم رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہو ایسا نہیں ہو سکتا جب تک وہ تمہارا اور تم اس کا ذائقہ نہ چکھ لو چنانچہ اس کے بعد یہی طریقہ مقرر ہو گیا۔

چادر

حضرت انس کا بیان ہے کہ ایک اعرابی نے حضور کی چادر کھینچی۔

حسین بن علی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی چادر طلب فرمائی اور آپ روانہ ہو گئے۔ چنانچہ میں اور حضرت زید بن حارثہ آپ کے پیچھے چل رہے تھے، یہاں تک کہ اُس گھر تک جا پہنچے جس میں حضرت حمزہ تھے۔ پس آپ نے اجازت طلب کی اور انہوں نے آپ کو اجازت دے دی۔

قمیص پہننا

اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف کے واقعہ میں فرمایا: میرا یہ کرتہ لے جاؤ

اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو، اُن کی آنکھیں کھل جائیں گی (سورۂ یوسف، ۹۳)

۷۴۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ مَا هُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! احرام والا کون سے کپڑے پہنے، پس نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احرام باندھنے والا قمیص، شلوار، ٹوپی اور موزے نہ پہنے۔ ہاں جوتے میسر نہ ہوں تو موزے پہن سکتا ہے لیکن وہ ٹخنوں سے نیچے ہوں۔

۷۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ قَبْرَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ وَوُضِعَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ وَاللهُ أَعْلَمُ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اس وقت پہنچے جبکہ عبد اللہ بن اُبی کو قبر میں رکھا جا چکا تھا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اُسے باہر نکالا گیا اور آپ کے گھٹنوں پر رکھ دیا گیا۔ چنانچہ آپ نے اپنا لعاب دہن اس پر ڈالا اور اُسے اپنی قمیص پہنا دی۔ آگے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

۷۴۳۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ وَقَالَ: إِذَا فَرَغْتَ فَآذِنَّا. فَلَمَّا فَرَغَ آذَنَهُ فَجَاءَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَجَذَبَهُ عُمَرُ فَقَالَ: أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكَ اللهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ: اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ. فَنَزَلَتْ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا. فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب عبد اللہ بن اُبی کی وفات ہوئی تو اُس کا صاحبزادہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! اپنی قمیص مرحمت فرمائی جائے تاکہ اُس کا ابا جان کو کفن دیا جائے اور اُن کی نماز جنازہ پڑھائی جائے اور اُن کی مغفرت کے لئے دعا کرنا۔ پس آپ نے انہیں قمیص مرحمت فرمادی اور فرمایا کہ جب تم (کفن وغیرہ سے) فارغ ہو جاؤ تو ہمیں بتا دینا۔ جب وہ فارغ ہو گئے تو انہوں نے آپ کو بتا دیا، لہٰذا آپ اُس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے تشریف لے چلے حضرت عمر نے آپ کو روکا اور عرض گزار ہوئے: کیا آپ کو منافقین کی نماز جنازہ پڑھانے سے منع نہیں فرمایا گیا؟ چنانچہ ارشاد ہوا: تم اُن کی معافی چاہو یا نہ چاہو، اگر تم ستر بار اُن کی معافی چاہو گے تو اللہ ہرگز انہیں نہیں بخشے گا (سورۃ التوبہ، آیت ۸۰) پس یہ آیت نازل ہوئی: اور اُن میں سے کسی کی میت

([illegible])

بابـ ۲۶۲ جَيْبِ الْقَمِيصِ مِنْ عِنْدِ الصَّدْرِ وَغَيْرِهِ۔

قمیص وغیرہ کا سینے کے پاس گریبان ہو۔

۷۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے بخیل اور خیرات کرنے والے کی مثال

الحسن عن طاوس عن أبي هريرة قال ضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل البخيل والمتصدق كمثل رجلين عليهما جبتان من حديد قد اضطرت أيديهما إلى ثديهما وتراقيهما فجعل المتصدق كلما تصدق بصدقة انبسطت عنه حتى تغشى أنامله وتعفو أثره، وجعل البخيل كلما هم بصدقة قلصت وأخذت كل حلقة بمكانها، قال أبو هريرة فأنا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بإصبعه هكذا في جيبه فلقد رأيته يوسعها ولا تتوسع. تابعه ابن طاوس عن أبيه وأبو الزناد عن الأعرج في الجبتين، وقال حنظلة سمعت طاوسا سمعت أبا هريرة يقول جبتان. وقال جعفر عن الأعرج جنتان۔

باب ۲۶۳ من لبس جبة ضيقة الكمين في السفر

۷۳۵ - حدثنا قيس بن حفص حدثنا عبد الواحد حدثنا الأعمش قال حدثني أبو الضحى قال حدثني مسروق قال حدثني المغيرة بن شعبة قال: انطلق النبي صلى الله عليه وسلم لحاجته ثم أقبل فتلقيته بماء فتوضأ وعليه جبة شامية فمضمض واستنشق وغسل وجهه فذهب يخرج يديه من كميه فكانا ضيقين فأخرج يديه من تحت الجبة فغسلهما ومسح برأسه وعلى خفيه۔

باب ۲۶۴ جبة الصوف في الغزو

۷۳۶ - حدثنا أبو نعيم حدثنا زكرياء عن عامر عن عروة بن المغيرة عن أبيه رضي الله عنه قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم

ان دو آدمیوں جیسی بیان فرمائی جن کے اوپر لوہے کی زرہیں ہوں اور ان کے دونوں ہاتھ چھاتی کے ساتھ گلے سے چمٹے ہوئے ہوں پس سخی آدمی جب خیرات کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو زرہ اس کی ڈھیلی ہو جاتی ہے کہ پیروں کی انگلیوں پر چلی جاتی ہے اور نشانوں کو ڈھانپ لیتی ہے اور بخیل جب خیرات کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ کا ہر حلقہ اپنی جگہ سخت ہو جاتا ہے حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو اپنی انگشت ہائے مبارک اپنے گریبان میں ڈال کر بتاتے ہوئے دیکھا کہ اگر تم دیکھو کہ وہ اپنی انگلیوں کو کشادہ کرنا چاہتے تو کشادہ نہیں ہوتا۔ ابن طاؤس، طاؤس، ابو الزناد نے اعرج سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے فی الجبتین کہا ہے۔ حنظلہ، طاؤس نے حضرت ابو ہریرہ کو جبتان فرماتے ہوئے سنا۔ جعفر نے اعرج کے حوالے سے جنتان کہا ہے۔

جو سفر میں تنگ آستینوں والا جبہ پہنے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ جب آپ واپس تشریف لائے تو میں پانی لے کر حاضر ہو گیا۔ چنانچہ آپ نے وضو فرمایا اور آپ نے شامی جبہ پہنا ہوا تھا۔ پس آپ نے کلی کی ناک میں پانی ڈالا اور مبارک چہرہ دھویا پھر آپ ہاتھوں کو اپنی آستینوں سے نکالنے لگے تو وہ تنگ تھیں چنانچہ آپ نے دونوں ہاتھ جبہ کے نیچے سے نکالے اور انہیں دھویا پھر سر اور موزوں پر مسح کیا۔

جہاد میں اونی جبہ پہننا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ کسی سفر میں ایک رات میں نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا پس آپ نے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے اثبات

ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَمَعَكَ مَاءٌ قُلْتُ نَعَمْ
فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَمَشَى حَتَّى تَوَارَى عَنِّي فِي
سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ الْإِدَاوَةَ
فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ
فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتَّى
أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ
ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ
دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا۔

بَابٌ ۳۶۵ الْقَبَاءِ وَفَرُّوجِ حَرِيرٍ وَهُوَ الْقَبَاءُ وَيُقَالُ هُوَ الَّذِي لَهُ شَقٌّ مِنْ خَلْفِهِ

۷۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ
قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةً
وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ
بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ
مَعَهُ فَقَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي، قَالَ فَدَعَوْتُهُ لَهُ
فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ، خَبَأْتُ هَذَا
لَكَ، قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ۔

۷۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ
عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلَّى
فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ
ثُمَّ قَالَ: لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ. تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ يُوسُفَ عَنِ اللَّيْثِ وَقَالَ غَيْرُهُ فَرُّوجٌ حَرِيرٌ۔

بَابٌ ۳۶۶ الْبَرَانِسِ وَقَالَ لِي مُسَدَّدٌ

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ رَأَيْتُ عَلَى أَنَسٍ
بُرْنُسًا أَصْفَرَ مِنْ خَزٍّ۔

۷۴۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

میں جواب دیا تو آپ سواری سے اُترے اور چل دیئے یہاں تک کہ رات کی تاریکی میں میری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔ جب آپ تشریف لے آئے تو میں چھاگل سے پانی ڈال کر وضو کرانے لگا چنانچہ آپ نے اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے اس وقت صوف کا جبہ پہن رکھا تھا جس سے آپ کلائیوں کو باہر نہ نکال سکے یہاں تک کہ آپ نے جبّہ کے نیچے سے انہیں نکالا اور پھر کلائیوں کو دھویا اور پھر سر کا مسح فرمایا چنانچہ موزے اتارنے کے لئے میں نیچے جھکا تو آپ نے فرمایا کہ انہیں رہنے دو کیونکہ جب میں نے انہیں پہنا تو پاک تھے لہٰذا اُن دونوں پر مسح فرمایا۔

قبا اور ریشمی فروج پہننا

وہ بھی قبا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس کا چاک پیچھے ہوتا ہے۔

ابن ابی ملیکہ نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چند قبائیں تقسیم فرمائیں لیکن حضرت مخرمہ کو کچھ بھی عطا نہیں فرمایا پس حضرت مخرمہ نے کہا۔ اے بیٹے! ہمارے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چلو۔ پس میں آپ کے ہمراہ گیا تو فرمایا کہ اندر جاؤ اور حضور کو میرے نام سے بلاؤ۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضور کو اُن کے نام سے بلایا تو آپ اُن کے پاس تشریف لائے اور آپ کے اُوپر ایک قبا تھی چنانچہ فرمایا کہ یہ قبا میں نے تمہارے لئے بچا کر رکھی ہوئی تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے آپکی طرف دیکھا تو حضور نے فرمایا۔ مخرمہ راضی ہو گئے؟

ابوالخیر نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور ہدیہ ایک ریشمی فروج پیش کی گئی تو آپ نے اسے پہن لیا پھر نماز پڑھی۔ جب آپ واپس لوٹے تو اُسے سختی کے ساتھ اُتار پھینکا۔ جس سے ناپسندیدہ ہونے کا اظہار ہوتا تھا اور فرمایا کہ یہ پرہیزگاروں کے لائق نہیں ہے۔ اسی طرح عبیداللہ ابن یوسف نے لیث سے اور دوسرے حضرات نے ریشمی فروج کہا ہے۔

ٹوپیاں

مسدد، معتمر، اُن کے والدِ ماجد نے حضرت انس کو ریشم ملی ہوئی زرد ٹوپی پہنے دیکھا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کا بیان ہے

عن نافع عن عبد الله بن عمر ان رجلا قال يا رسول الله ما يلبس المحرم من الثياب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا تلبسوا القمص ولا العمائم ولا السراويلات ولا البرانس ولا الخفاف الا احد لا يجد النعلين فليلبس خفين وليقطعهما اسفل من الكعبين ولا تلبسوا من الثياب شيئا مسه زعفران ولا الورس۔

باب ۲۶۷ السراويل۔

۷۵۰۔ حدثنا ابو نعيم حدثنا سفيان عن عمرو عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من لم يجد ازارا فليلبس سراويل ومن لم يجد نعلين فليلبس خفين۔

۷۵۱۔ حدثنا موسى بن اسماعيل حدثنا جويرية عن نافع عن عبد الله قال: قام رجل فقال يا رسول الله ما تامرنا ان نلبس اذا احرمنا قال لا تلبسوا القميص والسراويل والعمائم والبرانس والخفاف الا ان يكون رجل ليس له نعلان فليلبس الخفين اسفل من الكعبين ولا تلبسوا شيئا من الثياب مسه زعفران ولا ورس۔

باب ۲۶۸ العمائم۔

۷۵۲۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفين قال سمعت الزهري قال اخبرني سالم عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا يلبس المحرم القميص ولا العمامة ولا السراويل ولا البرنس ولا ثوبا مسه زعفران ولا ورس ولا الخفين الا لمن لم يجد النعلين فان لم يجدهما فليقطعهما اسفل من الكعبين۔

کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا: - یا رسول اللہ! احرام باندھنے والا کونسے کپڑے پہنے؟ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قمیصیں، عمامے، شلواریں، ٹوپیاں اور موزے نہ پہنیں، ہاں جسے جوتے میسر نہ ہوں وہ موزے پہن لے لیکن ٹخنوں سے نیچے ہوں اور وہ کپڑا بالکل نہ پہنو جنہیں زعفران یا ورس سے رنگا گیا ہو۔

شلواریں

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: - جس کو ازار (تہبند) میسر نہ ہو وہ شلوار پہن لے اور جس کو جوتے میسر نہ ہوں وہ موزے پہن لے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! جب ہم احرام کی حالت میں ہوں تو آپ ہمیں کیا لباس پہننے کا حکم فرماتے ہیں؟ ارشاد فرمایا کہ قمیض، شلوار، عمامہ، ٹوپی اور موزے نہ پہنا کرو مگر جس آدمی کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے۔ لیکن وہ ٹخنوں سے نیچے رہیں۔ اور جو کپڑا زعفران یا ورس سے رنگا ہوا ہو اُسے نہ پہنا کرو۔

عمامے (پگڑیاں)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: محرم قمیص، عمامہ، شلوار، ٹوپی استعمال نہ کرے اور نہ ایسا کپڑا پہنے جو زعفران یا ورس سے رنگا ہوا ہو اور نہ موزے پہنے مگر جس کو جوتے میسر نہ ہوں اگر جوتے نہ ہوں تو موزوں کو کاٹ لینا چاہیے تاکہ وہ ٹخنوں سے نیچے رہیں۔

بَابُ ٧٦٩: التَّقَنُّعِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ، وَقَالَ أَنَسٌ عَصَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ ۔

٧٥٣ ۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: هَاجَرَ إِلَى الْحَبَشَةِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَوَتَرْجُوهُ بِأَبِي أَنْتَ؟ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصُحْبَتِهِ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ. قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَيْنَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ فَقَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِدًا لَهُ بِأَبِي وَأُمِّي وَاللهِ إِنْ جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لِأَمْرٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ حِينَ دَخَلَ لِأَبِي بَكْرٍ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ قَالَ إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَالَ فَالصُّحْبَةُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالثَّمَنِ قَالَتْ فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا فَأَوْكَتْ بِهِ الْجِرَابَ وَلِذَلِكَ كَانَتْ تُسَمَّى ذَاتَ النِّطَاقِ ثُمَّ لَحِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ ثَوْرٌ فَمَكُثَ فِيهِ ثَلَاثَ

کپڑے سے سر اور منہ کو ڈھانپ لینا

ابن عباس کا قول ہے کہ حضور اس حالت میں باہر تشریف لائے کہ سیاہ پٹی بندھی ہوئی تھی۔ حضرت انس نے کہا کہ حضور نے سر پر چادر کا کنارا باندھا۔

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب مسلمانوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تو حضرت ابوبکر بھی ہجرت کی تیاری کرنے لگے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ کیونکہ مجھے امید ہے کہ مجھے بھی اجازت مل جائے گی۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ میرے والد ماجد آپ پر قربان، کیا آپ کو ہجرت کی امید ہے؟ فرمایا کہ ہاں۔ پس حضرت ابوبکر نے اپنے آپ کو نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ہمراہی کے لئے روکے رکھا اور آپ کے پاس دو سواریاں تھیں انہیں چار مہینے تک سمر کے پتے کھلاتے رہے۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ایک روز دوپہر کے وقت اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی کہنے والے نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ چہرے کو چھپائے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں، حالانکہ ایسے وقت ہمارے پاس تشریف نہیں لایا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر کہنے لگے کہ میں قربان اور میرے ماں باپ، اس وقت حضور کسی خاص بات ہی کی وجہ سے تشریف لائے ہونگے۔ پس حضور نے اجازت طلب کی اور آپ کو اجازت دے دی گئی، چنانچہ آپ اندر داخل ہوئے اور داخل ہوتے ہی حضرت ابوبکر سے فرمایا کہ پاس سے دوسروں کو بھیج دو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے والد ماجد آپ پر قربان، یہ آپ کے ہی گھر والے ہیں۔ فرمایا تو مجھے یہاں سے نکل جانے کی اجازت مل گئی ہے۔ عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، یا رسول اللہ، کیا میں ساتھ رہوں گا؟ فرمایا ہاں۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، میری ان دو سواریوں میں سے ایک آپ لے لیجئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیمتاً۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ہم دونوں حضرات کے لئے سفر کا سامان تیار کرنے لگیں اور ہم نے دونوں کے لئے کھانے پینے کا سامان ایک چمڑے

لَيَالٍ يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ ثَقِفٌ لَقِنٌ فَيَرْحَلُ مِنْ عِنْدِهِمَا سَحَرًا فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا يُكَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذَلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَيَرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ فَيُرِيحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلِهِمَا حَتَّى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ يَفْعَلُ ذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ۔

بَابُ الْمِغْفَرِ

۷۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ۔

بَابُ الْبُرُودِ وَالْحِبَرَةِ وَالشَّمْلَةِ

وَقَالَ خَبَّابٌ: شَكَوْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ۔

۷۵۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي عِنْدَكَ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ۔

۷۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ سَهْلٌ

کے تھیلے میں بھر دیا۔ اور حضرت اسماء بنت ابوبکر نے اپنے کمر بند کا ایک حصہ کاٹ کر اس سے تھیلے کا منہ باندھ دیا۔ اور اسی لئے اُن کا لقب ذات النطاق پڑ گیا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر ایک غار میں جا پہنچے جس کو غار ثور کہا جاتا ہے اور اس میں آپ نے تین راتیں گزاریں اور حضرت عبداللہ رات کو ان کے پاس رہتے جو حضرت ابوبکر کے نوجوان اور ذہین صاحبزادے تھے پچھلی رات مکہ مکرمہ میں قریش کے پاس پہنچ جاتے اور اس طرح صبح کو ان کے پاس ہوتے گویا رات یہیں گزاری ہے۔ جب کوئی خاص بات سنتے تو اُسے یاد رکھتے اور بات کو انہیں آکر بتا دیتے جبکہ اندھیرا چھا جاتا اور حضرت ابوبکر

خود کا استعمال

زہری نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب فتح کے سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ نے خود پہن رکھا تھا۔

دھاری دار اور حاشیہ والی چادریں اور شملہ

حضرت خباب کا بیان ہے کہ ہم ایک مرض کی شکایت لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ایک دھاری دار چادر سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ چل رہا تھا اور آپ کے اوپر ایک نجرانی چادر تھی جس کا گہرا حاشیہ تھا۔ پس ایک اعرابی ملا اور اس نے آپ کی چادر کو پکڑ کر بڑے زور سے کھینچا، یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کندھے پر اس کے زور سے چادر کھینچنے کے باعث رگڑ کا نشان دیکھا پھر اس نے کہا۔ اے محمد اللہ تعالیٰ کا جو مال آپ کے پاس ہے میرے لئے اس میں سے حکم فرما دیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا، تبسم فرمایا اور پھر اسے مال دینے کا حکم صادر فرمایا۔

ابوحازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک عورت بردہ (چادر) لے کر حاضر بارگاہ ہوئی۔ حضرت سہل نے پوچھا۔ کیا تم جانتے ہو کہ بردہ کیا ہوتی ہے؟ کہا ہاں چادر جس

هَلْ تَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ؟ قَالَ نَعَمْ، هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوجٌ فِي حَاشِيَتِهَا، قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي نَسَجْتُ هٰذِهِ بِيَدِي أَكْسُوكَهَا فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا لَإِزَارُهُ، فَجَسَّهَا رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اكْسُنِيهَا، قَالَ نَعَمْ، فَجَلَسَ مَا شَاءَ اللّٰهُ فِي الْمَجْلِسِ، ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتَ، سَأَلْتَهَا إِيَّاهُ وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَاللّٰهِ مَا سَأَلْتُهَا إِلَّا لِتَكُونَ كَفَنِي يَوْمَ أَمُوتُ، قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ۔

٧٥٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هِيَ سَبْعُونَ أَلْفًا تُضِيءُ وُجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ، فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ قَالَ ادْعُ اللّٰهَ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَكَ عُكَّاشَةُ۔

کے حاشیے بنائے ہوئے ہیں۔ وہ عورت عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ یہ چادر آپ کے استعمال کرنے کے لئے میں نے اپنے ہاتھ سے بُنی ہے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے وہ لے لی اور آپ کو اُس کی ضرورت بھی تھی۔ پھر آپ اُسے ازار کی جگہ باندھ کر ہمارے پاس تشریف لائے لوگوں میں سے ایک آدمی نے اُسے چھوا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! یہ مجھے پہنا دیجئے۔ فرمایا، اچھا پھر آپ مجلس میں تشریف فرما رہے جب تک کہ اللہ کو منظور ہوا۔ پھر جب واپس تشریف لے گئے تو چادر لپیٹ کر اُس کے پاس بھیج دی۔ لوگوں نے اُس سے کہا کہ تم نے اچھا نہیں کیا تم یہ چادر مانگ لی حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ آپ سائل کو رد نہیں فرماتے۔ اُس آدمی نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے یہ صرف اسلئے مانگی ہے کہ جس روز مروں تو یہ میرا کفن بنے۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ وہ اُن کا کفن بنی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میری اُمت میں سے جنت میں ایک ایسی جماعت داخل ہوگی جن کی تعداد ستر ہزار ہوگی اور اُن کے چہرے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ چنانچہ حضرت عکاشہ بن محصن اسدی اپنی چادر کو سنبھالتے ہوئے کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ تعالٰے مجھے اُن میں شمار فرمالے۔ آپ نے کہا: اے اللہ! اِسے اُن میں شمار فرما۔ پھر انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ تعالٰے مجھے بھی اُن میں شمار فرمالے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ عکاشہ تم پر سبقت لے گئے۔

ف: رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی اُمت کے ستر ہزار افراد ایسے ہوں گے کہ وہ جنت میں داخل ہوں گے اور اُن کے چہرے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے —— قربان جائیں اُس معجز نما نگاہ پر جس کو جنت میں داخل ہونے والے اپنے اُمتی اس دنیا میں رہتے ہوئے اتنی مدت پہلے ہی نظر آ رہے تھے۔ اُن کے چہروں کی حالت بھی نگاہِ مصطفٰے سے پنہاں نہ تھی اور ان باتوں کا آپ نے اتنا عرصہ پہلے اظہار فرما دیا تھا تاکہ اُمتی خوش ہو جائیں اور انہیں اطمینان ہو جائے کہ اُن کی جانی اور مالی قربانیاں بارگاہِ خداوندی میں شرفِ قبولیت حاصل کر چکی ہیں۔ انھوں نے اپنے پیدا کرنے والے کو خوش کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا ہے تو خدا نے بھی اُن کی مہمان نوازی کا اہتمام کرنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی ہے۔

اس کے باوجود اگر کوئی رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو آخرت کے حالات و واقعات تو رہے ایک طرف دنیاوی حالات

سے بھی بے خبر جانے، پس دنیا کی چیزوں اور کل کی باتوں سے ناواقف ٹھہرائے تو درحقیقت اس نے اللہ کے رسول کو مانا ہی نہیں ہے جسے خالقِ عالم نے اپنے فضل و کرم سے ہر آپ کے محبوب کو سلسلۂ العلم بنایا اور انہیں ساری کائنات سے بڑھ کر علم اور اختیار مرحمت فرمایا۔ وہ اس بات کو تسلیم ہی نہیں کرتا گویا وہ مقام مصطفےٰ کا منکر ہے نہ اپنے خدا کی ذین کا قائل اور نہ اپنے نبی کے مقام کو تسلیم کرنے والا۔ گویا ایک جانب کلمہ گوئی ہے اور دوسری جانب کلمہ گو کا انکار۔ یہ عجیب ہی قسم کی مسلمانی ایجاد ہوئی ہے کہ ایمان اور کفر دونوں کو شیر و شکر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے حالانکہ یہ تو اجتماعِ ضدین ہے جو سراسر محال ہے۔ یعنی دن کے آجانے میں یہ عجیب آنکھ مچولی اور ستم ظریفی ہے:-

نویابٌ فی شبابٍ ... بگو ای مؤمن گستاخی
سلام اسلام محمد کو کہ تسلیم زبانی ہے

یہ مضمون جو اس حدیث کے اندر بیان ہوا ہے بعض الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ اسی جلد کی حدیث ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۷۳ اور ۱۲۷۴ کے اندر بھی موجود ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۷۵۸۔ حدثنا عمرو بن عاصم حدثنا همام عن قتادة عن انس قال قلت له ای الثیاب کان احب الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحبرة۔

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کونسا کپڑا زیادہ پسند تھا؟ فرمایا کہ حبرہ چادر۔

۷۵۹۔ حدثنی عبد اللہ بن ابی الاسود حدثنا معاذ قال حدثنی ابی عن قتادة عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کان احب الثیاب الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یلبسها الحبرة۔

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ تمام کپڑوں میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حبرہ چادر کا استعمال کرنا زیادہ پسند تھا (حبرہ ایک خاص قسم کی چادر کا نام ہے)۔

۷۶۰۔ حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزهری قال اخبرنی ابو سلمة بن عبد الرحمن بن عوف ان عائشة رضی اللہ عنها زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرته ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین توفی سجی ببرد حبرة۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ جب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ کے اوپر حبرہ چادر ڈالی ہوئی تھی۔

باب ۷۲ الاکسیة والخمائص

حاشیہ دار چادریں اور کمبل

۷۶۱۔ حدثنی یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شهاب قال اخبرنی عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبة ان عائشة و

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً لَّهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَاِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهٖ فَقَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا۔

۷۶۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَمِيْصَةٍ لَّهَا اَعْلَامٌ فَنَظَرَ اِلٰى اَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ اٰنِفًا عَنْ صَلَاتِيْ وَائْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةِ اَبِيْ جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ غَانِمٍ مِّنْ بَنِيْ عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ۔

۷۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً وَّاِزَارًا غَلِيْظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَيْنِ۔

بَابُ ۴۷۳ اِشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ۔

۷۶۴۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَعَنْ صَلَاتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ وَاَنْ يَّحْتَبِيَ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَآءِ وَاَنْ يَّشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ۔

۷۶۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ

حالت گرگئی تو پر نور چہرے پر خمیصہ ڈال لیا کرتے تھے لیکن جب سانس گھٹنے لگتا تو چہرہ انور سے ہٹا دیتے اور اسی حالت میں آپ فرماتے کہ اللہ کی لعنت یہود و نصاریٰ پر کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا یوں آپ لوگوں کو ان کی کرتوت سے ڈراتے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے خمیصہ (کمبل) پر نماز پڑھی جس پر نقش و نگار تھے۔ آپ نے ایک نظر ان نقوش کو دیکھا اور جب سلام پھیرا تو فرمایا: ۔ اس خمیصہ کو ابو جہم کے پاس لے جاؤ کیونکہ نماز کے دوران اس نے مجھے اپنی طرف متوجہ کیا تھا اور ابو جہم بن حذیفہ بن غانم جو قبیلہ بنی عدی بن کعب سے ہے اس کے پاس سے سادہ چادر مجھے لادو۔

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ ایک چادر اور ایک موٹا تہبند ہمارے پاس تشریف لائیں اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا وصال ان دونوں کپڑوں میں ہوا تھا

کپڑے میں ملفوف ہو کر بیٹھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ملامسہ اور منابذہ کے طریقے پر خرید و فروخت سے منع فرمایا اور دو نمازوں سے کہ نماز فجر کے بعد جب تک سورج بلند نہ ہو جائے اور نماز عصر کے بعد جب تک سورج غائب نہ ہو جائے اور ایک کپڑے میں لپٹ کر بیٹھ رہنے سے یوں کہ اس کی شرمگاہ اور آسمان کے درمیان کوئی کپڑا حائل نہ ہو اور ملفوف ہو کر بیٹھ رہنے سے بھی منع فرمایا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو قسم کے کپڑے پہننے اور دو قسم کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔ بیع میں

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْآخَرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا يُقَلِّبُهُ إِلَّا بِذٰلِكَ، وَالْمُنَابَذَةُ: أَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ بِثَوْبِهِ وَيَنْبِذَ الْآخَرُ ثَوْبَهُ وَيَكُونَ ذٰلِكَ بَيْعَهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَلَا تَرَاضٍ. وَاللِّبْسَتَيْنِ اشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ، وَالصَّمَّاءُ: أَنْ يَجْعَلَ ثَوْبَهُ عَلَى أَحَدِ عَاتِقَيْهِ فَيَبْدُو أَحَدُ شِقَّيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ وَاللِّبْسَةُ الْأُخْرَى: احْتِبَاؤُهُ بِثَوْبِهِ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

بَابُ ۷۷۴ الِاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ.

۷۶۶ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ: أَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ، وَأَنْ يَشْتَمِلَ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى أَحَدِ شِقَّيْهِ، وَعَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ.

۷۶۷ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْلَدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

بَابُ ۷۷۵ الْخَمِيصَةِ السَّوْدَاءِ.

۷۶۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدِ بْنِ فُلَانٍ هُوَ عَمْرُو بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ

تو ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا۔ ملامسہ تو یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کے کپڑے کو رات یا دن میں چھوئے اور اس کے سوا اُسے الٹ پلٹ کر نہ دیکھے اور منابذہ یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے پر کپڑا پھینکے اور دوسرا پہلے پر پھینکے۔ بس یہی اُن کی خرید و فروخت ہے جس میں نہ دیکھنے کا دخل اور نہ رضامندی کا رہے اور ممنوعہ لباس تو ایک اشتمال صماء ہے۔ صماء اس کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے ایک کندھے پر اس طرح کپڑا ڈال لے کہ دوسرا کندھا کھلا رہے اور دوسرے کندھے پر ڈالنے کے لیے کوئی کپڑا یا لباس نہ ہو۔ دوسرا لباس احتباء ہے کہ ایک کپڑے میں کسی طرح لپٹ کر بیٹھ جانا کہ اُس کی شرمگاہ پر اس کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو۔

ایک ہی کپڑے میں ملفوف ہو جانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو لباسوں سے منع فرمایا ہے ایک یہ کہ کوئی آدمی ایک ہی کپڑے میں اس طرح لپٹ کر بیٹھے کہ اُس کی شرمگاہ پر کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو دوسرے کپڑے کو اس طرح اپنے ایک حصے پر ڈال لے کہ دوسرے حصے پر کچھ نہ ہو اور ملامسہ و منابذہ کی تجارت سے منع فرمایا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کپڑے کے ساتھ جسم کے صرف ایک حصے کو ڈھانپنے سے منع فرمایا ہے اور ایک کپڑے میں اس طرح لپٹ کر بیٹھنے سے کہ اُس کی شرمگاہ پر کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو۔

کالا کمبل

عمرو بن سعید بن العاص نے حضرت اُمّ خالد بنت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کپڑے پیش ہوئے جن میں کالے رنگ کا ایک چھوٹا سا کمبل بھی تھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کس کو اُڑھاؤں۔ لوگ

فَقَالَ: مَنْ تَرَوْنَ نَكْسُوْهٰذِهٖ فَسَكَتَ الْقَوْمُ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ فَأَخَذَ الْخَمِيْصَةَ بِيَدِهٖ فَأَلْبَسَهَا وَقَالَ أَبْلِيْ وَأَخْلِقِيْ وَكَانَ فِيْهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ فَقَالَ: يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَاهْ وَسَنَاهْ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنٌ۔

۷۶۹۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ قَالَتْ لِيْ يَا أَنَسُ اُنْظُرْ هٰذَا الْغُلَامَ فَلَا يُصِيْبَنَّ شَيْئًا حَتّٰى تَغْدُوَ بِهٖ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهٗ فَغَدَوْتُ بِهٖ فَإِذَا هُوَ فِيْ حَائِطٍ وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ حُرَيْثِيَّةٌ وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِيْ قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ۔

بَابٌ ۷۶ ثِيَابِ الْخُضْرِ۔

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيْرِ الْقُرَظِيُّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ أَخْضَرُ فَشَكَتْ إِلَيْهَا وَأَرَتْهَا خُضْرَةً بِجِلْدِهَا فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنِّسَاءُ يَنْصُرُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا، قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ مَا يَلْقَى الْمُؤْمِنَاتُ لَجِلْدُهَا أَشَدُّ خُضْرَةً مِنْ ثَوْبِهَا، قَالَ وَسَمِعَ أَنَّهَا قَدْ أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَمَعَهٗ ابْنَانِ لَهٗ مِنْ غَيْرِهَا، قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِيْ إِلَيْهِ مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا أَنَّ مَا مَعَهٗ لَيْسَ بِأَغْنٰى عَنِّيْ مِنْ هٰذِهٖ وَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ ثَوْبِهَا، فَقَالَ كَذَبَتْ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ لَأَنْفُضُهَا نَفْضَ الْأَدِيْمِ وَلٰكِنَّهَا نَاشِزٌ تُرِيْدُ رِفَاعَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ تَحِلِّيْ لَهٗ أَوْ لَمْ تَصْلُحِيْ لَهٗ حَتّٰى يَذُوْقَ

خاموش رہے تو آپ نے فرمایا کہ اُمِّ خالد کو میرے پاس لاؤ۔ لوگ انہیں اٹھا کر لے گئے تو آپ نے کمبل اپنے دستِ مبارک سے اٹھا کر اُن کے زیب تن کر دیا اور فرمایا کہ مدّت دراز تک پہنو یہاں تک کہ پُرانا کر کے پھاڑ دو۔ اس پر سبز یا زرد نقوش بھی تھے تو فرمایا کہ اے اُمِّ خالد: یہ سَنَاہ و سَنَاہ یعنی حبشی زبان میں فرمایا کہ اچھا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب (اُن کی والدۂ ماجدہ) حضرت اُمِّ سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو مجھ سے فرمایا کہ اے انس! اس لڑکے کا خیال رکھنا کہ اسے کوئی چیز نہ کھلائی پلائی جائے یہاں تک کہ صبح اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جا کر تحنیک کروائی جائے۔ صبح جب میں اسے لے کر حاضرِ بارگاہ ہوا تو آپ ایک باغ میں تھے اور آپ کے اوپر حریثیہ کمبل تھا اور اُس جانور کی پیٹھ پر نشان لگا رہے تھے جس پر سوار ہو کر مکہ معظمہ فتح فرمایا تھا۔

سبز کپڑے

ایوب نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رفاعہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو اُس کے ساتھ حضرت عبد الرحمٰن بن زبیر قرظی نے نکاح کر لیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اُس کے اوپر سبز دوپٹّہ تھا اور اُس نے ان سے (اپنے خاوند کی) شکایت کی اور اپنی جلد کی سبزی دکھائی جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو چونکہ عورتیں ایک دوسری کی مدد کیا کرتی تھیں لہٰذا حضرت عائشہ نے کہا کہ میں نے کسی مسلمان عورت پر ایسا ظلم ہوتا ہوا نہیں دیکھا اس کی جلد تو اس کے کپڑے سے بھی زیادہ سبز ہے۔ جب حضرت عبد الرحمٰن نے سُنا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گئی ہے تو وہ اپنے دو بیٹوں کو لے کر حاضرِ بارگاہ ہو گئے جو دوسری بیوی سے تھے عورت نے کہا کہ خدا کی قسم ان کا کوئی گناہ نہیں ماسوا اس کے کہ ان سے میری تسلی نہیں ہوتی پھر اس نے اپنے کپڑے کا ایک کنارہ پکڑ کر پھندنے کی طرح پکڑا اور کہا کہ ان کے پاس جو کچھ ہے وہ ایسا ہے۔ حضرت عبد الرحمٰن نے کہا۔ خدا کی قسم یا رسول اللہ! میں تو اس کی کھال بھی رگڑ کر رکھ دیتا ہوں لیکن اس کے دل میں کھوٹ ہے اور رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ بات ہے تو تم اُن (رفاعہ) کے لیے حلال نہیں ہو یا اُن کے نکاح

مِنْ عُيَيْنَتِكِ قَالَ وَأَبْصَرَ مَعَهُ ابْنَيْنِ فَقَالَ: بَنُوكَ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ: هٰذَا الَّذِي تَزْعُمِينَ مَا تَزْعُمِينَ فَوَاللّٰهِ لَهُوَ أَشْبَهُ بِهِ مِنَ الْغُرَابِ بِالْغُرَابِ.

بَابٌ ۷۳ الثِّيَابِ الْبِيضِ.

۷۷۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ بِشِمَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَمِينِهِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ يَوْمَ أُحُدٍ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ.

۷۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيلِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذٰلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ، قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ، قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ، قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ عَلَى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ، وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا عِنْدَ الْمَوْتِ أَوْ قَبْلَهُ إِذَا تَابَ وَنَدِمَ وَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ غُفِرَ لَهُ.

بَابُ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَافْتِرَاشِهِ لِلرِّجَالِ وَقَدْرِ مَا يَجُوزُ مِنْهُ.

۷۷۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ أَتَانَا

میں جانورت نہیں جب تک کہ حضرت عبدالرحمٰن تمہارا اچھی طرح کچھ لیں۔ سلطان کو یہی سبب ہے کہ آپ ان کے دونوں صاحبزادوں کو دیکھ کر فرمایا یہ تمہارے صاحبزادے ہیں؟ انہوں نے اثبات میں جواب عرض کیا تو آپ نے فرمایا، اس وجہ کو تم یہی ہے جس کے سبب عورت ایسی باتیں کرتی ہے حالانکہ یہ بیان کے ساتھ اس سے تو

سفید کپڑے

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے بائیں جانب اور دائیں طرف غزوہ احد کے روز دو شخص دیکھے جنہوں نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے میں نے انہیں نہ کبھی پہلے دیکھا اور نہ اس کے بعد۔

ابوالاسود دیلی کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ سفید کپڑے پہن کر آرام فرما تھے۔ پھر میں دوبارہ حاضر ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے چنانچہ آپ نے فرمایا کہ کوئی بندہ ایسا نہیں جو یوں کہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں مگر وہ جنت میں داخل ہوا جبکہ اسی عقیدے پر اس کا انتقال ہو۔ میں عرض گزار ہوا کہ خواہ اس نے زنا یا چوری کی ہو؟ فرمایا کہ خواہ اس نے زنا یا چوری کی۔ میں پھر عرض گزار ہوا کہ خواہ اس نے زنا یا چوری کی؟ ارشاد ہوا کہ خواہ اس نے زنا یا چوری کی، ابوذر کی ناک خاک آلودہ ہو۔ حضرت ابوذر جب اس حدیث کو بیان کرتے تو یہی کہتے کہ خواہ ابوذر کی ناک خاک آلودہ ہو۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ یہ بات موت کے وقت ہو یا اس سے پہلے، جب بھی کوئی تائب اور نادم ہو اور کہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں تو اسے بخش دیا جاتا ہے۔

ریشم پہننا اور بچھانا کتنا جائز ہے

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے ابو عثمان النہدی کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ تعالٰے عنہ کا گرامی نامہ آیا

كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِأَذْرَبِيجَانَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا هٰكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْإِبْهَامَ قَالَ فِيمَا عَلِمْنَا أَنَّهُ يَعْنِي الْأَعْلَامَ۔

جبکہ ہم عتبہ بن فرقد کے ساتھ آذربائیجان میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے ماسوائے اتنے کے اور انگوٹھے کے پاس والی اپنی دو انگلیوں کے ساتھ اشارہ کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ میری معلومات کے مطابق اس سے انکی مراد نقش و نگار تھے

۷۷۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِأَذْرَبِيجَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا هٰكَذَا وَصَفَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْبَعَيْهِ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ الْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةَ۔

عاصم کا بیان ہے کہ ابوعثمان نے فرمایا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے لئے گرامی نامہ لکھا جبکہ ہم آذربائیجان میں تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے۔ ماسوائے اتنے کے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں کے ذریعے ہمیں بتایا۔ زہیر نے اپنی درمیانی اور شہادت والی انگلی کھڑی کر کے بتایا۔

۷۷۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُلْبَسُ الْحَرِيرُ فِي الدُّنْيَا إِلَّا لَمْ يُلْبَسْ فِي الْآخِرَةِ مِنْهُ۔

[illegible] ابوعثمان نہدی نے فرمایا ہم عتبہ بن فرقد کے پاس تھے تو میرے لئے حضرت عمر نے خط لکھا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ۔ دنیا میں جو شخص ریشم پہنتا ہے جو آخرت میں نہیں پہننا چاہتا۔

۷۷۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ وَأَشَارَ أَبُو عُثْمَانَ بِإِصْبَعَيْهِ الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطَى۔

سلیمان تیمی کا بیان ہے کہ ابوعثمان نے ہم سے مذکورہ حدیث بیان کی پھر ابوعثمان نے اپنی انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔

۷۷۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَالْحَرِيرُ وَالدِّيبَاجُ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ۔

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدائن میں تھے کہ انہوں نے پانی مانگا۔ ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا۔ انہوں نے وہ پھینک دیا اور فرمایا: میں اسے نہ پھینکتا لیکن میں نے اسے منع کیا تھا مگر یہ باز نہ آیا حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سونا چاندی، ریشم اور دیباج اُن (کافروں) کے لئے دنیا میں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ أَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شَدِيدًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا فَلَنْ يَلْبَسَهُ فِي الْآخِرَةِ۔

عبدالعزیز بن صہیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ شعبہ کا بیان ہے کہ میں نے اُن (عبدالعزیز) سے پوچھا کیا انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ انہوں (عبدالعزیز) نے زور سے فرمایا کہ ہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے چنانچہ حضور نے فرمایا جو دنیا میں ریشم پہنے گا تو آخرت میں ہرگز نہیں پہن سکے گا۔

۷۷۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ۔

ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے سُنا جو خطبہ دیتے ہوئے فرما رہے تھے کہ محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ۔ جو دنیا میں ریشم پہنے گا وہ اُسے آخرت میں نہیں ملے گا۔

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي ذُبْيَانَ خَلِيفَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ۔ وَقَالَ لَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يَزِيدَ قَالَتْ مُعَاذَةُ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ عَمْرٍو بِنْتُ عَبْدِ اللهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ سَمِعَ عُمَرَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عبداللہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا ۔ جو دنیا میں ریشم پہنے وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔ ابو معمر، عبدالوارث، یزید، معاذہ، اُم عمرو بنت عبداللہ، عبداللہ بن زبیر، حضرت عمر رضی اللہ تعالٰے عنہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۷۸۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْحَرِيرِ فَقَالَتْ ائْتِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَلْهُ قَالَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَلِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حَفْصٍ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ فَقُلْتُ صَدَقَ وَمَا كَذَبَ أَبُو حَفْصٍ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي عِمْرَانُ وَقَصَّ الْحَدِيثَ۔

عمران بن حطان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے ریشم کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ابن عباس کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ابن عمر سے دریافت کرو۔ اُن کا کہنا ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے ابو حفص یعنی عمر بن خطاب رضی اللہ تعالٰے عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا ۔ دنیا میں ریشم وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصّہ نہ ہو۔ میں نے کہا کہ درست فرمایا اور ابو حفص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں بولا۔ عبداللہ بن رجاء، حرب، یحیٰی سے عمران نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

بَابُ مَسِّ الْحَرِيرِ مِنْ غَيْرِ لُبْسٍ

ریشم کو چھونا بغیر پہنے ہوئے

وَيُرْوَى فِيهِ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اس کی زبیدی، زہری، حضرت انس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کی۔

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أُهْدِيَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبُ حَرِيْرٍ فَجَعَلْنَا نَلْمِسُهُ وَنَتَعَجَّبُ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا؟ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْ هٰذَا۔

کی خدمت میں ریشمی کپڑا تحفہ کے طور پر پیش کیا گیا۔ ہم اسے چھونے اور تعجب کرنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہیں اس پر تعجب ہے؟ ہم نے کہا ہاں۔ فرمایا کہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں۔

ف: ہر دو کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفے کے طور پر کسی نے ایک ریشمی کپڑا پیش کیا جو بڑا نفیس اور بڑا ملائم تھا۔ بعض صحابۂ کرام نے اسے چھو کر دیکھا تو اس کے انتہائی نرم اور ملائم ہونے پر تعجب کرنے لگے۔ رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں مخاطب کرکے فرمایا کہ تم اس کپڑے پر تعجب کرتے ہو حالانکہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں۔ سبحان اللہ! قربان جائیں محبوب پروردگار کی نگاہوں پر جنہوں نے دیکھ لیا کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنتی ہیں ـــ (۲) حضرت سعد بن معاذ کو جنت میں کیا کیا نعمتیں ملی ہوئی ہیں ـــ (۳) حضرت سعد بن معاذ کے جنت میں رومال بھی دیکھ لیے اور جان لیا کہ وہ اس ریشمی نفیس کپڑے سے بھی نفیس، ملائم اور بہتر ہیں ـــ یہ سب کچھ زمین پر رہتے ہوا دیکھا اور جنت کے اندر دیکھا، ساتوں آسمان، [illegible] ہو سکے۔ اتنا فاصلہ ہونے کے باوجود آپ کے دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش نہ آئی۔ [illegible]

رکاوٹ کیوں پیش آتی جبکہ آپ نے خود فرمایا ہے:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ قَدْ رَفَعَ لِيَ الدُّنْيَا فَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهَا وَإِلٰى مَا هُوَ كَائِنٌ فِيْهَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلٰى كَفِّيْ هٰذِهٖ۔ (طبرانی، بیہقی، دارمی، مواہب لدنیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کے پردے اٹھا دیے ہیں لہٰذا میں اسے دیکھ رہا ہوں اور جو اس میں قیامت تک ہونے والا ہے اسے بھی جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھتا ہوں۔

مذکورہ پہلی تینوں کتابیں کتب احادیث سے ہیں جبکہ چوتھی کتاب سیرت کی ہے جو جلیل القدر محدث امام احمد خطیب قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کی انتہائی قابل اعتماد، مایۂ ناز اور ایمان افروز تصنیف ہے۔ کتنے ہی بزرگوں نے اس کتاب کی تعریف فرمائی۔ امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد الساری کے نام سے بخاری شریف کی محدثانہ شان کے ساتھ مایۂ ناز شرح بھی لکھی تھی۔ نگاہِ مصطفےٰ کا عالم بتانے والی اس حدیث کی صحت مسلمہ ہے۔ معلوم ہوا کہ نگاہِ مصطفیٰ کے لیے دوری اور نزدیکی یکساں تھی۔ حال کی طرح ماضی اور مستقبل کے حالات و واقعات بھی نظر آتے تھے۔ حضرت سعد بن معاذ کے جنت میں رومال بھی اس نگاہ کے سامنے نزدیک رکھی ہوئی چیز کی طرح تھے ایسے ان کا حال بیان فرما دیا ـــ ماننے والوں نے اس وقت بھی مان لیا اور آج بھی مان رہے ہیں اور ہزار زبان سے عرض گزار ہیں کہ صَدَقْتَ یَا رَسُوْلَ اللہِ۔ جب کہ نہ ماننے والوں نے نہ اس وقت مانا اور نہ آج مان رہے ہیں بلکہ دوسرے عام انسانوں کی طرح وہ اللہ کے محبوب کو بھی بے خبر اور بے اختیار بتانے میں خاص لطف و لذت محسوس کرتے ہیں اور اس خلافِ دین و دیانت حرکت سے ان مہربانوں کے دلوں کو سرور آتا ہے۔ حالانکہ اہل ایمان تو ہمیشہ سے یہی عرض کرتے آئے ہیں کہ یا رسول اللہ!

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا!
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

باب ۳۸۰ افتراش الحریر وقال عبیدة هو کلبسه ؛

۷۸۳ - حدثنا علی حدثنا وهب بن جریر حدثنا ابی قال سمعت ابن ابی نجیح عن مجاهد عن ابن ابی لیلی عن حذیفة رضی الله عنه قال نهانا النبی صلی الله علیه وسلم ان نشرب فی آنیة الذهب والفضة وان نأکل فیها وعن لبس الحریر والدیباج وان نجلس علیه -

باب ۳۸۱ لبس القسی - وقال عاصم عن ابی بردة قال قلت لعلی ما القسیة قال ثیاب اتتنا من الشام او من مصر مضلعة فیها حریر فیها امثال الاترج - والمیثرة کانت النساء تصنعه لبعولتهن مثل القطائف یصفرنها - وقال جریر عن یزید فی حدیثه القسیة ثیاب مضلعة یجاء بها من مصر فیها الحریر والمیثرة جلود السباع - قال ابو عبد الله عاصم اکثر واصح فی المیثرة -

۷۸۴ - حدثنا محمد بن مقاتل اخبرنا عبد الله اخبرنا سفیان عن اشعث ابن ابی الشعثاء حدثنا معاویة بن سوید بن مقرن عن البراء بن عازب قال نهانا النبی صلی الله علیه وسلم عن المیاثر الحمر والقسی ؛

باب ۳۸۲ ما یرخص للرجال من الحریر للحکة -

۷۸۵ - حدثنی محمد اخبرنا وکیع اخبرنا

ریشمی بستر بچھانا

عبیدہ کا قول ہے کہ یہ پہننے کے حکم میں ہے۔

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے اور کھانے سے منع فرمایا ہے۔ نیز ریشم اور دیباج کے کپڑے پہننے اور بچھانے سے بھی۔

مصری ریشمی کپڑا پہننا

عاصم ابو بردہ نے حضرت علی سے پوچھا کہ القسیۃ کیا ہوتا ہے فرمایا کہ یہ کپڑا ہے جو ہمارے پاس شام یا مصر سے آتا ہے اور اس پر اترج کی طرح ریشمی دھاریاں ہوتی ہیں اور المیثرۃ وہ کپڑا ہے جو عورتیں اپنے خاوندوں کے لئے زرد چادروں کی طرح تیار کرتی ہیں۔ جریر نے یزید سے اپنی روایت میں کہا کہ القسیۃ وہ دھاری دار کپڑا ہے جو مصر سے آتا ہے اور اس میں ریشم ہوتا ہے اور المیثرۃ درندوں کی کھال کو کہتے ہیں امام بخاری فرماتے ہیں کہ عاصم نے المیثرۃ کے بارے میں جو فرمایا اکثر کا یہی قول ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

معاویہ بن سوید بن مقرن نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں میاثر اور قسی کپڑوں کے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

مردوں کو خارش کے سبب ریشم کی اجازت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ف: حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں حضرات ہی جلیل القدر صحابی ہیں۔ ان دس بزرگوں میں شمار ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنتی قرار دیا اور امت جن بزرگوں کو عشرہ مبشرہ کہتی ہے۔ مردوں کے لیے ریشمی کپڑے پہننے از روئے شرع حرام ہیں لیکن پروردگار عالم کے با اختیار محبوب نے ان دونوں بزرگوں کو اس حکم سے مستثنیٰ قرار دے دیا تھا اور خارش کے باعث ان دونوں حضرات کو ریشمی کپڑے پہننے کی اجازت مرحمت فرما دی تھی، کیونکہ خدائے ذوالمنن

نے اپنے محبوب کو اتنا اختیار مرحمت فرما دیا تھا کہ جس شرعی حکم سے اپنے جس امتی کو چاہیں مستثنیٰ قرار دے دیں۔ اسی اختیار کے تحت اللہ کے محبوب نے اپنے ان دونوں جاں نثار صحابیوں کو خارش کے باعث ریشمی کپڑے پہننے کی اجازت مرحمت فرما دی تھی۔ واللہ تعالیٰ علم۔

شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكَّةٍ بِهِمَا۔

بَابُ ۳۸۳ الْحَرِيرُ لِلنِّسَاءِ

۷۸۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ آتَى إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةَ سِيَرَاءَ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي۔

۷۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَأَى حُلَّةَ سِيَرَاءَ تُبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَوِ ابْتَعْتَهَا تَلْبَسُهَا لِلْوَفْدِ إِذَا أَتَوْكَ وَالْجُمُعَةِ قَالَ: إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ، وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْدَ ذٰلِكَ إِلَى عُمَرَ حُلَّةَ سِيَرَاءَ حَرِيرٍ كَسَاهَا إِيَّاهُ فَقَالَ عُمَرُ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِيهَا مَا قُلْتَ، فَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتَبِيعَهَا أَوْ تَكْسُوَهَا۔

۷۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ۔

بَابُ ۳۸۴ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر بن عوام اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کو ریشم پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی کیونکہ دونوں حضرات کو خارش تھی۔

عورتوں کے لئے ریشمی کپڑا

زید بن وہب کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے مجھے سرخ ریشمی جوڑا دیا۔ پس میں جب اُسے پہن کر باہر نکلا تو میں نے آپ کے مبارک چہرے پر ناراضگی کے آثار دیکھے، چنانچہ میں نے اُسے پھاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے دیکھا کہ ایک سرخ ریشمی حلّہ بک رہا ہے تو عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کاش آپ اُسے خرید لیں تاکہ وفود کے آنے اور جمعہ کے روز پہنا کریں۔ فرمایا کہ ایسی چیزیں وہی پہنا کرتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ پھر اس کے بعد نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر کے پہننے کے لئے ایک سرخ ریشمی حلّہ بھیجا۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ مجھے یہ پہناتے ہیں حالانکہ میں آپ سے اس کے بارے میں سن چکا ہوں جو آپ نے فرمایا۔ ارشاد ہوا کہ میں نے یہ اس لئے تمہارے واسطے بھیجا ہے کہ اسے بیچ لو یا کسی عورت کو پہنا دو۔

زہری کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اُمِّ کلثوم علیہا السلام بنت رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اُن کے اوپر سرخ ریشمی چادر تھی۔

حضور کا لباس اور بستر کے بارے میں قناعت فرمانا

وَسَلَّمَ يَتَجَوَّزُ مِنَ اللِّبَاسِ وَالْبُسُطِ.

٧٨٩. حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَبِثْتُ سَنَةً وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَهَابُهُ فَنَزَلَ يَوْمًا مَنْزِلًا فَدَخَلَ الْأَرَاكَ فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُهُ فَقَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ، ثُمَّ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَا نَعُدُّ النِّسَاءَ شَيْئًا فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ وَذَكَرَهُنَّ اللهُ رَأَيْنَا لَهُنَّ بِذَلِكَ عَلَيْنَا حَقًّا مِنْ غَيْرِ أَنْ نُدْخِلَهُنَّ فِي شَيْءٍ مِنْ أُمُورِنَا، وَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ امْرَأَتِي كَلَامٌ فَأَغْلَظَتْ لِي فَقُلْتُ لَهَا وَإِنَّكِ لَهُنَاكِ؟ قَالَتْ تَقُولُ هَذَا لِي وَابْنَتُكَ تُؤْذِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَتَيْتُ حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا: إِنِّي أُحَذِّرُكِ أَنْ تَعْصِي اللهَ وَرَسُولَهُ وَتَقَدَّمْتُ إِلَيْهَا فِي أَذَاهُ فَأَتَيْتُ أُمَّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ لَهَا فَقَالَتْ، أَعْجَبُ مِنْكَ يَا عُمَرُ قَدْ دَخَلْتَ فِي أُمُورِنَا فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزْوَاجِهِ، فَرَدَّدَتْ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُهُ أَتَيْتُهُ بِمَا يَكُونُ، وَإِذَا غِبْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ أَتَانِي بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَنْ حَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اسْتَقَامَ لَهُ فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا مَلِكُ غَسَّانَ بِالشَّامِ كُنَّا نَخَافُ أَنْ يَأْتِيَنَا فَمَا شَعَرْتُ إِلَّا بِالْأَنْصَارِيِّ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ قُلْتُ لَهُ وَمَا هُوَ أَجَاءَ الْغَسَّانِيُّ؟ قَالَ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ طَلَّقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَجِئْتُ فَإِذَا الْبُكَاءُ مِنْ حُجَرِهِنَّ كُلِّهَا وَإِذَا النَّبِيُّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ ایک سال تک میں اسی انتظار میں رہا کہ حضرت عمر سے اُن دو ازواجِ مطہرات کے بارے میں دریافت کروں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق گٹھ جوڑ کر لیا تھا، مگر میں خوف محسوس کرتا رہا۔ ایک دفعہ وہ حج سے لوٹتے ہوئے ایک منزل پر اُترے اور پیلو کے درختوں کے جھنڈ میں داخل ہو گئے۔ جب اُن سے نکل کر آئے تو میں نے اُن سے پوچھا۔ فرمایا وہ عائشہ اور حفصہ تھیں۔ پھر فرمایا کہ زمانہ جاہلیت کے اندر ہم عورتوں کو کوئی چیز شمار نہیں کرتے تھے۔ جب اسلام آیا اور اللہ تعالیٰ نے اُن کا ذکر فرمایا تو ہمیں معلوم ہوا کہ اُن کے بارے میں ہم پر بھی کچھ حق ہیں لیکن اپنے معاملات میں ہم انہیں مداخلت کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ چنانچہ میری بیوی اور میرے درمیان ایک بات پر بحث تھی۔ میں نے انہیں سختی کے ساتھ جواب دیا اور کہا کہ تمہیں یہ حق حاصل نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ مجھ سے تو یہ فرماتے ہیں لیکن آپ کی صاحبزادی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اذیت پہنچاتی ہے۔ پس میں حفصہ کے پاس گیا اور اس سے کہا۔ بیشک میں تمہیں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی سے ڈراتا ہوں۔ اذیت اور جنگ کے آگے پہلے میں حفصہ کے پاس گیا اور پھر حضرت اُم سلمہ کے پاس۔ میں نے اُن سے یہی کہا تو انہوں نے فرمایا۔ اے عمر! تم پر تعجب ہے کہ تم ہمارے معاملات میں تو مداخلت کرتے ہی رہتے تھے لیکن اب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کی ازواجِ مطہرات کے معاملات میں بھی مداخلت کرنے لگے ہو اور انہوں نے میری تردید کر دی۔ انصار میں سے ایک شخص تھا کہ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود نہ ہوتا اور میں موجود ہوتا تو آ کے جو کچھ ہوتا بتا دیتا اور جب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں نہ ہوتا اور وہ ہوتا تو جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہوتا وہ مجھے آ بتاتا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گرد و نواح کی حکومتوں کو مطیع کر لیا گیا تھا لیکن شام میں صرف غسان کا بادشاہ رہ گیا تھا اور ہمیں ڈر رہتا تھا کہ وہ ہم پر لوٹ نہ پڑے۔ میں نے دیکھا کہ انصاری آ کر کہنے لگے کہ ایک عجیب بات واقع رونما ہو گیا۔ میں نے اس سے کہا کہ کیا ہوا، کیا غسانی آ گیا؟ کہا اس سے بھی بڑا واقعہ ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات کو طلاق دے دی۔ میں گیا تو دیکھا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَعِدَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ وَعَلَى الْبَابِ الْمَشْرُبَةِ وَصِيفٌ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِي فَدَخَلْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَصِيرٍ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ وَتَحْتَ رَأْسِهِ مِرْفَقَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ وَإِذَا أُهُبٌ مُعَلَّقَةٌ وَقَرَظٌ فَذَكَرْتُ الَّذِي قُلْتُ لِحَفْصَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَالَّذِي رَدَّتْ عَلَيَّ أُمُّ سَلَمَةَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبِثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ۔

۷۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ كَمْ مِنْ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَتْ هِنْدٌ لَهَا أَزْرَارٌ فِي كُمَّيْهَا بَيْنَ أَصَابِعِهَا۔

بَابٌ ۳۸ مَا يُدْعَى لِمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا۔

۷۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ خَالِدٍ قَالَتْ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ قَالَ مَنْ تَرَوْنَ نَكْسُوهَا هٰذِهِ الْخَمِيصَةَ فَأُسْكِتَ الْقَوْمُ قَالَ ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْبَسَهَا بِيَدِهِ وَقَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي مَرَّتَيْنِ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَلَمِ الْخَمِيصَةِ وَيُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَيَّ وَيَقُولُ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا وَالسَّنَا بِلِسَانِ الْحَبَشِيَّةِ الْحَسَنُ. قَالَ إِسْحَاقُ حَدَّثَتْنِي امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِي أَنَّهَا رَأَتْهُ عَلَى أُمِّ خَالِدٍ۔

کہ تمام حجروں سے رونے کی آوازیں آ رہی تھیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے بالاخانے پر تشریف فرما تھے اور بالاخانے کے دروازے پر ایک غلام تھا میں نے اُس کے پاس جا کر کہا کہ مجھے اجازت دے دو اجازت ملنے پر میں اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک چٹائی پر تشریف فرما ہیں جس کے نشانات آپ کے پہلو میں پڑے ہوئے تھے اور سرہانے کے نیچے کھال کا سرہانہ تھا جس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی اور کھونٹی میں کچھ کھالیں لٹک رہی تھیں اور کیکر کی چھال تھی میں نے اس بات کا ذکر کیا جو حفصہ اور ام سلمہ سے کہا تھا اور حضرت ام سلمہ نے جو مجھے جواب دیا تھا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے اور آپ انتیس روز بالاخانے پر رہے۔

ہند بنت الحارث کا بیان ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رات یہ فرماتے ہوئے بیدار ہوئے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ رات میں کتنے فتنے نازل ہوئے اور کتنے خزانے اتارے گئے۔ کون ہے جو ان حجرے والی عورتوں کو جگائے کیونکہ بہت سی لباس پہننے والی ایسی ہیں جو قیامت کے روز ننگی ہوں گی۔ زہری کا بیان ہے کہ ہند کی آستینوں میں انگلیوں کے قریب بٹن لگے ہوئے تھے۔

نیا کپڑا پہنتے وقت کیا دعا کرے

سعید بن عمرو نے حضرت ام خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کپڑے لائے گئے جن میں ایک سیاہ اونی چادر بھی تھی آپ نے فرمایا کہ یہ کسے اڑھاؤں؟ لوگ خاموش ہو رہے تو آپ نے فرمایا کہ ام خالد کو میرے پاس لاؤ لوگ انہیں اٹھا کر لے گئے تو آپ نے کمبل اپنے دست مبارک سے اٹھا کر اُن کے جسم پر ڈال دیا اور فرمایا کہ مدت دراز تک پہنو یہاں تک کہ پرانا کر کے پھاڑو، دو مرتبہ فرمایا پھر کمبل کے نقش و نگار کو ملاحظہ فرماتے ہوئے دست مبارک سے میری جانب اشارہ کرتے اور فرماتے۔ اے ام خالد! سَنَا وَالسَّنَا حبشی زبان میں ہے کہ اچھا ہے اچھا ہے۔ اسحاق کا بیان ہے کہ میرے اہل خانہ میں سے ایک عورت نے مجھے بتایا کہ اس نے ام خالد کو اسے استعمال کرتے دیکھا

باب ۴۸۶ التزعفر للرجال۔

۷۹۲۔ حدثنا مسدد حدثنا عبد الوارث عن عبد العزیز عن انس قال نهی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یتزعفر الرجل۔

باب ۴۸۷ الثوب المزعفر۔

۷۹۳۔ حدثنا ابو نعیم حدثنا سفیان عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر رضی اللہ عنهما قال نهی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یلبس المحرم ثوبا مصبوغا بورس او بزعفران۔

باب ۴۸۸ الثوب الاحمر۔

۷۹۴۔ حدثنا ابو الولید حدثنا شعبة عن ابی اسحاق سمع البراء رضی اللہ عنه یقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مربوعا وقد رأیته فی حلة حمراء ما رأیت شیئا احسن منه۔

باب ۴۸۹ المیثرة الحمراء۔

۷۹۵۔ حدثنا قبیصة حدثنا سفیان عن اشعث عن معاویة بن سوید بن مقرن عن البراء رضی اللہ عنه قال امرنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بسبع عیادة المریض واتباع الجنائز وتشمیت العاطس ونهانا عن لبس الحریر والدیباج والقسی والاستبرق ومیاثر الحمر۔

باب ۴۹۰ النعال السبتیة وغیرها

۷۹۶۔ حدثنا سلیمان بن حرب حدثنا حماد عن سعید ابی مسلمة قال سألت انسا اکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی نعلیه قال نعم۔

۷۹۷۔ حدثنا عبد اللہ بن مسلمة عن مالک عن سعید المقبری عن عبید بن جریج انه قال لعبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنهما رأیتک تصنع اربعا لم ار احدا من اصحابک یصنعها قال ما هی

مردوں کے لئے زعفرانی رنگ

مسدد، عبد الوارث، عبد العزیز نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفرانی رنگ کے کپڑے سے منع فرمایا۔

زعفرانی رنگ کے کپڑے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھنے والے کو ورس اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے۔

سرخ رنگ کے کپڑے

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میانہ قد تھے اور میں نے آپ کو سرخ حلے میں ملبوس دیکھا اور مجھے کوئی چیز آپ سے حسین نظر نہ آئی۔

سرخ رنگ کے گدے۔

سوید بن مقرن کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم فرمایا ہے :- بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، چھینکنے والے کو جواب دینا اور ہمیں ریشم، دیباج، قسی، استبرق اور سرخ گدے استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔

بال صاف کی ہوئی کھال کے جوتے

سعید ابو مسلمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جوتے پہن کر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

عبید بن جریج کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ میں نے آپ کو چار ایسے کام کرتے ہوئے دیکھا ہے آپ کے ساتھیوں میں سے دوسروں کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ فرمایا کہ اے ابن جریج! وہ کیا ہیں؟ عرض کی کہ میں نے آپ کو دیکھا

يا ابن جريج قال رأيتك لا تمس من الأركان إلا اليمانيين ورأيتك تلبس النعال السبتية ورأيتك تصبغ بالصفرة ورأيتك إذا كنت بمكة أهل الناس إذا رأوا الهلال ولم تهل أنت حتى كان يوم التروية فقال له عبد الله بن عمر أما الأركان فإني لم أر رسول الله صلى الله عليه وسلم يمس إلا اليمانيين وأما النعال السبتية فإني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبس النعال التي ليس فيها شعر ويتوضأ فيها فأنا أحب أن ألبسها . وأما الصفرة فإني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصبغ بها فأنا أحب أن أصبغ بها . وأما الإهلال فإني لم أر رسول الله صلى الله عليه وسلم يهل حتى تنبعث به راحلته ۔

۷۹۸ ۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر رضي الله عنهما قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يلبس المحرم ثوبا مصبوغا بزعفران أو ورس وقال من لم يجد نعلين فليلبس خفين وليقطعهما أسفل من الكعبين ۔

۷۹۹ ۔ حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن جابر بن زيد عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من لم يكن له إزار فليلبس السراويل ومن لم يكن له نعلان فليلبس خفين ۔

باب ۷۹۱ يبدأ بالنعل اليمنى

۸۰۰ ۔ حدثنا حجاج بن منهال حدثنا شعبة قال أخبرني أشعث بن سليم سمعت أبي يحدث عن مسروق عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يحب التيمن في طهوره

کہ دونوں یمانی رکنوں کے سوا کسی اور رکن کا طواف کرتے ہوئے بوسہ نہیں دیتے اور میں نے آپ کو بالوں سے صاف کی ہوئی کھال کے جوتے پہنتے دیکھا اور کپڑوں کو زرد رنگے ہوئے دیکھا اور میں نے دیکھا کہ جب آپ مکہ مکرمہ میں تھے تو لوگوں نے چاند دیکھ کر احرام کھول دیا لیکن آپ نے ترویہ کے روز تک احرام نہیں کھولا ۔ اس پر حضرت عبداللہ بن عمر نے ان سے فرمایا کہ ارکان کی بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دونوں یمانی رکنوں کے سوا بوسہ دیتے ہوئے نہیں دیکھا ۔ رہی سبتیہ جوتے پہننے کی بات ، تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسے جوتے پہنتے دیکھا ہے جن میں بال نہیں ہوتے تھے ۔ اور انہیں پہنے ہوئے وضو فرمایا کرتے تھے تو میں بھی انہیں پہننا پسند کرتا ہوں ۔ رہا زرد رنگ تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا رنگے ہوئے دیکھا تو میں بھی وہی رنگ چڑھانا پسند کرتا ہوں ۔ رہی احرام کھولنے کی بات تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ نے اس وقت احرام کھولا ہو جب تک آپکی سواری نہ چل پڑے

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھنے والے کو زعفران اور ورس سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا اور ارشاد ہوا کہ جس کو جوتے میسر نہ ہوں تو موزے پہن لے لیکن انہیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کر لے ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ جس کو ازار میسر نہ ہو تو شلوار پہن لے اور جس کو جوتے نہ مل سکیں تو وہ موزے پہن لے ۔

پہلے دایاں جوتا پہنے

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم وضو کرنے ، کنگھی کرنے اور جوتا پہننے میں دائیں جانب سے ابتدا کرنے

وَتُرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ

کو پسند فرماتے تھے

باب ۴۹۲ يَنْزِعُ نَعْلَ الْيُسْرَى

پہلے بایاں جوتا اتارے

۸۰۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِيَكُنِ الْيُمْنَى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں جانب سے ابتدا کرنی چاہیے اور جب اتارے تو بائیں جانب سے ابتدا کرنی چاہیے تاکہ دایاں پیر پہننے میں اوّل اور اتارنے میں آخری رہے۔

ف: اس مضمون کی احادیث مطہرہ سے واضح ہوتا ہے کہ سنت رسول یہی ہے کہ جوتا، قمیض اور شلوار وغیرہ پہنتے وقت دائیں جانب سے ابتدا کی جائے۔ کنگھی بھی پہلے دائیں جانب سے کی جائے اور اتارتے وقت ابتداء بائیں جانب سے کی جائے۔ اسی طرح مسجد اور ہر مکان میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پیر اندر رکھا جائے اور نکلتے وقت بایاں پیر پہلے باہر رکھنا چاہیے۔ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت اس کے برعکس کیا جائے یعنی داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پیر اندر رکھا جائے اور نکلتے وقت پہلے دایاں پیر باہر رکھا جائے۔

کراچی سے دعوت اسلامی کے نام سے اہل سنت وجماعت کی ایک بہت ہی مبارک تبلیغی جماعت اٹھی ہے جس کے بانی وسرپرست مولانا محمد الیاس قادری ضیائی دامت برکاتہم العالیہ ہیں۔ یہ حضرات اتباع سنت ہی کی تبلیغ کرتے ہیں جو بڑی مبارک بات ہے۔ مولانا محمد الیاس قادری صاحب نے سنتوں کی ترغیب دینے کی غرض سے ایک عظیم وضخیم کتاب فیضان سنت کے نام سے لکھی ہے جو دعوت اسلامی والوں کا نصاب ہے اور اس کا کچھ حصہ مساجد میں پڑھ کر سنایا جاتا ہے۔ اس تنظیم وتحریک میں زیادہ تر نوجوان طلبہ شامل ہیں۔ خدا کرے کہ یہ مشن روز بروز پھلے پھولے اور پاکستان کا ہر فرد اسی رنگ میں رنگا ہوا نظر آنے لگے۔ ایک صاحب ایمان اگر ہر کام میں سنت رسول پر عمل کرنے لگے تو سمجھیے کہ اس پر خدائے ذوالمنن کا عظیم احسان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسی رنگ میں رنگ دے۔ آمین۔

فیضان سنت نامی کتاب مولانا محمد الیاس قادری ضیائی مدظلہ العالی نے تحفے کے طور پر اس ناچیز کو بھی مرحمت فرمائی ہے۔ اتباع سنت پر ابھارنے والی اور سنتوں کا درس دینے والی بڑی ایمان افروز کتاب ہے۔ فن حدیث کے لحاظ سے نہیں بلکہ اس کتاب کو ترغیب سنن کے لحاظ سے دیکھنا چاہیے۔ اس زاویے سے یہ کتاب بڑے کام کی چیز اور اپنے میدان کی منفرد تصنیف ہے۔ اس کا پڑھنا اور سننا ہر مسلمان کے لیے انتہائی سودمند ہے۔ اسی طرح سکھر کے مولانا امین احمد نوری زید مجدہٗ کی تصنیف کھانے پینے کی سنتیں بھی بڑی مفید کتاب ہے۔ اسے بھی اگر مطالعے میں رکھا جائے تو افادیت سے خالی نہیں۔ ایک مسلمان کے لیے اس سے بہتر اور کیا بات ہوگی کہ اس پر سنتوں کا رنگ چڑھ جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے اس عصیاں شعار بندے کو بھی سنتوں کا عامل بنائے۔ آمین۔

باب ۴۹۳ لَا يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ۔

ایک جوتا پہن کر نہ چلو

۸۰۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی تم میں سے ایک جوتا پہن کر نہ چلا چاہیے کہ دونوں جوتے اتارے

فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُحْفِهِمَا أَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا ؛

بابـ ۳۹۴ قِبَالَانِ فِي نَعْلٍ وَمَنْ رَأَى قِبَالًا وَاحِدًا وَاسِعًا ؛

۸۰۳ ـ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ ـ

۸۰۴ ـ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ بِنَعْلَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ فَقَالَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ هٰذِهِ نَعْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ

بابـ ۳۹۵ الْقُبَّةِ الْحَمْرَاءِ مِنْ أَدَمٍ ؛

۸۰۵ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَبْتَدِرُونَ الْوَضُوءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ ؛

یا دونوں پہنے۔

جوتے میں دو تسمے ہوں یا ایک بڑا تسمہ ہو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعلین مبارک میں دو دو تسمے ہوتے تھے۔

عیسیٰ بن طہمان کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس جوتے پہن کر تشریف لائے جن میں دو دو تسمے تھے تو ثابت بنانی نے کہا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نعلین مبارک ہیں۔

چمڑے کا سرخ قبہ

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ چمڑے کے سرخ قبے میں تشریف فرما تھے میں نے حضرت بلال کو دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر آئے تو لوگ وضو کے پانی کو حاصل کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جا رہے تھے جس کو مل جاتا وہ اسے اپنے اوپر مل لیتا اور جس کو اس میں سے نہ ملتا وہ اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تری سے اپنے ہاتھ تر کر لیتا۔

یہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو سے بچے ہوئے پانی کی بات ہے جبکہ اسی بخاری شریف کی جلد دوم کے شروع میں صلح حدیبیہ سے متعلق ایک طویل حدیث ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کے مستعمل پانی، لعاب دہن اور موئے مبارک کی بات تھی کہ حضرات صحابہ کرام انہیں حاصل کرنے کی کس طرح کوشش کیا کرتے تھے ——— اس حدیث کے اندر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو لے کر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آتے ہیں۔ اس پانی سے چند قطرے حاصل کرنے کی شمع رسالت کا ہر پروانہ کس طرح کوشش کرتا ہے۔ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں کس طرح کوشاں ہیں۔ دو چار قطرے جس کو مل گئے وہ ہاتھوں پہ مل کر اپنے جسم پر مل رہا ہے۔ جس کو اس پانی سے ایک قطرہ بھی نہ مل سکا وہ کسی دوسرے کے تر ہاتھ پر اپنا ہاتھ پھیر کر اسے اپنے کپڑوں اور جسموں پر مل رہا ہے۔ کیا کبھی غور فرمایا ہے کہ وہ شمع اسلام کے آشنا اور اسلامی تعلیمات کے علمبردار ایسا کیوں کر رہے تھے؟۔

کیا ایسا کرنے کا انہیں پروردگارِ عالم نے حکم فرمایا تھا؟ اگر خدا نے ایسا کرنے کا حکم فرمایا تھا تو واضح طور پہ وہ حکم قرآن مجید کی کون سی سورت کی کون سی آیت میں ہے؟ ——— اگر ایسا کرنے کا انہیں اللہ کے محبوب، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا، تو واضح طور پر بتایا جائے کہ حدیث کی کونسی کتاب کے اندر وہ حکم موجود ہے؟ ——— یقیناً ایسا

حکم واضح طور پر نہ قرآن مجید میں ملے گا اور نہ حدیث کی کسی بھی کتاب میں۔ اللہ اور رسول نے واضح طور پر یہ حکم دیا ہی نہیں ہے ——— اس کے باوجود صحابۂ کرام ایسا کرتے تھے ——— پوری کوشش سے کرتے تھے ——— رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روبرو کرتے تھے ——— حکم نہ دینے کے باعث اللہ تعالیٰ بھی انہیں ایسا کرنے سے نہیں روکتا تھا ——— اپنے سامنے یہ ہوتا ہوا دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی انہیں منع نہیں فرماتے تھے ——— آخر منع نہ فرمانے کی وجہ کیا تھی؟ ——— منع فرماتا تو در ایک طرف، صحابۂ کرام کے ایسا کرنے پر اللہ رب العزت بھی خوش تھا اور اللہ کا محبوب بھی خوش۔ آخر کیوں؟

ٹوٹ کر خیرات لینے دوڑتے ہیں مہر و ماہ!
اٹھتی ہے کس شان سے گردِ سواری واہ واہ!

یہی تو وہ نکتہ ہے جس کو سمجھ نہ سکنے کے باعث شیطان مارا گیا اور اتنا بڑا عابد و زاہد ہونے کے باوجود راندۂ درگاہ ہو کر رہ گیا۔ گلے میں لعنت کا طوق پڑ گیا ——— بات یہ ہے کہ ساری عبادتیں، جملہ ریاضتیں، تمام بھاگ دوڑ تعظیمِ رسالت کے باعث ہی شرفِ قبولیت حاصل کرتی ہیں۔ یہ ہے تو سب کچھ ہے اور معاذ اللہ اگر یہ نہیں تو پلے کچھ بھی نہیں ——— شیطان کے پلے کیا کچھ نہ تھا اگر کچھ نہیں تھا تو تعظیمِ نبی کی دولت نہیں تھی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ بالآخر کچھ بھی پلے نہ رہا اور گلے میں لعنت کا طوق پڑا۔ راندۂ درگاہ ہوا ———

فرعونی جادوگروں کے پاس کچھ بھی نہ تھا۔ ایمان کی دولت سے بھی محروم تھے لیکن کفر کی حالت میں ہوتے ہوئے اللہ کے نبی حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کا ادب کیا۔ تھوڑے ہی عرصے میں کیا کچھ نہ پا لیا۔ نبی کا ادب کرنے کی برکت سے ایمان مل گیا ——— شہادت کی دولت مل گئی ——— منصبِ صحابیت مل گیا ——— مقامِ نبوت سے نیچے کون سا مقام اور شرف تھا جو انہوں نے نبی کا ادب کرنے کے باعث پا نہ لیا ——— ابلیس نے نبی کی تعظیم نہ کر کے سب کچھ گنوا دیا۔ انہوں نے خالی ہاتھ ہوتے ہوئے نبی کا ادب کیا تو بہت کچھ پا لیا، وہم و گمان سے زیادہ پا لیا، سبحان اللہ!

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں!
اصل الاصول بندگی اُس تاجور کی ہے!

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْأَنْصَارِ وَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ۔

زہری نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کو بلا بھیجا اور انہیں ایک قبے میں ایک جگہ جمع کیا۔

باب ۲۹۶

چٹائی وغیرہ پر بیٹھنا

۸۰۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَجِرُ حَصِيرًا بِاللَّيْلِ فَيُصَلِّي وَيَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ فَيَجْلِسُ عَلَيْهِ فَجَعَلَ

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت چٹائی کا حجرہ بنا لیا کرتے اور اس میں نماز پڑھتے اور دن کے وقت اسے بچھا لیتے اور اس پر جلوہ افروز ہوا کرتے۔ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس جمع ہو کر آپ کے ساتھ نماز پڑھنے

الناس يثوبون إلى النبي صلى الله عليه وسلم فيصلون بصلاته حتى كثروا فأقبل فقال يا أيها الناس خذوا من الأعمال ما تطيقون فإن الله لا يمل حتى تملوا وإن أحب الأعمال إلى الله ما دام وإن قل.

باب ٧٩٧ المزرر بالذهب

وقال الليث حدثني ابن أبي مليكة عن المسور بن مخرمة أن أباه مخرمة قال له يا بني إنه بلغني أن النبي صلى الله عليه وسلم قدمت عليه أقبية فهو يقسمها فاذهب بنا إليه فذهبنا فوجدنا النبي صلى الله عليه وسلم في منزله فقال لي يا بني ادع لي النبي صلى الله عليه وسلم فأعظمت ذلك فقلت أدعو لك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا بني إنه ليس بجبار فدعوته فخرج وعليه قباء من ديباج مزرر بالذهب فقال يا مخرمة هذا خبأناه لك فأعطاه إياه.

باب ٧٩٨ خواتيم الذهب

٨٠٨ - حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا أشعث بن سليم قال سمعت معاوية بن سويد بن مقرن قال سمعت البراء بن عازب رضي الله عنهما يقول نهانا النبي صلى الله عليه وسلم عن سبع نهى عن خاتم الذهب أو قال حلقة الذهب وعن الحرير والإستبرق والديباج والميثرة الحمراء والقسي وآنية الفضة وأمرنا بسبع بعيادة المريض واتباع الجنائز وتشميت العاطس ورد السلام وإجابة الداعي وإبرار المقسم ونصر المظلوم.

٨٠٩ - حدثني محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن قتادة عن النضر بن أنس عن بشير

گئے۔ یہاں تک کہ اُن کی تعداد کافی بڑھ گئی تو آپ کی جانب متوجہ ہو کر آپ نے فرمایا۔ — وہ اعمال اختیار کرو جن کے کرنے کی تمہارے اندر طاقت ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا جب تک تم اکتا نہ جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پیارے اعمال وہ ہیں جن پر ہمیشگی کی جائے اگرچہ وہ تھوڑے ہوں۔

سونے کے بٹن

لیث، ابن ابی ملیکہ نے حضرت مسور بن مخرمہ سے روایت کی ہے کہ اُن کے والد مخرمہ نے اُن سے فرمایا۔ اے بیٹے! مجھے معلوم ہوا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے پاس کچھ قبائیں آئی ہیں جنہیں وہ تقسیم فرما رہے ہیں، لہٰذا تم میرے ساتھ چلو۔ پس ہم حاضر خدمت ہوئے اور نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو اُن کے کاشانہ اقدس میں پایا۔ انہوں نے فرمایا کہ اے بیٹے! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میرے پاس بُلا کر لے آؤ۔ میں نے اسے گستاخی شمار کیا اور عرض گزار ہوا کہ کیا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کے پاس بلا کر لاؤں؟ فرمایا کہ بیٹے! وہ ظالم حکمرانوں جیسے نہیں ہیں۔ پس میں نے آپ کو بلایا اور آپ باہر تشریف لے آئے اور آپ کے جسم اطہر پر دیباج کی ایک قبا تھی جس میں سونے کے بٹن تھے پھر فرمایا کہ مخرمہ! یہ میں نے تمہارے لئے بچا کر رکھی تھی۔ پس وہی قبا انہیں مرحمت فرما دی۔

سونے کی انگوٹھیاں

معاویہ بن سُوید بن مقرن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں سے منع فرمایا: — سونے کی انگوٹھی یا سونے کا چھلا، ریشم، استبرق، دیباج، سرخ گدّوں، قسی اور چاندی کے برتنوں سے منع فرمایا ہے اور سات باتوں کا ہمیں حکم دیا ہے۔ یعنی بیمار کی مزاج پرسی کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، چھینکنے والے کو جواب دینا، سلام کا جواب دینا، دعوت کو قبول کرنا، قسم کو پوری کرنا اور مظلوم کی مدد کرنا۔

بشیر بن نہیک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم

بن نهيك عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه نهى عن خاتم الذهب وقال عمرو أخبرنا شعبة عن قتادة سمع النضر سمع بشيرا مثله ۔

۸۱۰۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن عبيد الله قال حدثني نافع عن عبد الله رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم اتخذ خاتما من ذهب وجعل فصه مما يلي كفه فاتخذه الناس فرمى به واتخذ خاتما من ورق أو فضة ۔

باب ۴۹۹ خاتم الفضة ۔

۸۱۱۔ حدثنا يوسف بن موسى حدثنا أبو أسامة حدثنا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم اتخذ خاتما من ذهب أو فضة وجعل فصه مما يلي كفه ونقش فيه محمد رسول الله فاتخذ الناس مثله فلما رآهم قد اتخذوها رمى به وقال لا ألبسه أبدا ثم اتخذ خاتما من فضة فاتخذ الناس خواتيم الفضة قال ابن عمر فلبس الخاتم بعد النبي صلى الله عليه وسلم أبو بكر ثم عمر ثم عثمان حتى وقع من عثمان في بئر أريس ۔

باب ۵۰۰

۸۱۲۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبس خاتما من ذهب فنبذه فقال لا ألبسه أبدا فنبذ الناس خواتيمهم ۔

۸۱۳۔ حدثني يحيى بن بكير حدثنا الليث عن يونس عن ابن شهاب قال حدثني أنس بن مالك رضي الله عنه أنه رأى في يد رسول الله صلى الله

سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا ہے۔ عمرو، شعبہ، قتادہ، نضر نے بشیر بن نہیک سے اسی طرح روایت کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی پہنی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھا تو لوگوں نے بھی پہننی شروع کر دیں، لہٰذا آپ نے وہ پھینک دی اور چاندی کی انگوٹھی تیار کروالی۔

چاندی کی انگوٹھیاں

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے یا چاندی کی انگوٹھی پہنی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھا اور اس کے اندر محمد رسول اللہ نقش کروایا۔ پس لوگوں نے بھی اسی طرح کی پہن لیں۔ جب آپ نے انہیں پہنے ہوئے دیکھا تو اپنی انگوٹھی پھینک دی اور فرمایا کہ میں اب اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی تو لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد وہ انگوٹھی حضرت ابوبکر نے پہنی، پھر حضرت عمر نے اور پھر حضرت عثمان نے یہاں تک کہ حضرت عثمان سے وہ اریس کنویں کے اندر گر گئی۔

سونے اور چاندی کی انگوٹھی پھینکنا

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہنی لیکن پھر پھینک دی اور فرمایا کہ اسے میں اب کبھی نہیں پہنوں گا۔ تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے صرف ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک میں چاندی کی ایک انگوٹھی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اصْطَنَعُوا الْخَوَاتِيمَ مِنْ وَرِقٍ وَلَبِسُوهَا فَطَرَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَزِيَادٌ وَشُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ ابْنُ مُسَافِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أُرَى خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ۔

دیکھی تو لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوا کر پہن لیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی پھینک دی تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔ اسی طرح ابراہیم بن سعد اور زیاد اور شعیب نے زہری سے روایت کی ہے اور ابن مسافر نے زہری سے روایت کی ہے کہ میں نے چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔

باب ۵۰۱ فَصِّ الْخَاتَمِ۔

انگوٹھی کا نگینہ

۸۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ هَلِ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ أَخَّرَ لَيْلَةً صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ
[illegible]
وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوهَا۔

حمید کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہنی؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک روز حضور نے نماز عشاء میں آدھی رات تک دیر کر دی پھر آپ ہمارے پاس تشریف فرما ہوئے اور گویا میں آپ کی انگوٹھی مبارک کی چمک کو اب بھی دیکھ رہا ہوں فرمایا کہ لوگ تو نماز پڑھ کر سو بھی گئے لیکن جب تک تم انتظار میں رہو گے اس وقت تک تم نماز میں ہو۔

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۸۱۷، ۸۲۰ اور ۲۰۳۳ کے اندر بھی موجود ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگوٹھی کی چمک کو اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ سبحان اللہ! کیا ایمان افروز تصور ہے کہ توجہ محبوب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف لگی ہوئی ہے۔ یعنی بروزے یعنی تصور شیخ کی اصل اور ضرورت بھی قریب ہے یعنی:-

اُن کی دُھن، اُن کی لگن، اُن کی تمنا، اُن کی یاد
مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات

۸۱۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدًا يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ فِضَّةٍ وَكَانَ فَصُّهُ مِنْهُ۔ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگوٹھی مبارک چاندی کی تھی اور اس میں نگینہ بھی تھا۔ یحییٰ، ایوب، حمید، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

باب ۵۰۲ خَاتَمِ الْحَدِيدِ۔

لوہے کی انگوٹھی

۸۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلًا يَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: جِئْتُ أَهَبُ نَفْسِي فَقَامَتْ طَوِيلًا فَنَظَرَ وَصَوَّبَ فَلَمَّا طَالَ مُقَامُهَا فَقَالَ رَجُلٌ: زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ عِنْدَكَ شَيْءٌ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی۔ میں اس لئے حاضر ہوئی ہوں کہ اپنا نفس آپ کو ہبہ کر دوں پس وہ کافی دیر کھڑی رہی اور آپ نے اسے ایک نظر دیکھ کر سر مبارک جھکا لیا جب اسے کافی دیر ہو گئی تو ایک آدمی عرض گزار ہوا۔ مگر اسے اپنی زوجیت میں لینے کی آپ کو حاجت نہیں تو اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔ فرمایا کہ کیا تمہارے پاس مہر دینے کیلئے کچھ ہے؟ عرض گزار

تُصْدِقُهَا؟ قَالَ: لَا. قَالَ: انْظُرْ. فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: وَاللّٰهِ إِنْ وَجَدْتُ شَيْئًا. قَالَ: اذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ. فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، وَعَلَيْهِ إِزَارٌ مَا عَلَيْهِ رِدَاءٌ، فَقَالَ: أُصْدِقُهَا إِزَارِي. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِزَارُكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ، وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ. فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَجَلَسَ، فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا، فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ، فَقَالَ: مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: سُورَةُ كَذَا وَكَذَا، لِسُوَرٍ عَدَّدَهَا. قَالَ: قَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.

بَابُ: نَقْشِ الْخَاتَمِ

٨١٧ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى رَهْطٍ أَوْ أُنَاسٍ مِنَ الْأَعَاجِمِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا عَلَيْهِ خَاتَمٌ، فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ، فَكَأَنِّي بِوَبِيصِ أَوْ بِبَصِيصِ الْخَاتَمِ فِي إِصْبَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ فِي كَفِّهِ.

٨١٨ـ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اتَّخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ، وَكَانَ فِي يَدِهِ، ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ عُمَرَ، ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ عُثْمَانَ، حَتَّى وَقَعَ بَعْدُ فِي بِئْرِ أَرِيسَ، نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ.

بَابُ: الْخَاتَمِ فِي الْخِنْصَرِ

٨١٩ـ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

بولا کچھ بھی نہیں۔ فرمایا کہ جاکر دیکھو۔ پس وہ گیا اور جب لوٹا تو عرض کی کہ خدا کی قسم مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی۔ فرمایا کہ پھر جاکر تلاش کرو خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی ملے۔ وہ گیا اور جب واپس آیا تو عرض کی کہ خدا کی قسم لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے۔ جس نے ازار (تہبند) رکھی تھی اور اوپر کوئی چادر نہ تھی چنانچہ اس نے عرض کی کہ میں اپنی ازار اسے مہر میں دے دونگا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ازار اگر اسے استعمال کرواؤ گے تو یہ تمہارے اوپر نہیں رہے گی اور اگر تم اسے استعمال کرو گے تو اس عورت کے اوپر نہ ہوگی۔ چنانچہ وہ آدمی ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے دیکھا کہ پیٹھ پھیر کر جا رہا ہے۔ پس اسے بلوا کر فرمایا۔ تمہیں قرآن کریم کتنا یاد ہے۔ عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں اور وہ شمار کیں۔ فرمایا کہ جتنا تمہیں قرآن مجید آتا ہے اسکی وجہ سے میں نے تمہیں اس کا مالک بنا دیا ہے۔

انگوٹھی کے نقوش

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ عجمیوں کی ایک جماعت یا لوگوں کے لئے خط لکھا جائے تو عرض کی گئی کہ وہ لوگ خط کو اس وقت تک قبول نہیں کرتے جب تک اس پر مہر نہ لگی ہوئی ہو۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک مہر تیار کروائی اور اس پر محمد رسول اللہ نقش کروایا۔ گویا میں اس انگوٹھی کی چمک دمک کو نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی انگشت مبارک یا ہتھیلی میں دیکھ رہا ہوں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی تیار کروائی جو آپ کے دست مبارک میں رہی اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر کے ہاتھ میں، پھر حضرت عمر کے ہاتھ میں۔ پھر ان کے بعد حضرت عثمان کے ہاتھ میں۔ یہاں تک کہ اس کے بعد وہ اریس کنوئیں میں گر گئی۔ اس پر محمد رسول اللہ نقش تھا۔

چھنگلی انگلی میں انگوٹھی پہننا

حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں

حدثنا عبد العزيز بن صهيب عن انس رضي الله عنه قال، صنع النبي صلى الله عليه وسلم خاتما قال: انا اتخذنا خاتما ونقشنا فيه نقشا فلا ينقش عليه احد، قال فاني لأرى بريقه في خنصره۔

باب ۵۰ اتخاذ الخاتم ليختم به الشيء او ليكتب به الى اهل الكتاب وغيرهم۔

۸۲۰۔ حدثنا آدم بن ابي اياس حدثنا شعبة عن قتادة عن انس بن مالك رضي الله عنه قال لما اراد النبي صلى الله عليه وسلم ان يكتب الى الروم قيل له انهم لن يقرؤا كتابك اذا لم يكن مختوما، فاتخذ خاتما من فضة ونقشه محمد رسول الله فكانما انظر الى بياضه في يده۔

باب ۵۱ من جعل فص الخاتم في بطن كفه۔

۸۲۱۔ حدثنا موسى بن اسماعيل حدثنا جويرية عن نافع ان عبد الله حدثه ان النبي صلى الله عليه وسلم اصطنع خاتما من ذهب و يجعل فصه في بطن كفه اذا لبسه، فاصطنع الناس خواتيم من ذهب فرقى المنبر فحمد الله واثنى عليه فقال، اني كنت اصطنعته واني لا البسه فنبذه فنبذ الناس. قال جويرية ولا احسبه الا قال في يده اليمنى۔

باب ۵۲ قول النبي صلى الله عليه وسلم لا ينقش على نقش خاتمه۔

۸۲۲۔ حدثنا مسدد حدثنا حماد عن عبد العزيز بن صهيب عن انس بن مالك رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتخذ خاتما من فضة ونقش فيه محمد رسول الله وقال

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی تیار کروائی اور فرمایا ہم نے انگوٹھی تیار کروائی ہے اور اس کے اندر نقش بھی کندہ کروایا ہے لہٰذا کوئی دوسرا شخص نقش کندہ نہ کروائے حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں آپ کی چھنگلی میں اس کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

مہر لگانے کے لئے انگوٹھی کا استعمال

یا اہل کتاب وغیرہ کے لئے مہر کردہ خط بھیجنے کے لئے

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ قیصر روم کے لئے خط لکھا جائے تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ وہ آپ کے خط کو نہیں پڑھیں گے جب تک اس پر مہر لگی ہوئی نہ ہوگی۔ چنانچہ آپ نے چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی اور اس پر محمد رسول اللہ نقش کروایا گویا میں اس کی چمک کو آپ کے دست مبارک میں دیکھ رہا ہوں۔

جو ہتھیلی کی جانب انگوٹھی کا نگینہ رکھے

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی تیار کروائی اور جب اسے پہنتے تو نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھتے۔ چنانچہ لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں تیار کروالیں پس آپ منبر پر جلوہ فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ میں نے یہ بنوائی تھی لیکن اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا چنانچہ آپ نے وہ پھینک دی اور لوگوں نے بھی پھینک دیں۔ جویریہ کا قول ہے کہ نافع نے یہ بھی فرمایا کہ دائیں ہاتھ میں تھی۔

حضور نے فرمایا کہ کوئی اپنی انگوٹھی منقش نہ کروائے

عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی اور اس پر محمد رسول اللہ نقش کروایا اور فرمایا کہ میں نے

إني اتخذت خاتما من ورق ونقشت فيه محمد رسول الله فلا ينقشن أحد على نقشه.

چاندی کی انگوٹھی بنوائی ہے اور محمد رسول اللہ نقش کروایا ہے لہٰذا کوئی یہ نقش کندہ نہ کروائے۔

باب ۵۰۸ هل يجعل نقش الخاتم ثلاثة أسطر

کیا انگوٹھی پر تین سطروں میں نقش کندہ کروائے۔

۸۲۳ - حدثني محمد بن عبد الله الأنصاري قال حدثني أبي عن ثمامة عن أنس أن أبا بكر رضي الله عنه لما استخلف كتب له وكان نقش الخاتم ثلاثة أسطر محمد سطر ورسول سطر والله سطر. وزادني أحمد حدثنا الأنصاري قال حدثني أبي عن ثمامة عن أنس قال كان خاتم النبي صلى الله عليه وسلم في يده وفي يد أبي بكر بعده وفي يد عمر بعد أبي بكر فلما كان عثمان جلس على بئر أريس قال فأخرج الخاتم فجعل يعبث به فسقط قال فاختلفنا ثلاثة أيام مع عثمان فننزح البئر فلم نجده.

ثمامہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر جب مسند خلافت پر بیٹھے تو میرے لیے خط لکھا اور انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں تھا یعنی ایک سطر میں محمد، دوسری سطر میں رسول اور تیسری سطر میں اللہ۔ دوسری روایت میں ثمامہ کا بیان ہے حضرت انس نے فرمایا کہ انگوٹھی نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے دست مبارک میں تھی اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر کے ہاتھ میں اور حضرت ابوبکر کے بعد حضرت عمر کے ہاتھ میں۔ جب حضرت عثمان اریس کنوئیں پر بیٹھے تو راوی کا بیان ہے کہ وہ انگوٹھی کو نکال کر اس کے ساتھ دل بہلانے لگے تو وہ گر پڑی۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عثمان کے ساتھ ہم تین روز تک اسے تلاش کرتے رہے اور کنوئیں کا سارا پانی تک نکال دیا لیکن ہم اسے نہ پا سکے۔

باب ۵۰۹ الخاتم للنساء، وكان على عائشة خواتيم ذهب

عورتوں کے لیے انگوٹھی

حضرت عائشہ صدیقہ نے سونے کی انگوٹھیاں پہن رکھی تھیں

۸۲۴ - حدثنا أبو عاصم أخبرنا ابن جريج أخبرنا الحسن بن مسلم عن طاوس عن ابن عباس رضي الله عنهما شهدت العيد مع النبي صلى الله عليه وسلم فصلى قبل الخطبة. وزاد ابن وهب عن ابن جريج فأتى النساء فجعلن يلقين الفتخ والخواتيم في ثوب بلال.

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کی ہے کہ میں عید کی نماز میں نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوا تو آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی۔ ابن وہب نے ابن جریج سے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ پھر عورتوں میں آئیں تو وہ چھلے اور انگوٹھیاں حضرت بلال کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

باب ۵۱۰ القلائد والسخاب للنساء يعني قلادة من طيب وسك

عورتوں کے ہار اور کڑے

یعنی وسک کی خوشبو کے ہار پہننا

۸۲۵ - حدثنا محمد بن عرعرة حدثنا شعبة عن عدي بن ثابت عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: خرج النبي صلى الله عليه وسلم يوم عيد فصلى ركعتين لم يصل قبل ولا بعد ثم

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم عید کے روز باہر نکلے تو آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں اور ان کے پہلے یا بعد میں کوئی نماز نہ پڑھی۔ پھر عورتوں میں حاضر ہوئے تو آپ

أَتَى النِّسَاءَ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَصَدَّقُ بِخُرْصِهَا وَسِخَابِهَا.

بَاب١١ اِسْتِعَارَةِ الْقَلَائِدِ.

٨٢٦ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ هَلَكَتْ قِلَادَةٌ لِأَسْمَاءَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهَا رِجَالًا فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسُوا عَلَى وُضُوءٍ وَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَصَلَّوْا وَهُمْ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ. زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اِسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ.

بَاب١٢ الْقُرْطِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

أَمَرَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ.

٨٢٧ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْعِيدِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي قُرْطَهَا.

بَاب١٣ السِّخَابِ لِلصِّبْيَانِ.

٨٢٨ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُوقٍ مِنْ أَسْوَاقِ الْمَدِينَةِ فَانْصَرَفَ فَانْصَرَفْتُ فَقَالَ: أَيْنَ لُكَعُ؟ ثَلَاثًا ادْعُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ: فَقَامَ

نے انہیں صدقہ خیرات کا حکم فرمایا تو عورتوں نے اپنے کڑے اور بالیاں تک خیرات کر دیں۔

ہار مستعار لینا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہار گم ہو گیا جو حضرت اسماء کا تھا: تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی تلاش میں کئی آدمی بھیجے چنانچہ نماز کا وقت ہو گیا اور لوگ باوضو نہ تھے۔ لیکن انہیں پانی نہ ملا تو انہوں نے بغیر وضو کے نمازیں پڑھیں، اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس امر کا تذکرہ کیا، پس اللہ نے تیمم کی آیت نازل فرما دی۔ ابن نمیر، ہشام، عروہ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے وہ ہار حضرت اسماء سے مستعار لیا تھا۔

بالیاں

ابن عباس کا بیان ہے کہ حضور نے عورتوں کو خیرات کرنے کا حکم دیا تو میں نے دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں اور اپنے حلقوں کی طرف بڑھا رہی ہیں

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید کے روز دو رکعتیں پڑھائیں نہ اُن سے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ اُس کے بعد میں پھر عورتیں حاضر ہوئیں اور حضرت بلال اُن کے ساتھ تھے چنانچہ آپ نے انہیں خیرات کرنے کا حکم فرمایا تو عورتیں اپنی بالیاں تک نچھاور کر رہی تھیں۔

بچوں کے ہار

نافع بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں مدینہ منورہ کے بازاروں میں سے ایک بازار کے اندر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب آپ واپس لوٹے تو میں بھی واپس لوٹا۔ آپ نے فرمایا کہ ننھا منا کہاں ہے؟ تین مرتبہ فرمایا کہ حسن بن علی کو بلاؤ۔ چنانچہ حسن بن علی کھڑے ہوئے اور چل رہے تھے اور اُن کی گردن میں سخاب (ایک قسم کا ہار) تھا۔ نبی

الحسن بن علی یمشی وفی عنقہ السخاب، فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ ھکذا فقال الحسن بیدہ ھکذا، فالتزمہ فقال: اللھم انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ قال ابو ھریرۃ فما کان احد احب الی من الحسن بن علی بعد ما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قال۔

کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک پھیلا کر فرمایا کہ آئیے۔ امام حسن نے بھی ہاتھ پھیلا کر کہا کہ ایسے، چنانچہ آپ نے انہیں سینے سے لگا کر کہا: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، پس تو بھی اس سے محبت فرما اور اس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اس وقت سے کوئی اور مجھے حسن بن علی سے زیادہ پیارا نہیں جب سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے متعلق یہ فرمایا۔

ف: امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بڑی شان ہے کہ محبوب پروردگار صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے غایت درجہ محبت تھی جیسا کہ اس حدیث سے واضح ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ کہنا کہ "اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما اور اس سے بھی محبت کر جو اس سے محبت کرے"۔ اس سے یہ بھی واضح ہو رہا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہوں میں امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام کیا تھا۔

باب ۵۱۴ المتشبھون بالنساء والمتشبھات بالرجال۔

عورتوں کی مشابہت کرنے والے مرد اور مردوں کی مشابہت کرنے والی عورتیں

۸۲۹۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبۃ عن قتادۃ عن عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال، لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال۔ تابعہ عمرو اخبرنا شعبۃ۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے اُن مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی وضع قطع اختیار کریں اور اُن عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کی وضع قطع اپنائیں۔ عمرو بن مرزوق نے بھی اسی طرح روایت کی ہے اور ہمیں شعبہ نے خبر دی ہے۔

باب ۵۱۵ اخراج المتشبھین بالنساء من البیوت۔

عورتوں کی مشابہت کرنے والے کو گھر سے نکال دینا

۸۳۰۔ حدثنا معاذ بن فضالۃ حدثنا ھشام عن یحیی عن عکرمۃ عن ابن عباس قال لعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم المخنثین من الرجال والمترجلات من النساء وقال اخرجوھم من بیوتکم، قال فاخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلانا واخرج عمر فلانا۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے زنانی وضع قطع اختیار کرنے والے مردوں اور مردانہ وضع قطع اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ ایسے افراد اپنے گھروں سے نکال دیا کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فلاں کو اور حضرت عمر نے فلاں کو نکال دیا تھا۔

۸۳۱۔ حدثنا مالک بن اسماعیل حدثنا زھیر حدثنا ھشام بن عروۃ ان عروۃ اخبرہ

زینب بنت ابو سلمہ کا بیان ہے کہ انہیں اُن کی والدہ ماجدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ

أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ فَقَالَ لِعَبْدِ اللهِ أَخِي أُمِّ سَلَمَةَ يَا عَبْدَ اللهِ إِنْ فُتِحَ لَكُمْ غَدًا الطَّائِفُ فَإِنِّي أَدُلُّكَ عَلَى بِنْتِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُنَّ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ يَعْنِي أَرْبَعَ عُكَنِ بَطْنِهَا فَهِيَ تُقْبِلُ بِهِنَّ، وَقَوْلُهُ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ يَعْنِي أَطْرَافَ هٰذِهِ الْعُكَنِ الْأَرْبَعِ لِأَنَّهَا مُحِيطَةٌ بِالْجَنْبَيْنِ حَتَّى لَحِقَتْ وَإِنَّمَا قَالَ بِثَمَانٍ وَلَمْ يَقُلْ بِثَمَانِيَةٍ وَوَاحِدُ الْأَطْرَافِ وَهُوَ ذَكَرٌ لِأَنَّهُ لَمْ يَقُلْ ثَمَانِيَةَ أَطْرَافٍ؛

بَاب ٥١٦ قَصِّ الشَّارِبِ وَكَانَ عُمَرُ يُحْفِي شَارِبَهُ حَتَّى يُنْظَرَ إِلَى بَيَاضِ الْجِلْدِ وَيَأْخُذُ هٰذَيْنِ يَعْنِي بَيْنَ الشَّارِبِ وَاللِّحْيَةِ؛

٨٣٢ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَصْحَابُنَا عَنِ الْمَكِّيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ؛

٨٣٣ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً، الْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ؛

بَاب ٥١٧ تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ؛

٨٣٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنَ الْفِطْرَةِ حَلْقُ الْعَانَةِ

تعالے علیہ وسلم سیدہ کے پاس موجود تھے اور گھر میں ایک مخنث بھی تھا جس نے حضرت اُمّ سلمہ کے بھائی حضرت عبداللہ سے کہا :۔ اے عبداللہ اگر کل تم نے طائف کو فتح کر لیا تو میں تمہیں دخترِ غیلان دکھاؤں گا جو آتی ہے تو چار بل پڑتے اور جاتی ہے تو آٹھ۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے افراد کو اپنے پاس اندر نہ آنے دیا کرو۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ سے پیٹ کی چار سلوٹیں مراد ہیں یعنی وہ اُن کے ساتھ آتی ہے اور تُدْبِرُ بِثَمَانٍ سے اُن سلوٹوں کے کنارے مراد ہیں جو دونوں پہلوؤں کو گھیرے ہوتے ہیں یہاں تک کہ وہ مل جاتی ہیں۔ اسی لئے ثمان کہا اور ثمانیۃ نہیں کہا اور اطراف کا واحد مذکر ہے اسی لیے ثمانیۃ اطراف نہیں کہتے۔

مونچھیں کتروانا

حضرت عمر اپنی مونچھیں اتنی کترواتے کہ جلد نظر آنے لگتی تھی نیز داڑھی اور مونچھوں کے درمیانی بال کتروا دیتے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا :۔ مونچھوں کا کتروانا فطرت میں داخل ہے۔

سعید بن المسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی ہے کہ فطرت پانچ چیزیں ہیں یا پانچ چیزیں فطرت کے تقاضوں سے ہیں۔ یعنی ختنہ کروانا، موئے زیرِ ناف صاف کرنا، بغل کے بال اکھاڑنا، ناخن تراشنا اور مونچھیں پست کرنا۔

ناخن کٹوانا

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا :۔ فطرت کے کاموں میں سے موئے زیرِ ناف کا صاف کرنا، ناخن کاٹنا اور مونچھوں کا پست

وتقليم الأظفار وقص الشارب .

۸۳۵ - حدثنا أحمد بن يونس حدثنا إبراهيم بن سعد حدثنا ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة رضي الله عنه سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: الفطرة خمس: الختان والاستحداد وقص الشارب وتقليم الأظفار ونتف الآباط .

۸۳۶ - حدثنا محمد بن منهال حدثنا يزيد بن زريع حدثنا عمر بن محمد بن زيد عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: خالفوا المشركين وفروا اللحى وأحفوا الشوارب وكان ابن عمر إذا حج أو اعتمر قبض على لحيته فما فضل أخذه .

باب ۸۱۸ إعفاء اللحى

۸۳۷ - حدثني محمد أخبرنا عبدة أخبرنا عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: انهكوا الشوارب وأعفوا اللحى .

باب ۸۱۹ ما يذكر في الشيب .

۸۳۸ - حدثنا معلى بن أسد حدثنا وهيب عن أيوب عن محمد بن سيرين قال سألت أنسا أخضب النبي صلى الله عليه وسلم؟ قال لم يبلغ الشيب إلا قليلا .

۸۳۹ - حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد بن زيد عن ثابت قال سئل أنس عن خضاب النبي صلى الله عليه وسلم فقال: إنه لم يبلغ ما يخضب لو شئت أن أعد شمطاته في لحيته .

۸۴۰ - حدثنا مالك بن إسماعيل حدثنا إسرائيل عن عثمان بن عبد الله بن موهب قال

کرنا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ پیدائشی پانچ باتیں ہیں ختنہ کروانا، موئے زیر ناف کی صفائی کرنا، مونچھیں کتروانا ناخن ترشانا اور بغل کے بال اکھاڑنا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰے عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا۔ مشرکین کی مخالفت کرو اور داڑھی بڑھاؤ مونچھیں کترواؤ اور حضرت ابن عمر جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی کو مٹھی میں پکڑتے اور جتنی زیادہ ہوتی اُسے کٹوا دیتے۔

داڑھی بڑھانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰے عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مونچھیں پست کرو اور داڑھی بڑھاؤ (زیرِ محبت رسول کا تقاضا بھی ہے)۔

بڑھاپے کے بارے میں

محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰے عنہ سے دریافت کیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم خضاب لگایا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آپ بڑھاپے کے نزدیک بہت کم گئے تھے

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے خضاب کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ خضاب کی عمر کو پہنچے ہی نہیں تھے اگر میں چاہتا تو آپ کی داڑھی مبارک کے سفید بالوں کو گن سکتا تھا۔

اسرائیل کا بیان ہے کہ حضرت عثمان بن عبد اللہ بن موہب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ میرے گھر والوں نے مجھے ایک پیالے میں پانی دے

أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ وَقَبَضَ إِسْرَائِيلُ ثَلَاثَ أَصَابِعَ مِنْ قُصَّةٍ فِيهِ شَعَرٌ مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَهُ فَاطَّلَعْتُ فِي الْحُجُلِ فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا۔

٨٤١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَلَّامٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعَرًا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوبًا۔ وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا نُصَيْرُ بْنُ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَرَتْهُ شَعَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْمَرَ۔

بَابٌ ٥٠ الْخِضَابِ

٨٤٢ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ۔

بَابٌ ٥١ الْجَعْدِ

٨٤٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَيْسَ بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ، بَعَثَهُ اللهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ۔

٨٤٤ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

کہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھیجا۔ اسرائیل نے اپنی تین انگلیاں بند کر کے اُس چاندی کی طرح بتائیں جس کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا موئے مبارک ڈالا گیا تھا چنانچہ جب کسی آدمی کو نظر لگ جاتی یا اور کوئی تکلیف ہوتی تو اُس کی طرف ایک برتن میں پانی بھیج دیا جاتا۔ پس میں (عثمان) نے برتن میں جھانک کر دیکھا تو میں نے چند سرخ بال دیکھے۔

سلام کا بیان ہے کہ حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہُوا تو وہ ہماری طرف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک خضاب والا موئے مبارک لے کر آئیں۔ لیکن ہم سے ابو نعیم، نصیر بن ابو الاشعث نے ابن موہب سے روایت کی کہ حضرت اُمِّ سلمہ نے انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سرخ بال دکھایا تھا۔

خضاب

ابو سلمہ اور سلیمان بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے لہٰذا تم اُن کی مخالفت کیا کرو۔

گھنگریالے بال

ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے تھے اور نہ پست قد۔ نہ آپ بہت زیادہ سفید تھے اور نہ بالکل گندمی رنگ والے۔ نہ آپ کے بال قطعی گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا تو مکہ مکرمہ میں دس سال اور پھر مدینہ طیبہ میں دس سال رہ کر اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی گویا ساٹھ سال کی عمر میں اور اس وقت آپ کے سر مبارک اور داڑھی شریف میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی

إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ مَالِكٍ إِنَّ جُمَّتَهُ لَتَضْرِبُ قَرِيبًا مِنْ مَنْكِبَيْهِ. قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ مَا حَدَّثَ بِهِ قَطُّ إِلَّا ضَحِكَ. تَابَعَهُ شُعْبَةُ شَعَرُهُ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ.

۸۴۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ.

۸۴۶ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ شَعَرُهُ مَنْكِبَيْهِ.

۸۴۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ كَانَ يَضْرِبُ شَعَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْكِبَيْهِ.

۸۴۸ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ شَعَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: كَانَ شَعَرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا لَيْسَ بِالسَّبِطِ وَلَا الْجَعْدِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ.

۸۴۹ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ

اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں نے سرخ جُبّے میں کسی شخص کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔

میرے بعض دوستوں نے امام مالک سے روایت کی ہے کہ حضور کے گیسوے مبارک کا ہے کندھوں تک پہنچتے تھے۔ ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے کئی مرتبہ انہیں (حضرت براء) کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سُنا اور اسے بیان کرتے ہوئے وہ ہنس پڑتے۔ شعبہ نے اسی طرح متابعت کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے گیسوئے مبارک کانوں کی لو تک پہنچتے تھے۔

نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج رات خانہ کعبہ کے پاس مجھے خواب میں ایک آدمی دکھایا گیا جس کا رنگ گندمی تھا اور گندمی رنگ کا کوئی آدمی تم نے اتنا حسین نہیں دیکھا ہوگا۔ اس کے گیسو تھے اور تم نے گیسوؤں والا کوئی شخص اتنا حسین نہیں دیکھا ہوگا۔ اس نے کنگھی کی ہوئی تھی اور بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔ دو آدمیوں کا سہارا لیا ہوا تھا یا دو آدمیوں کے کندھوں پر سہارا تھا اور بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ بتایا کہ یہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں۔ پھر میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کے بال بالکل گھنگریالے تھے داہنی آنکھ سے کانا تھا، گویا وہ انگور کی مانند ابھری ہوئی تھی۔ پس میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ بتایا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوئے مبارک آپ کے کندھوں تک ہوا کرتے تھے۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوئے اطہر دوش مبارک تک ہوتے تھے۔

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوئے مبارک کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوئے اطہر نہ بالکل سیدھے تھے اور نہ پوری طرح گھنگریالے بلکہ ان کے درمیان میں تھے جو کبھی تا بہ گوش ہوتے اور کبھی تا بہ دوش۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی

قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْيَدَيْنِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَكَانَ شَعَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا لَا جَعْدَ وَلَا سَبِطَ ‏۔

٨٥٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْيَدَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ حَسَنَ الْوَجْهِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ وَلَا قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَكَانَ بَسِطَ الْكَفَّيْنِ ۔

٨٥١۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَوْ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْقَدَمَيْنِ حَسَنَ الْوَجْهِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ ۔ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ ۔ وَقَالَ أَبُو هِلَالٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَوْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ شَبَهًا لَهُ ۔

٨٥٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمْ أَسْمَعْهُ قَالَ ذَاكَ وَلٰكِنَّهُ قَالَ: أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ وَأَمَّا مُوسٰى فَرَجُلٌ آدَمُ جَعْدٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلَبِّي ۔

بَابُ ٥٢٢ التَّلْبِيدِ ۔

٨٥٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: مَنْ ضَفَّرَ فَلْيَحْلِقْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالتَّلْبِيدِ ۔ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلَبِّدًا ۔

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھ پُر گوشت تھے اور آپ کے بعد میں نے ایسا اور کوئی نہیں دیکھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوئے مبارک نہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ ان کے درمیان میں تھے ۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھ اور دونوں پیر پُر گوشت تھے چہرہ انور اتنا حسین تھا کہ آپ جیسا نہ میں نے پہلے کوئی دیکھا اور نہ آپ کے بعد اور آپ کی ہتھیلیاں کشادہ تھیں ۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور ایک آدمی کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم مبارک پُر گوشت تھے چہرہ انور اتنا حسین کہ میں نے آپ کے بعد ایسا اور کوئی نہیں دیکھا ۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دونوں قدم اور ہتھیلیاں پُر گوشت تھیں ۔ حضرت انس اور حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دونوں ہتھیلیاں اور دونوں قدم مبارک پُر گوشت تھے ۔ بعد میں ایسا کوئی نہیں دیکھا جو آپ سے بالکل مشابہت رکھتا ہو ۔

مجاہد کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے تو لوگوں نے دجال کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ کافر لکھا ہوا ہوگا ۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے تو حضور کو فرماتے ہوئے نہیں سنا لیکن آپ نے یہ فرمایا کہ جو حضرت ابراہیم کو دیکھنا چاہے وہ اپنے صاحب کو دیکھے اور حضرت موسیٰ گندمی رنگ کے گھنگریالے بالوں والے اور سرخ اونٹ پر سوار ہوں گے گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں جبکہ وہ وادی میں اتر کر تلبیہ پڑھیں گے

بالوں کو گوندھے جمانا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا ۔ جو بالوں کو گوندھے جمائے اُسے چاہیے کہ حج و عمرہ کے بعد منڈا دے اور حالتِ احرام کی مشابہت نہ کرے ۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بال جمائے ہوئے دیکھا ہے ۔

۸۵۴۔ حَدَّثَنِيْ حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُوْلُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَا يَزِيْدُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ ؛

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گوندھ سے بال جما کر یوں تلبیہ کہتے ہوئے سُنا ہے:- میں تیرے لئے حاضر ہوں، اے اللہ میں تیرے لئے حاضر ہوں، میں تیرے لئے حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، میں تیرے لئے حاضر ہوں بیشک سب تعریفیں اور نعمتیں تیرے لئے ہیں اور بادشاہی، تیرا کوئی شریک نہیں۔ ان سے زیادہ کلمات نہیں کہے تھے۔

۸۵۵۔ حَدَّثَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ اِنِّيْ لَبَّدْتُ رَاْسِيْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِيْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ ؛

حضرت عبداللہ ابن عمر کا بیان ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ لوگوں نے تو عمرے کا احرام کھول دیا لیکن آپ نے ابھی تک اپنے عمرے کا احرام نہیں کھولا؟ فرمایا کہ میں نے اپنے بالوں کو گوندھ سے جمایا ہوا ہے اور اپنی قربانی کو ہار پہنا دیا ہے لہٰذا جب تک قربانی ذبح نہ کرلوں میں احرام نہیں کھول سکتا۔

بَابُ ۵۲۳ الْفَرْقِ ؛

مانگ نکالنا

۸۵۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ وَكَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُوْنَ اَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرُقُوْنَ رُءُوْسَهُمْ فَسَدَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ ؛

عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر ایسے کام میں اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے جس کے متعلق کوئی حکم نہ دیا گیا ہو۔ چنانچہ اہل کتاب اپنے بالوں کو لٹکاتے جب کہ مشرکین مانگ نکالا کرتے تھے۔ پہلے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے گیسوئے مبارک کو لٹکایا کرتے لیکن پھر مانگ نکالنے لگے۔

۸۵۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْ مَفْرِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:- گویا میں اب بھی نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مانگوں میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ حالت احرام میں ہیں۔ عبداللہ بن رجاء نے مفرق النبی کہا ہے۔

اہل محبت کی یہی تو پہچان ہے کہ وہ ہر وقت محبوب کی یاد میں مستغرق رہتے ہیں۔ دل میں یاد ہے تو محبوب کی۔ زبان پر ذکر ہے تو محبوب کا۔ تعریفیں ہیں تو محبوب کی۔ اُسے پیار ہے تو محبوب سے اور محبوب کے پیاروں سے۔ اُسے عداوت ہوتی ہے تو محبوب کے دشمنوں سے۔ غرضیکہ وہ اپنے محبوب کا دیوانہ اور شمع جمال محبوب کا پروانہ بن جاتا ہے۔ محبوب کا حسن و جمال اُس کی نگاہ میں بس جاتا ہے۔ محبوب کا تصور اتنا پختہ ہو جاتا ہے کہ محبوب غائب ہو [illegible] محسوس ہوتا ہے کہ نگاہوں کے سامنے ہے

جیسے اس حدیث میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ گویا میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مانگ کی چمک کو اب بھی دیکھ رہی ہوں یا جیسے اس جلد کی حدیث ۸۱۳، ۸۱۷، ۸۲۰ اور ۲۰۳۳ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ گویا میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگشتری کی چمک کو اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ سبحان اللہ! حقیقت یہ ہے کہ خالقِ عالم نے اپنے محبوب کو بنایا ہی ایسا صاحبِ جمال و کمال ہے کہ اُن کے اعضائے مقدسہ اور سراپائے اقدس کا خیال آتے ہی آج بھی اہلِ محبت بے ساختہ یوں درود و سلام کے نذرانے پیش کرنے لگتے ہیں:۔

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں
اُس سرِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام

لیلۃ القدر میں مطلع الفجر حق
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

جس کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
اُن بھووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درود
نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پہ درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

اُن کے خد کی سہولت پہ بے حد درود
اُن کے قد کی رشاقت پہ لاکھوں سلام

قدِ بے سایہ کے سایۂ مرحمت
ظلِ ممدودِ رافت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

جن کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے
اُن ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں
اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اُس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

وہ دعا جس کا جوبن بہارِ قبول
اُس نسیمِ اجابت پہ لاکھوں سلام

اس کی باتوں کی لذت پہ بے حد درود
اُس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

جس سے کھاری کنوئیں شیرۂ جاں بنے
اُس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

خط کی گردِ دہن وہ دل آرا پھبن
سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

ریشِ خوش معتدل مرہمِ ریشِ دل
ہالۂ ماہِ ندرت پہ لاکھوں سلام

وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا
لکۂ ابرِ رافت پہ لاکھوں سلام

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

شبنمِ باغِ حق یعنی رخ کا عرق
اُس کی سچی براقت پہ لاکھوں سلام

اُن کی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژہ   ظُلّۂ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام
اشک باریِ مژگاں پہ برسے درود   سلکِ دُرِّ شفاعت پہ لاکھوں سلام
جس سے تاریک دل جگمگانے لگے   اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام
عرش بردوش ہے جس سے شانِ شرف   ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام

جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں   ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام
کعبۂ دین و ایماں کے دونوں ستوں   ساعدینِ رسالت پہ لاکھوں سلام
ہاتھ جس سمت اُٹھا غنی کر دیا   موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام
جس کے ہر خط میں ہے موجِ نورِ کرم   اُس کفِ بحرِ ہمت پہ لاکھوں سلام
نور کے چشمے لہرائیں، دریا بہیں   انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام
عیدِ مشکل کشائی کے چمکے ہلال   ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام
روئے آئینۂ علم پشتِ حضور   پشتیِ قصرِ ملت پہ لاکھوں سلام
حجرِ اسودِ کعبۂ جان و دل   یعنی مُہرِ نبوت پہ لاکھوں سلام
رفعِ ذکرِ جلالت پہ ارفع درود   شرحِ صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام
دل سمجھ سے وراء ہے مگر یوں کہوں   غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام
جو کہ عزمِ شفاعت پہ کھنچ کر بندھی   اُس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام
کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا   اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
انبیاء تہ کریں زانو اُن کے حضور   زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام
ساقِ اصلِ قدم، شاخِ نخلِ کرم   شمعِ راہِ اصابت پہ لاکھوں سلام
کھائی قرآں نے خاکِ گذر کی قسم   اُس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام
اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن   اُس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام
الغرض اُن کے ہر مُو پہ لاکھوں درود   اُن کی ہر خُو و خصلت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

بَابُ الذَّوَائِبِ

٨٥٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَنْبَسَةَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

گیسو رکھنا

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک رات میں نے اپنی خالہ یعنی اُمّ المومنین حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گزاری اور اس

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ خَالَتِي، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا، قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، قَالَ فَأَخَذَ بِذُؤَابَتِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ ۔

۸۵۹ ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ بِهٰذَا وَقَالَ بِذُؤَابَتِي أَوْ بِرَأْسِي ۔

بَاب ۵۲۵ الْقَزَعِ ۔

۸۶۰ ۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْلَدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ حَفْصٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ نَافِعٍ أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْقَزَعِ ۔ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ قُلْتُ وَمَا الْقَزَعُ؟ فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ: إِذَا حَلَقَ الصَّبِيَّ وَتَرَكَ هٰهُنَا شَعَرَةً وَهٰهُنَا وَهٰهُنَا فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ إِلَى نَاصِيَتِهِ وَجَانِبَيْ رَأْسِهِ ۔ قِيلَ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ: فَالْجَارِيَةُ وَالْغُلَامُ، قَالَ لَا أَدْرِي هٰكَذَا قَالَ الصَّبِيُّ، قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَعَاوَدْتُهُ فَقَالَ أَمَّا الْقُصَّةُ وَالْقَفَا لِلْغُلَامِ فَلَا بَأْسَ بِهِمَا، وَلٰكِنَّ الْقَزَعَ أَنْ يُتْرَكَ بِنَاصِيَتِهِ شَعَرٌ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ غَيْرُهُ وَكَذٰلِكَ شَقُّ رَأْسِهِ هٰذَا وَهٰذَا ۔

۸۶۱ ۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنَّى ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ ۔

بَاب ۵۲۶ تَطْيِيبِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا بِيَدَيْهَا ۔

۸۶۲ ۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: طَيَّبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ کی باری اُن کے پاس تھی۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا اُن کا بیان ہے کہ حضور نے مجھے میرے سر کے بال پکڑ کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا

عمرو بن محمد، ہشیم، ابو بشر نے اسی طرح روایت کر کے کہا کہ میرے گیسوؤں کو پکڑ کے یا میرے سر کو پکڑ کر۔

بال چھوٹے بڑے رکھنا

نافع مولیٰ عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ انہوں نے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بال کاٹنے اور چھوڑنے سے منع فرمایا۔ نافع کا بیان ہے کہ میں نے (عمر بن نافع سے) پوچھا کہ قزع کیا چیز ہے تو عبید اللہ نے ہمیں اشارے سے بتایا کہ جب بچے کا سر منڈایا جائے اور اس جگہ اور اُس جگہ بال چھوڑ دیے جائیں۔ چنانچہ عبید اللہ نے ہمارے سامنے اپنی پیشانی اور سر کے دونوں اطراف کی جانب اشارہ کیا۔ عبید اللہ سے پوچھا گیا کہ لڑکی اور لڑکے کا حکم کیا ہے؟ فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کیونکہ مجھ سے بچے کا لفظ کہا گیا۔ عبید اللہ نے کہا کہ میں نے دوبارہ پوچھا تو بتایا کہ لڑکے کی پیشانی اور گُدی کے بال مونڈنے میں حرج نہیں لیکن قزع یہ ہے کہ پیشانی پر بال چھوڑ دیے جائیں اور اُن کے سوا سر پر بال نہ ہوں اور اسی طرح اِدھر اُدھر سے آدھے سر کے بال مونڈنا۔

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ سر کے کچھ بال مونڈے جائیں اور کچھ چھوڑ دیے جائیں۔

عورت کا اپنے ہاتھ سے شوہر کو خوشبو لگانا

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی جبکہ احرام کی حالت میں آپ منیٰ کے اندر

وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ لِحُرْمِهٖ، وَطَيَّبْتُهٗ بِمِنًى قَبْلَ أَنْ يُّفِيْضَ ۔

بَابٌ ۵۲۷ الطِّيْبِ فِي الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ ۔

۸۶۳ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَآئِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ حَتّٰى أَجِدَ وَبِيْصَ الطِّيْبِ فِيْ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ ۔

بَابٌ ۵۲۸ الْاِمْتِشَاطِ ۔

۸۶۴ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِيْ دَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُكُّ رَأْسَهٗ بِالْمِدْرٰى فَقَالَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهَا فِيْ عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْأَبْصَارِ ۔

بَابٌ ۵۲۹ تَرْجِيْلِ الْحَائِضِ زَوْجَهَا ۔

۸۶۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ ۔

۸۶۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ ۔

بَابٌ ۵۳۰ التَّرْجِيْلِ

۸۶۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ كَانَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ تَرَجُّلِهٖ وَوُضُوْئِهٖ ۔

بَابٌ ۵۳۱ مَا يُذْكَرُ فِي الْمِسْكِ ۔

۸۶۸ - حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ

تھے یعنی واپس لوٹنے سے پہلے

سر اور داڑھی میں خوشبو لگانا

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو وہ اچھی سے اچھی خوشبو لگاتی جو مل سکتی۔ یہاں تک کہ خوشبو کی چمک آپ کے سر اقدس اور داڑھی مبارک میں پاتی

کنگھی کرنا

زہری نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے سوراخ کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاشانۂ اقدس کے اندر جھانکا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت کسی اوزار کے ساتھ اپنا سر مبارک کھجا رہے تھے۔ فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم اندر دیکھ رہے ہو تو میں یہ اوزار تمہاری آنکھ میں چبھو دیتا۔ بے شک اجازت لینا دیکھنے سے پہلے مقرر کیا گیا ہے۔

حائضہ کا اپنے شوہر کے سر میں کنگھی کرنا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا۔ میں حائضہ ہونے کی حالت میں بھی رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کر دیا کرتی تھی۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ہشام، عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حدیث مذکور کے مطابق روایت کی ہے۔

مرد کا سر میں کنگھی کرنا

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ حضور کنگھی کرتے اور وضو میں داہنی جانب سے حتی الامکان ابتدا کرنا پسند فرماتے تھے

خوشبو کے بارے میں

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ

رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال، کل عمل ابن آدم لہ الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ ولخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک۔

باب ۵۳۲ ما یستحب من الطیب

۸۶۹۔ حدثنا موسی حدثنا وهیب حدثنا هشام عن عثمان بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کنت اطیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند احرامہ باطیب ما اجد۔

باب ۵۳۳ من لم یرد الطیب

۸۷۰۔ حدثنا ابو نعیم حدثنا عزرۃ ابن ثابت الانصاری قال حدثنی ثمامۃ بن عبد اللہ عن انس رضی اللہ عنہ انہ کان لا یرد الطیب وزعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یرد الطیب۔

باب ۵۳۴ الذریرۃ

۸۷۱۔ حدثنا عثمان ابن الهیثم او محمد عنہ عن ابن جریج اخبرنی عمر بن عبد اللہ بن عروۃ سمع عروۃ والقاسم یخبران عن عائشۃ قالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی بذریرۃ فی حجۃ الوداع للحل والاحرام۔

باب ۵۳۵ المتفلجات للحسن

۸۷۲۔ حدثنا عثمان حدثنا جریر عن منصور عن ابراهیم عن علقمۃ عن عبد اللہ لعن اللہ الواشمات والمستوشمات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغیرات خلق اللہ تعالی ما لی لا العن من لعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو فی کتاب اللہ وما آتاکم الرسول فخذوہ۔

باب ۵۳۶ الوصل فی الشعر

۸۷۳۔ حدثنا اسماعیل قال حدثنی مالک

وسلم نے فرمایا۔ بنی آدم کا ہر عمل اُس کے اپنے لئے ہے ماسوائے روزے کے کہ وہ میرے (خدا کے) لیے ہے اور اُس کا بدلہ میں خود دیتا ہوں اور روزہ دار کے منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

بہترین خوشبو لگانا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو آپ کے احرام کی حالت میں خوشبو لگایا کرتی جو بہترین قسم کی مجھے دستیاب ہوتی تھی

جو خوشبو رد نہ کرے۔

ثمامہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ خوشبو کو رد نہیں کیا کرتے تھے اور کہا کرتے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم خوشبو کو رد نہیں فرمایا کرتے تھے۔

عطر لگانا

عروہ بن زبیر اور قاسم بن محمد دونوں حضرات کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے ہاتھ سے عطر لگایا، احرام کے بغیر اور احرام کی حالت میں۔

خوبصورتی کیلئے دانتوں کو کشادہ کرنا

علقمہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والی عورتوں اور گدوانے والی عورتوں چہرے کے بال نوچنے والی عورتوں اور خوبصورتی کی خاطر دانتوں کو کشادہ کروانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے کیونکہ وہ اللہ کی پیدائش کو بدلتی ہیں۔ لہٰذا مجھے کیا ہوا ہے جو اس پر لعنت نہ کروں جس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے جبکہ اللہ کی کتاب میں ہے کہ۔ رسول جو کچھ تمہیں دیں اُسے لے لو۔

بالوں کو جوڑنا

حُمید بن عبد الرحمٰن بن عوف کا بیان ہے کہ میں نے حضرت معاویہ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ كَانَتْ بِيَدِ حَرَسِيٍّ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذِهِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هٰذِهِ نِسَاؤُهُمْ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔

بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حج کے سال منبر پر فرماتے ہوئے سنا۔ انہوں نے بالوں کا گچھا ایک سپاہی سے لے کر فرمایا تمہارے علماء کہاں ہیں، جبکہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے ایسا کرنے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے اور فرمایا تھا کہ بنی اسرائیل اسی لئے ہلاک ہوئے جبکہ اُن کی عورتوں نے ایسا کرنا شروع کر دیا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو بالوں کو جوڑیں یا جڑوائیں اور جو گودیں یا گدوائیں۔

۸۷۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقٍ يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَأَنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَعَّطَ شَعَرُهَا فَأَرَادُوا أَنْ يَصِلُوهَا فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ تَابَعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ۔

صفیہ بنت شیبہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انصار کی ایک لڑکی کا نکاح ہوا اور وہ بیمار ہو گئی تو اُس کے بال جھڑنے لگے۔ انہوں نے ارادہ کیا کہ اس کے بال جوڑ دیے جائیں۔ بلکہ انہوں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بال جوڑنے اور جڑوانے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے ـــــ اسی طرح ابن اسحاق، ابان بن صالح، حسن، صفیہ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے۔

۸۷۵۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنِّي أَنْكَحْتُ ابْنَتِي ثُمَّ أَصَابَهَا شَكْوٰى فَتَمَرَّقَ رَأْسُهَا وَزَوْجُهَا يَسْتَحِثُّنِي بِهَا أَفَأَصِلُ رَأْسَهَا فَسَبَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میں نے اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا ہے پھر وہ بیمار پڑ گئی ہے اور اُس کے سر کے بال جھڑ گئے، جن کے باعث اُس کا شوہر اُس کی جانب متوجہ نہیں ہوتا۔ کیا میں اُس کے سر کے بال جوڑ دوں؟ اس پر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بال جوڑنے اور جڑوانے والی کے متعلق سخت الفاظ فرمائے۔

۸۷۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بال جوڑنے اور جڑوانے والی

وَالْمُسْتَوْصِلَةَ.

٨٧٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ. قَالَ نَافِعٌ الْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ.

٨٧٨ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ آخِرَ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا فَخَطَبَنَا فَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعَرٍ قَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَحَدًا يَفْعَلُ هَذَا غَيْرَ الْيَهُودِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ الزُّورَ يَعْنِي الْوَاصِلَةَ فِي الشَّعَرِ.

بَابُ ٥٣٥ الْمُتَنَمِّصَاتِ

٨٧٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَعَنَ عَبْدُ اللَّهِ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ، فَقَالَتْ أُمُّ يَعْقُوبَ مَا هَذَا؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ وَفِي كِتَابِ اللَّهِ، قَالَتْ وَاللَّهِ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُهُ، قَالَ وَاللَّهِ لَئِنْ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا.

بَابُ ٥٣٦ الْمَوْصُولَةِ

٨٨٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ.

٨٨١ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّهُ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ تَقُولُ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ قَالَتْ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ

عورت پر لعنت فرمائی ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا:- اللہ تعالیٰ نے بال جوڑنے والی، جڑوانے والی، گودنے والی گدوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔ نافع کا قول ہے کہ گودنا جبڑوں میں ہوتا ہے۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالے عنہ جب آخری مرتبہ مدینہ منورہ میں آئے تو خطبہ دیتے ہوئے بالوں کا ایک گچھا نکالا اور فرمایا:- میں نے تو یہودیوں کے سوا یہ کام کرتے ہوئے اور کسی کو نہیں دیکھا۔ بیشک نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے بالوں کے جوڑنے کو دھوکا بازی ہی قرار دیا ہے۔

عورتوں کا چہرے کے بال صاف کرنا

ابراہیم نخعی نے علقمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا گودنے والی چہرے کے بال صاف کرنے والی اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کو کشادہ کروانے والی عورتیں اللہ تعالیٰ کی پیدائش کو بدلنے والی ہیں۔ ان پر لعنت ہے۔ ام یعقوب نے کہا ایسا کیوں؟ حضرت عبداللہ نے کہا کہ میں اس پر کیوں لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اور اللہ کی کتاب میں بھی ہے۔ وہ کہنے لگیں کہ میں نے قرآن کریم کے دونوں گتوں کے درمیان پڑھا ہے لیکن مجھے تو اس میں یہ نہیں ملی۔ انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم اگر تم نے اسے پڑھا ہوتا تو ضرور پالیتیں کہ، جو رسول تمہیں دیں وہ لے لو

بال جڑوانے والی

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا:- نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے بالوں کو جوڑنے والی، جڑوانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

فاطمہ بنت منذر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ ایک عورت نے نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ میری بیٹی کو چیچک

يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَتِي أَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ فَامَّرَقَ شَعَرُهَا وَإِنِّي زَوَّجْتُهَا أَفَأَصِلُ فِيهِ؟ فَقَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ۔

٨٨٢- حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَاشِمَةُ وَالْمُوتَشِمَةُ وَالْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ يَعْنِي لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

٨٨٣- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ۔

باب ٥٣٩ الْوَاشِمَةُ

٨٨٤- حَدَّثَنِي يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهَى عَنِ الْوَشْمِ۔

٨٨٥- حَدَّثَنِي ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ حَدِيثَ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ أُمِّ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَ حَدِيثِ مَنْصُورٍ۔

٨٨٦- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبِي فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَآكِلِ الرِّبَا وَمُوكِلِهِ

لڑکی جس کے باعث اُس کے بال جھڑ گئے۔ چونکہ میں نے اُس کا نکاح کر دیا ہے لہٰذا کیا میں اُس کے بال جوڑ دوں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا یا فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گودنے گدوانے والی، بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن پر لعنت کی ہے۔

ابراہیم نخعی نے علقمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والی، گدوانے والی، چہرے کے بال صاف کرنے والی اور خوبصورتی کے لئے دانتوں کو کشادہ کروانے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے کیونکہ وہ اللہ کی پیدائش کو بدلنے والی ہیں۔ اور مجھے کیا ہوا جو اُس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اور یہ اللہ کی کتاب میں ہے۔

گودنے والی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نظر کا لگنا حق ہے اور آپ نے گودنے سے منع فرمایا ہے۔

ابن بشار، ابن مہدی، سفیان کا بیان ہے کہ میں نے عبدالرحمٰن بن عابس سے وہ حدیث بیان کی جو منصور، ابراہیم، علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے تو انہوں نے کہا کہ میں نے حدیث منصور کی طرح اسے ام یعقوب سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے سنا ہے۔

عون بن ابوجحیفہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والدِ ماجد کو فرماتے ہوئے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خون اور کتے کی قیمت لینے نیز سود کھانے اور کھلانے سے منع فرمایا، علاوہ بریں گودنے والی اور گدوانے والی پر

وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ

بَابُ الْمُسْتَوْشِمَةِ

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُتِيَ عُمَرُ بِامْرَأَةٍ تَشِمُ فَقَامَ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ مَنْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوَشْمِ؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنَا سَمِعْتُ، قَالَ: مَا سَمِعْتَ؟ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَشِمْنَ وَلَا تَسْتَوْشِمْنَ۔

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللهِ۔

بَابُ التَّصَاوِيرِ

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيرُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ عَذَابِ الْمُصَوِّرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

لعنت فرمائی

گدوانے والی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کی خدمت میں ایک عورت لائی گئی جو گودنے کا کام کرتی تھی پس حضرت عمر کھڑے ہو گئے اور فرمایا۔ میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں۔ تم میں سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گودنے کے متعلق کس نے سنا ہے۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ میں کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا:۔ اے امیر المؤمنین! میں نے سنا ہے۔ فرمایا کہ تم نے کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ نہ کوئی گودے اور نہ کوئی گدوائے۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بال جوڑنے والی، جڑوانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

علقمہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والی گدوانے والی، چہرے کے بال صاف کرنے والی اور خوبصورتی کے لئے دانتوں کو کشادہ کروانے والی پر لعنت فرمائی کیونکہ وہ اللہ کی پیدائش کو بدلتی ہیں۔ مجھے کیا ہے جو میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اور یہی اللہ کی کتاب میں ہے۔

تصویریں رکھنا

حضرت ابن عباس نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ لیث، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ، ابن عباس، حضرت ابو طلحہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔

قیامت کے روز تصویر بنانے والے کو سخت عذاب ہو گا۔

۸۹۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ مَسْرُوقٍ فِي دَارِ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ فَرَأَى فِي صُفَّتِهِ تَمَاثِيلَ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ.

مسلم بن صبیح کا بیان ہے کہ ہم مسروق کے ساتھ یسار بن نمیر کے گھر میں تھے تو انہوں نے گھر کے سائبان میں تصویریں دیکھیں تو فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے روز تمام لوگوں سے سخت عذاب تصویر بنانے والے کو ہوگا۔

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۸۹۲، ۹۰۳، ۱۰۳۲، ۲۴۰۲ اور ۲۴۰۳ میں بھی موجود ہے۔ مصوری ہی بت پرستی کا پیش خیمہ ہے۔ احادیث مطہرہ کے مطابق قیامت میں سب سے سخت عذاب مصوروں کو ہوگا۔ ان سے اپنی بنائی ہوئی تصویروں میں جان ڈالنے کے لیے کہا جائے گا۔ ظاہر ہے کہ یہ کام کوئی بھی نہیں کر سکے گا کیونکہ کسی میں جان ڈالنا یہ تو صرف اللہ رب العزت ہی کے قبضہ قدرت میں ہے۔ مصور چونکہ اللہ تعالیٰ کا عملاً مدمقابل بنتا ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے بہت ناراض ہوگا جس کی خبر اس کے محبوب نے سنائی ہوئی ہے۔

آج کے سائنسی دور میں تصویر کشی نے بہت ترقی کی ہوئی ہے۔ یہ لعنت پورے عروج پر ہے۔ کتنے ہی علماء اور مشائخ ملک بڑے ذوق شوق سے تصویریں کھنچواتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کسی اخبار میں نمایاں طور پر اُن کی تصویریں آجائیں۔ حالانکہ جانتے ہیں کہ جہاں تصویر کھینچنا گناہ ہے وہاں تصویر کھنچوانا بھی گناہ ہے۔ علمائے کرام ہی خلاف شرع حرکات کے راستے میں سد سکندری بنا کرتے تھے لیکن آج کل جب اکثر علماء بھی اس بیماری میں مبتلا ہو گئے تو اس بیماری کے پھیلنے میں کوئی رکاوٹ ہی نہ رہی۔ آج یہ فتنہ ایک چڑھے ہوئے سیلاب کی طرح پھیلا ہوا ہے۔

ذہنی عیاشی کے باعث ستم بالائے ستم یہ کہ عورتوں کی حیا سوز تصویریں فحش اور منکرات کا حصہ بن گئی ہیں۔ در و دیوار پر حسینوں کی تصویریں، اخباروں اور رسالوں میں ناچنے گانے والی عورتوں کی تصاویر ہی تصاویر اور اکثر ایسے انداز میں کہ دین و دیانت اور تقویٰ و طہارت کے خرمن میں آگ لگا دیتی ہیں۔ اس آگ کو بھڑکانے والے تو خوب بھاگ دوڑ کر رہے ہیں۔ ہر گلی کوچے اور ہر گھر میں جیخ چلا رہے ہیں لیکن اس آگ کو بجھانے والا ایک بھی نہیں اٹھتا۔ ملت اسلامیہ کی غیرت کا جنازہ نکل رہا ہے لیکن اس ستم ظریفی پر آنسو بہانے والا اور اس درد کا مداوا کرنے والا، اس بپھرے ہوئے سیلاب کا رخ موڑنے والا ایک بھی مرد میدان سامنے نہیں آتا۔ اسی پر تو شاعر مشرق یوں نوحہ کناں ہوئے تھے:-

متاع دین و دانش لٹ گئی اللہ والوں کی
یہ کس کافر ادا کا غمزۂ خوں ریز ہے ساقی

۸۹۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هَذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ.

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو لوگ ان تصویروں کو بناتے ہیں قیامت کے روز انہیں عذاب دیا جائے گا اور اُن سے کہا جائے گا کہ جو چیزیں تم نے بنائی ہیں اُن میں جان ڈالو۔

بَاب ۵۲۳ نَقْضِ الصُّوَرِ

تصویریں توڑ دینا

۸۹۳ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا

عمران بن حطان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصَالِيبُ إِلَّا نَقَضَهُ۔

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ فَرَأَى أَعْلَاهَا مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا حَبَّةً وَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً ثُمَّ دَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ حَتَّى بَلَغَ إِبْطَهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ مُنْتَهَى الْحِلْيَةِ۔

بَابُ ۵۴۴ مَا وُطِئَ مِنَ التَّصَاوِيرِ۔

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ وَمَا بِالْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ أَفْضَلُ مِنْهُ۔ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ لِي عَلَى سَهْوَةٍ لِي فِيهَا تَمَاثِيلُ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهُ وَقَالَ، أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللّٰهِ، قَالَتْ فَجَعَلْنَاهُ وِسَادَةً أَوْ وِسَادَتَيْنِ۔

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاؤُدَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَعَلَّقْتُ دُرْنُوكًا فِيهِ تَمَاثِيلُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَنْزِعَهُ فَنَزَعْتُهُ۔ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ۔

بَابُ ۵۴۵ مَنْ كَرِهَ الْقُعُودَ عَلَى

تعالے عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم اپنے کاشانۂ اقدس کے اندر تصویر والی کوئی چیز نہ چھوڑتے مگر اُسے توڑ پھوڑ کر پھینک دیتے تھے۔

ابو زرعہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک گھر میں داخل ہوا، تو میں نے مکان کے اوپر ایک مصور کو تصویر بناتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اُس سے بڑا ظالم کون ہے جو میری مخلوق جیسی بنانے چل پڑے تو چاہیے کہ ایک دانہ بنا کر دکھائے اور چاہیے کہ ایک ذرہ ہی بنا کر دکھائے۔ پھر انہوں نے (وضو کے لئے) پانی کا ایک برتن منگوایا اور اپنے ہاتھ بغل تک دھوتے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے حضرت ابو ہریرہ! کیا یہ بات آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنی ہے؟ فرمایا کہ میں زیور پہننے کی انتہا تک دھوتا ہوں۔

جو تصویریں بچھائے یا لٹکائے

عبدالرحمٰن بن قاسم کا بیان ہے جن سے افضل اُن دنوں مدینہ منورہ میں کوئی اور نہ تھا۔ کہ میں نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے سنا کہ جب رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم ایک سفر سے مدینہ منورہ واپس لوٹے تو میں نے اپنے صحن میں ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس پر تصویریں تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو جھٹک کر پھینک دیا۔ اور فرمایا کہ قیامت کے روز تمام انسانوں سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق جیسی چیزیں بناتے ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ پھر میں نے اس کا ایک تکیہ یا دو تکیے بنا لیے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر سے واپس آئے تو میں نے ایک پردہ لٹکایا ہوا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ پس آپ نے مجھے حکم دیا کہ اُسے اتار دوں تو میں نے اُسے اتار دیا نیز میں اور نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں غسل کر لیا کرتے تھے

جو تصویر پر بیٹھنا ناپسند کرے

الصُّوَرَةُ ۔

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَقُلْتُ: أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ مِمَّا أَذْنَبْتُ، قَالَ مَا هٰذِهِ النُّمْرُقَةُ؟ قُلْتُ لِتَجْلِسَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا قَالَ: إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّورَةُ ۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک گدا خریدا جس میں تصویریں تھیں پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہ ہوئے میں عرض گزار ہوئی کہ جو میں نے گناہ کیا اس سے اللہ کی بارگاہ میں تائب ہوتی ہوں۔ فرمایا کہ یہ گدا کیسا ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ آپ کے بیٹھنے اور ٹیک لگانے کیلئے۔ فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے روز عذاب دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ جو چیزیں تم نے بنائی ہیں انہیں زندہ کرو اور رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۰۰ اور ۱۰۱ میں بھی موجود ہے۔ آج کل بے راہ روی کے باعث گھروں میں بڑے اہتمام کے ساتھ تصاویر کو مزین کر کے لٹکانا نیز دفاتر اور سرکاری عمارتوں میں سیاسی رہنماؤں کی تصاویر آویزاں کرنا ایک فیشن بن گیا ہے۔ اخبارات تصاویر سے بھرپور۔ در و دیوار پر تصاویر حتیٰ کہ مصنوعات پر تصاویر اور خصوصاً عورتوں کی تصویروں کو پورے ترغیبی انداز میں شائع کرنا معمول بن گیا ہے۔ اس ذہنی آوارگی کے خلاف ملت کے کسی خیر خواہ کی خوشتر زبان نہیں کھلتی۔ کوئی نہیں کہتا کہ یہ کیا ہو رہا ہے اور کیوں ہو رہا ہے؟ ــــ اس کے نتائج سب کی آنکھوں کے سامنے تیرتے پھر رہے ہیں۔ خرمن دین و ایمان میں آگ لگی ہوئی ہے۔ اخلاقِ عالیہ کا چہرہ جھلس گیا ہے۔ حیا کا دامن تار تار ہو چکا ہے۔ غیرت سر بازار نیلام ہو رہی ہے لیکن اس بپھرے ہوئے سیلاب کے سامنے بند باندھنے والا کوئی غیرت مند سامنے نہیں آتا ــــ کیا یہ اس قوم کا کردار ہے جو پروردگار عالم کی کتاب اور اس کے محبوب کے طریقے کو اپنا ضابطۂ حیات مانتی ہے؟

۸۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّورَةُ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَكَى زَيْدٌ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ رَبِيبِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْأَوَّلِ؟ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ بُكَيْرٌ حَدَّثَهُ بُسْرٌ حَدَّثَهُ زَيْدٌ حَدَّثَهُ أَبُو طَلْحَةَ

زید بن خالد نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھی حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔ بسر کا بیان ہے کہ پھر زید بن خالد بیمار ہو گئے تو ہم ان کی عیادت کے لئے گئے۔ دیکھا کہ ان کے دروازے کے پردے پر تصویر بنی ہوئی ہے۔ حضرت میمونہ زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پرورش کیے ہوئے عبید اللہ سے کہا کیا زید نے پہلے دن ہمیں تصویر کے بارے میں بتایا نہیں تھا؟ عبید اللہ نے کہا کہ کیا آپ نے یہ نہیں سنا تھا کہ انہوں نے کپڑے کے نقش و نگار کو مستثنیٰ کیا تھا؟

ابن وہب، عمرو یعنی ابن الحارث، بکیر، بسر، زید، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

بَابٌ ۵۳۶ كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ فِي التَّصَاوِيرِ

۸۹۹۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِيطِي عَنِّي فَإِنَّهُ لَا تَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ لِي فِي صَلَاتِي ؛

بَابٌ ۵۳۷ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ ؛

۹۰۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَعَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلُ فَرَاثَ عَلَيْهِ حَتَّى اشْتَدَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَهُ فَشَكَا إِلَيْهِ مَا وَجَدَ فَقَالَ لَهُ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ أَوْ كَلْبٌ ؛

بَابٌ ۵۳۸ مَنْ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ

۹۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ، فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَتُوبُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، مَاذَا أَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ: مَا بَالُ هَذِهِ النُّمْرُقَةِ؟ فَقَالَتْ اشْتَرَيْتُهَا لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ. وَقَالَ: إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ

اس طرح روایت کی ہے۔

نماز کے وقت تصاویر کی موجودگی

عبدالعزیز بن صہیب کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ کے کاشانہ اقدس کے ایک جانب صحن کا پردہ لٹک رہا تھا۔ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اِسے ہٹا دو کیونکہ اس پردے کی تصویریں نماز میں میرے سامنے ہوتی ہیں۔

تصویروں والے گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وعدہ کیا۔ لیکن اُن کے آنے میں دیر ہوگئی تو یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم پر گراں گزری، چنانچہ آپ باہر تشریف لے آئے اور بوقتِ ملاقات اُن سے شکایت کی کہ وقت مقررہ پر کیوں نہ آئے؟ حضرت جبرائیل آپ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ ہم اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا ہو۔

جو تصویروں والے گھر میں داخل نہ ہو۔

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ انہوں نے ایک گدا خریدا جس میں تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہوگئے اور اندر داخل نہ ہوئے۔ میں نے آپ کے چہرہ انور پر کراہت کے آثار دیکھ لئے۔ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں اللہ اور اُس کے رسول کی جانب تائب ہوتی ہوں مجھ سے کیا گناہ سرزد ہوگیا؟ فرمایا کہ اس گدے کا کیا حال ہے؟ عرض کی کہ میں نے اسے آپ کے بیٹھنے اور ٹیک لگانے کیلئے خریدا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے روز عذاب دیا جائیگا اور اُن سے کہا جائیگا کہ جو چیزیں تم نے بنائی تھیں اُن میں جان ڈالو اور فرمایا کہ وہ گھر جس کے اندر تصویر ہو اُس میں

الصورۃ لا تدخلہ الملائکۃ ۔

باب ۵۴۹ من لعن المصور ۔

۹۰۲۔ حدثنا محمد بن المثنی قال حدثنی غندر حدثنا شعبۃ عن عون بن ابی جحیفۃ عن ابیہ انہ اشتری غلاما حجاما فقال: ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن ثمن الدم وثمن الکلب وکسب البغی ولعن آکل الربا وموکلہ والواشمۃ والمستوشمۃ والمصور ۔

باب ۵۵۰ من صور صورۃ کلف یوم القیامۃ ان ینفخ فیہا الروح ولیس بنافخ ۔

۹۰۳۔ حدثنا عیاش بن الولید حدثنا عبد الاعلی حدثنا سعید قال سمعت النضر بن انس بن مالک یحدث قتادۃ قال: کنت عند ابن عباس وھم یسألونہ ولا یذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی سئل فقال سمعت محمدا صلی اللہ علیہ وسلم یقول: من صور صورۃ فی الدنیا کلف یوم القیامۃ ان ینفخ فیہا الروح ولیس بنافخ ۔

باب ۵۵۱ الارتداف علی الدابۃ ۔

[illegible] ثنا ابو صفوان عن یونس بن یزید عن ابن شہاب عن عروۃ عن اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکب علی حمار علی اکاف علیہ قطیفۃ فدکیۃ وأردف اسامۃ وراءہ ۔

باب ۵۵۲ الثلاثۃ علی الدابۃ ۔

۹۰۵۔ حدثنا مسدد حدثنا یزید ابن زریع حدثنا خالد عن عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ استقبلہ اغیلمۃ بنی عبد المطلب فحمل واحدا بین یدیہ والآخر خلفہ ۔

رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے ۔

جس نے مصور پر لعنت کی

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک غلام خریدا جو حجام تھا تو اس نے کہا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے خون اور کتے کی قیمت لینے اور زنا کی کمائی کھانے سے منع فرمایا ہے نیز سود کھانے والے، سود کھلانے والے، گودنے والی، بالوں کو جوڑنے والی اور تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے ۔

مصور سے قیامت میں کہا جائے گا کہ اب اس میں روح پھونک

قتادہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں موجود تھا چنانچہ لوگ ان سے مسئلے پوچھ رہے تھے اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کیے بغیر انہیں جواب دے رہے تھے یہاں تک کہ ان سے تصویر کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ میں نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص دنیا میں تصویر بنائے گا قیامت کے روز اسے مجبور کیا جائے گا کہ اس میں جان ڈالے لیکن وہ نہیں ڈال سکے گا ۔

کسی کے پیچھے سواری پر بیٹھنا

عروہ بن زبیر نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر فدک کی بنی ہوئی چادر پڑی ہوئی تھی اور آپ نے حضرت اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا ۔

ایک جانور پر تین آدمیوں کا سوار ہونا

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو بنی عبد المطلب کے چھوٹے چھوٹے بچے بھی آپ کے استقبال کو نکلے چنانچہ آپ نے ایک بچے کو اپنے آگے اور دوسرے کو اپنے پیچھے بٹھا لیا ۔

باب ۵۵۳ حمل صاحب الدابة غيره بين يديه. وقال بعضهم صاحب الدابة احق بصدر الدابة الا ان ياذن له.

۹۰۶ - حدثني محمد بن بشار حدثنا عبد الوهاب حدثنا ايوب ذكر الاشر الثلاثة عند عكرمة، فقال قال ابن عباس اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد حمل قثم بين يديه والفضل خلفه، او قثم خلفه والفضل بين يديه فايهم شر او ايهم خير.

باب ۵۵۴

۹۰۷ - حدثنا هدبة بن خالد حدثنا همام حدثنا قتادة حدثنا انس بن مالك عن معاذ بن جبل رضي الله عنه قال: بينا انا رديف النبي صلى الله عليه وسلم ليس بيني وبينه الا آخرة الرحل، فقال: يا معاذ قلت لبيك رسول الله وسعديك ثم سار ساعة ثم قال: يا معاذ قلت لبيك رسول الله وسعديك، ثم سار ساعة ثم قال: يا معاذ قلت لبيك رسول الله وسعديك قال هل تدري ما حق الله على عباده؟ قلت الله ورسوله اعلم، قال حق الله على عباده ان يعبدوه ولا يشركوا به شيئا ثم سار ساعة. ثم قال يا معاذ بن جبل، قلت لبيك رسول الله وسعديك، فقال هل تدري ما حق العباد على الله اذا فعلوه قلت الله ورسوله اعلم، قال حق العباد على الله ان لا يعذبهم.

باب ۵۵۵ ارداف المرأة خلف الرجل

۹۰۸ - حدثنا الحسن بن محمد بن صباح حدثنا يحيى بن عباد حدثنا شعبة اخبرني يحيى بن ابي اسحاق قال سمعت انس بن مالك رضي

سواری کے مالک کا کسی کو اپنے آگے بٹھانا

دوسرا مالک کی اجازت سے آگے بیٹھ سکتا ہے ورنہ زیادہ حق دار مالک ہے۔

ایوب کا بیان ہے کہ عکرمہ کے سامنے ذکر ہوا کہ سواری پر تین آدمیوں کا بیٹھنا بری بات ہے۔ اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قثم کو اپنے آگے اور فضل کو اپنے پیچھے بٹھایا یا قثم کو پیچھے اور فضل کو آگے بٹھایا تھا۔ بتائیے کہ ان میں سے برا اور اچھا کون ہے۔

حضور کا حضرت معاذ کو اپنے پیچھے بٹھانا!

حضرت انس بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سواری پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا میرے اور حضور کے درمیان پالان کی لکڑی کے سوا اور کوئی چیز حائل نہ تھی۔ ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں عرض گزار ہوا کہ رسول خدا کی خدمت کے لئے حاضر اور مستعد ہوں۔ پھر تھوڑی دیر چلنے کے بعد فرمایا: اے معاذ! میں نے عرض کی رسول خدا کی خدمت کیلئے حاضر اور مستعد ہوں۔ پھر تھوڑی دور چلنے کے بعد ارشاد ہوا: اے معاذ! میں عرض گزار ہوا کہ رسول خدا کی خدمت میں حاضر و مستعد ہوں فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر یہ حق ہے کہ اُسی کی عبادت کریں اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ پھر تھوڑی دیر چلنے کے بعد کہا: اے معاذ بن جبل! میں عرض کی کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں موجود و مستعد ہوں فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے جبکہ وہ یہ کام کریں؟ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا کہ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ انہیں عذاب نہ دے۔

سواری پر عورت کا مرد کے پیچھے بیٹھنا

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر سے واپس آ رہے تھے اور میں سواری پر حضرت ابو طلحہ کے پیچھے بیٹھا ہوا

اللہ عنہ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَاِنِّيْ لَرَدِيْفُ اَبِيْ طَلْحَةَ وَهُوَ يَسِيْرُ وَبَعْضُ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدِيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَقُلْتُ الْمَرْاَةَ فَنَزَلْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا اُمُّكُمْ، فَشَدَدْتُ الرَّحْلَ وَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَنَا اَوْ رَاَى الْمَدِيْنَةَ قَالَ: اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

تھا اور وہ چل رہے تھے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ آپ کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھیں کہ اونٹنی پھسل گئی تو میں چلایا کہ عورت عورت۔ پھر میں اتر گیا تو رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہاری ماں ہیں۔ چنانچہ میں نے سواری کو کس دیا اور رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سوار ہو گئے۔ جب ہم نزدیک آ پہنچے یا مدینہ منورہ کو دیکھا تو آپ نے کہا: ہم واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد و ثنا بیان کرنے والے۔

بَابُ الْاِسْتِلْقَاءِ وَوَضْعِ الرِّجْلِ عَلَى الْاُخْرٰى

چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھ لینا

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ اَنَّهُ اَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْطَجِعُ فِي الْمَسْجِدِ رَافِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى۔

عباد بن تمیم نے اپنے چچا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا کہ آپ نے اپنا ایک پیر اٹھا کر دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

كِتَابُ الْاَدَبِ

ادب کا بیان

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ

اللہ تعالے نے انسان کو ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت فرمائی

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْوَلِيْدُ بْنُ عَيْزَارٍ اَخْبَرَنِيْ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُوْلُ اَخْبَرَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَاَوْمَاَ بِيَدِهٖ اِلٰى دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ؟ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا قَالَ ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ قَالَ حَدَّثَنِيْ بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهٗ لَزَادَنِيْ۔

ابو عمرو شیبانی کا بیان ہے کہ ہمیں اس گھر والے نے بتایا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کے گھر کی جانب اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کونسا عمل اللہ تعالی کو زیادہ پسند ہے؟ فرمایا کہ نماز اپنے وقت پر پڑھنا۔ عرض کی کہ پھر کونسا؟ فرمایا کہ پھر والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔ عرض گزار ہوئے کہ پھر کونسا؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ ان کا بیان ہے کہ مجھ سے آپ نے یہی چیزیں بیان فرمائیں اگر میں اور پوچھتا تو آپ مزید بتا دیتے۔